آمنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى
والنبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون — سورة آل عمران آيت ٨٣

"We believe on God, and that which hath been sent down unto us, and that which was sent down unto Abraham, and Israel, and Isaac, and Jacob, and the tribes, and that which was delivered to Moses, and Jesus, and the Prophets from their Lord; we make no distinction between any of them, and to Him we are resigned."——HOLY KORAN.

THE
MOHOMEDAN COMMENTARY
ON THE
HOLY BIBLE.

BY

SYUD AHMUD.

PART FIRST.

تبيين الكلام

في

تفسير التوراة والانجيل على ملة الاسلام

الفه

المفتقر الى الله الصمد سيد احمد

حصه اول

GHAZEEPORE,

PRINTED AND PUBLISHED BY THE AUTHOR AT HIS PRIVATE PRESS.

1862 A. D. 1278 H.

امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط وما اوتي موسى و عيسى
والنبيون من ربهم لانفرق بين احدمنهم و نحن له مسلمون — سورة آل عمران آيت ۸۴

"We believe on God, and that which hath been sent down unto us, and that which was sent down unto Abrahem, and Israel, and Isaac, and Jacob, and the tribes, and that which was delivered to Moses, and Jesus, and the Prophets from their Lord; we make no distinction between any of them, and to Him we are resigned."——HOLY KORAN.

THE
MOHOMEDAN COMMENTARY
ON THE
HOLY BIBLE.
BY

SYUD AHMUD.

PART FIRST.

تبئين الكلام

في

تفسير التوراة والانجيل على ملة الاسلام

الفه

المفتقر الى الله الصمد سيد احمد

حصه اول

GHAZEEPORE,

PRINTED AND PUBLISHED BY THE AUTHOR AT HIS PRIVATE PRESS.

1862 A. D. 1278 H.

هذه مقدمات

من

تبئين الكلام في تفسير التوراة والانجيل على ملة الاسلام

الفه

المفتقر الى الله الصمد سيد احمد

PRELIMINARY DISCOURSE

ON THE

MOHOMEDAN COMMENTARY

OF THE

HOLY BIBLE.

BY

SYUD AHMUD,

Ghazeepore,

Printed and Published by the Author at his Private Press.

1862 A. D.   1278 H.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المقدمة اولی

FIRST DISCOURSE.

انسان کی نجات کو نبیوں کا آنا ضرور ہی

On the necessity of the comming of Prophets to save mankind.

وہ ایک مقدس اور پاک ہستی جسکو کوئی اللہ اور کوئی وجود اور کوئی کلام کہتا ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی ، وہ آپ ہی آپ ہے اور اسکا ہونا اسکی ذات ہے ، کیونکہ اسنے اپنا لقب یہی بتایا ، کہ میں ہوں ، اسکا ہونا ہی اسکی بڑائی ہے ، اپنے ہونے سے وہ پہچانا جاتا ہی ، اور اسی بڑائی سے وہ پکارا جاتا ہے ، اسکی ابتدا ہے نہ انتہا وہ کسیکا محتاج نہیں اور اسکے سوا کوئی نہیں ، یہاں تک کہ اگر کہا جاوے کہ ہے ، تو پوچھا جاوے کہ وہی ہے ، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ، اور نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ، اور پھر جو کچھ ہوا بغیر اسکے نہوا ، اسکا سا کوئی نہیں ، نہ ہونے میں ، کیونکہ ہونا اسکی ذات ہے ، اور نہ کسی صفت میں ، کیونکہ سب صفتیں اسکی ذات ہیں ، وہ زندہ ہے ، نہ جان سے ، بلکہ اپنے آپ سے وہ جانتا ہے نہ کسی جہت سے ، بلکہ اپنی ذات سے ، وہ دیکھتا ہے ، نہ کسی دیکھنے والی چیز سے ، بلکہ اپنی ذات سے ، وہ سنتا ہے ، نہ کسی سننے والی چیز سے ، بلکہ اپنی ذات سے ، وہ بولتا ہے ، نہ کسی بولنے والی چیز سے ، بلکہ اپنی ذات سے ، وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہی ، نہ کسی غرض سے ، بلکہ اپنے کمال سے ، وہ سب کچھ کرتا ہی ، نہ کسی کرنے والی چیز سے ، بلکہ اپنی ذات سے ، وہ ہر طرح پر یکتہ ہے ، اور ہر آن میں ہزاروں لاکھوں بلکہ بے انتہا کام کرتا ہے ، پھر ایسی ذات کو کوئی عقل سے پہچان سکتا ہے ؟ *

بڑے بڑے عقلمندوں نے اس میں عقل دوڑائی ، اور اسکی عجائب قدرت کے کارخانوں کو دیکھ دیکھ اور سوچ سوچ عقل لڑائی ، اتنا تو جانا ، کہ ان عجیب عجیب کارستانوں کا بنانے والا کوئی ہے ، مگر اسکے سوا اور کچھ نجانا ، اور جو جانا سو غلط جانا *

اسکا واحد ہونا اسیکے بتائے سے جانا ، اور جیسا وہ ہی اسیکے بتائے سے اسکو پہچانا ، مگر انسان کی طاقت نہیں ، کہ صرف اپنی عقل سے جیسا وہ ہی ویسا اسکو جان لے *

انسان میں صرف یہی ظاہری گوشت پوست ہی نہیں ہے ؛ بلکہ اسکے سوا اسمیں ایک اور چیز بھی ہے ' جس سے درحقیقت انسان انسان کہلاتا ہے ؛ آدمی اگر خود اپنے آپ میں غور کرے تو جان سکتا ہے 'کہ اس ظاہری بدن کے سوا اسمیں اور کچھہ چیز بھی ہے ' جس سے وہ بھلائی اور برائی کو پہچانتا ہی ' اور ہر چیز کے کنہہ کو بقدر اپنی طاقت کے جانتا ہی ' اگرچہ اس چیز کو انسان کے بدن سے کچھہ علاقہ ہے ' مگر جب غور سے دیکھو تو باوجود اس علاقہ کے ' محض بے علاقہ ہے ؛ آدمی کبھی ایسا محو ہوتا ہی ' کہ سب چیز کو بھول جاتا ہے ' مگر اپنے آپ کو نہیں بھولتا اس سے خیال ہوسکتا ہے ' کہ گو انسان کا یہہ ظاہری بدن نیست بھی ہو جاوے ' مگر وہ چیز جو اسمیں ہے جیسی ہی ویسی ہی رہے *

پھر اگر وہ چیز چند روزہ ہے ' اور آخر کو نیست ہونے والی ہے ' تو دل قبول نہیں کرتا ' کہ اس ذات پاک دایم الوجود نے ' یہہ تمام عجائبات ایک ایسی فانی اور ناپایدار چیز کے لیئے بنائی ہوں ؛ پس کچھہ شبہہ نہیں ' کہ وہ چیز بھی دایم الوجود ہے ' اور نیست ہونے والی نہیں * هرگز نمیرد آنکہ دلش زنده شد بعشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما *

اب غور کرنا چاہیئے ' کہ وہ چیز جو انسان میں ہے ' کیوں ہے ' اگر اس واسطے ہے ' کہ جب اسکو نیند آوے تو سو رہے ' اور جب بھوک لگے تو کھا لے ' تو انسان میں ' اور جانوروں میں ' کیا فرق ہے ؟ کیونکہ سب جانور بھی تو ایسا ہی کرتے ہیں ' اس سے معلوم ہوتا ہے ' کہ وہ چیز انسان میں ان کاموں کے لیئے نہیں ہے بلکہ اور کسی کام کے لیئے ہے *

اگر ہم صرف عقل کے زور سے ' اس کام کو تلاش بھی کریں ' تو اتنا تو جان سکتے ہیں ' کہ جس نے ہمکو بنایا ' اور جس نے ہمکو وہ چیز دی ' جو اسکی مرضی ہے وہ کام اس چیز سے کریں ' مگر یہہ نہیں جان سکتے ' کہ اسکی مرضی کیا ہے ' جب تک کہ وہ خود ہی نہ بتاوے *

پس یہہ دو چیزیں ہیں ' جنکے لیئے نبیوں کا آنا ضرور ہے ' تاکہ وہ الہام سے بتاویں ' کہ تمہارا مالک کون ہے ' اور کیسا ہے ' اور تمکو کیونکر اپنے مالک کی مرضی پر چلنا چاہیئے ' جس سے تمہاری اصلی حقیقت کو جو کبھی فنا ہونے والی نہیں ہے ' حیات ابدی حاصل رہے *

اگر کہو کہ جب یہہ بات ہے ' تو تمام انسانوں کے لیئے ' جہاں وہ ہوں ' نبیوں کا ہونا ضرور ہے ' کیونکہ بغیر نبیوں کے ' انسان اپنی عقل سے نہ اپنے مالک کو ' اور نہ اسکی مرضی کو پہچان سکتا ہے ' پھر جب تک کوئی بتانے والا نہو ' وہ کس طرح کفر و شرک کے گناہ میں پکڑے جا سکتے ہیں ؟ ہم کہتے ہیں ' کہ بے شک یوں ہی ہے ' اور ہم یقین رکھتے ہیں ' کہ اللہ تعالی نے ' تمام بنی نوع انسان پاس نبی بھیجے ' اور

اُنہوں نے خدا کي وحدانيت ' اور اُسکي مرضي ' اُنکو بتائي ' کو رفتہ رفتہ ايک مدت بعد ' اُنہوں نے اُسکو خراب کرديا *

جہاں تک ' ہم انسان پر نظر کرتے ہيں ' اور کيسے ہي جنگلي وحشي آدميوں پر خيال کرتے ہيں ' يہي پاتے ہيں ' کہ وہ کوئي نہ کوئي طريقہ معبود کي بندگي کا ' اس خيال سے ' کہ يہہ ہمکو اور عالم ميں ' کام آنے والا ہے ' اپنے پاس رکھتے ہيں ؛ اور يہہ صرف دليل اسبات کي ہے کہ يہہ خيال اُنکے يا اُنکے بزرگوں کے دل ميں اُسي نبي کي تعليم سے پڑاهے ' جو اُنکے ليئے مبعوث هوا تها *

* سورۂ فاطر آيت ۲۴

وان من امة الا خلا فيها نذير

اللہ تعالی * سورۂ فاطر ميں فرماتا هي " کہ کوئي ايسا فرقہ نہيں ہے ' جس ميں ڈرانے والا (يعني پيغمبر جو بري باتوں سے ڈراتا هي) نہ گذرا هو *

* سورۂ رعد آيت ۷

ولکل قوم هاد

اور اسيطرح اللہ تعالی * سورۂ رعد ميں فرماتا هي " کہ هر قوم کے ليئے راہ بتانے والا (يعني پيغمبر) هوا ہے " *

* سورۂ يونس آيت ۴۷

ولکل امة رسول

اور اسيطرح اللہ تعالی * سورۂ يونس ميں فرماتا ہے کہ " هر فرقہ کے ليئے (جو گذر گئي) ايک پيغمبر ہے " *

اور اس ميں بهي کچهہ شک نہيں ' کہ تمام انبيا جسقدر گذري ' سب کا دين ايک تها ' اور وہ اسي بات کے سکها نے کو آئے ' اور يہي سکهاتے رہے ' کہ خدا ايک ہے ' اُسکے سوا کوئي نہيں ' وهي بندگي کے لائق ہے ' اُسيکي بندگي کرو *

* سورۂ شوري آيت ۱۳

شرع لکم من الدين ماوصی بہ نوحا والذي وحينا اليک وما وصينا بہ ابراهيم وموسی و عيسی ان اقيموا الدين ولاتتفرقوا فيہ

اللہ تعالی * سورۂ شوري ميں فرماتا ہے کہ " تمکو دين ميں وهي راہ ڈال دي ہے ' جو کہديا تها نوح کو ' اور جو حکم بهيجا همنے تجهکو ' اور جو همنے کہديا تها ابراهيم کو اور موسی کو ' اور عيسی کو ' کہ دين کو قايم رکهو ' اور اُس ميں کچهہ فرق مت کرو " *

هاں البتہ هر ايک کو شريعت ' يعني اُس خداے واحد کي پرستش کے احکام ' اور اُسکا طريقہ ' جدا جدا بتايا ہے ' اور وهي هر نبي کي شريعت کہلاتي ہے ' جسوقت انسان کي روح کو کوئي روحاني بيماري لگ جاتي ہے ' اور جس طريقہ عبادت سے وہ بيماري جاتي ہے ' وهي شريعت اُسوقت کے نبي کو دي جاتي ہے *

* سورۂ المايدہ آيت ۵۱

لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا

اللہ تعالی * سورۂ مائدہ ميں فرماتا هي کہ " هر ايک کو نبيوں ميں سے همنے ديا ايک دستور ' اور طريقہ (يعني شريعت) " *

غرض کہ اس میں کچھہ شبہہ نہیں ، کہ تمام دنیا میں ، جسقدر مذهب پہلے هیں ، وہ سب پہلے پہل ، نبیوں سے دئے گئے هیں ، اور سب کي تعلیم ایک تھي ، یعني ایک خدا کو ماننا ، اور اُسیکي پرستش کرني ، مگر جب اُن لوگوں نے ، اُس مطلب کو بگاڑ دیا ، تو پھر نبي کے آنے کي حاجت هوئي ، اسي سبب سے هزاروں نبي آئے ، اور کتابیں لائے ، اور خدا کي وحدانیت ، اور خدا کے احکام کو ، لوگوں میں پھیلایا ، جب یہہ احکام بخوبي پھیل گئے ، اور سب طرح پر ظاهر هوگئے ، اور کوئي بات چھپي هوئي ، اور دهوکہ میں پڑنے کي نہ رهي ، تو اُس نبي کے بعد ، پھر کسي نبي کے آنے کي ، حاجت نرهي ، اور وهي نبي خاتم النبیین هے ، چنانچہ یہہ کام محمد رسوالله صلی الله علیہ وسلم پر تمام هوا *

اسلیئے ، هم مسلمان یہہ اعتقاد رکھتے هیں ، کہ خدا ایک ہے ، اور اپني ذات پاک سے آپ موجود هے ، اور تمام چیزیں اُسي نے نیست سے هست کي هیں ، او وہ سب چیزیں پیدا هونے ، اور موجود رهنے میں ، اُسکي محتاج هیں ، اور وہ کسي چیز کا محتاج نہیں *

وہ یکہ هے ، اپني ذات میں بھي ، اور اپني صفات میں بھي ، اور اپنے کاموں میں بھي ، کسي کو اُسکے کسي کام میں کسي طرح کي شرکت نہیں ، اُسکا وجود اور اُسکي زندگي ، همارے وجود اور هماري زندگي کي مانند نہیں هے ، اور نہ اُسکا علم همارے علم کي طرح پرهے ، اُسکا سننا اور اُسکا دیکھنا ، اور اُسکا اِرادہ ، اور اُسکي قدرت ، اور اُسکا کلام ، هماراسا دیکھنا ، اور هماراسا اِرادہ ، اور هماري سي قدرت ، اور هماراسا کلام ، نہیں هے ، اور صرف نام کے ایک هونے کے سوا ، اور کچھہ مناسبت نہیں رکھتا *

بنانا ، اور پیدا کرنا ، اُسکي خاص صفت هے ، کیونکہ اور کوئي کسي چیز کو ، نہ بنا سکتا هے ، نہ پیدا کرسکتا هے ، یہاں تک کہ انسان جو کام کرنا چاهتا هے ، اُسکو بھي وهي پیدا کرتا هے ، البتہ انسان کي بناوٹ اُسنے ایسي رکھي ہے ، کہ وہ صرف قصد و ارادہ اچھے یا برے کام کا کرسکتا هے *

وہ نہ کسي میں سماتا هے ، اور نہ کوئي اُس میں سماتا هے ، مگر اپني ذات سے سب چیزونکو گھیرے هوئي هے ، اور هر چیز کے پاس هے ، اور هر چیز کے ساتھہ هے ، مگر اُسکا پاس هونا ، اور ساتھہ هونا ، هماري سمجھہ میں نہیں آتا *

تمام انبیاء ، جو ابتداء سے انتہا تک هوئے ، سب برحق هیں ، اور محمد رسول الله ، صلی الله علیہ وسلم ، بلا شبہہ خاتم النبیین هیں ، اور بے شک حضرت مسیح علیہ السلام ، روح الله اور کلمة الله ، اور رسول الله ، اور موید بروح القدس تھے *

تمام کتابیں ، توریت ، اور زبور ، اور صحف انبیاء ، اور انجیل ، اور قرآن مجید جو همارے پیغمبر پر نازل هوا ، سب برحق ، اور خدا کي دي هوئي کتابیں هیں ، جو اُسنے اپنے پیغمبروں کو دیں *

تمام نبي صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے پاک هیں ' فرشتے خدا کے بنائے هوئے هیں ' اور عورت یا مرد هونے سے پاک هیں ' اور جس کام کے لیئے بنائے گئے هیں ' اُس میں نافرمانی نهیں کرتے *

کوئي نبي ' یا فرشته ' اپني ذات سے بغیر خدا کے کچهه قدرت یا علم نهیں رکهتا *

مرنے کے بعد جي اُٹهنا اور قیامت کا هونا ' اور حساب کا لیا جانا ' اور دوزخ اور بهشت کا هونا ' اور جو کچهه که اُس میں عذاب و تنعم سے مذکور هوا هے ' سب حق هے ' جن الفاظوں سے ' که دوزخ و بهشت کے عذاب ' اور تنعم کا بیان هوا هے ' وہ صرف بطور مثال کے هے ' ورنه وهاں کے تنعم ' اور عذاب سے اور دنیا کے تنعم اور عذاب سے بجز ایک سا نام هونے کے ' اور کچهه مناسبت نهیں هے ' اصلی اور اعلي نعمت بهشت کے دیدار خدا کا هے ' که ایمان والے اُس ذات پاک کو جسپر بن دیکهے ایمان لائے تهے ' بغیر کسي پردہ کے ' اور بغیر کسي صورت کے ' اور بغیر کسي جهت کے ' علانیه دیکهینگے *

ایمان لانا ' صرف دلکے روحاني یقین کا نام هے ' جب تک وہ یقین نهیں جاتا کسیطرح پر ایمان نهیں جاتا زبان کا اقرار صرف اُس دلي تصدیق کے ظاهر کرنے کي نشاني هے ' کوئي کام جبکه وہ تصدیق دل میں هے ' آدمي کو اُسکے اور خدا کے درمیان میں کافر نهیں کرتا ; گو وہ کام کیسا هي گناہ هو ' اور گو ظاهر میں اُسکے افعال کے سبب اُسکو کافر بهي کها جاوے ; مگر ایسي باتوں سے خدا ناراض هے ' اور اگر چاهیگا تو اُنپر عذاب کریگا ' پهر اُسکا عذاب سهل نهیں هے *

توبه سے سب گناہ بخشے جاتے هیں ' اور شرک کے سوا اور جتنے خدا کے گناہ هیں ' خدا کو اختیار هے ' اگر چاهے اپني رحمت سے بغیر توبه کے بهي بخشدے ' اور چاهے چهوٹے سے چهوٹے گناہ پر عذاب کرے ' مگر شرک بغیر توبه کے بخشا نهیں جاتا ' * لعل رحمت ربي حین یقسمها * تاتي علی حسب العصیان في القسم * یهه عقیدے هم مسلمانوں کے هیں ' اور میں اقرار کرتا هوں ' که میں انهي عقیدوں کي دلي اور روحاني تصدیق رکهتا هوں *

اللهم احینا علی ملة الاسلام ' و امتنا علی ملة الاسلام ' (آمین)

SECOND DISCOURSE.

وحي اور كلام الهي كيا هے

What is Revelation and word of God?

It is a secret disclosure to man of the will or purposes of God, and there are various forms in which this has been done.—

وحي وه چيز هے جس سے خدا كي مرضي نا معلوم باتوں ميں كهل جاتي هے اور يهه بات كئي طرح پر هوتي هے *

1st, the revelation must come from God.

اول يهه كه خدا سے آسكا پيغام سنا جاوے ؛ *

2ndly, it has been delivered upon earth by an angel.

دوسرے يهه كه خدا كا فرشته اپني صورت ميں آوے ' اور خدا كا پيغام پهونچاوے ؛ *

3rdly, that angel has been clothed in the human shape.

تيسرے يهه كه فرشته خدا كا آدمي كي صورت ميں بن كر آوے ' اور خدا كا پيغام پهونچاوے ؛ *

4thly, there may be only a supernatural voice, without any visible appearance of the speaker.

چوتهے يهه كه صرف بذريعه آواز كے ' بغير كسي كے مشاهده كے پيغام الهي پهونچے ؛ *

5thly, it may be conveyed by direct inspiration to the heart of man.

پانچويں يهه كه خدا كي طرف سے ' دل ميں خدا كا پيغام ڈالا جاوے ؛ *

6thly, it may be announced in a dream, or in an opening.

چهٹے يهه كه خواب ميں يا اور طرح پر بذريعه كشف كے ' پيغام الهي معلوم هو *

According to the faith of Mohomedans, it is by no means considered as an essential element of a revelation, that it should come through the channel of those only who were known to be Prophets; for it has pleased the Almighty to give his revelations also to holy and good men who had no pretensions to the prophetic character.—But, however, to preserve a distinction different names have been given to those revelations which have been declared by the Prophets, from

هم مسلمانوں كے مذهب بموجب مطلق وحي كا آنا صرف انبياء هي پر منحصر نهيں هے ؛ بلكه انبياء كے سوا مقدس لوگوں پر بهي وحي آتي هے ؛ مگر واسطے اس امر كے كه انبياء عليهم السلام اور اور مقدس لوگوں كي وحي ميں شبهه نه پڑے جدا جدا نام ركهے هيں ؛ وحي كي پهلي چار قسموں كو ' جب انبياء كے سوا اور لوگوں پر آتي ' تحديث كهتے هيں ' اور پانچويں قسم كو الهام ' اور چهٹي قسم كو

those which, on the other hand, have come through the direct agency of private individuals of repute and sanctity: when, therefore, the Divine purposes have been unfolded to others than the Prophets, in any one of the first four of the channels specified above, such revelations are called Tehdees (the holy sayings); when they have come in the fifth form, they are designated Ilham (inspiration) while the sixth description of medium is known as Mooshahidat or mookashfat (displaying).

مشاهدات ' یامکا شفات ؛ اب نبیوں کے سوا مقدس لوگوں پر بھي وحي انیکا ثبوت همکو اپنے مذهبي دلیلوں سے بیان کرنا چاهیئے *

I will now proceed to deduce from our own scriptures, several examples, in which heavenly messages have been conveyed to parties, who, although of high repute and dignity in the world, were never regarded as being invested with the gift of prophecy.—

I. God says in the Soora kussus (Ayat 7) "and we directed the mother of Moses by revelation, saying, give him suck: and if thou fearest for him, cast him into the river; and fear not, neither be afflicted; for we will restore him unto thee, and will appoint him one of our Apostles."

Here is one instance of a revelation to a private individual who was no prophetess.

پہلي دلیل الله تعالی * سورۂ قصص میں فرماتا ہے " اور همنے وحي بھیجي موسی کي ما کو که اسکو دودهه پلا ' پہر جب تجھکو ڈر هو اسکا تو ڈال دے اسکو دریا میں اور نه خطرہ کر اور نه غم کہا هم پہر پہونچادینگے اسکو تیري طرف ' اور کرینگے اسکو رسولوں سے " اس آیت سے حضرت موسی کي ما پر جو نبي نه تهیں وحي کا آنا ثابت هوتا ہے *

سورۃ القصص آیت ٧
واوحینا الی ام موسی ان ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه في الیم ولاتخافي ولاتحزني انا رادوہ الیک وجعلوہ من المرسلین

II. In the Soora Kahef, ayat 87 God says: "O Zoolkurnaan either pnuish this people, or use gentleness towards them."

This is another case of revelation where the favored party had no claim to the rank of a prophet.

دوسري دلیل الله تعالی * سورۃ کہف میں فرماتا ہے "اے ذوالقرنین یا لوگوں کو تکلیف دے ' یا رکہه اُن میں خوبي " اس آیت سے معلوم هوا که خدا کا پیغام ذوالقرنین کو آیا اور وہ نبي نه تہا *

سورۃ کہف آیت ٨٧
قلنا یذالقرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیهم حسنا

III. In the Mishkat, there is a Hudees, (the sayings of the Prophet) that our Prophet said "Verily under the former dispensations there lived inspired men in the world; but if under my dispensation there is one such, it is Oomur."—We learn from this passage, that Oomur was favored with the gift of inspiration, although not taking rank as a prophet.

تیسري دلیل * مشکواة میں حدیث ہے ' کہ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا " که بے شک تم سے پہلي اُمتوں میں الہام والے لوگ تھے ' پھر اگر میري اُمت میں کوئي ہے تو وہ عمر ہے " اس حدیث نے حضرت عمر کا ' جو نبي نه تھے صاحب وحي یعني صاحب الہام ہونا ثابت ہوتا ہے *

في المشکواة في باب مناقب عمر رضي الله عنه قال النبي صلی الله علیه وسلم قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون فان یک في اُمتي احد فانه عمر

IV. In the Soora Mirium (Ayat 16-22) God says; "remember in the book of the Koran the story of Mary; when she retired from her family to a place, towards the east, and took a veil to conceal herself from them; and we sent our Spirit unto her and he appeared unto her in the shape of a perfect man. She said I fly for refuge unto the merciful God, that he may defend me from thee: if thou fearest him, thou wilt not approach me. He answered, verily I am the messenger of thy Lord, and am sent to give thee a holy son. She said, how shall I have a son, seeing a man hath not touched me, and I am no harlot? He replied, so shall it be: thy Lord saith, this is easy with me; and we will perform it, that we may ordain him for a sign unto men, and a mercy from us: for it is a thing which is decreed."

چوتھي دلیل الله تعالی سورة مریم میں فرماتا ھے " اور ذکر کر کتاب میں مریم کا ' جب کنارے ہوئي اپنے لوگوں سے ایک شرقي مکان میں ' پھر پکڑلیا اُسنے اُنسے ورے ایک پردہ ' پھر بھیجا ہمنے اُس پاس اپنا فرشته ' پھر بن آیا اُسکے آگے آدمي پورا ' بولي مجھکو رحمن کي پناہ تجھسے اگر تو پرہیزگار ہے ' بولا میں تو بھیجا ہوا تیرے رب کا ہوں ' که دے جاوں تجھکو ایک لڑکا ستھرا ' بولي کہاںسے ہوگا میرے لڑکا ' اور چھوا نہیں مجھکو آدمي نے ' اور میں

سورة مریم آیت ۱۶ لغایت ۲۲

واذکر في الکتاب مریم اذ انتبذت من اهلها مکانا شرقیا فاتخذت من دونهم حجابا فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا قالت اني اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلما زکیا قالت انی یکون لي غلم ولم یمسسني بشر ولم اك بغیا قال کذالك قال ربك هو علي هین ولنجعله ایة للناس ورحمة منا وکان امرا مقضیا

خراب بهي نه تهي ' بولا يوں هي فرمايا
تيرے رب نے وہ مجهه پر آسان ہے ' اور
اُسکو هم كيا چاهتے هيں لوگوں كو نشاني
اور رحمة هماري طرف سے اور ہے يهه كام
ٹهر چكا " *

V. In the Soora Alumran (Ayat 45) God says; when the angels said, O Mary verily God sendeth thee good tidings, that shall bear the Word proceeding from himself; his name shall be Christ Jesus, the son of Mary, honorable in this world and the world to come, and one of those who approach near to the presence of God."

پانچويں دليل الله تعالى * سورہ ال
عمران ميں فرماتا ہے "
جب كہا فرشتوں نے
اے مريم الله تجهكو
بشارت ديتا ہے ايک
اپنے كلمه كي ' جسكا
نام مسيح عيسى بيٹا
مريم كا ہے ' مرتبهوالا
دنيا ميں اور آخرت
ميں اور مقربوں سے *

* سورة ال عمران
آيت ۴۵
اذ قالت الملئكة يمريم
ان الله يبشرك بكلمة
منه اسمه المسيح
عيسى ابن مريم
وجيها في الدنيا
والاخرة ومن المقربين

VI. Again in the Soora Alumran (Ayat 42- 43) God says: "and when the angels said, O mary, verily God hath chosen thee and hath purified and chosen thee above all the women of the world: O Mary be devout towards thy Lord, and worship, and bow down with those who bow down."

چهٹي دليل الله تعالى نے * سورة آل
عمران ميں فرمايا
ہے " اور جب
فرشتوں نے كہا اے
مريم الله نے تجهكو
بر گزيدہ كيا ' اور
ستهرا بنايا اور برگزيدہ
كيا تجهكو سب جهان
كي عورتوں سے ' اے
مريم بندگي كر اپنے
رب كي اور سجدہ كر
اور ركوع كر ركوع كرنے والوں كے ساتهه " ان
تينوں ايتوں سے ثابت هوتا ہے كه حضرت
مريم پر جو نبيه نه تهيں خدا كي وحي
آئي *

* آل عمران آيت
۴۲ و ۴۳
واذ قالت الملئكة
يمريم ان الله اصطفاك
و طهرك و اصطفاك
على نساء العالمين
يمريم اقنتي لربك
واسجدي واركعي
مع الراكعين

Now we learn from the three foregoing examples, that Mary was favored with celestial revelations, notwithstanding she was not a prophetess.

Now these six examples above specified decidedly prove that the revelations from God have also descended to the persons who were not prophets. It may also be

يهه چهٹوں دليليں اسبات كا بخوبي
تصفيه كرتي هيں كه خدا كي وحي نبيوں
كے سوا اور مقدس لوگوں پر بهي آتي هے '

learned that when Inspiration, or the fifth form of communication, is employed, it is called Rofinnufs when a propet is the recipient of the revelation; and Skeena, when the recipient is other than a prophet.—In the Mishkat there is a hudees (the holy saying of the prophet) that the prophet hath said that "without doubt the holy Spirit has put it into my heart:" and it is also said in the same book, that the friends and disciples of the prophet expressed the opinion, that it was not incredible that Skeena spoke through the heart, and lips of Oomur."—It would appear, that godly men, of upright heart, unsullied integrity, and blameless conscience, were moved by the motions of the Spirit, to give utterance to what was thus prompted to them; and therefore whatever fell from them at such seasons, was implicitly received and accepted as revelation, and not such as proceeding from their own volition alone, or expressing their own individual sentiments; but to preserve a distinction between these kinds of revelations: the one which comes through a prophet, and the other which comes through a private individual of the charater above specified-we Mohomedans hold this opinion, that there can be no manner of doubt either as to the fact of a revelation, or as to its exact interpretation, when it is vouchsafed to mankind through the mouth of a prophet; but when, on the other hand, it comes through a party who is not a prophet, in such a case we conceive there is scope for error and distrust, either as to the fact itself (that

اور یہہ بھي جان لینا چاهیئے که پانچویں قسم کي وحي کو جب نبي پر اوترتي هے کبھي نفث فی الروع بھي کہتے هیں اور جب نبي کے سوا اور کسي مقدس کو هوتي هے تو اُسکو سکینه کہتے هیں * مشکواة میں حدیث هے کہ فرمایا نبي صلی الله علیه وسلم نے " که بیشک روح قدس نے ڈالا میرے دل میں " اور مشکواة هي میں یہه بھي هے که سکینه عمر کي زبان سے اور دل سے بولتي هے " اِس وحي کا یہہ طریقه هے که صاحب وحي کے دل میں بسبب نور اور صفائي قلب اور پاکیزگي روح کي خود بخود ایک بات جوش مارتي هے ' اور وہ زبان سے نکلتي هے ' وہ کلام في الحقیقة کلام رحماني هے جو اُسکي زبان سے نکلا نه کلام نفساني ' مگر هم مسلمان ان دونوں قسم کي وحیوں میں یعني جو نبي پر آوے اور جو غیر نبي پر آوے تمیز رکھنے کو یہه اعتقاد رکھتے هیں ' که جو وحي انبیاء کو هوتي هے اُسمیں کبھي غلطي نہیں هوتي نه اصل وحي میں اور نه تعبیر معني میں ' اور جو وحي انبیاء کے سوا اور مقدس لوگوں کو هوتي هے اُس میں سمجھه کي غلطي کا احتمال هے ' خواہ باعتبار وحي سمجھنے اُس واقعہ کے جو هوا خواہ باعتبار تعبیر اور تفهیم معني وحي کي ' علاوہ اسکے ایسي وحي جس سے

* في المشکواة في باب التوکل والصبر قال النبي صلی الله علیه وسلم ان روح القدس نفث في روعي

في المشکواة في باب مناقب عمر ماکنا نبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر و قلبه

is to say, whether it be really a divine revelation) or secondly, as to the right explanation or apprehension of its true meaning.—Besides, the purposes of God in matters relating to the holy Sacrament have been unfolded by Him through the medium of his prophets alone, and not of any others, as eminent men of the Christian church have also maintained similar views on this point; for Martin Luther, the great apostle of Protestantism, remarks in the 2nd vol: of his book, in referance to that passage in St: James general epistle which relates to the anointing of the sick, that although this may have been written by St: James, yet the apostles had no authority to institute such a sacrament; for the power to do that belonged exclusively to Jesus alone.—

James V-14.

شریعت کا کوئي نیا حکم پیدا هو ' وہ نبي کے سوا اور کسي کو نہیں هوتي ' محققین علماء مسیحي کا بہي یہي مذهب ہے ' مارٹن لوتہر صاحب جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے پیشوا هیں اپني کتاب کي دوسري جلد میں جہاں ذکر ہے ' * کہ بیمار پر مجلس کے قسیس تیل ڈالیں وهاں لکھتے هیں " کہ گو یہہ نامہ یعقوب کا هو لیکن حواري کو نہیں پہونچتا کہ اپني طرف سے ' سیکرمنٹ ' یعني حکم شرعي بناوے یہہ منصب صرف حضرت عیسیٰ کو تہا " *

* نامہ یعقوب باب ۵ ورس ۱۴

Let it be borne in mind, that we fully believe that the apostles of Jesus Christ were inspired men; and as an argument in proof, I will here quote a passage from the Soora Miadah, (Ayat 114) where God has said "and when I commanded the apostles of Jesus saying, believe in me and in my messenger; they answered, we do believe and do thou bear witness that we are resigned unto thee."—

یہہ بہي جاننا چاهیئے کہ همارے مذهب بموجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواري بہي صاحب وحي یعني صاحب الہام تہے ؛ دلیل اسکي یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے * سورۃ مائدہ میں فرمایا ہے " اور جب میں نے وحي بہیجي حواریوں کے پاس کہ یقین لاو مجہہ پر اور میرے رسول پر بولے هم یقین لائے اور تو گواہ رہ کہ هم مسلمان هیں *

* سورۃ المایدہ آیت ۱۱۴ و اذ اوحیت الی الحواریین ان آمنوا بي وبرسولي قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون

When the sacred nature of a revelation is made apparent, then it must be concluded that any message brought to a prophet from God by any means,

جب وحي کے معني معلوم هوگئے تو اب جاننا چاهیئے کہ جو خدا کا پیغام نبي پر کسي طرح پہونچے وہ کلام الہي ہے '

is the word of God. Thus all messages which in former ages were brought to the prophets, and to our own prophet and by them promulgated in the form either of the Holy Law, Sermon, precepts, or in any other way all such messages are of Divine origin, but it is to be observed that those words of God which belong to a period anterior to the advent of our own prophet were not intended to indicate a miracle of eloquence; accordingly the mere subjects of the messages of God were communicated to prophets, which they used to announce to the world in their own words: for instance the both Mr. Beausobre and Mr. Lafont have given it as their opinion, that the Holy Spirit, through whose help and assistance, the sacred historians indited the Gospel, did not prescribe to them any particular form of speech or language.—His office was simply to impress the subject-matter upon the tablet of their hearts, and by his divine power he kept them from falling into error; but it was left to their own discretion to proclaim and to perpetrate in writing, the inspired truths, in the idiom and in the form of language they understood best, or with which they chanced to be most familiar.—Hence it is, that we find a marked difference in the style and mode of narration, in works of those holy men; since each one wrote according to his own ability and way of thinking. In like manner the man who is conversant with the original tongue, cannot fail to detect the variations in the style adopted severally by Matthew, Luke, Paul and John.

چنانچه جسقدر پیغام خدا کے انبیاء سابقین اور همارے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم پاس پهونچے ' اور اُنهوں نے لوگوں کي هدایت کے لیئے بطور احکام یا وعظ یا نصیحت یا اور طرح پر بیان فرمائے ' وه سب بر حق اور کلام الهي هیں ' مگر جسقدر کلام الهي محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم سے پهلے انبیاء علیهم الصلواة والسلام پر نازل هوا ' اُسمیں معجزه فصاحت کا مقصود نه تها ' اِسلیئے وحي بطور مضمون القاء هوتي تهي جسکو انبیاء اپني زبان سے تعبیر فرماتے تهے ' بیوسوبر اور لیافان صاحب لکهتے هیں " که روح القدس نے جسکي تعلیم اور مدد سے انجیل نویسوں اور حواریوں نے لکها هے ' اُنکے لیئے کوئي زبان نهیں ٹهرا دي تهي ' بلکه اُسنے اُنکے دلوں میں صرف مطلب سمجها دیا اور غلطي میں پڑنے سے بچایا ' اور هر ایک کو اختیار دیا که اپنے محاوره اور عبارت میں اُسکو ادا کرے ' اور جیسے هم اُن پاک لوگوں کي لیاقت اور مزاج کے موافق اُنکي کتابوں میں محاوره کا فرق پاتے هیں ' ویساهي وه شخص جو اصل زبان سے ماهر هوگا متی اور لوقا اور پال اور یوحنا کے محاوره میں فرق پاویگا ' اگر روح القدس حواریوں کو عبارت بتلا دیتا تو یهه بات هرگز نهوتي ' بلکه اس حالت میں کتب مقدسه میں سے هر کتاب کا محاوره یکساں هوتا " مگر همارے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم پر جو وحي نازل هوئي اُس میں بالذات ایک اور معجزه فصاحت کا بهي مقصود تها ' اسلیئے ضرور هوا که وه وحي بلفظه نازل هو تاکه اُسکي سي فصاحت انسان سے

Whereas if the Holy Spirit had actually dictated the text in a certain known language, there would of course have been no such variations; but on the contrary, the style of all the books of the Bible would have been found to be uniform and identical.—whereas the messages brought to our prophet were also intended to furnish a miracle of eloquence, and sent down in fact in the very words in which they were by him delivered to us; and the language and style of those messages prove incontestibly, that they could never have been the production of man.—So, the Koran was transmitted from Heaven in the very words in which we have it: and we the Mohomedans have therefore taken the words of God in our Koran into a special sense, that is we consider them such revelations, the words of which were also to proceed from God himself; such revelations we call Wahee Mutloo or the words of God; and such revelations of which merely the subjects were communicated to prophets, are called by us Wahee Gair Mutloo or Hadees. By taking the words of God into the above specified sense we, Mohomedans, do not mean to say that the revelations made to former prophets and that those made to our own prophet besides the Kooran, are not the words of God.

نه بن سکے ' چنانچه قران مجید اسیطرح بلفظه نازل هوا ' اور وهي لفظ بلفظ پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے لوگوں کو پڑهه سنایا ' اس سبب سے هم مسلمانوں نے اپني اصطلاح میں کلام الهي کو ایک خاص معنوں میں سمجها هے ' یعني وه وحي که جسکي لفظ بهي خدا سے هي هوں ' اور ایسي وحي کو هم کهتے هیں وحي متلو یا کلام الهي اور اس وحي کو جو بطور مضمون القا هوئي تهي کهتے هیں وحي غیر متلو یا حدیث ' مگر بسبب خاص وجهه کے یهه ایک خاص اصطلاح قرار پائي هے ' نعوذبالله اس سے یهه مطلب نهیں هے ' که انبیاء سابقین علیهم الصلواة والسلام پر جو القاء هوا اور جو احکام اور هدایت دین کي انهوں نے فرمائي ' یا سوائے قران مجید کے اور جو کچهه دین کے معامله میں همارے جناب پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا وه کلام الهي نهیں هے *

It may also be known that only so many words of the men to whom revelations are made, we Mohomedans consider as revelations, as relate to the religious matters; or such of their words only, to utter which would not be possibly to proceed from reason; or such of

اور یهه بهي جاننا چاهیئے که هم مسلمانوں کے مذهب میں ' صاحب وحي یا صاحب الهام کا وهي کلام وحي سمجها جاتا هے ' جو اسنے دین کے مقدمه میں کها هو ' یا ایسي بات کهي هو جسکا بغیر وحي یا الهام کے کهنا عقلا بعید هو ' یا

their words which they assert to have uttered by means of a revelation; or such of their words, the mode of the expression of which were to prove of their being uttered by means of a revelation only.—But if the very men in whose such revelations as above mentioned we believe, were to utter any such words as relate to the worldly concernment only, such as come daily under our own notice or observation, we would not believe in them as a revelation.—

In illustration of this remark, I would here extract an anecdote related in the Mishkat, by Rafa, the son of Khudeej.—It is said there, that when the holy prophet went from Mecca to Medina, he observed the people of this country nourishing the root of the date-tree with its own sap: when questioned on the subject, the people said, they were acting in conformity with the time-honored practice of the country: upon this the prophet recommended them to discontinue such a practice, and it was discontinued accordingly.—The consequence however was a scanty out turn of fruit: and when the people represented this to the prophet, he told them that he was but a man that when he spoke to them about Spiritual things, they were bound to obey him; but when he returned to say any thing to them about worldly things from his own personal knowledge, they should take it with a reservation, and act according to their own skill and discretion; for, that in such things he could speak only as a man.

خود آسنے ظاہر کیا ہو کہ میں یہہ بات وحي یا الہام سے کہتا ہوں' یا قرینہ حالیہ اور مقالیہ سے معلوم ہو کہ وہ وحي یا الہام سے کہا گیا ہے ' اور اِسکے سوا جو آسکا اور کلام ہے ' اور جو دن رات انسان کے برتاو میں آتا ہے ' اور دنیاوي آمورات سے علاقہ رکھتا ہے ' آسکو وحي سے کچھہ علاقہ نہیں ہے ' اسکي دلیل یہہ ہے کہ * مشکواۃ میں رافع ابن خدیج سے روایت ہے " کہ جب نبي صلی الله علیه وسلم مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے ' تو مدینہ والے کھجوري کے درخت میں نر کھجور کا مادہ ڈالتے تھے ' حضرت نے فرمایا کہ تم کیا کرتے ہو ' آنہوں نے کہا کہ ہم یوں هي کیا کرتے ہیں ' حضرت نے فرمایا کہ شاید تم نکرو تو بہتر ہو ' پھر آنہوں نے نہ کیا ' تب کھجوریں کم پہلیں اسکا ذکر حضرت سے آن لوگوں نے کیا ' پھر آپنے فرمایا کہ میں انسان هي ہوں ' جسوقت تمکو کسي چیز کا تمہارے دین کي باتوں میں حکم کروں آسکو اختیار کرو ' اورجب تمکو اپني عقل سے کسي بات کا حکم کروں تو میں بھي انسان ہوں *

* في المشكواة في باب الاعتصام بالكتاب والسنة عن رافع ابن خديج قال قدم نبي الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يابرون النخل فقال ماتصنعون قالوا كنا نصنعه قال لعلكم لولم تفعلوا كان خيرا فتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشيء من امر دينكم فخذوه و اذا امرتكم بشيء من راي فانما انا بشر

We learn from this, that holy men, known to be blessed with Inspiration, may possibly fall into error in matters unconnected with the general tenor of the subjects upon which they are accustomed to be inspired, but that we are not on that account to harbour a feeling of doubt or untrust touching the sacred nature of their saintly and inspired character. It is for this reason that we Mohomedans, although holding all the books of the Old and New testaments to be genuine and true, are yet guided more particularly by the mere text of them, than the narratives and tales to be found in them; and if we find any palpable inaccuracy in the relation of historical facts, still, that circumstance does not stagger our belief; for we look to the meaning of the text, and this is also believed to be the guiding principle of eminent Christians on this subject.

At page 125 of the first volume of his Introduction to the study of the scriptures, Mr. Horne says. "That those very persons to whom the holy Spirit revealed those things which are of the highest authority in religion, sometimes wrote only as faithful historians, and at other times as prophets under the influence of Divine inspiration; and that those writings are so different from each other that the one sort are to be imputed to themselves as the authors, the other to God speaking by them; the former are of service to increase our knowledge, the other of authority in religion, and canonical. Augustine."

اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا هے کہ اگر کسي صاحب وحي یا صاحب الهام کے ' اُسقدر قول یا تحریر میں جو بطور عام انسانوں کے هو ' بالفرض اگر کوئي غلطي یا سهو نکل آوے ' تو کسي طرح اُسکي صاحب وحي یا صاحب الهام اور پاک اور مقدس هونے پر شبہہ نہیں هو سکتا ' یهي سبب ہے کہ هم مسلمان با وجودیکہ تمام کتب عهد عتیق اور عهد جدید کو پاک اور مقدس جانتے هیں ' مگر خاص متن بیبل کو اُسکي روایت سے علاحدہ تمیز کرتے هیں ' اور اگر کهیں کچهہ تناقض امور تاریخي میں پاتے هیں ' تو اُس سے کسي طرح متن بیبل پر شبهہ نهیں کرتے ' کیونکہ محافظت متن کي دراصل همکو مد نظر هے اور ظاهرا یهي طریقہ علماء عیسائي کا بهي معلوم هوتا هے " *

* هارن صاحب سینٹ آگس تئین صاحب کا قول نقل فرماتے هیں " کہ جن شخصوں پر روح القدس مذهب کي باتیں الهام سے پهونچاتے تهے ' وهي شخص بعض اوقات مثل دیانت‌دار مورخوں کے (یعني بغیر الهام کے) بهي لکہا کرتے تهے ' اور بعض اوقات الهام کي تاثیر میں هوکر پیغمبروں کي مانند لکهتے تهے ' اور وہ تحریریں ایک دوسري سے اسقدر اختلاف رکهتي هیں ' کہ اُن میں سے ایک قسم اُن لوگوں کي طرف اسطرح منسوب کي جاتي ہے ' کہ گویا اُنهوں نے اُسکو بطور مصنف کے تصنیف کیا ہے ; اور دوسري قسم خدا پر منسوب کي جاتي ہے کہ گویا خدا اُنکے ذریعہ سے

*هارن صاحب کا اِنٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۱۲۵

كلام كرتا ہے ' ان ميں سے اول قسم كي
تحريريں همارے علم كے بڑهانے كے كام آتي
هيں ' اوردوسري قسم كي تحريريں مذهب
كي سند كے واسطے " *

تفسير هنري اور سكاٹ كي اخير جلد
ميں ہے كه ضرور نہيں كه هر لكها پيغمبر كا
الهامي يا قانوني هو ' اور اسليئے كه حضرت
سليمان نے بعض الهامي كتابيں لكهيں يهه
ضرور نہيں كه جو اُنهوں نے بطور تاريخ كے
لكها وه بهي الهامي هو ' اور ياد ركهنا
چاهيئے كه پيغمبر اور حواري خاص خاص
مطلب اور موقع پر الهام كيئے جاتے تهے *

In the last volume of Thomas Scott's Commentary on the holy Bible, it is stated, that it is by no means necessary that all the productions of a prophet should indicate the evidences of inspiration, and that although Solomon wrote books under that mysterious Divine influence, it does not necessarily follow that his historical writings were also inspired. Besides, it must be borne in mind, that the prophets of old, and the disciples of the Messiah, were only inspired under peculiar circumstances and for special purposes.—

واٹسن صاحب كي چوتهي جلد ميں
رساله الهام كے اندر جو ڈاكٹر بينسن كے
پارافريز ' يعني تفسير سے لكها ہے يهه بات
لكهي ہے ' كه حواري لوگ جب وے دين
كي بات بولتے يا لكهتے تهے تو وه خزانۂ الهام
سے جو اُنكو حاصل تها اُنهيں درست ركهتا
تها ليكن وے انسان اور ذوي العقول تهے '
اور اُنهيں الهام بهي هوتا تها اور جس طرح
اور آدمي معاملات ميں الهام بغير عقل سے
بولتے اور لكهتے هيں ويساهي وے بهي عام
معاملوں ميں بولا اور لكها كرتے تهے " چنانچه
آينده مثالوں سے يهه مطلب ثابت هوتا
ہے ' *

Watson, in his 4th vol: says with reference to Dr. Benson's Paraphrase on the chapter on Inspiration, that the disciples were only inspired when they wrote to declare the laws of God, and that their productions were precise and exact and confined to that particular inspiration, but that when they wrote upon other matters, unconnected with divinity, they did so according to their own personal knowledge and ability, just as other men write upon similar subjects.— The following examples are cited in illustration of the foregoing observations.—

مثلا مقدس پال كے نامۂ اول تمتهي
كے پانچويں باب كے تئيسويں ورس ميں لكها
ہے (اور اب سے تو صرف پاني نه پياكر '
بلكه اپني معدي اور كم زوري كے سبب

"Drink no longer water, but use a little wine for thy stomach's sake and thine often infirmities." (1st Timothy V-23) It is probable this verse was not written under the force of inspiration.

تهوڑي شراب پيو) اس ورس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ورس بغیر الہام کے لکہا گیا ہو *

Again; "The cloak that I left at Troas with Carpus, when thou comest bring with thee, and the books, but especially the parchments." (2nd Timo: IV-13) It may be presumed that this passage also like the preceding one was penned without inspiration.

اور مقدس پال کے نامہ دویم تمتہیس کے چوتہے باب کے تیرہویں ورس میں لکہا ہے (وہ لبادا جسے میں نے ترواہ میں کارپاس کے ہاں چہوڑا اور کتابیں خصوصا چمڑے کا ورق لیتے آنا) معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ورس بہي پہلے ورس کیطرح بغیر الہام کے لکہا گیا ہے *

The following is likewise of the same character: "Grastus abode at Corinth; but Tropeimus have I left at Miletum sick." (2nd Timo: IV-20)

اور اسیطرح اسي نامہ کے چوتہے باب کا بیسواں ورس بہي بغیر الہام کے لکہا ہوا معلوم ہوتا ہے (ارستہ کرنتہي شہر میں رہا ہے، تروفمي کو میں نے میلیتي میں بیمار چہوڑا) *

The following verses seem to be written under inspiration.

اور یہہ ورس جو آگے آتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ الہام سے لکہے گئي ہیں *

"And unto the married I command, yet not I, but the Lord, let not the wife depart from her husband." (1st Corinth: VII-10)

نامۂ اول کرنتہیونکا باب ۷ ورس دس (پر میں انکو جن کا بیاہ ہوا ہے حکم کرتا ہوں، میں نہیں خداوند حکم کرتا ہے، کہ جورو اپنے خصم سے جدا نہووے) *

"Now when they had gone throughout Phrygia and the region of Galatia, and were forbidden of the Holy Ghost to preach the word in Asia.

اعمال باب ۱۶ ورس ۶ (جب فروگیا اور سرزمین گلاتیا، سے گذري روح قدس نے انہیں اشیا میں مسیح کي بات کہنے سے منع کیا) *

After they were come to Mysia they assayed to go into Bythinia: but the Spirit suffered them not." (Acts XVI-6-7)

ورس ۷ (تب مسیا میں آکے انہوں نے قصد کیا کہ بتہنیا کو جاویں پر روح نے انہیں جانے نہ دیا) *

The following verses, as is apparent, were not written under the guidance of the Holy Spirit, but by the writer's own solicitude.

اوریہہ ورس جو آگے آتے ہیں انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ الہام سے نہیں لکہے گئے بلکہ صرف اجتہاد سے لکہے گئے ہیں *

"But to the rest speak I, not the Lord: If any brother hath a wife that believeth

نامۂ اول کرنتہیونکا باب ۷ ورس ۱۲ (باقي جو کچہہ ہے خداوند نہیں میں کہتا ہوں،

not, and she be pleased to dwell with him, let him not put her away" (Ibid-V-12.)

اگر کسي بهائي کي جورو بے ایمان هو' اور اُسکے ساتهه رهنے کي رضامند هو تو وہ اُسکو نچهوڑے *)

"Now concerning virgins, I have no commandment of the Lord: yet I give my judgement, as one that hath obtained mercy of the Lord to be faithful" (Ibid-25.)

نامہ اول کَرِنتِيّونکا باب ۷ ورس ۲۵ (کنواري کے حق ميں خداوند کا کوئي حکم ميرے پاس نهيں ' ليکن جيسا ديانتدار هونے کے ليئے خداوند سے رحم پايا هوں ايسيهي صلاح ديتا هوں) *

It is therefore very evident, that the sacred writers wrote not at all times through inspiration, but also from their own volition and knowledge, yet the distinction is marked, that when writing under inspiration, they declared the will of God in behalf of his people; and when they wrote without inspiration, they inculcated precepts of morality for private life.

ان تمام مثالوں سے يهہ بات بخوبي روشن ہے ' کہ حواري حضرت مسيح عليہ السلام کے همیشہ الهام سے نهيں لکهتے تهے ' بلکہ اپنے علم اور اپني اجتهاد سے بهي لکها کرتے تهے ' اسليئے يهہ امتياز کيا گيا ہے ' کہ حواريين جب کوئي بات الهام سے لکهتے تهے ' تو اُس سے تو يهہ سمجها جاتا تها ' کہ وہ خدا کي مرضي لوگوں کو بتاتے هيں ' اور جب وہ بغير الهام کے کچهہ لکهتے تهے ' تو اُس سے صرف انسان کي تهذيب مراد اخلاق هوتي تهي ' *

And it is within the compass of our own knowledge and experience, that when an author refers to matters which are patent to the evidence of the senses, it is not requisite that his pen should be inspired. Beausobre and Lefon say the same thing.

علاوہ اسکے يهہ بات بهي عقل کے قريب ہے ' کہ جو حال اپني آنکهہ کا ديکها هوا يا سنا هوا لکها جاوے ' اُسمين الهام کي کچهہ ضرورت نهيں ہے ' بِيوسوبر اور لِيافان کا يهي قول تها *

As a summary of these arguments it may be safely asserted, that it is the opinion of both Christians and Mohomedans, that it is not essentially necessary that all the writings that have been left us, which bear the names of inspired men, should be absolutely regarded as proceeding from inspiration.

غرض کہ اِن وجوهات سے يهہ بات نهايت استحکام سے کهي جاسکتي ہے ' کہ عيسائي اور مسلمان دونوں کا مذهب يهي ہے ' کہ يهہ بات کچهہ ضرور نهيں ہے کہ سب تحريريں اگلے زمانوں کي جو همارے پاس هيں ' اور جنکو اُن شخصوں نے لکها ہے جنکو الهام هوتا تها ' اُن سب کو کلية اس طرح پر سمجهنا چاهيئے کہ وہ سب الهام سے لکهي گئي هيں *

THIRD DISCOURSE.

توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل جنکا نام قران مجید میں آیا ہے وہ کونسی کتابیں ہیں

What books are those which in the Koran are alluded to under the names of Toureit, Sohoofumbiya, Zuboor, and Injeel.

In my Second Discourse I have dwelt upon Revelations, and words of God and from the observations made on the subject, it has doubtless been understood, that the revelations supernaturally received by Prophets and by them expounded to the people, were, in very truth, words of God; and these inspired communications, having been committed to writing, do now form the subject-matter of those books which are known as the productions of the Prophets whose names they bear. Thus, the origin of the Toureit, the Sohoofumbiya, the Zuboor, and the Injeel, is the revelations which were conveyed from God respectively to Moses, to the Israelitish Prophets, to David, and to Jesus, and when those revelations were written down they were known to the world by their respective names of Toureit; Zuboor, Sohoofumbiya, and Injeel.

دوسرے مقدمہ میں ہمنے وحي اور کلام الہي کي حقیقت بیان کي ہے ' اُس سے معلوم ہوا ہوگا کہ جو وحي خدا کیطرف سے پیغمبر پاس پہونچے ' اور وہ پیغمبر لوگوں کے سامنے بیان کرے حقیقت میں وہ خدا کا کلام ہے ' اور جب وہ کلام لکہا جاوے تو وہ اُس پیغمبر کي کتاب ہے جسپر خدا کا کلام اُترا تہا ' پس حقیقت توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل کي وہ وحي ہے جو خدا کي طرف سے موسی اور انبیاء بني اسرائیل اور داود اور عیسی علیہم السلام پر اُتري ' اور جب وہ لکہي گئي تو وہ کتاب مکتوب شدہ توریت و زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشہور ہوئیں ' *

It is to be remarked however, that there is a perceptible difference in the style of recording the words of God; for in the earlier ages it appears to have been the practice of recording the words of God, in the narrative form; the writer commencing with his subject from its very origin, and inserting in

اب طریقہ تحریر میں تفاوت ہے ' پہلے زمانہ میں کلام الہي لکہنے کا یہہ رواج عام تہا ' کہ بطور روایت کے لکہا جاتا تہا ' یعني لکہنے والا کلام الہي کا سلسلہ وار حال لکہنا شروع کرتا تہا ' اور اُسي سلسلہ میں جو وحي پیغمبر پر اُترے تہي وہ بہي لکہہ جاتا تہا مثلا مقدس متی نے طلاق نہ دینے

the body of his narrative, a relation of supernatural events, as occuring to him or to the party of whom, or for whom, he wrote; for example, St: Matthew in his gospel wrote thus about the divorcement of wives :—

کے حکم کو اپني انجيل ميں اسطرح پر
لکہا ہے ٭

٭ متیٰ باب ۱۹

1. And it came to pass that when Jesus had finished these sayings, he departed from Galilee and came unto the coasts of Judea beyond Jordan.—

Mat. XIX 1-9

۱ ٭ يسوع اُس کلام کو تمام کرکر جليل
سے جاکے يردن کے پار يہوديہ کي سرحد
ميں آيا ٭

2. And great multitudes followed him; and he healed them there.

۲ اور بہت سي جماعتيں اُسکے پيچھے
ہوليان ' اور اُسنے اُنہيں وہاں چنگا کيا ٭

3. The Pharisees also came unto him, tempting him, and saying unto him is it lawful for a man to put away his wife for every cause.?

۳ فروسيوں نے اُسکے امتحان کے ليئے
اُس پاس آکے کہا ' کہ ہر ايک سبب سے
اپني جورو کو طلاق دينا آدمي کو روا ہے ٭

4. And he answered and said unto them, have ye not read that he which made them at the beginning made them male and female.

۴ اُسنے جواب ديا کيا تم نے نہيں پڑھا '
کہ جسنے ابتداء ميں اُنہيں پيدا کيا ' اُسنے
اُنہيں ايک نر و ايک مادہ بنايا ٭

5. And said, for this cause shall a man leave father and mother, and shall cleave to his wife: and they twain shall be one flesh.?

۵ اور بولا کہ اسليئے مرد اپنے ما باپ کو
چھوڑيگا ' اور اپني جورو سے ملا رہيگا اور
وے دونوں ايک تن ہونگے ' اسليئے اب وے
دو نہيں بلکہ ايک تن ہيں ٭

6. Wherefore they are no more twain but one flesh. What therefore God hath joined together, let not man put asunder.

۶ پس جو کچھہ خدا نے جوڑا ہے '
آدمي اُسے جدا نکرے ٭

7. They say unto him, why did Moses then command to give a writing of divorcement, and to put her away.?

۷ اُنہوں نے اُسکو کہا ' کہ پھر موسیٰ
نے کيوں طلاق‌نامہ دينے اور اُسے چھوڑنے
کي اجازت دي ٭

8. He saith unto them, Moses because of the hardness of your hearts suffered you to put away wives: but from the beginning it was not so.

۸ اُسنے اُنکو کہا کہ موسیٰ نے تمہاري
سخت دلي کے سبب سے تمکو اجازت
دي ' کہ اپني جوروں کو چھوڑدو ' پر ابتداء
ميں ايسا نہ تہا ٭

9. And I say unto you, whosoever shall put away his wife, except it be for

۹ اور ميں تمہيں کہتا ہوں ' کہ جو
کوئي اپني جورو کو سواے حرام‌کاري کے '

fornication, and shall marry another committeth adultery: and whoso marrieth her which is put away doth commit adultery.

Now we Mohomedans look upon the first, second, third, and seventh verses, as mere narrative, while the remainder of the quotation we consider as the text of the revelation which God descended on Jesus Christ. It is to be observed, that in the case of our own Prophet, the revelations made to him were intended to impart a special miracle of eloquence and they were written down literally and exactly in the form in which they were communicated without any narrative being inserted in them. However it was the rule to call a book by the name of the Prophet, whether the subject-matter was pure doctrine only, or whether it was mixed up with narrative also; and it is on this account that we Mohomedans regard the narrative portions of the Scriptures as apart and distinct from those portions which form the real text. I repeat therefore that the revelations conveyed to the Prophets of old and that were recorded down, are the Pentateuch, the Psalms, the Prophecies, and the gospels entitled the Old and New Testaments.

As the revelations made to some of the Prophets, were compiled by different persons into separate books, so thus there appeared a number of books by the name of one prophet as their author; accordingly it must be understood, that whenever I use the name of the book of a certain prophet I consider the work to be included of all the books that are known by the name of that prophet.

کسو سبب سے طلاق دے اور دوسري سے بیاہ کرے ' وہ زنا کرتا ہے ' اور جو کوئي اُس چہوڑي گئي عورت سے بیاہ کرے وہ بهي زنا کرتا ہے *

پس هم لوگ پہلے اور دوسرے اور تیسرے اور ساتویں ورس کو روایت تعبیر کرتے هیں اور باقي کو متن یعني وہ خاص وحي جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا کي طرف سے اُتري ' جب همارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحي نازل هوئي ' تو اُسمیں علاوہ احکام کے فصاحت کا بهي معجزہ مقصود تها ' اسلیئے اُسمیں کوئي لفظ روایت کا شامل نہیں هوا ' بلکہ صرف وهي لفظ لکہے گئے جو خدا کیطرف سے اُترے ' بہرحال جب کلام پیغمبر کا لکہا گیا وہ اُس پیغمبر کي کتاب ہے ' خواہ وہ بشمول روایت لکہي گئي هو ' خواہ بلا شمول روایت کے ' اور یہي سبب ہے کہ هم مسلمان ' متن توریت اور انجیل کو اور اُنکي روایت کو جدا جدا تمیز کرتے هیں ' اب سمجہہ لینا چاهیئے کہ جو وحي اگلے نبیوں پر اُتري ' اور وہ جسطرح پر لکہي گئي وہ کتابیں مکتوب شدہ توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشہور هوئیں ' جنکا نام کتب عہد عتیق اور عہد جدید ہے *

بعض انبیاء کي وحي کو متعدد لکہنے والوں نے لکہا ' اور اُس نبي کے نام کي متعدد کتابیں لکہي گئیں ' پس جب هم کسي پیغمبر کي کتاب کا نام لینگے ' تو هماري مراد وہ سب کتابیں هونگي جو اُس پیغمبر کے نام سے لکہي گئیں اور مشہور هوئیں *

In committing revelations to writing, at the dictation of the inspired Prophets, it is possible that the amanuensis may have inadvertently omitted some word or passage in the heavenly message, and although I believe, that the writers generally executed their difficult task with such care and assiduity, that the probability of mistakes was greatly diminished, yet, it is not impossible, that despite of every human precaution to guard against material errors, some omissions in the test might occur after all; for example, it may be here stated in illustration of these remarks, that St: Matthew, writing of Jesus says that "he came and dwelt in a city called Nazareth: that it might be fulfilled which was spoken by the prophets, He shall be called a Nazarene." (II-23), and yet, no such prediction can be found in the writings of any of the Prophets.

یهه بهي ممکن هے کہ پیغمبر نے کوئي بات وحي کي بیان کي هو ' مگر وحي لکهنے والے سے لکهني رہ گئي هو ' اگرچہ همارا اعتقاد یہه هے ' کہ وحي لکهنے والوں نے نهایت سعي اور کوشش سے اس انداز پروحي کو جمع کیا هے ' کہ غالبا سب جمع هو گئي هیں مگر پهر بهي بمقضتاے بشري کسیکا باقي رہ جانا نا ممکن نهین ' چنانچہ اسکا ثبوت آیندہ مثال سے بیان هوتا هے ' * مقدس متی نے اپني انجیل میں لکها هے " کہ یوسف ایک شهر میں جسکا نام ناصرت تها آکر رها ' اسیطرح جو نبیوں کي معرفت سے کہا گیا تها ' کہ وہ ناصري کهلاویگا پورا هوا " حالانکہ یہه پیشیں گوئي اگلے نبیوں کي کسي کتاب میں لکهي هوئي نهیں هے *

* متی ۲ — ۲۳

From the foregoing premises the conclusion must of course be obvious, that we Mohomedans hold the belief that the revelations conveyed to the prophets of old times were recorded in the very books which are entitled Toureit, Suhoof Umbiya, Zuboor and Injeel; when these four names occur in our holy Koran, they are understood to signify such books as were recorded before the time of our prophet; were made known to the world by those names; and had obtained authority at any time whatever. It is not our belief that these books as spoken of in our holy Koran, were some other books independent of those that had obtained authority, as above said, at any time whatever.

Now I will proceed to advance some

غرض کہ هم مسلمان یقین کرتے هیں ' کہ جو وحي اگلے نبیوں پر نازل هوئي ' وہ اُنهي کتابوں میں لکهي گئي ' جو توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور اناجیل کے نام سے مشهور هیں ' اور جهاں قران مجید میں توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کا نام آیا هے ' اُس سے وهي کتابیں مراد هیں ' جو همارے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم کے زمانہ سے پهلے لکهي گئیں ' اور توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور اناجیل کے نام سے کسي نہ کسي وقت مشهور اور مروج هوئیں ' اور همارا یہہ اعتقاد نهیں هے ' کہ جن کتابوں کا نام قران مجید میں آیا هے ' اُن کتابوں کے سوا وہ اور کتابیں تهیں ' اب همکو اپنے مذهبي کتابوں

arguments taken from our own sacred writings, to prove that these books spoken of in our holy Koran are the very books which were to have received authority at any time whatever before the time of our prophet.

First Argument.—In the Bookharee it is written on the authority of Aeesha, that when God began to reveal himself unto our Prophet by conveying his messages to him, the lady Khadeeja heard of it, and she took the Prophet to her cousin by the father's side, whose name was Wurka, the son of Noful, the son of Ussud, the son of Ubdool Oozza, who had become a Christian before the promulgation of Islamism, and whose occupation it was to copy the Injeel in the Hebrew.—This Hudees shows us, that the book now known as the Injeel is here spoken of and historical and antiquarian researches have proved incontestibly, that the Gospel of St. Matthew was written originally in Hebrew.—

Second argument.—In the Soora-al-amran, ayat 93, it is written, that when the Jews denied, that before the Pentateuch it was lawful to the descend-

سے اسبات کي دليل بيان کرني چاهيئے ' کہ قران مجيد ميں اور حديثوں ميں جو نام ليئے گئے آنسے يهي کتابيں مراد هيں ' چنانچہ هم اب اُن دليلوں کو بيان کرتے هيں *

پهلي دليل بخاري ميں حضرت عايشہ رضي الله عنها سے ايک بهت بڑي حديث منقول ہے اُس ميں يهہ بهي هے ' کہ پيغمبر خدا صلی الله عليہ وسلم پروحي آنيکي ابتدا هوئي اور حضرت خديجہ نے وہ حال سناتو حضرت خديجہ پيغمبر خدا صلی الله عليہ وسلم کواپنے ساتهہ ورقہ بيٹے نوفل بيٹے اسد بيٹے عبدالعزی اپنے چچيرے بهائي کے پاس لائيں ' اور وہ زمانہ اسلام سے پهلے عيسائي هوگئے تهے ' اور وہ لکهتے تهے انجيل کو عبراني ميں ' جسقدر کہ خدا لکهواتا تها ' پس اس حديث سے ثابت هوتا هے ' کہ حديثوں ميں اُسي اِنجيل کا ذکر هے ' جو اُس زمانہ ميں مروج تهيں ' اور همکو تاريخ سے باليقين ثابت هوتا هے ' کہ مقدس متی کي انجيل در اصل عبراني ميں تهي *

عن عايشة رضي الله عنها و هذه قطعة من الحديث الطويل فانطلقت بہ خديجة حتی اتت بہ ورقة بن نوفل بن اسد بن عزی ابن عم خديجة وكان امراء تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ماشاءالله ان يكتب رواه البخاري

دوسري دليل سورہ آل عمران ميں ہے کہ جب يهود نے اسبات پر کہ (توريت سے پهلے سب چيزيں کهانے کي بني اسرائل

ants of Israel to eat all things, excepting such as Israel had himself considered unlawful to him and they asserted that the things which Israel considered unlawful to use, were so even from eternity and since before the time of Ibrahem. God told the Prophet, say unto the Jews, bring hither the Pentateuch and read it, if ye speak truth.—This extract also proves, that what was known in the time of our prophet as the Pentateuch or Toureit, is the book referred to in the preceding verse.

پر حلال تھیں مگر وہ چیزیں جنکو اسرائیل
نے اپني جان پر حرام کرلیا تھا) انکار کیا
بلکہ یہہ کہا کہ ھمیشہ سے اور ابراھیم کے
وقت سے وہ چیزیں حرام ھیں تو اللہ تعالی
نے پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ تو یہود سے
کہہ" کہ تم لاو توریت
کو اور پڑھو اگر تم
سچّے ھو اس آیت
سے ثابت ھوا کہ جو
کتاب اُس زمانہ میں توریت کے نام سے
مروج تھي اُسي کا ذکر قرآن مجید میں
ہے *

سورۂ آل عمران آیت ٩٣
فاتوا بالتورىة فاتلو
ها انكنتم صدقين .

Third argument.—In the Bookharee it is written on the authority of Ubdoollah, the son of Oomur, that the Jews brought to our Prophet a Jewish man and a woman who had been taken in adultery, and asked what were the commands respecting them.—He enquired, what was the punishment laid down for this offence in the law of Moses.—They said, the guilty couple should be banished, after their faces were blackened with charcoal.—The Prophet again asked, Have you not found the punishment of stoning prescribed in the Pentateuch? They answered, no; whereupon Ubdoollah, the son of Sullam said they told an untruth and afterwards quoting a passage from the holy Koran said, Bring hither the Pentateuch and read it, if ye speak truth.—The book was brought accordingly and opened; but the man to whom it was given to read, placed the palm of his hand upon the verse relative to the punishment of stoning, and began reading other passages above and below it.—

تیسري دلیل بخاري میں عبداللہ
ابن عمر سے روایت
ہے ، کہ یہودي
پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حکم
پوچھنے کو ، ایک
یہودي مرد اور عورت
کو لائے ، اُن دونوں نے
زنا کیا تہا ، آپ نے
فرمایا کہ تم میں سے
جو زنا کرے اُسکے
ساتہہ تم کیا کرتے ھو
اُنہوں نے کہا کہ ھم
اُن دونوں کا منہہ
کوئلوں سے کالا کرتے
ھیں ، اور اُن دونوں
کو جلاوطن کرتے ھیں
آپ نے فرمایا تمنے
سنگسار کرنا توریت
میں نہیں پایا ،
اُنہوں نے کہا کہ

عن عبدالله ابن عمر
ان اليهود جاوا الی
النبي صلی الله عليه
وسلم ، برجل منهم
وامراة زنيا ، فقال لهم
كيف تفعلون بمن
زنی منكم ، قالوا
نحممهما و نضربهما
فقال لاتجدون في
التوراة الرجم ، فقالوا
لانجد فيها شيئا فقال
لهم عبدالله ابن السلام
كذبتم فاتوا بالتوراة
فاتلوها انكنتم صادقين
فوضع مدراسها الذي
يدرسها منهم كفه علی
اية الرجم فطفق يقرء
مادون يده وماوراءها
ولايقرء آيت الرجم ،
فنزع يده عن ايته

الرجم فقال ماهذه
فلما راواذلک قالوا
هي اية الرجم ٬ فامر
بهما فرجما قريباً من
حيث يوضع الجنائز
عندالمسجد فرايت
صاحبها يجني عليها
يقيها الحجارة رواه
البخاري

ہمنے تو اُس میں
کچھہ نہیں پایا ٬ پھر
اُنسے عبداللہ ابن سلام
نے کہا ٬ کہ جھوٹ
بولے تم ٬ اور یہہ آیت
قـــران مجید کي
پڑھي ٬ کہ تم لاو
توریت کو اور پڑھو
اگر تم سچّے ہو (چنانچہ
توریت آئي اور وہ
مقام نکالا) پھر توریت کے پڑھنے والے نے
آیت رجم پر اپنا ہاتھہ رکھہ لیا ٬ اور ادھر
اُدھر سے پڑھنے لگا اور آیت رجم کو نہ پڑھا
پھر عبداللہ ابن سلام نے اُسکا ہاتھہ آیت
رجم پر سے اُٹھا لیا ٬ اور کہا کہ یہہ کیا ہے ٬
جب اُنہوں نے دیکھا تو کہا یہہ آیت رجم
کي ہے ٬ پھر حکم دیا اُن دونوں پر ٬ اور وہ
دونوں مسجد کے پاس جہاں جنازہ رکھنے
کي جگہہ ہے سنگسار کیئے گئے ٬ عبداللہ
ابن عمر کہتے ہیں ٬ کہ میں نے دیکھا زاني
کو جھک جاتا تھا اُس عورت پر پتھر بچانے
کو ٬ اس حدیث سے ثابت ہے ٬ کہ جو
توریت اُس زمانہ میں موجود تھي ٬ اور
منگائي گئي اور پڑھي گئي اُسي کا ذکر
قران مجید میں اور حدیث میں ہے ٬ اور
وہ آیت رجم جسپر اُس یہودي نے ہاتھہ
رکھہ لیا تھا اس توریت میں بھي جو اب
ہمارے ہاتھہ میں ہے موجود ہے *

*لویین ۲۰ — ۲
۲۰ — ۱۰
استثناء ۲۲ — ۲۳
و ۲۴

Seeing this, Ubdoollah, the son of Sullam removed the man's hand from the concealed passage, and obliged him to confess, that that was the law for stoning.—So the order was given, and the offenders were stoned near the masjid, where the coffin of the dead was brought. Ubdoollah, the son of Oomur adds, that he saw the adulterer bend his body over the woman, to try to shield her from the stones.—

This Hudees demonstrates the fact, that the Pentateuch which existed in the time of our prophet, is the book which is spoken of in our holy Koran and Hudees; and the authority for stoning criminals guilty of adultery, which the reader concealed by the palm of his hand, is also found in the Pentateuch of our own time in the verses quoted in the margin.

Levit: XX-2-10
Deut: XXII-23-24

سورۃ المائدہ آیت ۴۶
وکیف یحکمونک
وعندهم التورية فيها

چوتھي دلیل اللہ صاحب نے سورۃ
المائدہ میں اپنے
پیغمبر کو فرمایا ٬ کہ
یہودي کسطرح
تجھکو حکم بدینگے ٬

Fourth argument.—God said to his Prophet in the Sooratool Maidah, ayut 46, "How will the Jews submit to thy decision, since they have the law, containing the judgement of God? Then will they turn their backs, after this;

حكم الله ثم يتولون
من بعد ذالك وما
اولئك بالمومنين

اور اُنکے پاس توريت
هے ' جس ميں حكم
هے الله كا ' پهر اُسكے
پیچھے پھرے جاتے هيں ' اور وہ نهيں مان
نے والے ' اس آيت سے صاف ثابت هے '
كہ جو توريت اُس زمانہ ميں يہوديوں كے
پاس تهي اُسيكا ذكر قران مجيد ميں هے *

but those are not true believers."

Here again is the Pentateuch clearly alluded to.—

پانچویں دليل الله صاحب نے سورة

سورة المائدہ آيت
٤٧ و ٤٨
انا انزلنا التورٰة فيها
هدىً ونور يحكم بها
النبييون الذي اسلموا
للذين هادوا والربا
نيون والاحبار بما
استحفظوا من كتٰب
الله وكانوا عليه شهداء
فلا تخشوا الناس
واخشونِ ولاتشتروا
باياتي ثمنًا قليلا و
من لم يحكم بما انزل
الله فاولئک هم الكا
فرون وكتبنا عليهم فيها
ان النفس بالنفس
والعين بالعين والانف
بالانف والاذن بالاذن
والسن بالسن والجروح
قصاص فمن تصدق به
فهو كفارة له ومن لم
يحكم بما انزل لله
فاولئک هم الظالمون

المائدہ ميں فرمايا
هے ' كہ تحقيق همنے
اُتاري توريت ' اُس
ميں هدايت اور
روشني هے ' اُسپر حكم
كرتے تهے پيغمبر جو
حكم بردار تهے يہوديوں
كو ' اور اُسپر حكم
كرتے تهے درويش اور
عالم اس واسطے كہ
نگهبان ٹهرائے تهے الله
كي كتاب پر ' اور اُسكے
گواہ تهے ' سو تم مت
ڈرو لوگوں سے اور
مجهہ سے ڈرو ' اور
نہ لو ميري آيتوں
پر مول تهوڑا ' اور جو
حكم نكريں اُسپر جو
الله نے بهيجا هے
سو وهي لوگ كافر
هيں ' اور لكهديا همنے
اُنپر اُس كتاب ميں
كہ جان كے بدلے جان '
اور آنكهہ كے بدلے آنكهہ
اور ناک كے بدلے ناک اور كان كے بدلے كان '

Fifth argument. God said in Soorut-ool Maidah, ayat 47 and 48.—"We have surely sent down the law containing direction and light: thereby did the prophets who professed the true religion judge those who Judaized; and the doctors and priests also judged by the book of God, which had been committed to their custody; and they were witnesses thereof.—Therefore fear not men, but fear me; neither sell my signs for a small price.—And whoso judgeth not according to what God hath revealed, they are infidels.—We have therein commanded them that they should give life for life; and eye for eye, and nose for nose, and ear for ear, and tooth for tooth; and that wounds should also be punished by retaliation: but whoever should remit it as alms, it should be accepted as an atonement for him. And whoso judgeth not according to what God hath revealed, they are unjust."

اور دانت کے بدلے دانت ' اور زخموں کا بدلہ برابر ' پھر جسنے بخشدیا اُس سے وہ پاک ھوا ' اور جو کوئي حکم نکرے اُسپر جو اللہ نے اُتارا ' سووھي لوگ بے انصاف ھیں ۰۰ اس آیت سے ثابت ھوتا ہے ۰ کہ جو توریت اُس زمانہ میں علماء یہود کے پاس تھي ' اُسیکا ذکر قران مجید میں ہے ' اور اُس توریت میں آیت قصاص بھي تھي ' چنانچہ آیت قصاص اس توریت میں بھي جو ہمارے ھاتھہ میں ہے ' موجود ہے *

* قوانین ۲۴—۱۷ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲

We are taught by this extract, that the Pentateuch, which was the legal guide of the Jewish Rabbins, is here spoken of; and the allusion to the Kusass or law of retaliation, distinctly identifies it: vide the passage noted in the margin.—

Levit: XXIV 17-19-20-21-22.

Sixth argument.—God said in the Soorut ool Maidah, ayat 49-50-51. "We also caused Jesus, the son of Mary to follow the footsteps of the prophets, confirming the law which was sent down before him; and we gave him the gospel containing direction and light; confirming also the law which was given before it, and a direction and admonition unto those who fear God: that they who have received the gospel might judge according to what God hath revealed therein: and whoso judgeth not according to what God hath revealed they are transgressors.—We have also sent down unto thee the book of the Koran with truth confirming that Scripture which was revealed before it: and preserving the same safe from corruption. Judge therefore between them according to that which God hath revealed; and follow not their desires by swerving from the truth which hath come unto thee. Unto every of you have we given a law and an open path; and if God had pleased he had surely

چھٹي دلیل اللہ صاحب نے سورۃ المائدہ میں فرمایا کہ اور نبیوں کے پیچھے ہمنے بھیجا عیسی مریم کے بیٹے کو سچ کرتا ھوا توریت کو جو آگے سے تھي ' اور اُسکو دي ہمنے انجیل جسمیں ہے ہدایت اور روشني ' اور سچا کرتے ہوئے اپنے آگے کي توریت کو اور ہدایت و نصیحت کرتے ہوئے پرہیزگاروں کو ' اور چاھیئے کہ حکم کریں انجیل والے اُس چیز پر جو اُتارا اللہ نے اُسمیں ' اور جو حکم نکرے اُسپر جو اُتارا اللہ نے پھر وھي لوگ فاسق

سورۃ المائدہ آیت ۴۹ و ۵۰ و ۵۱

و قفینا علی اثارھم بعیسی ابن مریم مصدقالما بین یدیہ من التورٰۃ و اتینٰہ الانجیل فیہ ھدی ونور مصدقالما بین یدیہ من التوراۃ و ھدی و موعظۃ للمتقین ۰' و لیحکم اھل الانجیل بماانزل اللہ فیہ ومن لم یحکم بماانزل اللہ فاولٰئک ھم الفسقون ' وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیہ من الکتاب و مہیمنا علیہ فاحکم بینھم بماانزل اللہ ولاتتبع

اهواءهم عما جاءك من الحق لكل جعلنا منكم شرعة ومنها جا ولوشاء الله لجعلكم امة واحدة ولكن ليبلوكم في ما اتكم فاستبقوا الخيرات الى الله مرجعكم جميعا فينبئكم بما كنتم فيه تختلفون

هيں ' اور تجهه پر (يعني محمد الرسول الله صلى الله عليه وسلم پر) آتاري همنے كتاب برحق (يعني قران مجيد) سچا كرتے هوئے اگلي كتابوں كو اور سب پرشامل ' سوتو حكم كر آن ميں جو آتارا الله نے ' اور آنكي خوشي پر مت چل چهوڑكر سچي راه جو تيرے پاس آئي ' هريک كو تم ميں سے ديا همنے ايک قانون اور دستور ' اور اگر چاهتا الله تو تمكو ايک گروه كرتا ' ليكن تمكو آزمايا چاهتا هے اپنے ديئے حكم ميں سو تم بڑهه كر نيكياں لو ' الله كے پاس تم سب كو پهونچنا هے ' پهر جتاديگا جس بات ميں تمكو اختلاف تها " اِس آيت سے بهي ثابت هوتا هے ' كه جو انجيل اُس زمانه ميں تهي اُسيكا ذكر قران مجيد ميں هے *

made you one people, but he hath thought fit to give you different laws that he might try you in that which he hath given you respectively.—Therefore strive to excel each other in good works: unto God shall ye all return, and then will we declare unto you that concerning which ye have disagreed."

In this quotation also it is evident that the New Testament is spoken of.

سورة البقرة آيت ۱۱۳

وقالت اليهود ليست النصارى على شيء وقالت النصارى ليست اليهود على شيء وهم يتلون الكتاب

ساتويں دليل الله صاحب نے سورة البقر ميں فرمايا هے كه " يهوديوں نے كها كه عيسائي نهيں كچهه راه پر ' اور عيسائيوں نے كها كه يهودي نهيں كچهه راه پر ' اور وه سب (يعني يهودي اور عيسائي) پڑهتے تهے كتاب (يعني توريت و انجيل) اس آيت سے بهي ثابت هوتا هے ' كه اُس زمانه كے

Seventh argument.—God hath said in the Soorut ool Bukr, ayat 113.—"The Jews say, that the Christians are grounded on nothing and the Christians say, the Jews are grounded on nothing: yet they both read the Scriptures."

It is now demonstrated by the foregoing verses that the religious books which the Christians and the Jews of

that time used to read, are spoken of in our Koran.—

یہودی اور عیسائی ' جن کتابوں کو پڑھتے تھے اُنہی کا ذکر قران مجید میں ہے *

I have already shown in another place, that Divine revelations have been made not only to men reputed to be of prophetic character, and known as expositors of God's will, but to private individuals as well.—It is however in the case of Prophets alone that a revelation can be received without any suspicion of error in either of the fact of the revelation itself, or of its interpretation; while on the other hand, mistake is possible as regards an alleged revelation to a private individual in either of the fact of the revelation itself or of its interpretation. Besides, manifestations of the Divine purpose to establish a new sacrament were not vouchsafed to parties who were not known as the Prophets of God; in support of these last remarks, I have quoted the opinion of Martin Luther.—

ہم پہلے بیان کرچکے ہیں ' کہ وحی نبی اور غیر نبی دونوں پر آتی ہے ' مگر جو وحی نبی پر آتی ہے اُسمیں کبھی غلطی نہیں ہوتی ' نہ اصل وحی میں اور نہ تعبیر معنی میں ' اور جو وحی غیر نبی کو ہوتی ہے اُسمیں غلطی ہونا ممکن ہے خواہ باعتبار وحی سمجھنے اُس واقعہ کے جو ہوا خواہ باعتبار سمجھنے معنی اور مراد وحی کے ' اور علاوہ اسکے غیر نبی کو ایسی وحی نہیں ہوتی ' جس سے کوئی نیا حکم شریعت کا پیدا ہو اور اسی پچھلی بات کے مطابق مارٹن لوتھر صاحب کا قول ہمنے نقل کیا ہے *

Thus it is that although we Mohomedans acknowledge the apostles of Christ to have been inspired men, and their writings so true, holy and worthy of respect that they may be used as religious guides, we can not still be disposed to include or embody them in the Injeel, because according to our religion the Injeel is held to be that sole revelation of God which was given to Jesus Christ himself; we hold that all the apostles and the people of that time were the followers of the revelation given to Jesus Christ; and we further hold that no men of that time had power to prescribe any new doctirnes independent of those of Christ

اسلیئے ہم مسلمان باوجودیکہ حواریین حضرت عیسی علیہ السلام کو نہایت مقدس اور پاک ' اور صاحب وحی اور الہام سمجھتے ہیں ' اور اُنکے کلام کو سچ اور واجب العمل جانتے ہیں ' مگر انجیل میں داخل نہیں کرتے ' کیونکہ حقیقت انجیل کی ہمارے مذہب میں وہ وحی ہے ' جو خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کو خاص حضرت عیسی مسیح علیہ السلام پر آتری ' اور خود حواری اور تمام لوگ اُس زمانہ کے اُسیکے تابع اور اُسیکے بجالانے والے تھے ' کسیکا یہہ منصب نہیں تھا ' کہ اُس کلام کے سوا ' جو حضرت عیسی پر آترا ' اپنے الہام یا

by means of any inspiration they received, and that the apostles were themselves the distributors of the revelation of Christ.

For this reason, we don't consider that the acts of the apostles, or the various epistles-although unquestionably very good books-are to be taken as part aud parcel of the New Testament itself; nevertheless we look upon the writings of the apostles in the same light as we do the writings of the friends and associates of our own Prophet, that is to say, as entitled to our respect and veneration.—

The practical result of the preceding observations may be briefly summed up in this way; for example, if any statement of apostolic authority was found to be at variance with any precept emanating from Jesus himself, and if by no argument could we reconcile one with the other, we should in that case hold the word of the Messiah to be paramount to that of his apostle.—In like manner, if there was an apparent contradiction between two statements advanced by two different apostles, we should accept the statement of that one who was known to have been most in the company of Jesus, and have thus had better opportunities of profiting by his teaching, and of learning his views. It must not be supposed however, that by reason of any diversity of opinion among the apostolic authors, we should feel our respect weakened for their holy and exalted character, or for their being inspired men. If difference be found in any opinion of the two apostles with regard to any doctrines which they should have established by their own solicitude for the good of man, it can never detract their apostolic reputations or weaken their credit.

وحي سے کوئي نيا حکم پيدا کرے ' اور حوارين حضرت عيسىٰ کےابهي اُسي حکم اور اُسي کلام کے پهلانے والے تهے نه اور کسيکے ' اس سبب سے همارا يهه اعتقاد هے ' که نامههاے حوارين ' اور اعمال حوارين ' اور مشاهدات حوارين ' اگرچه پاک اور مقدس هيں مگر انجيل ميں داخل نهيں ' بلکه اُنکي تعظيم اور تسليم همارے مذهب بموجب ايسي هے ' جيسے که هم اپنے پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم کے صحابه کے کلام کو سچ اور واجب التعظيم اور واجب التسليم سمجهتے هيں *

نتيجه اس اختلاف کا صرف اسقدر هے ' که بالفرض اگر کسي حواري کا کلام حضرت عيسىٰ مسيح عليه السلام کے کلام کے برخلاف هو ' اور کوئي تاويل ايسي نه نکلے ' جس سے حضرت مسيح اور اُس حواري کے کلام کا ايک مطلب هو جاوے ' تو هم حضرت مسيح عليه السلام کے کلام کو واجب العمل سمجهينگے نه حواري کے کلام کو ' اور اگر دو حواريوں کے کلام ميں باهم اختلاف پاوينگے تو جس حواري نے زياده تر تعليم اور صحبت حضرت عيسىٰ مسيح عليه السلام کي پائي هے ' اُسکے قول کو اختيار کرينگے اور باوجود اس اختلاف کے کسي حواري کي بزرگي اور تقدس ميں کچهه شبهه نهيں کرينگے ' اور نه اُنکے صاحب وحي اور الهام هونے ميں کچهه شبهه کرينگے ' کيونکه اجتهاديات ميں اختلاف هونا کسي بزرگ کي بزرگي ميں کچهه خلل نهيں ڈالتا *

FOURTH DISCOURSE.

توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل پر مسلمانونکا کیا اعتقاد ہے

What faith have Mohomedans in the Toureit (Pentateuch), Zuboor (Psalms), Suhoof Umbiya (the books of prophets), and the Gospels?

It must be borne in mind, that the books of the prophets of former times are alluded to in our own sacred writings under four general titles, viz.—

1. Toureit, which means the Pentateuch, or books of Moses.—

2. Suheefa, which denotes the book of a certain prophet; so, if the name of a prophet be joined with this term, it would then signify the book of that particular prophet.—

3. Zuboor, by which is understood the productions of David.—

4. Injeel, a name given specially to those books which relate to the doctrines of Jesus Christ.

Now, we Mohomedans believe from our heart, that the Toureit, Zuboor, the writings of all the prophets, and the Injeel, are all true and sacred records, proceeding primarily from God; and we believe further, that the Koran is the last message which came down from heaven, and that, without doubt, it was

پہلے یہہ بات جان لینی چاہیئے ' کہ اگلے نبیوں کی کتابوں کے چار طرح سے نام ہماری مذہبی کتابوں میں آتے ہیں *

اول توریت ' یہہ نام اگرچہ خاص حضرت موسی کی کتاب کا ہے ' مگر ہم مسلمانوں کے استعمال میں کبھی اس نام سے خاص حضرت موسی کی کتاب مراد ہوتی ہے ' اور کبھی کل کتابیں عہد عتیق کی *

دوسرے صحیفہ ' اس سے عموما بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی کتابیں مراد ہوتی ہیں ' مگر اس صورت میں جب خاص کسی پیغمبر کا صحیفہ کہا جاوے ' تو اس وقت اسی پیغمبر کی کتاب مراد ہوتی ہے *

تیسرے زبور ' یہہ نام خاص حضرت داود علیہ السلام کی کتاب کا ہے ' *

چوتھے انجیل ' یہہ نام خاص حضرت عیسی علیہ السلام کی کتاب کا ہے *

اب سمجھنا چاہیئے ' کہ ہم مسلمان دل سے اسبات پر یقین کرتے ہیں ' کہ توریت اور زبور اور جمیع انبیاء کے صحیفہ اور انجیل سب سچ اور برحق ہیں ' اور خدا کی طرف سے آتری ہیں ' اور سب سے اخیر جو کلام الہی نازل ہوا وہ قرآن مجید ہے ' اور بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

delivered to our prophet, Mohomud.

وسلم پر اُترا ہے *

It is in fact the Koran that teaches us to believe faithfully, that the Scriptures above named have originated from God; and in proof of this, the following quotations are made from it.—

قران مجيد هي سے همكو اسبات كي دلي تصديق هے كه توريت اور زبور اور صحف انبياء اور انجيل برحق اور خدا كي طرف سے آتري هوئي هيں ' چنانچه قران مجيد كي ان آيتوں سے جو آگے آتي هيں يهه مطلب ثابت هے *

Soorutool-missa-ayat 163-God said unto his Prophet that "verily we have revealed our will unto thee, as we have revealed it unto Abraham, and Ismael, Isaac, and Jacob, and the tribes, and unto Jesus, and Job, and Jonas, and Aaron, and Soloman, and we have given thee Koran as we gave the Psalms unto David."

سورة النساء آيت ۱۶۳
انا اوحينا اليک كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده واوحينا الى ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط و عيسى و ايوب و يونس و هارون و سليمن و آتينا داود زبورا

سورة النساء ميں الله تعالى نے اپنے پيغمبر سے فرمايا ' كه تحقيق همنے وحي بهيجي تجهكو جس طرح وحي بهيجي همنے نوح كو ' اور اور نبيوں كو جو اُسكے بعد هوئے ' اور وحي بهيجي همنے ابراهيم كو ' اور اسمعيل كو ' اور اسحاق كو ' اور يعقوب كو اور اُسكي اولاد كو ' اور عيسى كو ' اور ايوب كو اور يونس اور هارون كو ' اور سليمان اور دي همنے داود كو زبور *

Soorut-ool-Amran-Ayat 3-God said unto his Prophet that "we have sent unto thee the book of the Koran with truth, confirming that which was revealed before it: for we had formerly sent down the Toureit and the Gospel, a direction unto men; and we had also sent down the distinction between good and evil."

سورة آل عمران آيت ۳
نزل عليک الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه و انزل التورىة والانجيل من قبل هدى للناس وانزل الفرقان

سورة آل عمران ميں الله تعالى نے اپنے پيغمبر سے فرمايا ' كه آتاري تجهه پر كتاب برحق سچا كرنے والي اگلي كتابوں كو ' جو تيرے سامنے هيں ' اور آتاري هے توريت اور انجيل اس سے پهلے لوگوں كي هدايت كو ' اور آتارا فرقان (يعني قران) حق اور باطل ميں فرق كرنے والا *

Soorut-ool-Amran-Ayat 65-God has said, "O ye to whom the Scriptures have been given, why do you dispute concerning Abraham, since the Toureit and the Gospel were not sent down until after him. Do ye not therefore understand.

اور اسي سورة ميں الله صاحب نے فرمايا ' كه اے كتاب والو كيوں جهگڑتے هو ابراهيم پر ' اور كيا نهيں آتري توريت اور انجيل اسكے بعد كيا تمكو سمجهه نهيں *

سورة آل عمران آيت ٦٥
يا اهل الكتاب لم تحاجون في ابراهيم وما انزلت التوراة والانجيل الا من بعده افلا تعقلون

Soorut-ool-Amran-Ayat S-God spake thus to his Prophet, "say we believe in God, and that which hath been sent down unto us, and that which was sent down unto Abraham, and Ismael, and Isaac, and Jacob, and the tribes, and that which was delivered to Moses, and Jesus and the prophets from their Lord; we make no distinction between any of them, and to him are we resigned."

اور اسي سورة ميں الله صاحب نے فرمايا ' اپنے پيغمبر كو كه تو كهه هم ايمان لائے الله پر اور جو كچهه آترا هم پر ' يعني قران مجيد اور جو كچهه آترا ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب اور آسكي اولاد پر ' اور جو ملا موسى كو (يعني توريت) اور عيسى كو (يعني انجيل) اور نبيوں كو (يعني صحيفي) اپنے رب كيطرف سے ' هم فرق نهيں كرتے آن ميں كسيكو ' اور هم آسكے حكم پر هيں *

سورة آل عمران آيت ٨٤
قل امنا بالله وما انزل علينا و ما انزل على ابراهيم و اسمعيل و اسحق و يعقوب والاسباط وما أوتي موسى و عيسى والنبيون من ربهم لانفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون

Soorut-ool-Amran-184-God said to his Prophet "if the people accuse thee of imposture, the apostles before thee have also been accounted impostors, who brought evident demonstrations, and the book which enlightens the understanding namely the Pentateuch, and the Gospel."

اور اسي سورة ميں الله صاحب اپنے پيغمبر كو فرماتا هے كه بهر اگر تجهكو جهٹلاويں تو تحقيق جهٹلائے گئے هيں بهت سے رسول تجهه سے پهلے ' جو لائے معجزت اور صحيفي اور روشن كتاب (يعني توريت يا انجيل) *

سورة آل عمران آيت ١٨٤
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك جاؤا بالبينات والزبر والكتاب المنير

Soorut-ool-bukur-ayat-87-God said to his Prophet "we formerly delivered the book of the law unto Moses, and caused apostles to succeed him, and gave evident miracles to Jesus, the son of Mary, and strengthened him with the holy Spirit."

سورة البقر میں الله صاحب فرماتا هے ، که همنے دي موسی کو کتاب (یعني توریت) اور پے درپے بهیجے همنے آسکے پیچهے رسول ، اوردیئے همنے عیسی مریم کے بیٹے کو معجزے اور قوت دي همنے آسکو روح قدس سے *

سورة البقر آیت ٨٧
ولقد اتینا موسی الکتاب وقفینا من بعده بالرسل واتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناه بروح القدس

Soorut-ool-missa-ayat 136-God said "O true believers, believe in God, and his apostle, and the book which he hath caused to descend unto his apostle, and the book which he hath formerly sent down. And whosoever believeth not in God, and his angels and his scriptures and his apostles, and the last day, he surely erreth in a wide mistake."

سورة النساء میں الله صاحب نے حکم دیا ، که اے ایمان والو یقین لاو الله پر ، اور آسکے رسول پر ، اور آس کتاب پر ، جو آتاري هے اپنے نبي پر (یعني قران مجید پر) اور آس کتاب پرجو نازل کي تهي اس سے پہلے (یعني توریت و انجیل) اورجو کوئي یقین نرکهے الله پر ، اور آسکے فرشتوں پر ، اور آسکي کتابوں پر ، اور آسکے رسولوں پر ، اور قیامت پر ، تو وه بهت دور رسته بهتک گیا *

سورة النساء آیت ١٣٦
یاایها الذین امنوا امنوا بالله ورسوله والکتاب الذي نزل علی رسوله والکتاب الذي انزل من قبل و من یکفر بالله ملائکته و کتبه ورسله والیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا

Soorut-ool-eman-ayat 154 to 157-God has said "we gave also unto Moses the book of the Law, a perfect rule unto him who should do right, and a determination concerning all things needful, and a direction and mercy that the children of Israel might believe the meeting of their Lord. And this book which we have now sent down, is blessed, therefore follow it, and fear God that ye may

سورة الانعام میں الله صاحب نے فرمایا که پهر دي همنے موسی کو کتـــاب (یعني توریت) پورا فضل نیکي والے پر ، اور بیان هرچیز کا اور هدایت اور رحمت ، شاید وه

سورة الانعام آیت ١٥٤ لغایت ١٥٧
ثم آتینا موسی الکتاب تماما علی الذي احسن و تفصیلا لکل شيء وهدی و رحمة

لعلهم بلقاء ربهم يومنون وهذا كتاب انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون ان تقولوا انما انزل الكتاب على طايفتين من قبلنا وان كنا عن دراستهم لغافلين

لوگ اپنے رب کا ملنا یقین کریں ' اور یہہ قرآن ایک کتاب ہے ' کہ ہم نے آتاري برکت کي ' پس آسپرچلو اور پرہیز گاري کرو ' شاید تم پر رحم ہو '

تا نہ کہو کہ صرف آتاري گئي کتاب دو فرقوں پر (یعني توریت یہود پر ' اور انجیل عیسائیوں پر) ہم سے پہلے ' اور ہمکو انکے پڑھنے پڑھانے کي خبر نہ تہي *

obtain mercy; lest you should say, the Scriptures were only sent down unto two people before us, and we neglected to peruse them with attention."

سورۃ بني اسرائل آیت ٢
واتینا موسی الکتاب وجعلناه هدی لبني اسرائل الاتتخذو امن دوني وکیلا

سورۃ بني اسرائل میں الله صاحب نے فرمایا ' اور دي ہمنے موسی کو کتاب ' اور آسکو ہمنے کیا ہدایت واسطے بني اسرائل کے تا نہ پکڑیں میرے سوا کسیکو کام بنانے والا *

Soorut-bunee-Israeel-ayat 2-God has said "we have given unto Moses the book of the Law and appointed the same to be a direction unto the children of Israel, commanding them saying, Beware that ye take not any other patron besides me."

سورۃ مریم آیت ٣٠
قال اني عبدالله اتاني الکتاب وجعلني نبیا

سورۃ مریم میں الله تعالی نے فرمایا ' کہ عیسی نے یوں کہا ' کہ میں بندہ الله کا ہوں ' اوسنے مجہکو دي ہے کتاب (یعني انجیل) اور کیا ہے مجہکو نبي *

Soorut-mirium-ayat 30-God has said "that Jesus said, Verily I am the servant of God; he has given me the book of the Gospel, and hath appointed me a prophet."

سورۃ الانبیاء آیت ٤٨
و لقد اتینا موسی و ہارون الفرقان وضیاء و ذکرا للمتقین

سورۃ الانبیاء میں الله صاحب فرماتا ہے ' کہ تحقیق دي ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب فیصلہ کرنے والي (یعني توریت) اور روشني اور نصیحت پرہیزگاروں کو *

Soorut-ool-umbiya-ayat 48-God has said "we formerly gave unto Moses and Aaron the Law, being a distinction between good and evil, and a light and admonition unto the pious."

Soorut-ool-firkan-ayat 35-God said "we heretofore delivered unto Moses the book of the Law, and we appointed him Aaron his brother for a counsellor."

سورة الفرقان میں الله صاحب نے فرمایا، تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) اور کیا همنے آوسکے ساته آوسکے بهائي هارون کو آوسکا وزیر*

سورة الفرقان آیت ۳۵ ولقد آتینا موسی الکتاب وجعلنا معه اخاه هارون وزیرا

Soorut-ool-kissus-ayat 43-God said "we gave the book of the Law unto Moses after we had destroyed the former generations, to enlighten the minds of men, and for a direction and mercy, that preadventure they might consider."

سورة القصص میں الله صاحب نے فرمایا، که تحقیق دي همنے موسی کو کتـــاب (یعني توریت) بعد آوسکے که هلاک کیں همنے اگلي سنگتیں، بینائي واسطے لوگونکے اور هدایـــت اور رحمت شاید وہ یاد رکهیں * ۔

سورة القصص آیت ۴۳ ولقد آتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلکنا القرون الاولی بصایر للناس وهدی ورحمة لعلهم یتذکرون

Soorut-ool-sijda-ayat 23-God said "we heretofore delivered the book of the Law unto Moses, wherefore be not in doubt as to the revelation thereof; and we ordained the same to be a direction unto the children of Israel."

سورة السجدہ میں الله صاحب نے فرمایا که تحقیق دي همنے موسی کو کتــاب (یعني توریت) پهر مت رہ دهوکه میں آسکے ملنے سے ، اور کیـــا همنے آسکو هدایت واسطے بني اسرائیل کے *

سورة السجدہ آیت ۲۳ و لقد اتینا موسی الکتاب فلا تکن في مریة من لقایه وجعلناه هدی لبني اسرائیل

Soorut-ool-Safat-ayat 117-God said "I have given a book to Moses and Aaron (i. e. Toureit)."

سورة الصافات میں الله صاحب نے فرمایا، که دي همنے آن دونوں کو (یعني موسی اور هارون) کو کتاب واضح (یعني توریت) *

سورة الصافات آیت ۱۱۷ و اتینا هما الکتاب المستبین

[illegible] ayat 12, God said "the book of Moses has been revealed before the Koran, to be a guide and a mercy; and this is a book confirming the same, delivered in the Arabic tongue, to denounce threats unto those who act unjustly, and to bear good tidings unto the righteous doers."

سورۃالاحقاف میں الله صاحب فرماتا
هے ' کہ قران سے پہلے
هے کتاب موسی کي '
پیشوا اور رحمة ' اور یہہ
قران ایک کتاب هے
توریت کو سچا کرتي
هوئي عربي زبان
میں ' تاکہ ڈراوے اُن
لوگوں کو جنہوں نے
ظلم کیا ' اور خوش خبري دے نیکي
والوں کو *

سورۃ احقاف
آیت ۱۲
ومن قبله كتاب موسى
اماما و رحمة و هذا
كتب مصدق لسانا
عربيا لينذر الذين ظلموا
وبشرى للمحسنين

Soorut-ool-nujm ayat 36-37, God said "what hath not he been informed of that which is contained in the books of Moses and of Abraham, who faithfully performed his engagements.?

سورۃالنجم میں الله صاحب نے فرمایا '
کیا اُسکو خبر نہیں
پہونچي جو هے
موسی کے رسالوں
میں ' اور ابراهیم کے
(یعني رسالوں میں)
جس نے الله کا حق
پورا کیا *

سورۃالنجم آیت
۳۶ و ۳۷
ام لم ينبأ بما في
صحف موسى
وابراهيم الذي وفا

Thus it is shown incontrovertibly by all these quotations, that we Mohomedans believe from our hearts, that the Toureit (Pentateuch), Zuboor (Psalms), Suheef Unbiya (the writings of the prophets), and the Injeel (the Gospels), are all true, and have all proceeded from God; but it is also to be observed that as the Jews and the Christians having themselves written some books, have attributed their source to God, we are therefore obliged to undergo the necessity of distinguishing the authentic Divine books from those that are fictitious or spurious; and accordingly, on a deep examination of these, whatever books prove to be genuine, we sincerely believe in the same as books proceeding from God.

پس ان تمام آیتوں سے بخوبي ثابت
هے ' کہ هم مسلمان دل سے یقین رکہتے
هیں ' کہ توریت اور زبور اور سب اگلے
پیغمبروں کي کتابیں اور انجیل سب سچي
اور خدا کي طرف سے هیں ' مگر یہہ بهي
جاننا چاهیئے ' کہ یہودیوں اور عیسائیوں
نے بعضي کتابیں اپنے هاتهہ سے لکہیں ' اور
مشہور کیا کہ یہہ بهي خدا کي دي هوئي
کتابیں هیں ' اسواسطے همکو اصلي اور سچي
کتابوں کو جہوٹي کتابوں سے تمیز کرنا پڑتا
هے ' اور جو کتابیں اصلي اور سچي معلوم
هوتي هیں ' هم اُنپر بهي اعتقاد رکہتے
هیں کہ وہ سب برحق اور خدا کي دي
هوئي کتابیں هیں *

FIFTH DISCOURSE.

یہہ کتني کتابیں تہیں اور سب بیبل میں شامل هیں

What was the number of the books descended from God to prophets, and are they all included in the Bible.?

We Mohomedans maintain that according to our religion no limit should be assigned to the number of these books. It is our firm belief that whatever books descended to the Prophets are authentic and genuine gifts from heaven. However such books that have been known to us, are detailed below.—

هم مسلمانوں کے مذهب میں جسقدر کتابیں انبیاء علیهم السلام پر آتریں ' اونکي تعداد کا حصر مذکور نہیں هے ' اِسي سبب سے بغیر معین کرنے کسي تعداد کے هم ایمان رکہتے هیں ' که جسقدر کتابیں انبیاء علیهم السلام پر آتریں سب سچ اور برحق هیں ' مگر جهاں تک همکو علم هوا هے وهاں تک اُن کتابونکو جانتے هیں ' اور اُونکے نام اور اُنکي تعداد بیان کرتے هیں *

The Christian literati divide these books into two portions: Firstly. Those books which descended to Prophets who flourished before the advent of Jesus, and they are styled Old Testament.—Secondly. The books written by the Apostles of Jesus Christ containing the accounts of the revelations given by the Almighty Father to Jesus Christ, and these are called New Testament by the Christians, and Injeel (Gospel) by the Mohomedans.

علماے مسیحي نے اِن کتابونکو دو حصوں میں تقسیم کیا هے ' ایک وه جو حضرت مسیح علیه السلام سے پہلے انبیاء کي هیں ' اُنکا نام اولد تسمنٹ یعني عهد عتیق رکہا هے ' دوسرے وه کتابیں جو حضرت مسیح علیه السلام کے حواریون نے لکہیں ' اورجنمیں وه کلام الهي شامل هے جو حضرت مسیح علیه السلام پر نازل هوا ' اُن کتابوں کا نام نیوتسمنٹ یعني عهد جدید رکہا هے ' جسکو هم مسلمان انجیل کہتے هیں *

At this stage the Mohomedans and Christians differ in the following matter. The Christians include in the Gospel the epistles, and extraneous accounts recorded by Christ's apostles, but Mohomedans exclude them from the Gospel. We Mohomedans maintain that the Gospel is composed of those books, the contents of which were purely revealed to Christ by the almighty Fathre.—

علاوه اُسکے علماء مسیحي نے اُن کتابوں کو اور ناموں کو جنکو خود حواریون نے لکہا عهد جدید میں داخل کیا هے ' مگر هم مسلمان انکو انجیل میں شامل نہیں کرتے بلکه انجیل میں وهي کتابیں شمار کرتے هیں ' جنمیں وه کلام الهي جو حضرت مسیح علیه السلام پر اُترا شامل هے *

Of Old Testament.

The books of the Old Testament to be found in the present Bible, are not in their full number.

We Mohomedans affirm that the Old Testament should be divided into three portions, to which the Christian literati would offer no objections:—

Firstly. Those books which are contained in the Bible.—

Secondly. Those books whose existence once should not be doubted, but that they are not forthcoming now.—

Thirdly. The apocryphal writings, some of which also are not forthcoming.

بیان عہد عتیق کا

یہہ کتابیں عہد عتیق کے جو اب بیبل میں داخل ہیں سب نہیں ہیں اِسواسطے ہم مسلمان (جس میں علماء عیسائی بھی کچہہ عذر نہیں کرسکتے) عہد عتیق کی کتابوں کو، تین قسم میں تقسیم کرتے ہیں *

اول وہ جو بیبل میں داخل ہیں *

دویم وہ جو بلا شبہہ ایک زمانہ میں موجود اور صحیح اور معتمد تہیں مگر اب نابید ہیں *

سویم وہ جنکو علماء عیسائی نے غیر صحیح سمجہہ کر بیبل سے خارج کر دیا ہے، اور اُنمیں کی بعضی اب بہی دستیاب ہوتی ہیں، اور بعضی دستیاب نہیں ہوتیں *

First Division.

The books contained in the present Bible.

بیان قسم اول کی کتابوں کا

1. Genesis.	١ کتاب پیدایش یا سفر تکوین
2. Exodus.	٢ کتاب خروج
3. Leviticus.	٣ کتاب احبار یا سفر لَوِیَّین
4. Numbers.	٤ کتاب اعداد
5. Deuteronomy.	٥ کتاب استثنا یا سفر توریة مثنی
6. Joshua.	٦ کتاب یوشع
7. Judges.	٧ کتاب قضات
8. Ruth.	٨ کتاب روث
9. 1. Samuel.	٩ کتاب اول شموئیل
10. 2. Samuel.	١٠ کتاب دوئم شموئیل
11. 1. Kings.	١١ کتاب اول سلاطین یا ملوک
12. 2. Kings.	١٢ کتاب دوئم سلاطین یا ملوک
13. 1. Chronicle.	١٣ کتاب اول تواریخ ایام
14. 2. Chronicle:	١٤ کتاب دوئم تواریخ ایام

15. Ezra.	۱۵ کتاب عزرا
16. Nehemiah.	۱۶ کتاب نحمیاه
17. Esther.	۱۷ کتاب اِستیر
18. Job.	۱۸ کتاب اَیوب
19. Psalms.	۱۹ کتاب زبور یا مزامیر داود
20. Proverbs.	۲۰ کتاب امثال سلیمان
21. Ecclesiastes.	۲۱ کتاب واعظه سلیمان
22. Song of Solomon.	۲۲ کتاب غزل الغزلات یعني سرود سلیمان
23. Isaiah.	۲۳ کتاب اِشعیاه
24. Jeremiah.	۲۴ کتاب یرمیاه
25. Lamentations.	۲۵ کتاب نوحه یرمیاه
26. Ezekiel.	۲۶ کتاب حزقیل
27. Daniel.	۲۷ کتاب دانیال
28. Hosea.	۲۸ کتاب هُوشَع
29. Joel.	۲۹ کتاب یُوئیل
30. Amos.	۳۰ کتاب عاموص
31. Obadiah.	۳۱ کتاب عوبدیاه
32. Jonah.	۳۲ کتاب یُونَاه
33. Micah.	۳۳ کتاب میکاه
34. Nahum.	۳۴ کتاب نَاحوم
35. Habakkuk.	۳۵ کتاب حَبَقُّوق
36. Zephaniah.	۳۶ کتاب صفنیاه
37. Haggai.	۳۷ کتاب حَگّي
38. Zechariah.	۳۸ کتاب زکَریاه
39. Malachi.	۳۹ کتاب مَلاکي

Second Division.

The authentic books whose existence once should not be doubted, but that they are not forthcoming now. The contents of the present Bible prove the former existence of such authentic books beyond all doubt, as will appear from the following quotations from the Text.

بیان قسم دویم کي کتابونکا

یهه وه کتابیں هیں جو ایک زمانه میں موجود تهیں اور اب ناپید هیں ' مگر اُنکا ذکر اُن کتب عهد عتیق میں جو بیبل میں داخل هیں موجود هے ' اور کوئي شخص انکے صحیح اور معتبر هونے سے اور اِسبات سے که وه ایک زمانه میں موجود تهیں

انکارنہیں کرسکتا ، چنانچہ اون کتابونکا نام
معہ نشان اون ورسونکے جنمیں انکا ذکر ہے
ہم اس مقام پر لکہتے ہیں ❋

Exo: 21-7	1. The covenant of Moses.	۱ کتاب عہدنامہ موسی	خروج ۲۴ — ۷
Num: 21-14	2. The book of the wars of Moses.	۲ کتاب جنگ‌نامہ موسی	اعداد ۲۱—۱۴
Josh: 10-13 2. Sam: 1-18	3. The book of Jasher.	۳ کتاب الیشیر	یوشع ۱۰ — ۱۳ دوم شموئیل ۱ — ۱۸
2. Chro: 20-34	4. The book of Jehu, the son of Hanani.	۴ کتاب یاہو پیغمبربن حنانی	دوم تواریخ ۲۰—۳۴
2. Chro: 12-15	5. The book of Shemiah, the prophet.	۵ کتاب شمعیاہ نبي	دوم تواریخ ۱۲—۱۵
2. Chro: 9-29	6. The Prophecy of Ahijah, the Shilonite.	۶ کتاب اخیاہ نبي	دوم تواریخ ۹—۲۹
2. Chro: 9-29	7. The book of Nathan, the prophet.	۷ کتاب ناتہن نبي	
2. Chro: 9-29	8. The Visions of Iddo, the Seer.	۸ کتاب مشاهدات عیدو غیب بین	
1. Kings 11-41	9. The book of the Acts of Solomon.	۹ کتاب اعمال سلیمان	اول سلاطین ۱۱—۴۱
2. Chro: 26-22	10. The book of Isaiah the prophet, the son of Amoz.	۱۰ کتاب اشعیاہ بن عاموص جسمیں حال بادشاہ یہود کا اول سے آخرتک تہا	دوم تواریخ ۲۶—۲۲
2. Chro: 32-32	11. The visions of Isaiah the prophet, the son of Amoz.	۱۱ کتاب مشاهدات اشعیاہ جسمیں حزقیاہ بادشاہ کا حال تہا	دوم تواریخ ۳۲—۳۲
1. Chro: 29-30	12. The book of Samuel, the Seer.	۱۲ سموئیل نبي کي تاریخ	اول تاریخ ۲۹—۳۰
1. Kings-4-32-33	13. The Solomon's 1,005 Songs.	۱۳ ایکہزار پانچ زبور سلیمان کي	اول سلاطین ۴—۳۲ و ۳۳
1. Kings—4-32-33	14. The book of Vegetables and Animals by Solomon.	۱۴ کتاب خواص نباتات و حیوانات سلیمان کی	
1.Kings—4-32,	15. The book of 3,000 Proverbs by Solomon.	۱۵ کتاب امثال سلیمان	اول سلاطین ۴—۳۲

2. Chro: 35-35

16. *The Lamentations of Jeremiah for Joshua.

۱۶ مرثیه یرمیاه

* These Lamentations are independent of those which are admitted among the canonical books.

D'Oyly and Mant, Pub: 1856, Vol. 1. Page 936.

تفسیر ڈائیلي مطبوعه سنه ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحه ۹۳۶

Bishop Patrick treats of them as follows.—"The Lamentations here mentioned written immediately after the death of Joshua, are now lost. They are certainly not those which we have under the name of the Lamentations of Jeremiah, for these plainly refer to the destruction of Jerusalem and Zedikiah, not to Joshua."—

یهه مرثیه علاوه نوحه یرمیاه کے هے جو بیبل میں داخل هے بشب پیٹرک صاحب کا قول هے که یهه مرثیه جو کها گیا بعد وفات یوشع کے اب گم هے ' اور یقینا وه نهیں هوسکتا جو نوحه یرمیاه مشهور هے ' اسلیئے که یهه نوحه غارت هونے اورشلیم اور هلاک هونے صدقیاه پر هے ' اور وه مرثیه موت یوشع پر *

Some of the Christian divines maintain that the assertion that some of the sacred writings are now not extant, is groundless, but that, on the contrary, the sacred writings were neither ever lost, nor could be lost.—However the argument given on this point is not sufficient. The gest of it is "that it seems very unsuitable to the ordinary conduct of Divine Providence to suffer a book written under the influences of the Holy Spirit to be lost; that if those books were not serviceable to instruct and direct mankind in the methods of attaining the great ends of being, why were they at first given; that the zeal of the faithful at all times for their sacred books was such as would be a very effectual means to secure them from perishing; that they were dispersed into the most distant countries; that supposing, that the books in question were written by those who were truly prophets, yet they were not writ-

بعض علماء مسیحي کهتے هیں ' که یهه بات بے بنیاد هے که مقدس تحریرونمیں سے کوئي تحریر جاتي رهي هے ' بلکه مقدس تحریروں میں سے نه کوئي تحریر کهوئي گئي هے ' اور نه کهوئي جاسکتي هے مگر اپنے دعوے کے اثبات پر وه ایسي دلیلیں پیش کرتے هیں جو کسي طرح کافي نهیں هیں * اُنکي دلیلونکا طرز کلام یهه هے که مقتضي حکمت الهي کا یهه نهیں هے که جو کتاب روح قدس کي تائید سے دي تهي ' پهر اُسکو ایسا معدوم کردے که پهر هاته نه آسکے ' اور اگر وه اِنسان کي تربیت کے لائق نه تهیں تو اُنکو پهلے هي کیوں دیا تها ' معهذا ایماندار لوگ همیشه اُن کتابونکو عزیز رکهتے تهے ' اور وه دور دور پهیل گئیي تهیں ' پهر کیونکر معدوم هوسکتي تهیں ' علاوه اِسکے اگرچه اُن کتابوں کو الهامي لکهنے والوں نے لکها هو ' مگر یهه ضرور نهیں که وه بهي الهامي هوں ' اِسلیئے که الهامي لکهنے والوں کي هر تحریر کا الهامي هونا

ten by inspiration; for it is not necessary that every writing of an inspired man must have been written by inspiration; that therefore those books were not admitted among the canonical books; that as, in former times, even small writings used to be denominated books, hence the inference is that every account contained in those books is to be had intermixed in the pages of the Bible; and that those accounts which had no connection with the spiritual instructions of mankind if excluded from the bale of the Bible, it matters very little."

ضرور نہیں ہے ' اِس سبب سے وہ کتابیں مقدس کتابوں میں داخل نہ تہیں سواے اسکے اگلے زمانہ میں ہر ایک چہوٹی سی تحریر پربہی کتاب کا اطلاق کیا کرتے تہے ' بس آن کتابوں کے بعض مطالب موجودہ انہی کتابوں میں داخل ہیں اور بعضے مطالب جو روحانی تربیت سے متعلق نہ تہے تو آن کے نہونے سے بیبل میں کچہہ نقصان نہیں ہے *

Now it may be observed that by reflecting a little, the mind is convinced that the above arguments are not sufficient. Books written under the influences of the Holy Spirit, if lost, give no ground for sullying the ordinary conduct of the Divine Providence. If only one book could be considered sufficient for the instruction of all the mankind, then what occasion was there for sending down the New Testament after the Old Testament. It is true that the faithful always preserved the sacred writings as their dear treasure, but when a general calamity overtakes a nation, then man who is of frail nature, is so much overwhelmed that if he then loses any sacred writing in his posession, it is no worder as especially when we think of the successive disasters which befel the Jewish nation, and see that these sacred writings were not embodied in one volume, but consisted of fragments in the possession of different persons. That these books were not prophetic, is unsupported by any argument especially when we

مگر ظاہر ہے کہ ادنی تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ دلیلیں کافی نہیں ہیں ' جو کتاب روح قدس کی تائید سے دہی گئی ہو ' آسکے معدوم ہوجانے سے حکمت الہی میں کچہہ نقصان نہیں آسکتا ' اگر ایک ہی کتاب انسان کے ہرحالت کی تربیت کو کافی ہوتی ' تو اولد تستمنت کے بعد ہمکو نیو تستمنت کی حاجت کاہے کو ہوتی ' ایماندار لوگ بلا شبہہ الہامی کتابوں کو عزیز رکہتے ہیں ' مگر عام مصیبت کی حالتوں میں ' جو انسان کو بمقتضی اسکی ضعیف فطرت کے نہایت درماندہ کردیتی ہیں (خصوصا وہ پے در پے کی مصیبتیں ' جو یہودیوں پر پڑیں) ایسی عزیز تحریروں کا جاتا رہنا کچہہ خلاف نیچر کے نہیں ہے ' علی الخصوص ایسی حالت میں ' کہ وہ ایک جگہہ جمع نہ تہیں ' بلکہ متفرق ٹکڑے لوگونکے پاس تہے آن کتابوں کے الہامی نہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے ' خصوصا جب کہ خود الہامی لکہنے والوں نے آن سے استخراج کیا ' یا آن

see that prophetic authors have taken quotations from them in their own writings. That the present Bible contains all the matters embodied in the books which are not now extant, is not a point of controversy. The point to be settled is that there were books other than those which are mentioned in the Bible, but which are not extant now. But here it is worthy of observation that several learned Christain divines have acknowledged that there were such books.—

کي طرف اشارہ کیا ھو ' فرض کیا جاوے کہ اُن کے تمام مطالب کتب مقدسہ میں ھوں ' اور کتب مقدسہ کو اُن کي حاجت نرھي ھو ' مگر اِس مقام پر اِسکي بحث نہیں ھے بلکہ صرف اتنا کلام ھے ' کہ اور بھي معتمد اور صحیح کتابیں تھیں ' جو اب معدوم ھیں ' اور یہہ بات ایسي طرح پر ثابت ھے ' کہ اُس سے بڑے بڑے علماے مسیحي نے بھي اقرار کیا ھے *

Revd. Mr. Mumford in his book published in London in the year 1843, writes at the foot of the second question, that books cited in Matthew chap: 11. v. 23., are not now extant, and in support of his statement, writes that they have been certainly lost, because in them Jesus was styled a Nazarene, while in the present books Jesus is not denominated in this way.—

ممفرڈ صاحب اپني کتاب سوالات السوال میں جو سنہ ۱۸۴۳ ع میں لندن میں چھپي ھے ' ذیل سوال دوہم کے لکھتے ھیں " کہ یہہ کتابیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کو ناصري کہا گیا تھا (اور جسکا ذکر مقدس متي نے باب ۲ ورس ۲۳ میں لکھا ہے) نیست و نابود ھوگئي ھیں ' اسلیئے کہ جو کتابیں نبیوں کي اب موجود ھیں ' کسي میں حضرت عیسی علیہ السلام کو ناصري نہیں لکھا ہے *

Chrysostom writes in his Homily that several Prophetic writings have been lost either through the negligence or infedelity of the Jews: some of them were helplessly lost, and some torn up or committed to the flames.—

کریزاستم صاحب اپني ھوملي یعني تفسیر میں لکھتے ھیں " کہ پیغمبروں کي بہت سي کتابیں ناپید ھو گئیں ' اسلیئے کہ یہودیوں نے غفلت سے بلکہ بے دیني سے بعض کتابوں کو کھو دیا ' اور بعض کو پھاڑ ڈالا ' اور بعض کو جلا دیا *

تفسیر ڈائیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ ع جلد ۲ صفحہ ۱۳۹

Revd. D'Oyly and Richard Mant write as follows. "This enlightened monarch i. e. Solomon being desirous of employing the wisdom which he had received to the advantage of mankind, produced several works for their instruction, Of these, how-

D'Oyly & Mant Pub. 1856 Vol. 2.P. 139.

تفسیر ڈائیلي میں ھے ' کہ اس بادشاہ روشن ضمیر یعني سلیمان علیہ السلام نے ' اُس دانائي کو جو اُسنے پائي ' انسانوں کے فائدہ کے لیئے استعمال میں لانا چاہا ' اور بہت سي کتابیں اُنکي تعلیم کے لیئے لکھیں ' مگر حضرت عزرا نے اُن میں سے صرف تین کو مقدس کتابوں میں داخل

... those only were admitted into the canon of sacred writ by Ezra, the others being not designed for religious instruction, or so mutilated by time and accident as to have been judged imperfect".—

کیا ' اور باقي (یعني جنکو مقدس کتابوں میں داخل نہیں کیا) یا تو وہ مذہبي تربیت کے لیئے نہیں بنائي گئیں تہیں ' یا ایک زمانہ کے گذرجانے کے سبب خراب اور ناقص ہو گئیں تہیں *

The [illegible] of the Bible write the following in their Comments on the 25th verse in chap: 14th of the 2. Kings.—"The only mention which we have of this prophet is in the present passage and in the account of his famous message to Nineveh. What the prophecies were by which he encouraged Jeroboam to proclaim war against the king of Syria, we find nowhere recorded: but not only do we not possess all which the several Prophets wrote, but in many instances they did not commit their predictions to writing.

تفسیر ڈائیلي میں ذیل شرح ورس ۲۵ باب ۱۴ کتاب دویم سلاطین کے لکہا ہے ' کہ یونس پیغمبر کا حال اس مقام پر ہے اور اُس مشہور پیغام میں جو نینوي کو لیگئے تہے ہے ' اور اُن پیشین گوئیوں کو جنسے اُس نے بادشاہ یربعام کو سریا کے بادشاہ سے لڑنے پر دلیري دي ' کسي جگہہ لکہا ہوا نہیں پاتے ' اسکا سبب صرف یہي نہیں ہے ' کہ بہت سے پیغمبروں کي تحریریں ہمارے پاس نہیں ہیں ' بلکہ یہہ بہي ہے کہ ' پیغمبروں نے اپني بہت سي پیشین گوئیوں کو لکہا ہي نہیں ہے *

تفسیر ڈائیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ع جلد ۱ صفحہ ۱۰۶

In short it is fully proved that there were Prophetic writings other than these contained in the present Bible, which have since been lost.

غرضکہ ہرطرح یہہ بات ثابت ہے ' کہ اُن مقدس کتابوں کے سوا اور بہي مقدس کتابیں تہیں ' جو مدت سے نابید ہو گئي ہیں *

Third Division.

بیان قسم سوم کي کتابوں کا

The following are those books which are not admitted among the present Canonical books; but some of them are, to this day, received as books of religious authority by some Christian sects; some of them were allowed, for a long time, to rank among the Canonical books, but being afterwards doubted as to their genuineness they were excluded and rejected; and some of them are rejected universally by all the Christians.—

یہہ وہ کتابیں ہیں جو مستعمل بیبل میں داخل نہیں ہیں ' مگر ان میں سے بعضي ایسي ہیں جنکو اب تک بعض فرقہ عیسائیوں کے مانتے ہیں ' اور بعضي ایسے ہیں جنکو ایک زمانہ میں صحیح ٹہرا کر بیبل میں داخل کیا تہا ' اور پہر نامعتبر ٹہرا کر خارج کر دیا ' اور بعضي ایسے ہیں کہ اُن کو جمہور عیسائي جہوٹ اور جعلي کہتے ہیں *

1 to 7. The seven books of Seth.

۱ تا ۷ کتب سبعہ شیث

٨ كتاب حنوک يعني ادريس	8. The book of Enoch the prophet.	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub. 1825, Vol. 1. P. 637.	هارن صاحب کا انٹروڈکشن آوبہ علوم بيبل كي مطبوعہ سنہ ١٨٢٥ع لندن جلد ١ صفحہ ٦٣٧
٩ كتاب مشاهدات ابراهيم	9. The Revelation of Abraham.		
١٠ كتاب مشاهدات موسى	10. The Revelation of Moses.		
١١ كتاب پيدايش صغير كونسل ٹرنٹ نے اس كتاب كو نا معتمد ٹهرايا	11. The book of the little Genesis. This book was rejected by the Christian Council held at Trent.	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub. 8125. Vlo. 4. P. 2.	هارن صاحب کا انٹروڈکشن آوبہ علوم بيبل کے مطبوعہ سنہ ١٨٢٥ع لندن جلد ٤ صفحہ ٢
١٢ كتاب قياس موسى	12. The assumption of Moses.		
١٣ كتاب الوصيت موسى	13. The Testament of Moses.		
١٤ كتاب اسرار موسى	14. The book of the Mysteries of Moses.		
١٥ كتاب معراج موسى	15. The Ascension of Moses.	Lardner's works Pub: 1829. London. Vol: 2. Page 512.	لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعہ سنہ ١٨٢٩ع لندن جلد ٢ صفحہ ٥١٢
١٦ كتاب عزرا نمبر ١ يهہ كتاب سپٹو اينجنٹ کے بعض نسخوں میں شامل تهے اور يوناني گرجے میں عموما پڑهے جاتے تهے	16. The book of Esdras No. 1.	D,Oyly and Mant Pub: 1856. London. Vol: 2. Page 756.	تفسير ڈاڈلي مطبوعہ سنہ ١٨٥٦ع جلد ٢ صفحہ ٧٥٦
	This book was annexed, however, to some copies of the Septuagint, and was publicly read in the Greek church.—		
١٧ كتاب عزرا نمبر ٢ يهہ كتاب چند رومي ترجموں میں اور ایک عربي ترجمہ میں موجود ہے	17. The book of Esdras No. 2.	Ditto Ditto Page 776.	ايضا صفحہ ٧٧٦
	This book is extant only in a few Italian copies and in an Arabic version.		
١٨ كتاب توبتؒ	18. The book of Tobit.	Ditto Ditto Page 809.	ايضا صفحہ ٨٠٩
١٩ كتاب جودتهہ	19. The book of Judith.	Ditto Ditto Page 826.	ايضا صفحہ ٨٢٦

Ditto Ditto Page 849.	20. The Rest of the chapters of the book of Esther. These are extant in the Greek and Italian copies.	۲۰ باقي حصہ بابوں کتاب استہر کا یہہ کتاب یوناني اور رومي نسخوں میں موجود ہے	[illegible] مطبوعہ سنہ ۱۸۵۷ع جلد ۲ صفحہ ۸۴۹
Ditto Ditto Page 855.	21. The Wisdom of Solomon. This book is extant in the Greek Prose.	۲۱ وزدم سلیمان یعني کتاب دانائي سلیمان یوناني زبان میں یہہ کتاب موجود ہے *	ایضا صفحہ ۸۵۵
Ditto Ditto Page 897.	22. The Wisdom of Jesus the son of Serach, or Ecclesiasticus.	۲۲ ایکلزیاسٹکس یعني کتاب الوعظ	ایضا صفحہ ۸۷۹
Ditto Ditto Page Page 912.	23. The book of Baruch. This book was cited with respect by many of the earliest Christian writers, and it was not rejected by the council of Trent by the consideration that the parts of it were read in the service of the church.	۲۳ کتاب باروق قدیم مصنفوں نے اس کتاب سے سند لي ہے اور کونسل ٹرنت نے اسکورد نہیں کیا کیونکہ اسکے حصے گرجا میں پڑہے جاتے تہے	ایضا صفحہ ۹۴۲
Ditto Ditto Page 955.	24. The Song of the three Holy Children. This book is found to be inserted into the book of Daniel in some of its copies of the Greek version of Theodoret, and in the Vulger Latin Edition of the Bible.	۲۴ کتاب راگ تین پاک بچوں کي بعض یوناني ترجمے تہیو ڈورٹ میں اور عموما رومي بيبل میں یہہ کتاب بشمول کتاب دانیال موجود ہے	ایضا صفحہ ۹۵۵
Ditto Ditto Page 959.	25. The History of Susanna. This book is also found to be inserted in the beginning of the book of Daniel in its copies of the said version and of the Latin Bible.	۲۵ کتاب تاریخ سسنینا انہي ترجموں میں یہہ کتاب بہي کتاب دانیال کے شروع میں موجود ہے	ایضا صفحہ ۹۵۹
Ditto Ditto Page 963.	26. The History of the Destruction of Bel and the Dragon. This book is annexed to the end of the Book of Daniel in its copies of the above said version and of the Latin Bible.	۲۶ بل اور ڈریگن کي بربادي کي تاریخ یہہ کتاب بہي انہي ترجموں میں کتاب دانیال کے اخیر میں موجود ہے	ایضا صفحہ ۹۶۳

ایضا صفحه ۹۶۶	Ditto Ditto Page 966.	27. The Prayer of Manesses King of Juda.	۲۷ دعاء منیسس بادشاه یهودیه
ایضا صفحه ۹۶۷	Ditto Ditto Page 967.	28. First book of the Maccabees. This book and the next one were formerly extant in Hebrew, but now they are had only in Syriac and Greek.	۲۸ اول کتاب مقابیس ' یهه کتاب اور نیز دوسري آگے آنے والي کتاب عبري میں بهي تهي اور یوناني اور سریا زبان میں اب بهي موجود هے
ایضا صفحه ۱۰۱۷	Ditto Ditto Page 1017.	29. The Second book of the Maccabees.	۲۹ دویم کتاب مقابیس
هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۳۸	Horne's Introduction to the Study of the Scriptures. Pub: 1825. London, Vol: 1. Page 638.	30. The Book of the Ascension of Isaiah.	۳۰ کتاب معراج اشعیاه
		31. The Preaching of Habakkuk.	۳۱ ملفوظات حبقوق

On the New Testament.

بیان کتابوں عهد جدید کا

By the New Testament here I mean with those books which have been recorded by the Apostles of Christ, in relation of the particulars of those revelations which descended to Jesus Christ. These books are called the Injeel by us Mohomedans.

اس مقام پر عهد جدید کي کتابوں سے صرف وه کتابیں مراد هیں ' جنکو حواریوں نے لکها ' اور آن میں وه کلام الهيٌ شامل هے جو حضرت مسیح علیه‌السلام کے اوپر اترا تها ' اور جنکو هم مسلمان انجیل کهتے هیں *

These books admit of two sorts:—Firstly—Those books which have been admitted by the Christian divines to be classed among the canonical books of the Scriptures. Secondly—Those books which have not been admitted to rank among them, and are rejected.—

یهه کتابیں دو قسم کي هیں ' ایک وه جو بیبل میں داخل هیں ' دویم وه جو بیبل میں داخل نهیں هیں ' اور جنکو علماء مسیحي نے نا معتبر جانکر یا جهوٹي سمجهه کر خارج کردیا هے *

First Division.

بیان قسم اول کي کتابوں کا

1. The Gospel of Matthew. — ۱ انجیل متی
2. The Gospel of Mark. — ۲ انجیل مارک
3. The Gospel of Luke. — ۳ انجیل لوک
4. The Gospel of John. — ۴ انجیل یوحناه

بیان قسم دویم کی کتابوں کا

Second Period.

۱	انجیل طفولیت جو متی نے لکہی	1. The Gospel of the Infancy of Christ by St. Matthew.
۲	انجیل ولادت مریم	2. The Gospel of the Birth of Mary.
۳	انجیل یعقوب	3. The Prot-evangelian of James.

هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825 London, Vol: 1. Page 642.

۴	انجیل نیقودیما	4. The Gospel of Nicodemus.
۵	انجیل پیتر	5. The Gospel of Peter.
۶	انجیل دویم یوحناہ	6. The Second Gospel of John.
۷	انجیل اندریاہ حواری	7. The Gospel of Andrew.
۸	انجیل فلپ	8. The Gospel of Philip.
۹	انجیل بارتہالومی	9. The Gospel of Bartholomew.
۱۰	انجیل توما حواری	10. The Gospel of Thomas.
۱۱	انجیل اول طفولیت جو توما نے لکہی	11. 1. The Gospel of the Infancy of Christ by Thomas.
۱۲	انجیل دوم طفولیت جو توما نے لکہی	12. 2. The Gospel of the Infancy of Christ by Thomas.
۱۳	انجیل متہی آز	13. The Gospel of Matthias.
۱۴	انجیل مرقس جو مصریوں کی کہلاتی ہے	14. The Gospel of Marcus entitled "the Egyptian Gospel."
۱۵	انجیل بارنباس	15. The Gospel of Barnabas.
۱۶	انجیل تہی ڈئیس	16. The Gospel of Thaddæus.
۱۷	انجیل پال	17. The Gospel of Paul.
۱۸	انجیل ابلس	18. The Gospel of Appelles.
۱۹	انجیل بےسیلی دس	19. The Gospel of Basilides.
۲۰	انجیل سرنتہس	20. The Gospel of Cerinthus.
۲۱	انجیل ابی اونیٹز	21. The Gospel of the Ebionites.
۲۲	انجیل انکار تیٹس	22. The Gospel of the Encratites.
۲۳	انجیل حوا	23. The Gospel of Eve.
۲۴	انجیل یہودیا	24. The Gospel according to the Hebrews.

25. The Gospel under the name of Jude.	٢٥ انجيل جوڈ
26. The Gospel under the name of Judas Iscariot.	٢٦ انجيل جوڈس
27. The Gospel of Marcion.	٢٧ انجيل مارشين
28. The Gospel of Merinthus.	٢٨ انجيل مرنتہس
29. The Gospel according to the Nazarenes.	٢٩ انجيل ناصريان
30. The Gospel of Perfection.	٣٠ انجيل كامليت
31. The Gospel of Scythianus.	٣١ انجيل سئي تبينس
32. The Gospel of Titan.	٣٢ انجيل ٹئي ٹن
33. The Gospel of Truth used by the Valentinians.	٣٣ انجيل حقيقت جو ويلن ٹي نيں پاس تہي
34. The Gospel of Valentinus	٣٤ انجيل ويلن ٹينس
Besides the above Gospels the other books or writings of the apostles being of two characters are classed in two divisions. Firstly.—Those writings which the Christian divines have admitted to rank among the canonical books of the Scriptures.	ان کے سوا جو کتابیں اور نامے ' کہ اپنی طرف سے حواریوں نے لکہے ' وہ بہی دو قسم هیں ' ایک وہ جنکو علماء مسیحی نے عہد جدید میں داخل کیا ہے دوسرے وہ جنکو نامعتبر سمجہہ کر عہد جدید سے خارج رکہا ہے *
2dly.—Those writings which they have absolutely rejected.—	
First Division.	بيان پہلي قسم کي کتابوں کا
1. The Acts of the Apostles.	١ اعمال حواريين
2. The Epistle to the Romans.	٢ روميوں کو پال کا خط
3. The 1st. Epistle of Paul to the Corinthians.	٣ کرنتيوں کو پال کا پہلا خط
4. The 2nd. Epistle of Paul to the Corinthians.	٤ کرنتهيوں کو پال کا دوسرا خط
5. The Epistle of Paul to the Galatians.	٥ گلاتيوں کو پال کا خط
6. The Epistle of Paul to the Ephesians.	٦ افسيوں کو پال کا خط
7. The Epistle of Paul to the Philippians.	٧ فلپيوں کو پال کا خط
8. The Epistle of Paul to the Colossians.	٨ کلسيوں کو پال کا خط

9. The 1st. Epistle of Paul to the Thessalonians.	۹ تہسلنیکیوں کو پال کا پہلا خط
10. The 2nd. Epistle of Paul to the Thessalonians.	۱۰ تہسلنیکیوں کو پال کا دوسرا خط
11. The 1st. Epistle of Paul to Timothy.	۱۱ تمتھیؔ کو پال کا پہلا خط
12. The 2nd. Epistle of Paul to Timothy.	۱۲ تمتھیؔ کو پال کا دوسرا خط
13. The Epistle of Paul to Titus.	۱۳ تیتیؔ کو پال کا خط
14. The Epistle of Paul to Philemon.	۱۴ فلیمنؔ کو پال کا خط
15. To the Hebrews.	۱۵ عبرانیوں کو خط
16. The General Epistle of James.	۱۶ بارہ فرقوں کو یعقوب کا خط
17. The 1st. Epistle General of Peter.	۱۷ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے پطر کا پہلا خط
18. The 2nd. Epistle General of Peter.	۱۸ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے پطر کا دوسرا خط
19. The 1st. Epistle General of Jhon.	۱۹ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے یوحناہ کا پہلا خط
20. The 2nd. Epistle of Jhon.	۲۰ یوحناہ کا دوسرا خط
21. The 3rd. Epistle of John.	۲۱ یوحناہ کا تیسرا خط
22. The General Epistle of Judas.	۲۲ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے یہوداہ کا خط
23. The Revelation of St. John the divine.	۲۳ مشاهدات یوحناہ
SECOND DIVISION.	بیان دوسري قسم کي کتابوں کا
1. The Epistle of Mary to Ignatius.	۱ نامۂ مریم بنام اگنا شس
2. The Epistle of Mary to the Sicilyans.	۲ نامۂ مریم بنام سسلیان
3. The Book of Genesis by Mary.	۳ کتاب پیدایش مریم
4. The Book of Mary.	۴ کتاب مریم
5. The Tradition of Mary.	۵ تاریخ اور حدیث مریم
6. The Book of the miracles of Christ by Mary.	۶ کتاب مریم کي معجزات مسیح میں
7. The Book of Catechisms by Mary.	۷ کتاب سوالات صغیرو کبیر مریم
8. The Book of the Generation of Mary.	۸ کتاب نسل مریم

٩	كتاب مريم انگشتري سليماني	9. The Book entitled "the Solomon's Ring" by Mary.		
١٠	كتاب عقايد حواريان	10. The Book of the Constitutions of the Apostles.	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825. London Vol: 1. Page 642.	هارن صاحب کا انٹروڈکشن اَویر علوم بیبل کے مطبوعہ سنه ۱۸۲۵ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۴۲
١١	كتاب تعليم حواريان	11. The Book of the Doctrines of the Apostles.	Lardner's Works Pub: 1829. London. Vol: 4. Page 106.	لارڈ نرصاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ع لندن جلد ۴ صفحه ۱۰۶
١٢	كتاب اعمال پطرس	12. The Acts of Peter.	(same)	(same)
١٣	كتاب اول مشاهدات پطرس	13. The 1st. Revelation of Peter.	(same)	(same)
١٤	كتاب دويم مشاهدات پطرس	14. The 2nd Revelation of Peter.		
١٥	نامه پطرس بنام كليمنس	15. The Epistle of Peter to Clemens.		
١٦	كتاب مباحثه پطرس	16. The Judgement of Peter.		
١٧	كتاب تعليم پطرس	17. The Doctrine of Peter.		
١٨	كتاب وعظ پطرس	18. The Preaching of Peter.		
١٩	كتاب اداب نماز پطرس	19. The Modes of Praying by Peter.		
٢٠	كتاب خانه بدوشي پطرس	20. The Wanderings of Peter.		
٢١	كتاب قياس پطرس	21. The Visions of Peter.		
٢٢	كتاب اعمال يوحناه	22. The Acts of John.		
٢٣	كتاب خانه بدوشي يوحناه	23. The wanderings of John.		
٢٤	كتاب حديث يوحناه	24. The Tradition of John.		
٢٥	نامه يوحناه بنام هيڈرو پک	25. The Epistle of John to Hadrabuk.		
٢٦	مريم کا وفات‌نامه جو يوحناه نے لکھا	26. The Death of Mary by John.		
٢٧	تذکره مسيح اور اُن کے نزول کا صليب سے جو يوحناه نے لکھا تھا	27. The Particulars of Christ's descending from the Cross by John.		
٢٨	كتاب مشاهدات دويم يوحناه	28. The second Revelation of John.		
٢٩	كتاب اداب نماز يوحناه	29. The Modes of Praying by John.		
٣٠	كتاب اعمال اندرياه	30. The Acts of Andrew.		
٣١	كتاب آداب نماز متي	31. The Modes of Praying by Matthew.		

	32. The Acts of Philip.	۳۲ كتاب اعمال فلپ	
Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825 London. Vol: 1. Page 642.	33. The Acts of Thomas.	۳۳ كتاب اعمال توما	هارن صاحب کا انٹروڈکشن اونو علوم متن کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع جلد ۱ صفحه ۶۴۲
	34. The Revelation of Thomas.	۳۴ كتاب مشاهدات توما	
	35. The Wanderings of Thomas.	۳۵ كتاب خانه بدوشي توما	
	36. The Modes of Praying by James.	۳۶ كتاب آداب نماز يعقوب	
	37. The Death of Mary by James.	۳۷ وفات‌نامه مريم جو يعقوب نے لكها	
	38. The Tradition of Matthias.	۳۸ كتاب حديث متهي آز	
	39. The Acts of Matthias.	۳۹ كتاب اعمال متهي آز	
	40. The Modes of Praying by Mark.	۴۰ كتاب آداب نماز مرقس	
	41. The Passions of Mark.	۴۱ مرقس كي كتاب پےشن	
Lardner's works. Pub: 1829. London, Vol: 4. Page 106.	42. The Epistle of Barnabas.	۴۲ نامه بارناباس	لارڈ نرصاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ع لندن جلد ۴ صفحه ۱۰۶
Horne's Introduction &c. Pub: 1829. London, Vol: 1. Page 642.	43. 1. The Acts of Paul or Martyrdom of Thecla.	۴۳ كتاب اعمال پال يا شهادت تهكلا اول	هارن صاحب کا انٹروڈکشن مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع جلد ۱ صفحه ۶۴۲
	44. 2. The Acts of Paul or Martyrdom of Thecla	۴۴ كتاب اعمال پال يا شهادت تهكلا دوم	
	45. The Acts of Paul.	۴۵ كتاب اعمال پال	
Colossians Chap: 4. Verse 19.	46. The Epistle of Paul to the Loadiceans.	۴۶ نامه پال بنام لادوكيان	نامه کلسیان ۴—۱۹
	47 to 49. The three Epistles of Paul to the Thessalonians.	۴۷ تا ۴۹ تين نامے پال کے بنام تهسليكونيان	
1. Corinthians 5-9. 2. Corinthians 10-9.	50 to 52. The three Epistles of Paul to the Corinthians.	۵۰ تا ۵۲ تين نامے پال کے بنام كرنتهيان	نامه اول کارنتهین ۵—۹ نامه دویم ایضا ۱۰—۹
	53. The Epistle of Paul in reply to that of the Corinthians.	۵۳ نامه پال درجواب نامه كرنتهيان	

۵۴	تا ۵۹ چهه نامه پال کے بنام سنیکا	54. to 59. The six Epistles of Paul to Seneca.	Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. Pub: 1825. Vol: 1. Page 642.	هارن صاحب کا انٹروڈکشن آوپرعلوم بیبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحه ۶۴۲
۶۰	کتاب مشاهدات اول پال	60. The 1st. Revelation of Paul.		
۶۱	کتاب مشاهدات دویم پال	61. The 2nd. Revelation of Paul.		
۶۲	کتاب وژن پال	62. The Visions of Paul.		
۶۳	کتاب وعظ پال	63. The Preaching of Paul.		
۶۴	پال کي کتاب منتر سانپ	64. The Book on the magical Incantation of the Snake by Paul.		
۶۵	کتاب پري سبٹ پال	65. The Precepts of Paul.		
۶۶	مکاشفات سرنتهس	66. The Revelation of Cerinthus.		
۶۷	اعمال حواريان جو ابي اونيٹز کے پاس تهے	67. The Acts of the apostles made use of by the Ebionites.		
۶۸	کتاب هلکي سيٹس	68. The Book of the Helkesaites.		
۶۹	کتاب جيمس	69. The Book of James.		
۷۰	کتاب اعمال حواريان ليوشيس کے	70. The Acts of the Apostles by Leucius.		
۷۱	اعمال حواريان لن ٹي شيس	71 The Acts of the Apostles by Lentitius.		
۷۲	اعمال حواريان ليان ٹيس	72. The Acts of the Apostles by Leontius.		
۷۳	اعمال حواريان ليوتهان	73. The Acts of the Apostles by Leuthon.		
۷۴	اعمال حواريان جو مني چيز پاس تهي	74. The Acts of the Apostles used by the Manichees.		
۷۵	اعمال حواريان سليوکس	75. The Acts of the Apostles by Seleucus.		
۷۶	مکاشفه ستفن	76. The Revelation of Stephen.		
۷۷	نامه تهمي سن مانٹي نسٹ	77. The Catholic Epistle of Themison the Montanist.		
۷۸	نامه اول کليمنٹ بنام کارنتهينز	78. The first Epistle of Clement to the Corinthians.		
۷۹	نامه دوم کليمنٹ بنام کارنتهينز	79. The Second Ditto Ditto Ditto.		
۸۰	نامه اگني شيس بنام افي سينز	80. The Epistle of Ignatius to the Ephesians.		
۸۱	نامه اگني شيس بنام ميگني شينس	81. The Epsitle of Ignatius to the Magnesians.		

82. The Epistle of Ignatius to the Trallians.
٨٢ نامہ اگنی شیس بنام ٹریلینز

83. The Epistle of Ignatius to the Romans.
٨٣ نامہ اگنی شیس بنام رومیان

84. The Epistle of Ignatius to the Philadelphians.
٨٤ نامہ اگنی شیس بنام فلی ڈل فیدس

85. The Epistle of Ignatius to the Smyrnæans.
٨٥ نامہ اگنی شیس بنام سمرنینز

86. The Epistle of Ignatius to Polycarp.
٨٦ نامہ اگنی شیس بنام پولی کارپ

87. The Epistle of Polycarp to the Phlippians.
٨٧ نامہ پولی کارپ بنام فلی پینز

88. The Shepherd of Hermas.
٨٨ گڈریہ ہرمس کا

89. The Commands of Hermas.
٨٩ احکام ہرمس

90. The Similitudes of Hermas.
٩٠ تماثیل ہرمس

Besides the above detailed books there are some others said to be the porduction of Jesus Christ himself, and they are as follow.—

اِن کتابوں کے سوا چند کتابیں ایسی تہیں ، جنکو کہتے تہے کہ خود حضرت مسیح علیہ‌اسلام نے لکہی ہیں ، اُن کی تفصیل یہہ ہے ٭

Horne's Introduction &c. Vol: 1. Page 642.

ہارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ١٨٢٥ع لندن جلد ١ صفحہ ٦٤٢

1. The Epistle to Abgarus.
١ نامہ بنام اَبیگارس

2. Ditto to Paul and Peter.
٢ نامہ بنام پیٹرو پال

3. The Book of Proverbs and Preaching.
٣ کتاب تمثیلوں اور وعظ کی

4. A Hymn, which Christ taught to his Disciples.
٤ کتاب مناجات مسیح کی

5. The Book on Magic.
٥ کتاب سحر کی

6. The Book on the Birth of Christ, Mary, and her Nurse.
٦ کتاب پیدایش مسیح اور مریم

Horne's Introduction &c. Vol: 1. Page 642.

ایضاً صفحہ ٦٤٢

7. The Christ Epistle which fell down from Heaven directed to a priest named Leopas in the city of Eras.
٧ نامے جو اسمان پر سے گرے

8. An Epistle of Christ produced by Manichees.
٨ نامہ حضرت مسیح جو میذی کیس نے پیدا کیا

The books, to the authority of citing which I have not refered, are quoted from Exihomo and the Apocryphal New Testament published at London in 1820.

I have endeavoured to put down here so many books as above detailed, from the former works which contain them, it is not surprising if there were any more that could not reach my notice, whether they be genuine and authentic or not.

جن کتابوں پر کسي کتاب کا حواله نہيں هے آنکا نشان مليگا اکسهومو اور ايپوکريفل نيوتستمنت ميں جو سنه ۱۸۲۰ع ميں لندن ميں چهپي هے *

يهه تفصيل کتابوں کي جو لکهي گئي وه هے جو همنے اگلي کتابوں ميں پائي هے اور کچهه تعجب نہيں که انکے سوا اور بهي کچهه تحريريں معتبر يا نا معتبر هوں جنکي اطلاع هم تک نه پهونچي هو *

SIXTH DISCOURSE.

اسبات کے معلوم کرنیکا که اِن کتابوں میں سے کون سي کتابیں معتبر رهیں ' مسلمانو کے مذهب میں کیا قاعده هے

WHAT are the methods applied by the Mohomedan religion, to enquire into, and confirm the authenticity of a religious book.?

In deciding the authenticity of a book the chief principle or guide to be adopted, is to depend on the credibility or incredibility of its author.—So, when going to prove of a book being authentic, or not, we first look to the alleged author, and if he be known to have been a man eminent for virtue and learning in his day, we should hold that fact to be a strong evidence in favor of the orthodoxy of his book; while the reverse would be equally damaging:—then again, we should expect a connected chain of proofs as to his being really the author; and which cannot be received in any other form except that we were satisfied with the presence of such evidences thereof as were to begin from his time, and to continue to our day; and the most satisfactory method by which such proof could be furnished, would be that some contemporary of the author had been assured of its authenticity by having been taught that book by its author himself—and that he in the like manner had taught a third party, and so on in regular sequence down to our age; for instance we subjoin to the margin a specimen of the connected chain of a proof of the

Syud Ahmud, the author of this work was taught

کتابوں کي معتبري اور غیر معتبري دریافت کرنے کا اصلي مدار اُسکے مصنف کي معتبري اور غیر معتبري پر هے ' پس جس کتاب کي معتبري یا غیر معتبري دریافت کرني هو ' تو اول یهه بات دیکهني چاهیئے ' که اُسکا لکهنے والا معتبر شخص هے یا نهیں ' اگر معتبر هے تو وه کتاب بهي معتبر هے ' اور اگر معتبر نهیں هے تو وه کتاب بهي معتبر نهیں هے ' پهر اگر وه کتاب معتبر شخص کي طرف منسوب هوتي هے ' تو اِس بات کي سند درکار هوتي هے ' که در حقیقت یهه کتاب اُسي شخص کي لکهي هوئي هے ' اور یهه بات ثابت نهیں هوتي ' جب تک همارے زمانه سے اُس کتاب کے لکهنے والے تک سند متصل همارے پاس نهو ' اور سند متصل هم اُسکو کهتے هیں ' که کسي معتبر شخص نے اُس کتاب کو اصل لکهنے والے سے پڑها هو ' پهر اُس سے دوسرے نے پهر اُس سے تیسرے نے یهاں تک که همارے زمانه تک اسیطرح اُسکي گواهي پهونچي هو ' چنانچه حاشیه پر بطور مثال کے قران مجید کي سند متصل جس طرح که مجهه تک پهونچي هے لکهتا هوں ' † اِسي طرح پر اور کتابوں کي بهي سند متصل هم چاهتے هیں ' مگر اِن کتابوں کي نسبت ایسي سند متصل

† قد قرات القران المجید والفرقـــان الحمید علی الشیخ

همارے پاس نہیں هے اسلیئي اِن کتابوں کے معتبراورغیر معتبر ٹہرانیکو دوسرا قاعدہ بلحاظ شہرت اور قبول کے قرار پایا هے ' پس ان جملہ کتابوں کي خواہ وہ بالفعل بیبل میں داخل هیں یا نہیں ' چارقسمیں قرار پاتي هیں *

authenticity of our Holy Koran, in which form the proof requsite by us as to the authenticity of a book should appear.

Now it must be admitted that with respect to books under our discussion this chain of convincing evidence is wanting. To ascertain therefore, in what degree they are entitled to credibility, other tests have been adopted, by the process of which these books have been separated into four distinct classes, the distinguishing features of each of which I now proceed to sketch :—

1. Class.—To this category belong those books whose authenticity has never been called in question, whose renown had spread from city to city;—books which were used by the pious and

قسم اول جن کتابوں کو علماء هروقت نے بلارد وانکار قبول کیا ' اورسب کا آنکي صحت پر اتفاق هوا ' اور شہر بشہر مشہور هوئیں ' اور علماء آنکي تعلیم و تعلم میں قرنا بعد قرن مشغول اورمصروف هوئي ' اور کبهي اورکسي زمانہ میں آنکي صحت اور اعتبار پر ردو انکار نہیں هوا ' وہ سب معتمد اور صحیح هیں *

to him, the Holy Koran by Mowlvee Mohomud Mukhsoosoollah who, again, by Shah Ubdool Uzeez who, by Mowlvee Shah Wully-oollah who, by Hajee Mohomud Fazil who, by Sheikh Ubdool Khaliq who, by Sheikh Busree who, by Sheikh Ubdoor Rehman who, by Sheikh Sujjad who, by Sheikh Ubboonnusr who, by Sheikh Zakureea who, by Sheikh Boorhan who, by Imam Mohomud Juzree who, by Imam Ahmud who, by Ubee Ubdillahil Hossein who, by Imam Ubee Mohomud Kasim who, by Sheikh Ubbil Ubbas Ahmud who, by Ubee Daood Soolaiman who, by Ubee Oomur who, by Sheikh Ubbil Hussun Tahir who, by Sheikh Ally who,* by Sheikh Ubbil Ubbas Ahmud who, by Ubee Mohomud Oobied who, by Imam Hufs who, by Imam Asim who,

الاجل الافخم مولانا مولوي محمد مخصوص الله و هو علي الشيخ الاجل والحبر الابجل الذي فاق بين الاقران بالتميز مولانا الشيخ عبدالعزيز و هو علي والده شاه ولي الله وهو علي حاجي محمد فاضل السندي و هو علي شيخ عبدالخالق التوفي وهو علي شيخ البصري و هو علي شيخ عبدالرحمن التيمي و هو علي شيخ سجاد و هو علي شيخ ابي النصر الطبلاوي و هو علي شيخ الاسلام الزكريا و هو علي شيخ برهان القلقيلي و هو علي امام محمد الجزري و هو علي امام احمد ابن شيخ الامام و هو علي امام ابي عبدالله الحسين و هو علي امام ابي محمد قاسم و هو علي شيخ ابي العباس احمد و هو علي شيخ ابي داود سليمان و هو علي ابي عمرو

by Sheikh Ulee Ubdoor Rehman & by Zir bin Hoobeish who, by Khuleefa Oosman who, by Mohummud, the prophet of God. learned men of every age; and which were unanimously allowed & accepted as true & orthodox. To the truth of books so vouched we at once give in our adhesion.

II. Class—In this class are placed books, the authors of which enjoyed a high reputation in their day.—These books were generally known and esteemed, but yet they did not gain universal repute: and although they were largely quoted by other writers, yet they in course of time, lost their hold in the minds of men, and gradually sunk into oblivion after attaining temporary renown.—These books we also admit to be authentic and worthy of trust but of comparatively less value than those of class I.

III. Class.—In this division are reckoned those books which, although written by eminent men, never attained to any general circulation, and were not adopted as text books by the scholar of the age, nor were they quoted by contemporary or subsequent writers. Such books we do not hold to be of unquestionable authority.—

IV. Class.—The fourth and last class is composed of books which were wholly unknown to antiquity, and made their appearance at a comparatively later period, without attracting the notice of the able and learned men of the time. Such books we do not regard as trustworthy or authentic.—

قسم دویم وہ کتابیں هیں جنکو معتبر لکھنے والوں نے لکھا اور اکثر علماء نے اُن کتابوں کو تسلیم کیا ' مگر بعضوں نے اُن کے تسلیم کرنے سے انکار بھي کیا ' یا کسي عہد میں وہ کتابیں اکثر علماء کے نزدیک مقبول رهیں اور معتبر اور مقدس لوگوں نے اُنسے سند لي ' اور اپني تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کئے ' مگر پھر کسي زمانہ میں متروک هو گئیں ' یا یہہ کہ کسي زمانہ میں اُن کي شہرت هوئي اور پھر وہ شہرت جاتي رهي ' اُن کتابوں کو بھي هم صحیح اور معتمد مانتے هیں ' مگر پہلي قسم سے درجہ اعتبار میں کمتر جانتے هیں *

قسم سویم وہ کتابیں هیں ' جنکو معتبر لکھنے والوں نے تو لکھا ' مگر چندان مشہور نہ هوئیں ' اور علماء کي تعلیم و تعلم میں کثرت سے نہ آئیں ' اور نہ معتبر اور مقدس لوگوں نے اپني تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کئي ' نہ اُنکا حوالہ دیا اُن کتابوں کو هم کتب صحاح میں داخل نہیں کرتے *

قسم چہارم وہ کتابیں هیں ' جنکا اگلے وقتوں میں کچھہ نام و نشان مذکور نہ تھا ' بعد کے زمانہ میں نکلیں ' اور معتبر لوگوں نے اُن کي طرف التفات نکیا ' اُن کتابوں کو معتبر نہیں سمجھتے *

الدواني وهو علی شیخ ابي الحسن الطاهر و هو علی شیخ علي ابن محمد و هو علی شیخ ابي العباس احمد ابن سهل الاشنالي و هو علی شیخ ابي محمد عبید ابن الصباح و هو علی امام حفص و هو علی امام عاصم و هو علی شیخ ابي عبدالرحمن و زر ابن حبیش و هو علی حضرت امیرالمومنین عثمان ابن عفان جامع الناس علی القران و هو علی سید الانبیاء والمرسلین صاحب الوحي والکتاب المبین خاتم النبیین محمد رسول الله صلوات الله علیه و علی اله و اصحابه اجمعین و انا العبد المفتقر الی الله الصمد سید احمد

It is by the foregoing standard that we Mohomedans try the claims of ancient writings which profess to guide mankind in matters of faith; and that all existing books are so judged, whether they are included in the Bible, or not. It seems to me that there is no difference of opinion of any kind between the Mohomedan and the Christian learned as to the rules or methods adopted by them, to inquire into the authenticity or fictitiousness of a book; for Mr. Lardner thus speaks on this subject in the fourth volume of his works at page 102.—

اِس تقسیم بموجب هم مسلمان آن کتابوں کو بهي خواه وه بيبل میں داخل هیں یا نهیں ' چار قسموں پر تقسیم کرتے هیں ' اور جو کتاب جس قسم کي هے اُس قسم میں داخل کرتے هیں *

ظاهرا معلوم هوتا هے ' که اِس امرمیں علماء مسیحي کا بهي یهي مذهب هے ' جو هم مسلمانوں کا هے اور هم دونوں میں آن کتابوں کے معتبر اور نا معتبر ٹهرانے کے قاعده میں کچهه اختلاف نهیں هے ' لارڈنر صاحب لکهتے هیں " که جب هم کتابوں کا بیان کرتے هیں ' اور متقدمین کے اقوال پرجو آن کي نسبت هیں لحاظ کرتے هیں ' تو وه کتابیں پانچ قسم کي معلوم هوتي هیں ' *

لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ع لندن جلد ۴ صفحه ۱۰۲

"It seems to me that when we speak of books and rank them according to the several opinions which men have of them, there may be five sorts:—

1stly. Such books as are universally received.

اول وه کتابیں جنکو سب مانتے تهے *

2ndly. Such as are very generally received, and are doubted of by a few only.

دوسرے وه جنکو بهت سے مانتے تهے اور صرف چند آدمي آنپر شک کرتے تهے *

3rdly. Such as Eusebius calls controverted or contradicted, which are received by many, or the most, but yet are doubted of by a good number of people.

تیسرے وه کتابیں جنکو یوسي بیس نے متنازعه ٹهرایا هے یعني جنکو بهت سے لوگ تسلیم کرتے هیں ' اور بهت سے لوگ آنپر شک بهي کرتے هیں *

4thly. Such as are received by a few only, or however rejected by more than they are received. These Eusebius may call spurious.

چوتهے وه کتابیں جنکو چند تسلیم کرتے هیں ' یا یهه که جتنے تسلیم کرتے هیں ' اُس سے بهت زیاده آن کو تسلیم نهیں کرتے هیں ' ایسي کتابیں جهوٹي کتابیں کهلاتي هیں *

5thly. There are such as are universally rejected by Catholic Christians, as not having been used by any of the ancients, as books of any value, and containing things contrary to the true

پانچویں وه کتابیں جنکو علماء عیسائي عموماً رد کرتے هیں اِس سبب سے که متقدمین میں سے کسي نے آن کو بطور کتاب معتبر کے استعمال نهیں کیا ' یا آن

Apostolical doctrine. These are altogether or throughout spurious."—

Now it is decidedly proved by the above quotations from Mr. Lardner's that there is no diversity of opinion between the Mohomedans and Christians, in their manner of judging of the authenticity of books ; the only difference of judgement between them lies in this point that after having rejected a book the Christians do not allow any of its passages to be of any weight at all ; but we Mohomedans look to the subject-matter of it, and make its contents rank in three classes according to the value that we give to each of them respectively.

1st. If the subject-matter is shown to be true, by internal evidence, or by collateral testimony derived from other works, then we accept it as true.

2ndly. If by the same rule any portion of the book is shown to be false, then we reject just so much of it.

3rdly. If neither the truth nor falsity of a certain portion of it can be demonstratively established, and yet if there be no positive evidence against its truth, in that case we steer a middle course ; neither admitting altogether, nor rejecting altogether the substance or doctrines of a book so circumstanced.

Further we acknowledge that whatever has been revealed by God to his prophets, is all true ; for according to

میں ایسی باتیں شامل ہیں جو حقیقی حوارانہ تعلیم کے برخلاف ہیں ایسی کتابیں بالکل جہوٹی ہیں *

اس تقسیم سے جو لارڈ نر صاحب نے بیان فرمائی صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قاعدہ ہم دونوں مسلمانوں اور عیسائیوں میں غیر متنازعہ ہے مگر اختلاف صرف اِسقدر ہے کہ جن کتابوں کو علماء عیسائی معتبر نہیں جانتے ' اُن کتابوں کے کسی قول پر بہی اعتبار نہیں کرتے ' اور بالکل بیبل سے خارج سمجہتے ہیں مگر ہم مسلمان اُسکے اعلی مضامین پر خیال کرتے ہیں ' اور جسقدر مضامین اُس میں مندرج ہوتے ہیں اُن کی تین قسمیں کرتے ہیں *

اول یہہ کہ اُسکی صحت اور صداقت اور کسی معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے پائی جاتی ہے ' تو اُس مضمون کو صحیح اور واقعی مانتے ہیں *

دوسرے یہہ کہ اُس مضمون کا غلط اور جہوٹ ہونا اور کسی معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے ثابت ہوتا ہے ' تو اُس قدر مضمون کو صحیح نہیں مانتے *

تیسرے یہہ کہ جس مضمون کی نہ معتبری ثابت ہے ' اور نہ غلط ہونا ثابت ہے ' اور نہ کوئی ایسی قوی دلیل ہے ' جس سے اُسکے غلط ہونیکا یقین ہو ' تو اِس مضمون کی نہ صحت کا اقرار کرتے ہیں اور نہ اُسکی صحت سے انکار کرتے ہیں ' بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ جو کچہہ اللہ نے اپنے نبیوں پر اوتارا ' اُس سب پر ہم ایمان لائے ہیں ' اور سبب اس کا یہہ

our religion it is obligatory upon us all Mohomedans to accept those revelations implicitly in good faith.—If it should happen that any revelation so called, is of doubtful authenticity, though not incontrovertibly shown to be false, we should refrain from rejecting it, lest it should really turn out to be a genuine message uttered by a Prophet as conveyed to him from God, and we might thus unwillingly commit sin by denying God's words: but on the other hand, we should at the same time withhold our acquiescence, because of the absence of sufficient proof of its genuineness.—

ہے ' کہ ہمارے مذہب میں یہہ بات فرض ہے ' کہ جو کلام الہي نبیوں پر آترا ' آس سب کي ہم دل سے تصدیق کریں ' پس جو کلام کہ کسي نبي کي طرف منسوب ہے ' اور آس کا غلط ہونا ہمکو ثابت نہیں ہوا ' تو آسکے انکار کرنے میں ہمکو یہہ اندیشہ ہے کہ شاید نبي کا کلام ہو ' اور آسکے انکار کرنے سے ہمکو گناہ کا مرتکب ہونا پڑے ' اور آسکي صحت کا اس واسطے اقرار نہیں کر سکتے ' کہ آسکي صحت ہمکو ثابت نہیں *

Tested by the rule above indicated, it is allowed by Mohomedans, that none of the various books which form component parts of the Bible, are of such a nature as to fall into class IV.—The great majority of them belong to the first class, ; some to the second; and a very few to the third class.—I shall give my reasons in full, when I proceed to classify them, which will be D. V. when I write the commentary upon each book.

بلحاظ اِن تقسیموں کي جسقدر کتابیں ' کہ بالفعل بیبل میں داخل ہیں ' ہم مسلمانوں کے نزدیک کوئي کتاب قسم چہارم میں داخل نہیں ہے ' بلکہ اکثر کتابیں قسم اول کي ہیں ' اور کچہہ تہوڑي قسم دویم کي ' اور بعض قسم سوم کي ' چنانچہ آسکي تفصیل اور تحقیق ' ہم ہر ایک کتاب کي تفسیر میں وقتاً فوقتاً لکہیں گے انشاالله تعالے *

SEVENTH DISCOURSE.

مسلمانوں کے مذہب میں کتب مقدسہ کی تحریف کا کیا مسئلہ ہے

What is the opinion entertained by Mohomedans regarding the corruption of the sacred scriptures.?

Eemam Fukhroodeen Razee says, in his Commentary that the word Tuhreef means to change, to alter, to turn aside anything from its truth.—This meaning is of general application; but whenever the term is used in relation to sacred scriptures, it is, in common acceptation, understood to imply a wilful corruption of the word of God from its true and original purport and intent.—

I have ventured to define under three different heads, the peculiar circumstances which serve to convey the sense of the word Tuhreef in its special application to the divine word.—

1st. The corruption must be done knowingly.—

2ndly. It must be done wilfully or determinedly.—

3rdly. There must be an obvious perversion of the true meaning of the text.—

I have given the first definition, because according to our own holy Koran it is a serious crime to alter or corrupt sacred scriptures; but if the alteration be such as might show that it was not done with the deliberate intention of corrupting the scriptures, then it is not

امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں لکہا ہے ' کہ تحریف کے معنی ہیں تغیر وتبدیل کے اور تحریف پہیرنا ایک چیز کا ہے اُسکی سچائی سے

تفسیر کبیر
التحریف التغییر والتبدیل والتحریف ہو امالۃ الشیٔ عن حقہ

یہہ معنی جو امام صاحب نے بیان کیئے یہہ عام تحریف کے معنی ہیں ' مگر کتب مقدسہ کی نسبت جو تحریف کا لفظ ہم مسلمانوں میں مروج ہے اُس سے اصطلاحی معنی مراد ہیں ' اور وہ یہہ ہیں کہ جان بوجہہ کر اور قصد کر کر کلام الٰہی کو اُسکے اصلی مقصد اور سچے مطلب سے دوسری طرف پہیرنا *

ہمنے تحریف کے اصطلاحی معنوں میں کئی قیدیں لگائی ہیں *

اول یہہ کہ جان بوجہہ کر *

دوسرے یہہ کہ قصد کر کر *

تیسرے یہہ کہ اصلی مراد سے اُس طرف پہیرنا جو مقصود نہیں ہے *

پہلی قید ہمنے اسلیئے لگائی ہے ' کہ قران مجید کے حکم بموجب تحریف ایک گناہ عظیم ہے ' پہر اگر تحریف سے جان بوجہہ کر تحریف کرنا مراد نہو تو وہ فعل گناہ نہیں رہتا ' پس ضرور ہے کہ جس تحریف کا قران مجید میں ذکر ہے وہ تحریف

to be regarded as a crime.—When, therefore, Tuhreef is mentioned in the Koran, it implies that it is caused knowingly. There are various passages in which it is written, that people who have the word of God change the sense of it, and that they do so knowingly.—This shows clearly, that a criminal knowledge is essential to the corruption of scripture.—

جان بوجهه کر هو, علاوه اسکے قران مجید میں بعضي آیتوں میں تحریف کے ذکر کے ساتهه یهه بهي آیا هے که (سنتے کلام الله کا پهر اسکو بدل ڈالتے سمجهه کر اور انکو معلوم هے) پس اس سے صاف ثابت هوتا هے, که تحریف سے وهي تحریف مراد هے جو جان بوجهه کر هو *

I have given the second definition for this reason, that an improper interference with any book is an act; and when an act is attributed to an actor by whom it has been committed, it is concluded that it has been done designedly.—In the holy Koran whenever the corrupting of scripture is spoken of, it is alluded to as an action proceeding from some body. Another argument to support the opinion, is that an act is regarded as criminal only if it is done wilfully, or with deliberate intention; hence it is proved that the word corruption implies that it is done wilfully.

دوسري قید قصد اور اراده کي همنے اسلیئے لگائي هے، که بدلنا یا پهیرنا کسي چیز کا ایک فعل هے اور جبکه کوئي فعل کسي فاعل کي طرف منسوب کیا جاتا هے، تو اس سے یهي مراد هوتي هے که اسنے بالقصد یهه کام کیا هے چنانچه قران مجید میں بهي جهاں کهیں تحریف کا ذکر آیا هے وه فعل کے صیغه سے آیا هے علاوه اسکے گناه بهي اسي فعل پر هوتا هے جو بالقصد اور بالعمد هو، اس سے ثابت هے که تحریف سے وهي تحریف مراد هے جو قصداً اور ارادةً هو *

The third definition—that of distorting a text from its true meaning,—comprehends in fact the original and genuine signification of the word Tuhreef—which means literally the turning away of anything from its truth.—If then it be allowed that no such alteration has been made as to affect the true and obvious sense of any writing, then we should not call that Tuhreef, according to the peculiar meaning of the word.

تیسري قید اصلي مراد سے پهیرنے کي همنے اسلیئے لگائي هے، که یهه معني نفس لفظ تحریف میں واقع هیں، کیونکه اصلي معني تحریف کے هیں پهیرنا ایک چیز کا اسکي سچائي سے پس اگر فرض کیا جاوے که کسي چیز میں کوئي ایسي تغیر و تبدیل واقع هوئي، جس سے اسکي سچائي اور اصلي مطلب میں انحراف نهیں آیا، تو وه اصطلاحي تحریف نهیں هے *

It must be considered, that the Sacred Scriptures may be corrupted in various ways:—

اب غور کرنا چاهیئے که اس طرح پر تحریف کتب مقدسه کي کئي صورت سے هوسکتي هے *

1st. By adding words or phrases which were not there originally.—

اول یہہ کہ کتب مقدسہ میں کچہہ لفظ یا عبارت اپني طرف سے بڑھاویں *

2ndly. By striking out existing words or phrases.—

دوسرے یہہ کہ آن میں سے کچہہ لفظ یا عبارت گہٹاویں *

3rdly. By the substitution of other words, differing in meaning form those struck out.—

تیسرے یہہ کہ لفظوں کو بدل دیں، یعني اصلي لفظ نکال کر آنکے بدلے اور لفظ داخل کردیں *

4thly. By making verbal changes while reading, so as to convey to the ear words different from what were written.

چوتہے یہہ کہ کتب مقدسہ میں تو کچہہ تغیر و تبدیل نکریں 'مگر آنکے الفاظ کو یعنی کلام الہی کو پڑھتے وقت تغیر کر کر لوگوں کو پڑہ سناویں *

5thly. By reading only some passages, and omitting others.

پانچویں یہہ کہ کتب مقدسہ کے بعض درسوں کو بتاویں' اور بعض کو چہپاویں *

6thly. By instructing the people in a manner contrary to God's teaching in his holy word, and yet making them believe that this instruction is the true word.

چہٹے یہہ کہ کلام الہي میں جو احکام هیں لوگوں کو آنکے بدلے اور احکام بتاویں ' یہہ کہہ کر کہ حکم الہي یوں هي ہے *

7thly. By adopting an improper meaning of certain words of ambiguous or equivocal interpretation, which does not suit the sense intended.

ساتویں یہہ کہ الفاظ مشترک المعني کے وہ معني بیان کریں جو مقصود نہیں هیں *

8thly. By misinterpreting those passages which are mysterious and allegorical.

آٹہویں یہہ کہ آیات خفیہ اور متشابہ کي غلط تاویل بیان کریں *

Some maintain, that besides the above, there is yet another method of corrupting Scripture, and that is, by producing spurious books and publishing them as the inspired word of God. But, in point of fact, this can hardly come under the head of Tuhreef, because Tuhreef means an actual corruption of God's word; and it will not apply to a

اِن قسموں کے سوا بعضے لوگوں نے اسبات کو بہي تحریف میں داخل کیا ہے ' کہ ایک عبارت یا رسالہ اپني طرف سے لکہہ کر مشہور کریں ' کہ یہہ خدا کا کلام ہے 'مگر درحقیقت یہہ تحریف میں داخل نہیں ہے 'کیونکہ تحریف میں ضرور ہے کہ کلام الہي میں تغیر و تبدیل ہو ' اور اپني طرف سے کوئي عبارت یا رسالہ لکہنا اور آسکو کلام

case in which spurious works are fraudulently sought to be palmed off opon the world as inspired; for this cannot be regarded as a corrupting of God's word, but simply as an attempt to give currency to a lie under false colors.

الهي کهه کر مشهور کرنا ' کلام الهي میں تحریف کرنا نهیں هے بلکه سرے سے جهوت بنانا اور موضوع کرنا هے *

The eight different kinds of Tuhreef noticed above, may be divided into two distinct classes; the first four being called Tuhreef Lufzee or verbal corruption, and the last four Tuhreef Maunvee, or corruption of the sense or meaning of Sacred Scripture. My object in making mention of these several kinds of Tuhreef, is merely to show, that corruption in any of these ways was possible; but I do not at all intend to assert, that all these methods were actually put into practice for the purpose of corrupting the Scriptures.—On the contrary it is proved, in the opinion of us Mohomedans, that corruption of the first three kinds was not practised.

یهه آتهوں قسمیں تحریف کي جو مذکور هوئیں ' اِن میں سے پهلي چار قسمیں تحریف لفظي کهلاتي هیں ' اور پچهلي چار قسمیں تحریف معنوي ' اِن آتهوں قسموں کے بیان کرنے سے اِس مقام پر مطلب یهه هے ' که اِن اِن صورتوں سے تحریف هونا ممکن هے ' اور یهه مطلب نهیں هے که یهه آتهوں قسموں کي تحریفیں کتب مقدسه میں واقع هوئي هیں ' کیونکه همارے مذهب بموجب پهلي تین قسموں کي تحریف کا کتب مقدسه میں واقع هونا ثابت نهیں هے *

Some of the doctors of our faith have indeed maintained that the corruption of the first three kinds above mentioned must have been practised; and the arguments by which they support this assertion, are founded on these three points:—

همارے مذهب کے بعض قدیم عالموں نے کتب مقدسه میں پهلي تین قسموں کي تحریف کا هونا بهي مانا هے ' اُن کي راے کي بنیاد تین باتوں پر هے *

1stly.—They include among corruptions all books or writings which being the productions of individuals, have been falsely published under the names of prophets or apostles.—

ایک یهه که وه لوگ اِسبات کو بهي که اگر کوئي شخص خود کوئي رساله لکهے اور اُسکو بطور جهوت کے کسي پیغمبر یا حواري کے نام سے مشهور کرے تحریف میں داخل کرتے هیں *

2ndly.—They prove that corruptions of those three kinds were practised by some of the Jews.—So the Samaritans in the 4th verse of the 27th

دوسرے یهه که اُن کو معلوم هوا هے که بعضے یهودیوں نے بعضي جگهه قصداً تحریف لفظي کي هے ' جیسے که سامریوں نے ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا میں '

chapter of Deuteronomy, substituted the mountain Gozra for that of Ebal.

3rdly.—It was shown that some corruptions had been also made by those who were termed Orthodox :—

For instance, in the Gospel of Mark, Chap. 13. V. 32., some words were omitted because they favored the Arians.—

Again in the Gospel of Luke, Chap. 1. V. 35, some words were added in opposition to the Eutychians.—

In the same Gospel the 43rd. verse of the 22nd. Chapter was omitted, in order that the divinity of Christ might not be questioned.

Again in the 1st. Chapter of the Gospel of Matthew the words, "That before they came together," were omitted in the 18th verse ; and the words, "Her first-born," were likewise omitted in the 25th verse of the same chapter, lest any one should doubt the perpetual virginity of Mary, the mother of Christ.—

But on consideration it will appear that these arguments are not sound; nor do such alterations or interpolations pertain to those corruptions which are spoken of in the Holy Koran. I have already remarked that such acts as the publication of a book under the name of a prophet or an apostle, are not corruptions of, but on the contrary wholly contradictions to, the truth. Again, if any person has made interpolations in his private copy of scripture, it is a mere isolated fact, quite unconnected with the general

بجائے (عیبال کے پہاڑ) کے (گذرم کا پہاڑ) بنادیا ہے *

تیسرے یہہ کہ بعض دیندار مسیحیوں کي نسبت بهي آن کو تحریف لفظي کرنا ثابت ہوا ہے *

مثلاً انجیل مارک باب ۱۳ ورس ۳۲ میں سے بعض الفاظ نکال ڈالے ہیں ' کیونکہ وہ ایرین کے مذهب کي تائید کرتے تھے *

اور لوک کي انجیل کے باب ۱ ورس ۳۵ میں کچهہ لفظ بڑهائے گئے ہیں ' واسطے رد کرنے مذهب یوتي شینز کے *

اور اسي انجیل کے باب ۲۲ کا ورس ۴۳ بعض نسخوں میں سے نکال ڈالا ہے ' تا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کي الوهیت میں شبہہ نہ پڑے *

اور متي کي انجیل کے باب ۱ ورس ۱۸ میں سے لفظ هم بستر هویں اور ۲۵ میں سے آسکا پہلونٹا ' نکال ڈالا ہے ' تاکہ حضرت مریم علیہا السلام کے همیشہ کواري رهنے پر شبہہ نہ پڑے *

هارن صاحب کا انتروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ع لندن جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

مگر غور کرنے سے معلوم هوتا ہے ' کہ یہہ تینوں دلیلیں آن لوگوں کي ٹهیک نہیں ہیں ' اور قران مجید میں جس تحریف کا ذکر آیا ہے ' آس سے کچهہ علاقہ نہیں رکهتیں ' کیونکہ هم پہلے بیان کر چکے ہیں ' کہ اپني طرف سے کوئي رسالہ لکهہ کر کسي پیغمبر یا حواري کے نام سے مشہور کرنا ' وہ تحریف نہیں ہے بلکہ سرے سے موضوعات میں داخل ہے ' اور اگر کسي شخص نے کسي نسخے میں کوئي تحریف لفظي کي ' تو س سے همارے قران مجید میں بحث

question under discussion; for what we have to consider is, whether all the copies of the Scriptures scattered throughout Christendom and Judaism, did really go forth with corruptions of the three kinds above indicated.

Further, the interpolations practised by the Orthodox, are not such corruptions as the Holy Koran speaks of; because the interpolators conscientiously thought that what they thus altered, was the real truth; and in our Holy Koran such kinds of corruption are not referred to, but only such as originated from those, who knew perfectly well that their alterations were not the real truth, but yet knowingly brought out a meaning quite contrary to the truth.

نہیں ہے ' بلکہ ہمارے قران مجید میں اُس تحریف سے بحث ہے جو عموماً یہودیوں اور عیسائیوں میں رائج ہوگئي تہي ' بعض دیندار علماء مسیحي نے اگر کچہہ لفظي تغیر و تبدیل کي ' تو وہ بہي وہ تحریف جسکا قران مجید میں ذکر ہے ہرگز نہیں ہوسکتي ' کیونکہ وہ لوگ یقیني جانتے تہے ' کہ اُسکے صحیح اور اصلي اور سچے معني وہي ہیں ' جسطرح ہمنے لفظوں کو بدلا ہے ' حالانکہ قران مجید میں جس تحریف کا ذکر ہے ' وہ ایسي تحریف نہیں ہے ' بلکہ وہ اُس تحریف کا ذکر ہے جسکو وہ لوگ جانتے تہے ' کہ صحیح اور سچا اور اصلي مطلب یہہ نہیں ہے ' جوہم بیان کرتے ہیں ' اورپہر دیدہ و دانستہ اُس میں تحریف کرتے تہے ' اور جان بوجہہ کر غلط عبارت پڑہتے تہے ' یا غلط معني بیان کرتے تہے *

Now it is plain from the above observations that those learned doctors of our faith, who have spoken of the first three kinds of corruptions as having been practised in Scripture, did not correctly understand the meaning of the word Tuhreef, and hence other more learned doctors of our faith have stated their deliberate conviction, that no such corruptions took place in the Scriptures, and have thus rejected the opinions advanced by those above mentioned. I may, in this place, make some extracts in proof of this statement.

اس بیان سے صاف ظاہر ہے ' کہ جن علماء نے کتب مقدسہ میں پہلي تین قسموں کي تحریف کا ہونا تسلیم کیا ہے ' اُن سے درباب قرار دینے اصلي مراد تحریف کے لغزش ہوئي ہے اِسي لیئے ہمارے مذہب کے بڑے بڑے علماء محققین نے کتب مقدسہ میں پہلي تین قسموں کي تحریف کے واقع ہونے سے انکار کیا ہے ' اور جن لوگوں کي راے اُس طرف گئي ہے ' اُنکا تخطیہ کیا ہے ' چنانچہ ہم اُنکے اقوال اس مقام پر نقل کرتے ہیں *

Imam Mohomud Ismael Bookharee writes in his book that the word Tuhreef (corruption) signifies to change a thing from its original nature, and that there

امام محمد اسمعیل بخاري رحمة الله علیہ نے اپني کتاب میں تحریف کي تفسیریوں لکہي ہے

قال البخاري رحمة الله علیہ في صحیحہ

في بيان قوله تعالى يحرفون الكلم عن مواضعه يحرفون يزيلون وليس احد يزيل لفظ كتاب من كتب الله ولكنهم يحرفونه يتاولونه على غير تاويله

که تحریف کے معنی هیں بگاڑدینے کے ' اور کوئی شخص نہیں ہے جو بگاڑے الله تعالی کی کتابوں سے لفظ کسی کتاب کا ' لیکن یہودی اور عیسائی خدا کی کتاب کو آسکے اصلی اور سچے معنوں سے پہیرکر تحریف کرتے تہے *

is no man who could corrupt a single word of what has proceeded from God, so that the Jews and Christians could corrupt only by misrepresenting the meaning of the words of God.

قدسئل ابن تيمية عن هذا المسئلة فاجاب في فتاواه ان للعلماء في هذا قولين احدهما وقوع التبديل في الالفاظ ايضاً ثانيهما لا تبديل الافي المعني واحتج للثاني

فتح الباري شرح صحیح بخاری میں ہے ' که ابن تیمیه سے تحریف کامسلهٔ پوچها گیا' آنہوں نے جواب دیا که علماء کے اِسمیں دو قول هیں ' ایک یہه که تحریف لفظوں میں بہی هوئی ہے اور دوسرے یہه که تبدیل نہیں هوئی مگر صرف معنوں میں ' اور اس دوسری بات پر بہت سی دلیلیں بیان کی هیں *

In the Futhoolbaree, a commentary on the above mentioned Bookharee, it is stated that Ibn Taimea was questioned with regard to the meaning of the word Tuhreef (corruption). He replied that doctors of former times had taken it in two senses; some maintaining that it meant an interpolation of words; and some that it meant the misrepresentation of the meaning of a subject; and that many arguments had been adduced in support of the latter opinion.—

فوزالكبير في اصول التفسير

اما تحريف لفظي در ترجمه توريت وامثال ان بكار مي برند نه دراصل توريت بيش اين فقيرچنين محقق شد وهو قول ابن عباس

شاہ ولي الله صاحب اپنی کتاب فوزالکبیر میں لکہتے هیں که میرے نزدیک تحقیق یہی هوا هے که اهل کتاب توریت اور اور کتب مقدسه کے ترجمه میں (یعنی تفسیر میں) تحریف کرتے تہے نه اصل توریت میں ' اوریہه قول ابن عباس کا هے

Shah Wullee Ullah in his Fouzool Kubeer, says that he thinks that in paraphrases and commentaries on books of the Old Testament, people were in the habit of corrupting the sense of certain passages of Scripture, but that the original text was not tampered with. And the same is the opinion of Ibn Abbas.

Eemam Fukhroodeen Razee states in his Commentary, on the authority of Ibn Abbas, that the Jews and early Christians were suspected of altering the text of the Pentateuch and New Testament; but that in the opinion of eminent doctors and theologians, it was not practicable thus to corrupt the text; because those Scriptures were generally known, and widely circulated, having been handed down from generation to generation. No interpolation could therefore be made in them; although it is admitted that some people used to conceal their true sense and interpretation.—

Soortool B u k r, Ayat 174.

امام فخرالدین رازي اپني تفسیر کبیر میں لکھتے ھیں کہ ابن عباس سے روایت ھے کہ اھل کتاب توریت اور انجیل کي عبارت میں تحریف کرتے تھے مگر متکلمین کے نزدیک یعني اُن عالموں کے نزدیک جو مذھبي امور کي تحقیق کرنے والے ھیں یہہ بات یعني توریت و انجیل کي عبارتونکا بدل ڈالنا ممتنع ھے کیونکہ وہ دونو کتابیں نہایت مشہور ھو گئي ھیں اور تواتر کو پھونچیں ھیں یہاں تک کہ اُنکي عبارتونکا بدلنا متعذر ھوگیا ھے ' بلکہ وہ لوگ جو اصلي مطلب تھا اُسکو چھپاتے تھے *

تفسیر کبیر سورۃ البقر آیت ١٧٤

عن ابن عباس انهم كانوا يحرفون ظاهر التورة والانجيل وعندالمتكلمين هذا ممتنع لانهما كاناكتا بين بلغا في الشهرة والتواتر الي حيث يتعذر ذلك فيهمابل كانوا يكتمون التا ويل

In the same Commentary, Eemam Fukhroodeen Razee puts the question: How was it possible to corrupt the Old Testament when it was so well known among the people? To which one answer is suggested:—Perhaps some few persons may have combined for the purpose. In such a case the act might be possible; but in my opinion, says our author, a better explanation may be given; and he proceeds to explain his idea, by stating, that those passages in the Old Testament which foretold the advent of our Prophet Mohomed, certainly requir-

Sooraal Amran, Ayat 78.

اسي تفسیر میں امام فخرالدین رازي نے ایک (سوال) کیا ھے ' کہ کیونکر ممکن ھے داخل کرنا تحریف کا توریت میں ' باوجود اُسکي نہایت شہرت کے لوگوں میں (جواب) شاید یہہ کام تھوڑے سے آدمیوں نے جنکا تحریف پر اکتّیا ھو جانا ممکن ھوگیا ھو ' تو اِس صورت میں ایسي تحریف ھوني ممکن ھے ' مگر

تفسیر کبیر سورۃ ال عمران آیت ٧٨

كيف يمكن ادخال التحريف في التوراة مع شهرته العظيمة بين الناس والجواب لعله صدر هذا العمل من نفر قليل يجوز عليهم التواطو على التحريف ثم انهم عرضوا ذلك المحرف على بعض العوام و على هذا التقدير

يكون هذا التحريف [illegible] عندي في تفسير الآية وجه اخر وهو ان الايات الدالة على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم كان يحتاج فيها الى تدقيق النظر وتأمل القلب والقوم كانوا يوردون عليها الاسولة المشوشة والاعتراضات المظلمة فكانت تصير تلك الدلايل مشتبها على السامعين واليهود كانوا يقولون مراد الله تعالى من هذه الآية ما ذكرناه لا ما ذكرتم فكان هذا هو المراد بالتحريف وبلي الالسنة وهذا مثل ان المحقق في زماننا اذا استدل بآية من كتاب الله فالمبطل يورد عليه الاسولة والشبهات و يقول ليس مراد الله ما ذكرت فكذلك في هذه الصورة و الله اعلم بمراده

میرے نزدیک اِس آیت کي بہتر تفسیر یہہ ہے ' کہ جو آیتیں توریت کي نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرتي تہیں ' اُن میں غور اور فکر کي احتیاج تھي اور وہ لوگ اُسپر سوالات مشوش اور بیجا اعتراضات کرتے تھے 'پھروہ دلیلیں سننے والوں پر مشتبہ ہو جاتي تہیں ' اور یہودي کہتے تھے کہ اِن آیتوں سے اللہ تعالی کي مراد وہ ہي جو ہم کہتے ہیں ' نہ وہ جو تم کہتے ہو ' پس یہي مراد ہے تحریف سے اور زبان بدلنے یا پھیرنے سے ' اِسکي ایسي مثال ہے ' جیسے کہ ہمارے زمانہ میں جب کوئي محقق کسي آیت کلام الہي سے استدلال کرتا ہے ' تو گمراہ لوگ اُسپر سوالات اور شبہات کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ اللہ کي مراد یہہ نہیں ہے جو تم کہتے ہو ' اسیطرح پر اس تحریف کي صورت ہے *

ed great judgment and thought for their right apprehension, and that the Jews were accustomed to wrest the true sense of these passages, and to cavil at the conclusions to which they naturally led when correctly understood. The Tuhreef here meant, is clearly that of words and passages, to which one party attached a meaning, which was disputed by another. Examples are not wanting in our own times, when men reputed to be godly, build up arguments on particular passages of the word of God, and so create doubts in the minds of ignorant hearers, and make them call in question the actual intent of the Divine will.—

In the same Commentary, Eemam Fukhrooddeen Razee puts another question: "How is it possible that any corruption could be introduced into a book which descended from one generation to another, and every word and precept of which was known from East to West? One answer may be given, that the people among whom the falsification passed current, were few in number, while those among them who had any acquaintance with Scripture, were still fewer: and so it was possible to falsify the text without detection. Another answer is:—The object of corrupting any writing is to engender doubts, provoke disputes, and raise false arguments, by verbal artifices just as in the present day, people who are averse to the right course, strive to pervert passages of holy writ, and thus raise difficulties to mislead others. This is the true object of corruption.—

Soorutooll Nissa, Ayat 46.

اسي تفسير ميں امام فخرالدين رازي نے ايک اور (سوال) پيش کيا، که کسطرح ممکن هے تحريف ايسي کتاب ميں، جسکے هر هر حرف اور کلمے تواتر کو پهونچ گئے هيں، اور شرق سے غرب تک مشهور هو گئے هيں، پهلا (جواب) شايد يوں کها جاسکے، که وه لوگ تهوڑے تهے اور عالم کتاب الهي کے بهت هي کم تهے، پس ايسي تحريف کرسکے، دوسرا (جواب) تحريف سے مراد هے جهوٹے شبهوں کا ڈالنا، اور غلط تاويلوں کا کرنا، اور لفظ کو صحيح معنوں سے جهوٹے معنوں کي طرف کهينچنا لفظي حيلوں سے جيسے که اس زمانه ميں بدعتي اپنے مذهب کي مخالف ايتوں کے ساتهه کرتے هيں، اسکو سمجهو اور يهي مراد تحريف کي بهت صحيح هے *

تفسير كبير سورة النساء آيت ۴۶

فان قيل كيف يمكن هذا في الكتاب الذي بلغت احاد حروفه وكلماته مبلغ التواتر المشهور في الشرق والغرب قلنا لعله يقال القوم كانوا قليلين والعلماء بالكتاب كانوا في غاية القلة فقدروا على هذا التحريف الثاني ان المراد بالتحريف القاء الشبهة الباطلة والتاويلات الفاسدة وجر اللفظ من معناه الحق الى الباطل بوجوه الحيل اللفظية كما يفعله اهل البدعة في زماننا هذا بالايات المخالفة لمذهبهم هذا وهو الاصح

In the same Commentary, Eemam says that by Tuhreef is to be understood either false and illogical arguments, or verbal alterations.—Now I have shown above

Tufseer Soorutool Maidah, Ayat 14.

اسي تفسير ميں امام صاحب لکهتے هيں که تحريف سے ياتو غلط تاويل مراد هے يا لفظ کا بدلنا مراد هے اور همنے اوپر بيان

تفسير كبير سورة المائدة آيت ۱۴

التحريف يحتمل التا

ويبل الباطل ويحتمل تغير اللفظ وقد بينا فيما تقدم ان الاول اولى لان الكتاب المنقول بالتواتر لايتاتى فيه تغير اللفظ

كيا ہے كہ پہلي مراد بہتر ہے ' كيونكہ جو كتاب بتواتر منقول هو أس ميں تغير لفظ كي نہيں هو سكتي *

that the first suggestion is the most likely, because it is not possible that any mutilations could be made in the text of Scripture which has come down from the earliest ages of antiquity.—

در منثور سورة البقر و اخرج ابن المنذر و ابن ابي حاتم عن وهب ابن منبه قال ان التوراة والانجيل كما انزلهما الله لم يغير منهما حرف ولكنهم يضلون بالتحريف والتاويل والكتب كانوا يكتبونها من عند انفسهم و يقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله فاما كتب الله فانها محفوظة لا تحول

تفسير در منثور ميں ابن منذر اور ابن ابي حاتم نے وهب ابن منبه سے روايت كي ہے كہ توريت و انجيل جسطرح كہ ان دونوں كو الله نے أتارا تہا ' أسي طرح هيں أن ميں كوئي حرف بدلا نہيں گيا ' ليكن يہودي بہكا تے تہے لوگوں كو ' معنوں كے بدلنے اور غلط تاويل كرنے سے ' اور حالانكہ كتابيں تہيں وہ جنكو أنہوں نے اپنے آپ لكہا تہا ' اور كہتے تہے كہ وہ الله كي طرف سے هيں ' اور وہ الله كي طرف سے نہ تہيں ' مگر جو الله كي طرف سے كتابيں تہيں وہ محفوظ تہيں ' أن ميں كچہہ بدلنا نہيں هوا تہا *

In the Tufseer Doorray Munsoor, Ibn Munzur and Ibn Ubbee Hatim state, on the authority of Ibn Muneea, that the Toureit and Injeel are in the same state of purity in which they were sent down from heaven, and that no alterations have been made in them; but that the Jews were wont to deceive the people by unsound arguments, and by wresting the sense of the Scriptures.—There were other books which the Jews had themselves written, although they falsely pretended that those books had come from God.—The writings however which were really inspired, were in careful keeping, and beyond the reach of mutilation.—

تفسير در منثور سورة النساء واخرج ابن ابي حاتم عن ابن زيد في قوله يحرفون الكلم عن مواضعه قال

اور اسي تفسير در منثور ميں ابن ابي حاتم نے ابن زيد سے روايت كي ہے ' كہ يہہ جو الله تعالى نے فرمايا ہے (كہ تحريف كرتے هيں كلموں كو أنكي جگہہ

In the same Tufseer Doorray Munsoor, Ibn Ubbee Hatim says, on the authority of Ibn Zaed, that the following sentence in our Koran, "Of the Jews there are some who pervert words from their place"—means that the people did not obey the precepts delivered to them by their Divine pre-

ceptor; *i. e.* they did not practically carry out the commands of God.—

قال لایضعونه علی ما انزل الله

سے) اُسکے یہہ معنے
ہیں ' کہ جس طرح
پر اللہ نے اُن کو اتارا
ہے اُس طرح پر اُن کو نہیں رکھتے ※

In the same Tufseer, Ibn Jurreer states, on the authority of Ibn Abbas, that the text, "Of the Jews there are some who pervert words from their places," is to be understood as signifying, that the people disobeyed God's commands as given in the Pentateuch, and falsified the sense thereof.—

Tufseer Doorray Munsoor Soorut ool Maidah.

تفسیر درر منثور سورة المائدہ

واخرج ابن جریر عن ابن عباس فی قولہ یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی حدود اللہ فی التوراة

اور اسي تفسیر میں ابن جریر نے ابن
عباس سے روایت کي
ہے ' کہ یہہ جو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
(تحریف کرتے ہیں
کلموں کي اُن کي
جگہہ سے) اُسکے یہہ
معنے ہیں کہ جو
حدیں احکام کي
اللہ تعالیٰ نے توریت میں مقرر کي ہیں '
اُنکو تغیر و تبدیل کرتے ہیں ※

Thus, it is clearly shown by the preceding authorities, that the learned doctors of the Mohomedan faith have not held the opinion that the text of the Sacred Scriptures has been corrupted in any of the first three modes; and they have confuted the arguments advanced by those who maintain, that falsification has taken place in the Scriptures, by the descriptions of fraud under notice. There remain now the five other kinds of Tuhreef out of the eight particularized; and with respect to these five, it is admitted by us Mohomedans, that they were brought to bear upon the Sacred Scriptures, so as to pervert the sense of certain passages.—

پس اِن تمام روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے '
کہ ہمارے مذہب کے علماء محققین نے اُن
تین قسموں میں سے کسي قسم کي تحریف
کا ہونا کتب مقدسہ میں نہیں مانا ہے ' اور
جو کوئي شخص اِسبات کا قائل ہوا ہے '
کہ تمام کتب مقدسہ میں اُن تینوں قسموں
میں سے کسي قسم کي تحریف ہوئي تو
اُس قول کا خود ہمارے مذہب کے بڑے
بڑے علماء نے تخطیہ کیا ہے ' باقي رہیں
پانچ قسمیں اخیر کي منجملہ آٹھہ قسموں
مذکورہ بالا کے ' پس ہمارے مذہب میں
اِنہي پانچ قسموں کي تحریف کا ہونا
کتب مقدسہ میں مانا گیا ہے ※

It is further maintained by us, on the authority of our religious books, that it was by these five methods, and these only, that the inspired writings

اب ہم یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہماري
مذہبي کتابوں سے بھي اِنہي پانچ قسموں
کي تحریف کا ہونا کتب مقدسہ میں پایا

were tampered with. I proceed to cite the various authorities having reference to the subject, all of which will tend to corroborate this opinion.

Authorities to prove that corruption of a less vicious kind has taken place.

First Quotation.—In the Soorutool Bukr, God thus alludes to the conduct of the Jews; "And when we said, enter into this city Jericho and eat of the provisions thereof plentifully as ye will; and enter the gate worshipping and say, Forgiveness *i. e. Hitta*,: then we will pardon you your sins, and give increase unto the well-doers:—the ungodly changed the expression into another different from what had been spoken unto them and instead of *Hitta* they said *Hinta*, *i. è.* wheat; and we sent down upon them indignation from heaven, because they had transgressed."—In this verse reference is made to deceit practised by those Jews who lived in the time of Joshua; and it is clear, that the alteration was *verbal* only, in reading; and that no liberties were taken with the *written text*; for the fraud lay in using the word *Hinta* which was not in text, instead of the real word *Hitta* which was in it.—Besides, the very words of the foregoing quotation, "The ungodly changed the expression," are proof positive, that the alterations were of *words only* as conveyed to the

Soorutool Bukr, Ayat 58 and 59.

جاتا ہے ' نہ اور کسي قسم کا ' چنانچہ ہم اس مقام پر اپنے مذہب کي کل روايتيں نقل کرتے ہيں جو تحريف سے متعلق ہيں ' اُن سب روايتوں کے ديکھنے سے معلوم ہوگا ' کہ اُن سب سے وہي پانچ قسموں کي تحريف پائي جاتي ہے *

وہ روايتيں جنسے چوتھي قسم کي تحريف نکلتي ہے

پہلي روايت ' سورہ بقر ميں اللہ تعالی يہوديوں کا حال بيان فرماتا ہے " کہ جب ہمنے کہا يہوديوں کو کہ گھسو اِس شہر ميں (يعني يريحو ميں) اور کھاتے پھرو اُس ميں جہاں چاہو محظوظ ہوکر ' اور گھسو دروازے ميں سجدہ کرتے (يعني جھکہ کر عاجزي سے) اور کہو (حطہ) يعني گناہ اُترے ' تو بخشيں ہم تمکو تقصيريں تمہاري اور زيادہ بھي دينگے نيکي والوں کو ' پھر بدل لي بے انصافوں نے بات ' سوائے اُس کے جو کہدي تھي (حطہ کے بدلے حنطہ کہا جسکے معني گيہوں کے ہيں) پھر اُتارا ہمنے بے انصافوں پر عذاب آسمان سے اُن کي بے حکمي پر " اِس آيت ميں اُن يہوديوں کي تحريف کرنے کا ذکر ہے جو حضرت يوشع عليہ السلام کے وقت ميں تھے ' مگر اِس آيت سے صاف صاف ظاہر ہے ' کہ اُنہوں نے کسي کتاب مقدسہ ميں

سورة البقر آيت ٥٨ و ٥٩

واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم وسنزيد المحسنين فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون

ear, and not of the written text.

تغیرو تبدیل نہیں کي تھي ' بلکه صرف زباني پڑھنے میں لفظ حطه کے بدلے حنطه پڑہ دیا تھا ' اوراِس آیت میں جو یہه لفظ ھے ' که اُن بے انصافوں نے بات بدل لي ' اِس سے صاف ثابت ھے ' که وہ تبدیل صرف زبانی تھي *

Second Quotation.—God says in the Soora al Amran; "And there are certainly some of them who read the Scriptures perversely, that ye may think what they read to be really in the Scriptures, yet it is not in the Scriptures; and they say, This is from God; but it is not from God; and they speak that which is false concerning God, against their own knowledge."—This verse shows, that the Scripture readers were in the habit of substituting *words of their own* for those of the text; but it does not show that there was any tampering with the written text itself.—

Soora al Amran, Ayat 78.

دوسري روایت ' الله تعالی سورہ ال عمران میں فرماتا ھے "که اھل کتاب میں ایسے بھي لوگ ھیں ' که کتاب پڑھنے میں زبان پھیر لیتے ھیں که تم جانو وہ کتاب میں ھے ' اوروہ نہیں کتاب میں ' اور کہتے ھیں که وہ الله تعالی کا کہا ھے ' اوروہ نہیں الله کا کہا ' اور الله پر جھوت بولتے ھیں جان کر" اِس آیت سے یہه بات بخوبي ظاھر ھے ' که اھل کتاب کتب مقدسه جو لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے ' اُس وقت لفظ کچھه ھوتا تھا اور پڑہ کچھه دیتے تھے ' اور یہه مطلب کسي طرح نہیں نکلتا ' که لکھي ھوئي کتاب میں کچھه تغیرو تبدیل کردیتے تھے *

سورۃ ال عمران آیت ۷۸
وان منهم لفريقا يلوون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب و ماهو من الكتاب و يقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون على الله الكذب

Eemam Fukhroodeen Razee says in his Commentary, with reference to this verse, that the phrase "they read the Scriptures perversely"—implies that the Scripture readers made many perversions and unwarranted alterations in the course of their readings.—

امام فخرالدین رازي اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ھیں ' که الله تعالی نے جو یہه فرمایا (که کتاب پڑھنے میں زبان پھیر لیتے ھیں) اسکے یہه معنے ھیں ' که وہ لوگ خراب کرتے ھیں لفظ کو ' اور بدل دیتے ھیں اُس کے اعراب کو ' که اُس تبدیل

تفسیر کبیر قوله ويلوون السنتهم معناه يعمدون الى اللفظ فيحرفونها في حركات الاعراب تحريفا يتغير به المعنى

سے اُس لفظ کے معنے بگڑجاتے ھیں *

Third Quotation.—God has said in the Soorut ool Nissa; "Of the Jews there are some who pervert words from their places; and say, We have heard and have disobeyed; and do thou hear without understanding our meaning, and look upon us: perplexing with their tongues, and reviling the true religion.—But if they had said, We have heard and do obey; and do thou hear and regard us; certainly it were better for them, and more right.—But God hath cursed them by reason of their infidelity; therefore a few of them only shall believe."—

Soorut ool Nissa, Ayat 46.

سورۃالنساء آیت ۴۶

من الذین ھادوا یحرفون الکلم عن مواضعه ویقولون سمعنا وعصینا واسمع غیر مسمع وراعنا لیا بالسنتھم وطعنا فی الدین ولو انھم قالوا سمعنا واطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرا لھم واقوم ولکن لعنھم اللہ بکفرھم فلا یومنون الاقلیلا

تیسری روایت اللہ تعالی سورہ نساء میں فرماتا ھے ، کہ جو یہودی ھیں بدلتے ھیں کلموں کو اُن کی جگہہ سے ، اور کہتے ھیں ھمنے سنا اور نہ مانا ، اور سن نہ سنایا جائیو ، اور رعنا کا لفظ کہتے ھیں اپنی زبان کو پھیر کر ، اور عیب دیکر دین میں ، اور اگر وہ کہتے ھمنے سنا اور مانا اور سن اور ھم پر نظر کر ، تو بہتر ھوتا اُن کی حقمیں اور درست ، لیکن لعنت کی اُنکو اللہ نے اُن کے کفر سے ، سو ایمان نہیں لائے مگر کم *

In this *Ayat* there are two expressions which claim notice:–1st "They say,"–and 2ndly., "Perplexing with their tongues," both of which serve to substantiate the charge brought against the Jews, that they were accustomed in reading to *change the words* of holy writ, *by substituting words of their own*; but it is *not stated*, that they were guilty of corrupting the text itself.—

اِس آیت میں دو لفظ ھیں ، ایک یہہ کہ کہتے ھیں ، اور دوسرا یہہ کہ اپنی زبان پھیر کر ، اِن دونوں لفظوں سے ثابت ھوتا ھے ، کہ یہودی زبان سے پڑھنے میں لفظوں کو بدل ڈالتے تھے اور کچھہ کا کچھہ پڑھ دیتے تھے ، نہ یہہ کہ کتاب کی عبارت بدل دیتے تھے *

Fourth Quotation.—God hath said in the Soorut ool Maidah;–"Wherefore, because they have broken their covenant, we have cursed them, and hardened their hearts; they distorted the words from their places, and forgot what they were admonished."—

Ayat 14.

سورۃ المائدہ آیت ۱۴

فبما نقضھم میثاقھم وجعلنا قلوبھم قاسیة یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظا مما ذکروا به

چوتھی روایت ، اللہ تعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ھے ، اُن کے عہد توڑنے پر ھمنے اُنکو لعنت کی ، اورکردیئے اُن کے دل سیاہ ، تحریف کرتے ھیں کلموں کی

In the verse preceding this one, the phrase, "Perverting words from their places" is used, and the same phrase occurs here also; in both these verses therefore the meaning is identical.—The concluding sentence of this last verse, "Forgotten what they were admonished," is to be understood as implying, that the people *perverted the meaning of scripture passages*, and not that they mutilated the text.—

آن کي جگهه سے ' اور بهول گئے فائدہ لينا آس نصيحت سے جو آن کو کي تهي *

اِس سے آوپر جو آيت مذکور هوئي ' آس ميں بهي يهي لفظ تهے ' که بدلتے هيں کلموں کو اپني جگهه سے ' اور اِس آيت ميں بهي يهي لفظ هيں ' پس جو معنے آن لفظوں کے پهلي آيت ميں لئے گئے هيں ' وهي معنے اِن لفظوں کے اِس آيت ميں بهي ليئے جاوينگے ' علاوہ اِس کے خود اِس آيت ميں جو يهه لفظ هيں ' که آس نصيحت سے فائدہ لينا بهول گئے ' اِس سے پايا جاتا هے ' که جو مطلب اور مقصود تها آس کو بدل ديا تها نه يهه که کتابوں کي عبارت بدل دي تهي *

Fifth Quotation.—God says in the Sroout ool Bukr: "Do ye therefore desire that the Jews should believe you? yet a part of them heard the word of God and then wilfully perverted it, after they had understood it."—The clause "Perverting the word after they had heard it," shows, that the change was only *verbal* in reading:—not that the written words of the text were changed.—

Ayat 75.

پانچويں روايت ' اللهتعالی سورہ بقرميں فرماتا هے ' که اے مسلمانوں کيا تم توقع رکهتے هو ' که يهود مانيں گے تمهاري بات ' اور ايک لوگ تهے آن ميں که سنتے کلام الله کا ' پهر آس کو بدل ڈالتے سمجهه کر ' اور آن کو معلوم هے *

سورۃ البقر آيت ٧٥
افتطمعون ان يومنوا لکم و قد کان فريق منهم يسمعون کلام الله ثم يحرفونه من بعد ما عقلوہ و هم يعلمون

The summary of the argument is this, that corruption of the fourth class is proved, but not that of any of the first three classes.—

اِس آيت ميں جو يهه لفظ هيں ' که الله کا کلام سن کر بدل ڈالتے تهے ' اِس سے ظاهر هے که وہ تحريف زباني تهي ' جسطرح که سناتها ' نه يهه که کتاب کي لکهي هوئي عبارت کو بدل ديتي تهے *

غرض که جسقدر يهه آيتيں هم نے نقل کيں ' اِن سے صرف چوتهي قسم کي تحريف پائي جاتي هے ' نه پهلي تين قسموں کي '

Authorities which prove corruption of the 5th class.

First Quotation.—In the Bookharee there is a tradition related of Abdoollah Ibn Oomer, which shows that when, on a certain occasion, it became necessary to refer to the passage in the Pentateuch, authorizing the penalty of stoning to death for the crime of adultery, the Jewish Scripture-reader concealed the passsage with the palm of his hand, and began reading other parts of the page. Seeing this trickery, Addoollah Ibn Sallam removed the reader's hand from the concealed passage, and said to him, What is this? whereupon the reader was constrained to acknowledge, that it was the law they were seeking for.—

We learn from this verse of holy writ, that the reader *hid* the law about stoning in the Pentateuch; but it is *nowhere* shown, or even hinted, that that law was really struck out of the code. And it is found there to this day.

Levit. XX-2-10.
Deut. XXII-23-24

Second Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr; "They who conceal any of the clear orders or directions which we have sent down, after what we have manifested unto men in the Scripture, shall be cursed."—

Ayat 159.

وہ روایتیں جنسے پانچویں قسم کي تحریف نکلتي ہے

پہلي روایت ' بخاري میں عبداللہ ابن عمر سے ایک بڑي حدیث منقول ہے ' اُس حدیث میں یہہ بھي ہے کہ جب توریت میں آیتہ رجم کو ڈھونڈنے لگے تو یہودي توریت کے پڑھنے والے نے آیت رجم پر اپنا ہاتھہ رکھہ لیا ' اور ادھر اُدھر سے پڑھنا شروع کیا ' اور آیت رجم کو نہ پڑھا پھر عبداللہ ابن سلام نے اُس کا ہاتھہ آیتہ رجم پر سے اُٹھا لیا ' اور کہا کہ یہہ کیا ہے جب اُنہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہہ آیت رجم کي ہے *

بخاري عن عبداللہ ابن عمر وھذہ قطعتہ من حدیث طویل فوضع مدراسها الذي یدرسها منهم کفه علی آیته الرجم فطفق یقرء مادون یدہ وماوراءها ولم یقرء آیته الرجم فنزع یدہ عن آیته الرجم فقال ماهذہ فلما راوا ذلک قالوا هي آیته الرجم

اِس حدیث سے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جو آیت رجم توریت میں موجود تھي اُسکو چھپایا تھا نہ یہہ کہ کتاب میں سے اُس آیت کو نکال ڈالا تھا چنانچہ اب بھي توریت مقدس میں آیت رجم موجود ہے *

قوانین ٢٠—٢ و ١٠
استثناء ٢٢—٢٣ و ٢٤

دوسري روایت اللہ تعالی نے سورہ بقر میں فرمایا ہے کہ جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھہ اُترا صاف حکم اور ہدایت بعد اِس کے کہ ہم اُن کو ظاہر کرچکے

سورة البقر آیت ١٥٩
ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعد ما بینّاہ للنّاس

في الكتاب اولئك يلعنهم الله و يلعنهم اللا عنون

لوگوں کے واسطے کتاب (یعني توریت میں) اُن کو لعنت دیتا ہے الله ' اور لعنت دیتے ہیں لعنت دینے والے *

Eemam Fukhroodeen Razee says, in his Commentary, that there is a tradition of Abdoollah Ibn Abbas to this effect, that one of the Nasarees (the Nestorians) asked a Jew, what were the signs of Mohomed's coming mentioned in the Toureit, and also put some questions about certain precepts but that the Jews hid them. It was upon this that the verse came down from heaven.—

امام فخرالدین رازي نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے ' کہ عبدالله ابن عباس نے روایت کي ہے ' کہ ایک گروہ نے انصاریوں میں سے پوچھا ایک یہودي سے ' کیا ہے توریت میں نشاني محمد صلی الله علیه وسلم کي اور بعض احکام بهي پوچھے ' پھر اُنہوں نے چھپا یا ' تب اُتري یہہ آیت *

تفسیر کبیر قال ابن عباس ان جماعته من الانصار سئلوا نفرا من الیهود عما في التوراة من صفته صلی الله علیه وسلم و عن الاحکام فکتموا فنزلت الایته

This proves that the Jews *hid* certain passages of Scripture, not that they struck them out of the book.—

اِس آیت سے بهي اِسیقدر ثابت ہوتا ہے ' کہ یہودیوں نے توریت کے ورسوں کو چھپا یا تھا ' نہ یہہ کہ اُس میں سے کوئي ورس نکال ڈالا تھا *

Third Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr, in allusion to the chief Rabbins among the Jews: "Moreover they who conceal any part of the Scriptures which God hath sent down unto them, and sell it for a small price, shall swallow into their bellies nothing but fire; God shall not speak unto them on the day of resurrection, neither shall he purify them, and they shall suffer a grievous punishment."—

Ayat 174.

تیسري روایت ' الله تعالی نے سورہ بقر میں علماء یہود کو یوں فرمایا ہے ' کہ جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھہ اُتارا الله نے کتاب سے ' اور لیتے ہیں اُسپر مول تھوڑا ' وہ نہیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ اور نہ بات کریگا اُنسے الله قیامت کے دن ' اور نہ سنواریگا اُن کو ' اور اُن کو دکھہ دینے والا عذاب ہے *

سورة البقر آیت ۱۷۴
ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب و یشترون به ثمنا قلیلا اولئک ما یا کلون في بطونهم الا النار ولا یکلمهم الله یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم

تفسیر کبیر اعلم ان في قوله تعالیٰ ان الذین یکتمون مسائل المسئلته الاولیٰ قال ابن عباس نزلت الایته في روساء الیهود کعب ابن الاشرف و کعب ابن الاشد و مالک ابن الصیف وحي ابن اخطب و ابي یا سر ابن اخطب کانوا یاخذون من آتباعهم الهدا یا فلما بُعث محمد صلی الله علیه وسلم خافوا انقطاع تلک المنافع فکتموا امر محمد صلی الله علیه وسلم و امر شرایعه فنزلت هذه الایته المسئلة الثانیته اختلفوا في انهم اي شئي کانوا یکتمون فقیل کانوا یکتمون صفته محمد صلی الله علیه وسلم و آیته البشارة به وهو قول ابن عباس وقتادہ والسدي والاصم و ابي مسلم و قال الحسن کتموا الاحکام

امام فخرالدین رازي تفسیر کبیر میں لکہتے هیں ' جاننا چاهیئے که الله تعالیٰ کے اِس قول میں که جو لوگ چہپاتے هیں ' کئي مسئله هیں (اول) یهه که عبدالله ابن عباس نے روایت کي ' که یهه آیت روساء یهود کے حق میں آتري ہے ' اور وہ یهه لوگ تہے ' کعب بیٹا اشرف کا ' اور کعب بیٹا اشد کا ' اور مالک بیٹا صیف کا اور حي بیٹا اخطب کا ' اور ابي یاسر بیٹا اخطب کا ' یهه لوگ لیتے تہے اپنے تابعداروں سے نذریں ' پس جب محمد صلی الله علیه وسلم نبي هوئے تو وہ لوگ ڈرے که یهه فائدے جاتے رهینگے اسلیئے چہپایا محمد صلی الله علیه وسلم کي بشارتوں کو ' اور انحضرت کي شریعت کے نشانوں کو پس آتري یهه آیت (دوسرا مسلئه) یهه ہے ' که علماء نے اختلاف کیا هے اِسبات میں ' که وہ کیا

Eemam Fukhroodeen Razee in his Commentary says, in illustration of this verse, that the phrase, "They who conceal," has various meanings:– Abdoollah Ibn Abbas has said, that this portion of Scripture was sent down with special reference to the conduct of the chief men among the Jews viz: Kaab the son of Ushruff, Kaab the son of Ushud, Malee the son of Syff, Hye the son of Ukhtub, and Ubbee Yaseer the son of Ukhtub.—These men were accustomed to levy pecuniary contributions from the people, and when Mohomed appeared as a Prophet from God, they were filled with alarm, lest they should lose their illicit gains; accordingly they resorted to the device of concealing those passages of Scripture in which his coming was foretold:—whereupon this verse was sent from heaven.—Commentators are not agreed as to what were the particular passages of Scripture which were thus concealed; some say, they were those which make mention of our Prophet's attributes, and of the signs and evidences of his Apostolic character and mission.—This tradition is from Ibn Abbas.—

و هو كقوله تعالى ان كثيرا من الاحبار و الرهبان لياكلون اموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله

چيز چهپاتے تهے ' پهر بعضوں نے کہا کہ وہ چهپاتے تهے تعريف محمد صلى الله عليه و سلم كي ' اور آنحضرت كي نشاني اور آنحضرت كي بشارت ' اور يهه قول ابن عباس كا هے ' اور قتادہ اور سدي اور اصم اور ابي مسلم کا ' اور حسن کا یهه قول هے ' کہ وہ احکام کو چهپاتے تهے ' جيسے کہ الله تعالى نے فرمايا هے (کہ بہت عالم اور درويش اهل کتاب کے کهاتے هيں مال لوگونکا ناحق ' اور روکتے هيں الله كي راہ سے) اِس آيت ميں بصراحت اسيقدر مذكور هے ' کہ جو احکام الله تعالى نے کتاب ميں آتارے تهے آنکو اهل کتاب چهپاتے تهے ' نه يهه کہ لکهي هوئي کتاب ميں کچهه بدل ديتے تهے *

And Qatada, Suddee, Usum, Ubbee Mooslem, and Hussun have said, that the Jews used to *conceal* the Divine precepts, forasmuch as God hath declared, that the learned men and monks revelled on the substance of the people, and kept them from the way of God.—

The verse under notice clearly shows, that the Jews were in the habit of *concealing* the Divine precepts, not that they actually made any change in the text.—

چوتهي روايت ' الله تعالى نے سورہ ال عمران ميں فرمايا هے ' اور جب الله نے اقرار ليا کتاب والوں سے کہ اوسکو بيان کرو لوگوں پاس اور نه چهپاو پهر پهينک ديا آنهوں نے وہ اقرار اپني پيٹ پيچهے ' اور خريد کيا اوسکے بدلے مول تهوڑا پهر کيا بري چيز خريد کرتے هيں ' اِس آيت سے بهي صرف چهپانا احکام الهي کا پايا جاتا هے *

سورة ال عمران ايت ۱۸۷

واذاخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولاتكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس ما يشترون

Ayat 187.

Fourth Quotation.—In the Soora al Amran God hath said; "And when God accepted the covenant of those to whom the book of the law was given, saying, Ye shall surely publish it unto mankind, ye shall not hide it: yet they threw it behind their backs, and sold it for a small price; but woeful is the price for which they have sold it."—This extract also serves to prove, that the Jews were wont to *conceal* the commands of God.—

Fifth Quotation.—God says in the Soorut ool Maidah—"O ye who have received the Scriptures, now is our Apostle come unto you, to make manifest unto you many things which you concealed in the Scriptures; and to pass over many things.—Now is light and a perspicuous book of revelation come unto you from God."—

Ayat 16.

پانچوین روایت ' الله تعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ہے ' اي کتاب والو آیا ہے تم پاس رسول ہمارا ' کہولتا ہے تم پربہت چیزیں جو تم چہپا تے تہے کتاب کي (یعني کتاب الہي کي) اور در گذر کرتا ہے تمہاري بہت تقصیروں سے ' تم پاس ائي ہے الله کي طرف سے روشني اور کتاب بیان کرنے والے ' یعني قران مجید ٭

سورۃ المائدہ ایت ۱٦
یااهل الکتاب قدجاء کم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب ویعفو عن کثیر قد جاء کم من الله نور وکتاب مبین

This verse also shows, that *concealment* of God's commandments is meant, and not the expunction of them from the book of the law.—

اِس آیت سے بہي یہي معلوم ہوتا ہے 'کہ تحریف سے چہپا نا آیات کتب الہي کا مراد ہے , نہ نکالنا آیات کا کتب الہیہ میں سے ٭

Proof of corruption of the 6th class.

وہ روایتیں جنسے چہٹي قسم کي تحریف پائي جا تي ہے

For this kind of Tuhreef it will be sufficient for me to make one extract:—

Ayat 34.

In the Soout Tobah: God says "O true believers, verily many of the priests and monks devour the substance of men in vanity, and obstruct the way of God." In this verse, the words "in vanity"—or in vain, are understood to signify, that the people made it a practice to proclaim doctrines of their own, contrary to the commands of God, and took bribes from their followers by way of irregular gain to themselves.—

اِس قسم کي تحریف بیان کرنے کو صرف ایک آیت کا نقل کرنا ہمکو کافي ہوگا' الله تعالی سورہ توبہ میں فرماتا ہے "اے ایمان والو بہت عالم اوردرویش اہل کتاب کے کہا تے ہیں مال لو گوں کے نا حق ' اور اٹکاتے ہیں الله کي راہ سے " اس آیت میں جو لفظ باطل یعني نا حق کا آیا ہے ' اُس سے یہي مراد ہے ' کہ برخلاف احکام الہي کے لوگوں کو حکم

سورۃ التوبہ ایت ۳۴
یا ایہا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله

بتاکر، اور فتوی دیکر، لوگوں کا مال بطور رشوت لیتے تھے *

Eemam Fukhroodeen Razee writes, in his excellent Commentary, that the word "batil," or "obstructing the way of God," has been variously construed by different commentators:–1st. It has been affirmed by some, that the Scripture readers used to take money from the people and make the commands of God of none effect, by wresting the real sense, and interpreting them falsely to suit their own purposes. 2ndly., Others hold the opinion, that the Jewish doctors used to say openly before the people, that none could find out the will of God except through themselves, and that therefore it was desirable to conciliate their good will by giving largenesses to them: by such insidious teachings, the common people were easily misled, and fell into their designs.—

في التفسير الكبير قد اختلفوا في تفسير هذا الباطل على وجوه الاول انهم يا خذون الرشا في تخفيف الاحكام والمسامحة في الشرايع والثاني انهم كانوا يدعون عند الحشو والعوام انه لاسبيل لاحد الي الفوز بمرضاة الله الا بخدمتهم و طاعتهم و بذل الاموال في طلب مرضاتهم والعوام كانوا يفترون بتلك الاكاذيب

امام فخرالدین رازي علیه الرحمة تفسیر کبیر میں لکھتے ھیں، که علماء نے باطل کے لفظ کي تفسیر میں اختلاف کیا ھے، کئي طرح پر [اول] یهه که اهل کتاب لوگوں سے رشوت لیتے تھے احکام کے گھتانے میں، اور آنا کاني کرنے کي شریعت میں [دوسرے] یهه که اهل کتاب عوام لوگوں کے سامنے کهتے تھے، که کسي کو خدا کي مرضي تک پهونچنے کا رستہ هي نهیں ہے، بجز اُنکي خدمت اور تابعداري کے، اور اُنکي مرضي کے لیئے روپیه خرچ کرنے کے، اور عوام اِن جهوتي باتوں پر بہک جاتے تھے *

Proofs of corruption of the 7th. and 8th. classes.

وہ روایتیں جن سے ساتویں اور آتھویں قسم کي تحریف پائي جاتي ہے

Corruption of the 7th Class *i. e.* falsifying the true meaning of words and expressions,–and corruption of the 8th class, *i. e.* misinterpreting the sense of whole passages, are closely allied to each other; the difference between them consisting simply in this, that while in the former class, *words* have had given to them a signification inapplicable to their tenor and to the context,–in the

ساتویں قسم، یعني لفظ کے وہ معنی بیان کرنے جو مقصود نهیں ھیں، اور آتھویں قسم، یعني آیتوں کي غلط تاویل کرني، یهه دونوں قسمیں قریب قریب ھیں، صرف اِتنا فرق ہے، که پهلي صورت میں لغت کے معنی وہ بیان کرنے ھیں، جو مقصود نهیں ھیں، اور پچھلي صورت میں اُنکا مطلب غلط بیان کرنا ھے، اِس واسطے اِن

latter class, a false construction is placed upon *entire sentences and paragraphs.*— One set of proofs will therefore serve to illustrate both these kinds of corruption.—

دونوں قسموں کے لیئے متحد روآیتیں هیں' جنکا هم ذکر کرتے هیں *

First Quotation.—God has said in the Soorut ool Bukr, addressing the Jews,—

Ayat 42.

"Clothe not the truth with vanity, neither conceal the truth against your own knowledge."—

پہلي روایت ' الله تعالی نے سورہ بقر میں فرمایا ہے ' یہودیوں کو خطاب کر کر ' کہ نہ ملاو صحیح میں غلط' اور نہ چہپاو سچ کو جانکر *

سورۃ البقر آیت ۴۲

ولا تلبسوا الحق بالباطل و تكتموا الحق و انتم تعلمون

We are taught by the Commentary of Eemam Fukhroodeen Razee, that this verse was thus explained; in the Old and New Testament, the predictions referring to the advent of the Prophet Mohomed are of veiled meaning, and not to be understood without the exercise of profound thought and judgment, and by the help of explanation.— Now the Jews were always denying the rightful interpretation of these prophecies, and busied themselves in captious and unprofitable disputations, and in striving, by overstrained arguments and illogical reasoning, to explain away their true meaning.—It was then that this *Ayat* was sent down from heaven, enjoining them not to adulterate truth with falsehood, so as to mislead people, by the doubts they cast upon the true sense of the disputed passages of Scripture.—

إمام فخرالدين رازي عليه الرحمة تفسير كبير میں لکہتے هیں' کہ اس آیت کے معنی یہہ هیں کہ نہ ملاو صحیح میں غلط ' بسبب اُن شبہوں کے جو سننے والوں پر ڈالتے هو' اور یہہ بات اِس سبب سے تہي کہ توریت و اِنجیل میں جو آیتیں محمد صلی الله علیه وسلم کے باب میں ائي هیں' وہ آیات خفیه هیں ' اُنکے جان نے میں استدلال کي طرف حاجت هوتي ہے' پہر وہ لوگ اُن میں جہگڑا کرتے تہے ' اور مشوش کردیتے تہے دلیلوں کو سوچ نے والوں پر ' بسبب

في التفسير الكبير والمعني ولا تلبسوا الحق بسبب الشبهات التى توردونها على السامعين وذلك لان النصوص الواردة في التوراة والانجيل في امر محمد صلى الله عليه وسلم كانت نصوصا خفية تحتاج في معرفتها الى الاستدلال ثم انهم كانوا يجادلون فيها و يشوشون وجوه الدلالة على المتاملين فيها بسبب القاء الشبهات وهذا هو المراد بقوله ولا تلبسوا الحق

ذالنے شبہوں کے ' اور یہی مراد اللہ تعالی کے قول کی ہے ' کہ نہ ملاو صحیح میں غلط *

This extract demonstrates the fact which is sought to be established, that putting a *false meaning to words*, is all that is charged against the Jews; and not that they were guilty of mutilating the written text.—

پس اِس آیت سے صرف غلط معنی بیان کرنے مراد ہیں نہ یہہ کہ لکھی ہوئی کتاب میں کچھہ ملادیتے تھے *

Ayat 71.

Second Quotation.—God hath said in the Soora al Amran, "O ye who have received the Scriptures, why do you clothe truth with vanity, and knowingly hide the truth."—

دوسری روایت ' اللہ تعالی سورۂ آل عمران میں فرماتا ہے ' اے کتاب والو کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط ' اور چھپاتے ہو سچی بات جان کر *

سورۃ ال عمران ایت ٧١ یـــااهل الكتـــاب لم تلبسون الحق بالبـــاطل وتكتمون الحق وانتم تعلمون

In the Tufseer Kubeer it is stated, that the phrase "knowingly hide the truth," has reference to the dissembling conduct of the Jews, in that they perverted the sense of those prophecies in the Old Testament which pointed to the coming of Mohomed as God's Apostle. The right apprehension of those predictions demanded much thought and judgment, and the Jews used to strive to conceal the passages which conveyed the truth, in the same manner as the misguided of our own age prevent the true meaning of a passage from being brought to the general notice.—

تفسیر کبیر میں ہے ' کہ یہہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ' کہ چھپاتے ہو سچ کو ' اس سے یہہ مراد ہے ' کہ توریت میں آیتیں موجود ہیں ' جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ پر دلالت کرتی ہیں ' اُن آیتونسے استدلال کرے میں غور اور فکر درکار ہے ' اور وہ لوگ اُن لفظوں کے چھپانے میں جن کے مجموع سے یہہ دلیل پوری ہوتی ہے ' کوشش کرتے تھے ' جیسے کہ ہمارے

في التفسير الكبير اما قوله ويكتمون الحق فـــالمراد ان الايات الموجودة في التوراة الدالة على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم كان الاستدلال بها مفتقرا الى التفكر والتامل والقوم كانوا يجتهدون في اخفاء تلك الالفاظ التـــي بمجموعها يتـــم هذا الاستدلال مثل ما ان اهل البدعة في زماننا يسعون في ان لا يصل الى عوامهم دلايل المحققين.

زمانہ میں بدعتی اسمیں کوشش کرتے ہیں، کہ محققین کی دلیلیں عوام تک نہ پہونچیں *

اور یہہ بھی تفسیر کبیر میں لکہا ہے، کہ

في التفسير الكبير اعلم ان الساعي في الاخفاء لاسبيل له في ذلك الا من احد الوجهين اما با لقاء الشبهة التي تدل على الباطل او باخفاء الدليل الذي يدل على الحق فقوله لم تلبسون الحق بالباطل اشارة الى المقام الاول وقوله تكتمون الحق اشارة الى المقام الثاني ولبس الحق بالباطل فانه يحتمل وجوها احدها تحريف التوراة فيخلطون المنزل بالمحرف عن الحسن وابن زيد وثانيها انهم كانوا يتواضعون على اظهار الاسلام في اول النهار ثم الرجوع عنها اخر النهار تشكيكا للناس عن ابن عباس وقتادة وثالثها ان يكون في التوراة

جو شخص حق بات چہپانے میں سعی کرتا ہے، اسکو اسبات میں دو رستوں کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے، یا تو شبہہ ڈالے جو ناحق پر راہ بتاوے، یا سچا رستہ بتانے والی دلیل کو چہپاوے، پس اللہ تعالی کا یہہ قول کہ (کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط) اشارہ ہے پہلی بات کی طرف، اور یہہ قول اللہ تعالی کا، (اور چہپاتے ہو سچی بات کو) اشارہ ہے دوسری بات کی طرف، مگر صحیح میں غلط ملانا اسکی کئی صورتیں ہیں (اول) تحریف توراۃ کی کہ ملاوے کلام الہی کو کلام محرف سے، یہہ روایت حسن اور ابن زید کی ہے (مگر امام صاحب نے جا بجا بیان کیا ہے، کہ ایسی تحریف

It is also written in the *Tufseer Kubeer*, that whoever strives to conceal the truth has but two methods open to him viz: either to raise doubts, so as to mislead people from the right way; or to cloak those arguments which point to the right way. In illustration of this, it is to be observed, that the words of God quoted above, "clothing truth with falsehood," allude to the first of these methods of deception, while the second is as obviously indicated by this sentence from the same verse, viz "knowingly hide the truth."—But the admixture of falsehood with truth may be made in various ways: 1st., according to Hussun Ibn Zaed, the word of God may be mixed up with tradition: (Eemam Sahib has however freely and repeatedly expressed his opinion that this kind of corruption could not possibly have occurred in the Old Testament Scriptures.—Many of his reasons for this opinion have already been given, and others will be noticed hereafter. This suggestion of Ibn Zaed may therefore be set aside as of no value.) — 2ndly., Those people used to pretend in the morning they were Moslems, and in the evening they would change, so as to overthrow the faith of the people with doubts. This is the idea of Ibn Abbas and Qitada — 3rdly., In the Toureit there are predictions referring to our prophet Mohomed, and to his attributes and the signs of his coming; and there are also other passages of ambiguous

مايدل على نبوته صلى الله عليه وسلم من البشارة والنعت والصفته ويكون في التوراة ايضا مايوهم خلاف ذلک فيكون كالمحكم والمتشابه فيلبسون على الضعفاء احد الامرين بالاخر كما يفعله كثير من المشبهة وهذا قول القاضي ورابعها انهم كانوايقولون ان محمدا صلى الله عليه وسلم معترف بان موسى حق ثم ان التوراة دالة على ان شرع موسى لاينسخ وكل ذلک القاء الشبهات

توريت میں نہیں هو سکتي ' چنانچه آنکے قول اوپر مذکور هوچکے اور کچهه اگے آوینگے پس یهه راے حسن ابن زید کي درست نہیں ہے " (دوسرے) یهه که وه لوگ صبح کو اپنا مسلمان هو نا ظاهر کرتے تهے ' اور شام کو پهر جاتے تهے لوگوں کو شک میں ڈالنے کے لیئے ' اور یهه روایت ابن عباس اور قتاده کي هے (تیسرے) یهه که توریت میں وه ایتیں بهي هیں ' جو دلالت کرتي هیں اوپر نبوة محمد صلی الله علیه وسلم کے بطور پیشین گوئي کے ' اور حضرت کي نشانیوں پر ' اور تعریف بتانے پر' اور توریت میں ایسي بهي ایتیں هیں' جنسے اِسکے برخلاف شبهه پیدا هوتا هے ' تو اِن ایتوں کي مثال محکم ' اور متشابه کي هوئي ' پهر لوگ ان دونوں باتوں کو ملاکر لوگوں پر شبهه ڈالدیتے تهے ' جیسے که اکثر شبهه ڈالنے والے ایسا کرتے هیں ' اوریهه قول قاضي کا هے (چوتهے) یهه که وه لوگ کهتے تهے که محمد صلی الله علیه وسلم اِقرار کرتے هیں ' که موسی برحق هیں ' پهر توریت دلالت کرتي ہے اسبات پر ' که شریعت موسی کي منسوخ نهیں هونیکي ' اور یهه سب باتیں شبهه ڈالنے کي هیں *

meaning, which beget doubts on the subject; so the Jews used to mix up both these passages, and thus mystify and confuse the people by creating doubts in their minds ; just as the captious and illdisposed delight in unprofitable discussions, and disputations, which tend to unsettle the minds of men and involve them in a sea of doubt and perplexity. This is the idea of Qazee—4thly., The Jews used to say, that Mohomed admitted that Moses was true, and the Toureit proves that the laws of Moses will never be done away with. All those and such like assertions, were put forth merely to disturb the minds of men and plunge them into a maze of uncertainty and doubt.

It will be seen, then, that the adulteration of truth with falsehood, does not mean that other words have been added to the text, but it implies simply *an admixture of false interpretation with the true one.*—

غرضکه ان روایتوں سے ظاهر ہے ' که سچ میں جہوٹ ملانے سے کتاب میں کچہه عبارت بڑہا دینا مراد نہیں ہے ' بلکه سچے معنونکو جہوٹے معنوں میں ملانا مراد هے *

Ayat 174.

Third Quotation.—God says in the Soorut ool Bukr; "Moreover they who conceal any part of the Scripture which God hath sent down unto them, and sell it for a small price, shall swallow into their bellies nothing but fire."—

تیسري روایت الله تعالی سورہ بقر میں فرماتا ہے ' جو لوگ چہپاتے هیں جو کچہه آتارا الله نے کتاب سے ' اور لیتے هیں اسپر مول تہوڑا وہ نہیں کہاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ *

سورة البقر آیت ۱۷۴
ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب ویشترون به ثمنا قلیلا اولیك ما یاکلون في بطونهم الا النار

In the *Tufseer Kubeer* it is written, that the Mohomedan doctors are not agreed as to the mode of concealment. The saying of Abdoollah Ibn Abbas is recorded, that the people used to change the text of the Toureit and Injeel; but the theologians hold this to have been impracticable, because those books were well known, and had attained immense circulation, a fact which would render any attempt to mutilate the text impossible.—It is allowed however, that there were people among the Jews, who were aware of the prophecies relating to our prophet Mohomed, and that they strove to conceal them or to pervert their meaning, by misconstruction, and misapplication of the sense.—This verse also shows us, that people used, to *hide* the true interpretation of God's word.—

تفسیر کبیر میں لکہا ہے ' که علماء میں اختلاف ہے طریقه چہپانے میں ' یعني کسطرح چہپاتے تہے ' عبدالله ابن عباس کا قول یوں نقل کیا ہے ' که وہ اهل کتاب بدل دیتے تہے عبارت توریت اور انجیل کي ' مگر متکلمین کے نزدیک یہه بات یعني توریت وانجیل میں عبارتونکا بدل دینا ممتنع ہے ' کیونکه وہ دونوں کتابیں نہایت مشہور هوگئي هیں ' اور تواتر کو پہونچ گئي هیں ' یہاں تک که اونکي

في التفسیر الکبیر اختلفوا في کیفیة الکتمان فالمروي عن ابن عباس انهم کانوا یحرفون ظاهر التوراة والانجیل وعند المتکلمین هذا ممتنع لانهما کانا کتابین بلغا في الشهرة والتواتر الی حیث یتعذر ذلک فیهما بل کانوا یکتمون التاویل لانه قد کان فیهم من یعرف الایات الدالة علی نبوة محمد صلی الله علیه وسلم فکانوا یذکرون لها

تا ويلا ت بـــاطلة و يصرفونها عن محاملها الصحيحة الدالة على نبوة محمد صلى الله عليه وسلم فهذا هوالمراد عن الكتمان فيصير المعنى ان الذين يكتمون معاني ماانزل الله من الكتاب

عبارتونکابدلنا متعذر هوگیا هے ' بلکه وه لوگ چهپاتے تهے تاویلات کو ' کیونکه آن میں تهے جوجانتے تهے آن آیتونکوجودلالت کرتي هیں نبوة محمد صلی الله علیه وسلم پر پهر وه کرتے تهے آنکي غلط تاویلیں اور پهیرتے تهے آنکو صحیح مطلبوں سے جو دلالت کرتے تهے اوپر نبوة محمد صلی الله علیه وسلم کے ' پس یهه مراد ہے چهپانے سے ' اب اِس آیت کے یهه معنے هوئے که جو لوگ چهپاتے هیں معانی یا مطالب آس چیزکے جو آتارا الله نے کتاب سے *

Fourth Quotation.—God hath said in the Soorut ool Bukr; "They to whom we have given the Scriptures know our apostle (*i. e.* the fact of Mohomed's being sent from God), even as they know their own children, but some of them hide the truth, against their own knowledge."—From all the foregoing authorities it is very evident, that according to the Mohomedan belief, the expression of *corrupting Scripture* does not imply an actual mutilation of the text; but simply the modifying of words when read to another, or the concealing of passages; or the transgressing of the commandments of God; or misinterpreting or misconstructing the words of God.

Ayat 146.

سورة البقر ايت ۱۴۶ الذين اتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناء هم وان فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون

چوتهي روایت ' الله تعالی سوره بقر میں فرماتا هے جنکو همنے دي هے کتاب پهچانتے هیں یهه بات یعني نبي هونا محمد صلی الله علیه وسلم کا جیسے پهچانتے هیں اپنے بیٹوں کو ' اور ایک فرقه آن میں سے چهپاتے هیں حق کو جانکر *

پس اِن تمام دلیلوں سے ظاهر هے که مسلمانونکے مذهب میں تحریف سے کتب مقدسه میں آنکي عبارتونکا تغیر وتبدیل کرنا مراد نهیں هے بلکه زباني لوگونکو بدل کر لفظ پڑه سنانے یا کلام الهي کو اِخفا کرنا یا احکام الهي کو بدلنا یا کلام الهي کے غلط معنے اور غلط تاویلیں بیان کرنا مراد هے *

We may now refer to the fact that people used to palm off their own spurious writings as inspired Scripture. Of this there are abundant proofs deducible from our own religious works, as well as from the history of the Christian church. I proceed to give a few examples.

God says in the Soorut ool Bukr; "And woe unto them who transcribe corruptly the book of law with their hands, and then say, This is from God, that they may sell it for a small price.—Therefore woe unto them because of that which their hands have written; and woe unto them for that which they have gained."—

Mosheim writes as follows in his Ecclesiastical History of the 2nd century ch: III, p. 70, edit: 1860.—

"The Platonists and Pythagoreans deemed it not only lawful but commendable to deceive and to lie for the sake of truth and piety.—The Jews living in Egypt learned from them this sentiment before the Christian era.—Of this no one will doubt who calls to mind the numerous forgeries of books under the names of eminent men, the Sybilline verses, and other similar trash, a large mass of which appeared in this and the following centuries. I would not say that the orthodox Christians forged all the books of this character; on the

اب رہی یہہ بات کہ اپنی لکہی ہوئی عبارت اور اپنی لکہے ہوئے رسالونکا مشہور کرنا کہ یہہ خدا کا کلام ہے اسکے لیئے ہماری مذہبی کتابوں میں اور نیز عیسائی مذہب کی تاریخوں میں بہت سی سندیں موجود ہیں جنکو ہم یہاں نقل کرتے ہیں *

سورۂ بقر میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ

سورۃ البقر ایت ۷۹
فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا فویل لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون

پس خرابی ہے اونکو جو لکہتے ہیں رسالہ اپنے ہاتہ سے پہر کہتے ہیں یہہ اللہ کے پاس سے ہے کہ لیویں اسپر مول تہوڑا سو خرابی ہے آنکو اپنے ہاتہہ کے لکہے ہوئے سے اور خرابی ہے آنکو اپنی کمائی سے *

موشیم صاحب کی تاریخ دوسری صدی باب ۳ صفحہ ۷۰ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع

موشیم صاحب اپنی تاریخ میں ارقام فرماتے ہیں ' کہ افلاطون اور فیسا غورث کے پیرووں نے اسبات کو صرف جایز ہی خیال نہیں کیا تہا بلکہ قابل تحسین اور افرین کے سمجہتے تہے ' کہ راستی اورخدا پرستی کی ترقی کو فریب دیں اور جہوٹ بولیں ' اس راے کو آن یہودیوں نے جو مصر میں رہتے تہے سنہ مسیحی سے پیشتر جیسا کہ بہت سی دلیلوں سے معلوم ہوتا ہے آن سے سیکہا تہا ' اور آن دونوں سے عیسائیوں میں یہہ برائی ابتدا سے پہلی تہی ' نسبت میں کوئی شخص شک نہیں کرنے کا ' جب آن کتابونکو جو بہت سے جہوٹ سے بہری ہیں ' اور مشہور آدمیونکے

contrary it is probable that the greater part of them originated from the founders of the Gnostic sects; yet that the Christians who were free from the heteradox views were not wholly free from this fault, is too clear to be denied."—

نام سے بنائي گئي هيں بغور ديکهے گا، اور
سبِل‌لين کے اشعار اور اسيطرح کي بيقدر
کتابوں پر توجهه کريگا، جو بهت سي
دوسري صدي اور آسکي اگلي صديوں ميں
نکلي هيں ' ميں يهه نهيں کهتا که جو
عيسائي اپنے مذهب پرپکے تهے آنهوں نے
اِس قسم کي جهوتي کتابيں بنائي تهيں '
بلکه غالبا وه کتابيں بهت سي ناستک کے
فرقه سے نکلي تهيں ' تاهم اسبات سے انکار
نهيں کيا جا سکتا که جو عيسائي اپنے
مذهب کے پابند تهے ' وه اِس خطا سے
بالکل آزاد نه تهے *

وليم ميور صاحب
کي آردو تاريخ کليسا
مطبوعه سنه ۱۸۴۸ ع
حصه ۲ باب ۳

Muir's Church Hist: Part II, ch: 3.

Mr. William Muir relates, in his Oordoo History of the Christian church, that in the 2nd century a question arose among the Christians on this point, whether in their discussions upon matters of religion, with idolators and heathen philosophers it was right, or not, to adopt the same style of arguments, and the same weapons as were used by the opposite party? Guided by the opinions of Origen and others, the question was decided in the affirmative.—It was certainly a result of their determination, that the Christian doctors proved superior in the contest, and asserted their advantage over their opponents; but at the same time, this triumph was attended with some damage to the interests of truth and fairness.—People were led to suspect that for this reason were those spurious books issued, which after this century made their appearance in great numbers. In the same way, the philosophers used

وليم ميور صاحب آردو تاريخ مسيحي
کليسا ميں ارقام فرماتے هيں ' که دوسري
صدي ميں مسيحيوں ميں گفتگو رهي ' که
جب بت‌پرست اور فيلسوف حکيموں کے
ساتهه دين کا مباحثه کيا جاوے ' تو اونهي
کي بحث کا طرز اور طريقه اختيار کرنا
جايز هے که نهيں ' آخر کار ارجن وغيره کي
راے کے بموجب طريقه مذکور تسليم هوا '
اِس سے البته مسيحي بحاثوں کي تيز
عقلي اور نکته سنجي نے بحث ميں زياده
رونق پائي ' ليکن راستي اور صفائي ميں
کچهه خلل پڑا ' پهر اسي سبب سے بعض
لوگ يهه بهي جانتے هيں ' که وه جعلي
تصنيفات پيدا هوئيں ' جو که اِس زمانه کے
بعد کثرت سے لکهي گئيں اسطرح سے که
فيلسوف لوگ جب کسي طريقه کي پيروي
کرتے تهے ' توکبهي کبهي اوسکے حقميں کتاب
لکهه کے کسي معروف حکيم کے نام سے اجرا
کرتے تهے ' که اس حيله سے لوگ آسپر
متوجهه هو کر اوسکي باتيں زياده مانينگے '
اگرچه آسکي باتيں برملا خود مصنف کي

sometimes to put forth books upholding some particular doctrine; and by ascribing the authorship to eminent men, they secured for their productions that attention and consideration which they would not have received had the names of the real authors been appended.—In like manner, the Christians who argued in the style of the philosophers, used to write books, and issue them under the name of an apostle, or of the pupil of an apostle, or of any other person of note and renown.—This practice, which originated in the 3rd. century, was perpetuated for many centuries on the Romish church.—It is however a very culpable practice, and opposed to the principles of eternal truth.—

هوتیں سواسیطرح مسیحي جو فیلسوفوں کي طرح بحث کرتے تہے ' کتاب لکہہ کے کسي حواري یاخادم حواري یا معروف آسقف کے نام سے رواج دیتے تہے ' ایسا دستور تیسري صدي میں شروع هوا ' اور کئي سوبرس تک رومي کلیسامیں جاري رہا یہہ بات بہت هي خلاف حق اور قابل الزام شدید تہي *

Mosheim 1st cent: Part II, ch: II, p. 36 edit: 1860.

Mosheim thus writes upon this subject: "There were various causes requiring this to be done at an early period, and particularly this, that not long after the Saviour's ascension, various histories of his life and doctrines full of impositions and fables, were composed by persons of no bad intentions perhaps, but who were superstitious, simple, and addicted to pious frauds; and afterwards various spurious writings were palmed upon the world, inscribed with the names of the holy Apostles."—

موشیم صاحب کي تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۰ع صدي اول حصہ دویم باب دوم صفحہ ۳۶

اسیطرح موشیم صاحب اپني تاریخ میں ارقام فرماتےهیں ' کہ بہت سے ایسے باعث تہے ' جنکے سبب ابتداء زمانہ میں انجیلونکو ایک نسخہ میں جمع کرنے کي ضرورت هوئي خصوصا اِس باعث سے کہ بعد رفع هونے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر ' آنکي زندگي اورتعلیمات کي تواریخ پُرفریب اور کہاني امیز ایسے لوگوں سے جنکے اِرادے بد نہ تہے ' مگرجو جہوٹے مذهب والے اور سادہ لوح اور خدا پرست فریبیوں سے رغبت رکہتے تہے ' تصنیف هوئي تہیں ' اور آسکے بعد بہت سي جہوٹي بنیاد کي تحریریں ' جن پر پاک پیغمبروں کے نام بطور مصنفونکے درج کئے گئے تہے ' دنیا پُرفریب سے رکہي گئیں تہیں *

غرضکہ اسبات میں ہم اور عیسائي دونو متفق ہیں ' کہ یہودي اور عیسائیوں میں یہہ رواج ہوگیا تہا ' کہ اپني طرف سے کوئي کتاب یا عبارت لکہہ کر اگلے بزرگوں یا پیغمبروں کے نام سے مشہور کردیتے تہے ' اور اسي بات کا ذکر ہمارے قران مجید میں ہے *

To sum up the whole matter it is clear, that Mohomedans and Christians are agreed on this point, that among the Jews and Christians it had become a practice to issue spurious books or doctrines under the names of eminent persons. It is to this practice that the denunciations of our Koran refer.—

EIGHTH DISCOURSE.

کیا یہہ کتابیں بالکل اُن اصل نسخونکے مطابق هیں ' جنکو الهامي لکہنے والوں نے لکہا تہا

ARE the books which compose the Bible identical with the original writings of the inspired Authors?

In respect to this important question, touching the genuineness of the sacred records which are in our hands, and their identity with the original productions of the authors whose names they bear, we find it stated in our religious books, that the Scriptures possessed by the Jews and the Christians were not all uniform and in harmony with each other. There is, for instance, a long tradition in the Bookharee from Anus, the son of Malik, a part of which is as follows: Huzeefa thus said to Oosman, "O thou, the leader of the Mohomedans, take care of this people that they may not differ among themselves as regards the holy Koran as the Jews and the Christians differ with respect to their Scriptures." This tradition proves that there is a want of agreement as well as room for diversity of interpretation in the Scriptures; and this is a fact which Christian doctors have also agreed in accepting.

اِسباب میں کہ یہہ کتب مقدسہ جو اب همارے هاتوں میں هیں ' بالکل اُن اصل کتابوں کے مطابق هیں ' جنکو الهامي لکہنے والونے لکہا تہا یانهیں هیں ' هماري مذهبي کتابوں سے صرف اِتني بات پائي جاتي هے ' کہ یہہ کتابیں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس تہیں اُن میں باهم اِختلاف تہا ' بخاري میں انس ابن مالک سے ایک بڑي حدیث هے ' اُسکا ٹکڑہ یہہ هے "کہ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا ' کہ اے مسلمانوں کے سردار اِن لوگونکي (یعني مسلمانونکي) اُس سے پہلے خبر لے ' کہ یہہ لوگ اپني کتاب (یعني قران مجید) میں ایسے مختلف هو جاویں جیسے یہودي اور عیسائي اپني اپني کتاب میں مختلف هو گئے هیں " پس اِس حدیث سے اِسقدر پایا جاتا هے ' کہ اِن کتابوں میں بلا شبہہ اِختلاف عبارت موجود هیں ' چنانچہ تمام علماء مسیحي بہي اسکا اقرار کرتے هیں *

بخاري باب جمع القران فقال حذیفه لعثمان یاامیرالمومنین ادرک هذه الامته قبل ان تختلفوا في الکتاب اِختلاف الیهود والنصاري الی اخره

It is to be observed that for a long time copies of the Scriptures were multiplied solely in a manuscript form; and it was therefore almost impossible that they should be kept entirely free from clerical errors, or that unwarranted omissions and insertions of words, should not have resulted in the process of transcription. It may be reasonably concluded that as the process was repeated, and the number of manuscript copies of the Scriptures increased, so the errors and variety of readings increased in proportion; and hence it may be safely affirmed that, in course of time, there was not a single book of Scripture which remained in the same condition in which it originally quitted the hands of its inspired author.

غور کرنا چاهئے که ابتداء تحریر کتب مقدسه سے زمانه دراز تک جسقدر کثرت سے کتب مقدسه کا رواج هوا ' وه بذریعه قلمي نسخوں کے هوا ' اِس سبب سے اُن میں غلطي کا ' اور اِختلاف عبارت کا نهونا ' اور کمي اوربیشي سے محفوظ رهنا ناممکن تها ' جسقدر کثرت سے وه پهیلیں ' اورجسقدر کثرت سے آنکي قلمي نقلیں هوئیں ' اوسیقدر غلطیاں اور اِختلافات اُن میں پیدا هوئے ' یهاں تک که کهاجا سکتا هے ' که کوئي کتاب اصلي نسخه کے مطابق نهیں رهي تهي *

هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحه ۳۱۴

In his Introduction to the Critical Study of the Scriptures Mr. Horne thus quotes a passage from Dr. Bentley: "The real text of the sacred writers does not now (since the originals have been so long lost) lie in any single manuscript or edition, but is dispersed in them all. It is competently exact indeed, even in the worst manuscript now extant; nor is one article of faith or moral precepts either perverted or lost in them."

Our own daily experience of manuscripts, indeed would teach us how likely it was that the Scriptures from being copied over and over again should at last present a great variety of readings; and that this is actually the case all Christian scholars admit.

هارن صاحب اپني کتاب میں ڈاکٹر بنٹلي صاحب کا قول نقل کرتے هیں " که اب کوئي ایک نسخه قلمي یا چهاپه کا مقدس لکهنے والونکي اصلي کتاب کے مطابق نهیں هے ' مگر سب کتابوں میں پهیلے هوئے اور متفرق هوئے هوئے هیں ' اور یهه کتابیں بلاشبهه وهي کتابیں هیں ' یهاں تک که غلط سے غلط قلمي نسخه میں بهي جو اب موجود هے ' کوئي بات مذهب کي یا تهذیب اخلاق کي یا نصیحت کي بدلي نهیں گئي ' اور نه اُسمیں سے کم هوئي هے " غرضکه تجربه سے بهي جو هم دن رات هرقسم کي قلمي کتابوں میں دیکهتے هیں ' اور نیز علماء مسیحي کے اقوال سے بهي بخوبي روشن هے ' که کتب مقدسه نقل هوتے هوتے غلط اور آپسمیں مختلف هوگئیں تهیں *

ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۴

ھارنصاحب نسبت عبري کتابوں عھد عتیق کي لکھتے ھیں ' کہ وہ کتابیں اگرچہ بغیر کسي تغیروتبدیل کے ھمارے پاس پہونچي ھیں ' اور قدیم نقل کرنے والوں نے کمال احتیاط کي ھے ' توبھي اُنکو اُن غلطیوں سے آزاد رکھنا ناممکن تھا جو غلطیاں کہ عبري الف بے کے متشابہ حرفونکے بدلنے سے ' یا اور اور باتوں سے ' جو قدیم نسخونکے نقل کرنے میں ھوتي ھیں *

یہودي عالم سادہ لوحي سے یقین جانتے تھے ' کہ عبري کتب مقدسہ میں بالکل غلطي نہیں ھے ' اور قلمي نسخوں میں کوئي ایسا اِختلاف نہیں نکل سکتا جو اھم کي نسبت ھو ' مگر فادر مارن صاحب نے ' نہایت دلیري سے اسبات کو رد کیا ' اور عبري کے قلمي نسخونکي غلطیاں اُن اِختلافات سے نکالیں ' جو عبري اور سمیریا کي کتب خمسہ موسیٰ میں ' اور عبري اور سبعین اِنجنت کي کتب عھد عتیق میں تھیں ' پھر لوئیس کیپل صاحب نے ' اُن کتابوں کي بہت سي غلطیاں بتائیں ' اور یہہ بھي بیان کیا کہ وہ کسطرح پر صحیح ھوسکتي ھیں ' پھر بشپ والٹن صاحب نے لوئیس کیپل صاحب کي تائید کي ' اور اسبات کا اقرار کیا ' کہ واسطے صحت عبري عھدعتیق کے کوئي عمدہ قاعدہ بنانا ضرورھے ' پھر سترھویں صدي میں عموما یہہ بات قرار پائي ' کہ عبري عھد عتیق کے نسخوں کے مقابلہ کرنے کي بہت ضرورت ھے *

Mr. Horne thus speaks of the Hebrew books of the Old Testament: "Although the Hebrew text of the Old Testament has descended to our times uncorrupted, yet, with all the care which the ancient copyists could bestow, it was impossible to preserve it free from mistakes, arising from the interchanging of the similar letters of the Hebrew Alphabet, and other circumstances incident to the transcription of the ancient manuscripts."

The Rabbins asserted, and through a credulity rarely to be paralleled, it was implicitly believed, that the Hebrew text was absolutely free from errors, and that in all the manuscripts of the Old Testament not a single various reading of importance could be produced. Father Morin was the first person who ventured to impugn this notion, and he grounded his opinion of the incorrectness of the Hebrew manuscripts on the differences between the Hebrew and the Samaritan texts, and on the differences between the Hebrew and the Septuagint. Morin was soon followed by Louis Cappel who pointed out a great number of errors in the printed Hebrew, and showed how they might be corrected. Bishop Walton declared in favor of the principles asserted by Cappel, and acknowledged the necessity of forming a critical apparatus for the purpose of obtaining a more correct text of the Hebrew Bible. Afterwards since the middle of the seventeenth century the importance and necessity of collating Hebrew manuscripts is generally acknowledged.

In order to explain clearly the subject of this Discourse I think it advisable to give some account of the ancient Codices, respecting which some passages from Mr. Horne are here extracted;—

اب مناسب معلوم هوتا هے ' كه اسمقام پر كتب مقدسه كے چند پرانے نسخونكا ذكر كيا جاوے ' تا كه مطالب اِس مقدمه كے بوضاحت معلوم هوں ' چنانچه هارنصاحب كے انٹروڈكشن سے جو اوپرعلوم بيبل كے هے ' كتب مقدسه كے چند پرانے نسخونكا ذكر كيا جاتا هے *

هارن صاحب كا
انٹروڈكشن جلد ۲
حصه ۱ بـاب ۲
فصل ۱

Hebrew manuscripts are divided into the two following classes :—

عهد عتيق كي كتابيں دراصل عبراني زبان ميں هيں ' اور وه دو ناموں سے پكاري جاتي هيں *

1st, Autographs or those written by the inspired penmen themselves, which have long since perished.

ايك آٹوگرافس (يعني وه كتابيں جنكو خود الهامي لكهنے والوں نے لكها تها) اُن ميں كے سب نسخے ناپيد هوگئے ' كوئي بهي موجود نهيں هے *

2ndly, Apographs or copies made from the originals, and multiplied by repeated transcription. These apographs are also divided into the more ancient, which formerly enjoyed the highest authority among the Jews, but have in like manner perished long ago; and into the more modern, which are found in various public aud private libraries. The manuscripts which are still extant, are subdivided into two classes as follow.—

دوسرے اَپوگرافس (يعني وه نسخے جو اصلي نسخوں سے نقل هوئے تهے) اور جو مكرر اور سهكرر نقل هوتے هوتے بهت كثرت سے پهيل گئے تهے ' يهه پچهلے نسخے بهي دو قسم كے تهے ' ايك پرانے ' جو يهوديوں ميں بهت معتبر اور سندي گنے جاتے تهے ' مگر يهه نسخے بهي مدت سے معدوم هوگئے هيں ' دوسرے نئے ' جو سركاري كتب خانوں ميں ' يالوگونكے پاس موجود هيں ' اوريهه بهي دو قسم كے هيں *

1st, Rolled manuscripts, which are used in the Synagogues.—

اول رولڈ مينيو سكريٹس (يعني وه قلمي نسخے) جو معابد ميں كام ميں آتے هيں *

2ndly, Square manuscripts, which are used by the private individuals among the Jews.—

دويم سكيوئرمينيو سكريٹس (يعني وه قلمي نسخے) جو مربع تقطيع پر لكهے هيں ' اور عام لوگونكے كام ميں آتے هيں *

In the period between the sixth and the tenth centuries, the Jews had two celebrated academies, one at Babylon in the east, and another at Tiberias in the

در ميان چهٹي اور دسويں صدي كے يهوديوں كے دو مدرسه تهي ' ايك بيبلن ميں جو مشرق ميں هے ' دوسراٹي بيريس

west; where their literature was cultivated, and the Scriptures were very frequently transcribed. Hence arose two recensions or editions of the Hebrew Scriptures; the recension of Scriptures followed by the former academy, was called the Oriental readings, and that followed by the latter the Occidental. The Scriptures of these two recensions were collated in the eighth or ninth century. The differences or various readings observed in them were noted, and variously computed at 210, 216 and 220. The differences observed by the academy of the east were designated the eastern readings, and those observed by that of the west the western readings.

میں جو مغرب میں ہے ' اِن دونو مدرسوں میں یہودیوں کے علم کا بڑا چرچا تہا ' اور کتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کي جاتي تہیں ' اِس سبب سے یہودیوں میں کتب مقدسہ کي دو قسمیں پیدا ہوئیں ' جو نسخے پہلے مدرسہ میں مروج تہے ' وہ آورِي اِنٹل ریڈنگ (یعني مشرقي نسخے) کہلاتے تہے ' اورجو دوسرے مدرسہ میں تہے ' وہ آکسي ڈنٹل ریڈنگ (یعني مغربي نسخے) کہلاتے تہے ' آٹہویں یا نویں صدي میں اِن دونوں نسخونکا مقابلہ ہوا ' اور جہاں جہاں اِختلاف نکلا آسپر نشـــان کیا گیا ' اور وہ اِختلافات مختلف طورسے شمار ہوئے ' اور آنکي تعداد ۲۱۰ و۲۱۶ و۲۲۰ تک تہي ' مشرقي نسخہ کے اِختلاف اِیسٹرن ریڈنگ ' اور مغربي نسخہ کے اِختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہیں *

In the eleventh century Aaron ben Asher, president of the academy at Tiberias, and Jacob ben Naphtali, president of the academy at Babylon, collated the manuscripts of the Oriental and Occidental Jews. The discrepancies observed by these eminent Jewish scholars amount to upwards of 864; with one single exception they relate to the vowel points, and are consequently of little value. The western Jews and the printed editoins of the Hebrew Scriptures almost wholly follow the recension of Aaron ben Asher.—

ابتداے گیارھویں صدي میں عرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ ٹي بیریس ' اور یعقوب بن نفتالي پریسیڈنٹ مدرسہ بیبلن نے ' مشرقي اور مغربي یہودي قلمي نسخوں کا مقابلہ کیا ' اور جو ان نامي یہودي عالموں نے اِختلاف پائے ' وہ ۸۶۴ سے زیادہ ہوتے ہیں ' ایک بات کو چہوڑکر باقي اِعراب سے متعلق ہیں ' اور اِس سبب سے چنداں لائق لحاظ نہیں ہیں ' مغربي نسخے ' اور عبري عہد عتیق کے چہپے ہوئے نسخے ' جو اب موجود ہیں ' اور ہمارے ملک میں بہي پائے جاتے ہیں ' وہ بہت کرعرن بن عشر کے نسخے کے پیرو ہیں *

Among the Jews five examplars have been particularly celebrated for their singular correctness, and from them all their subsequent copies have been made.

یہودیوں میں پانچ نسخے بطور نمونہ کے تھے ' جنھوں نے بالتخصیص نہایت صحیح ہونے میں بہت شہرت پائی تھی ' اور اُنھی نسخوں سے تمام نسخے اُنکے بعد کے صحیح ہوتے تھے *

1. The Codex of Hillel was a celebrated manuscript which some Rabbins had seen in the twelfth century; but the learned are by no means agreed that who this Hillel was. Some have supposed that he was the very eminent Rabbi Hillel who lived about six years before the birth of Christ; others imagine that he was the grandson of the illustrious Rabbi Jehuda Hakkadosh, who wrote the Misna, and that he flourished about the middle of the fourth century. Others, again, suppose that he was a Spanish Jew, named Hillel; but Bauer with greater probability supposes the manuscript to have been of more recent date, and written in Spain, because it contains the vowel points, and all the other grammatical minutiæ: and that the feigned name of Hillel was inscribed on its title in order to enhance its price.

اول کُودَکْس ہلل ' یہہ ایک مشہور قلمی نسخہ تھا ' اُسکو بعض یہودی عالموں نے بارھویں صدی میں دیکھا تھا ' مگر اِسبات میں نہایت اختلاف ہے ' کہ یہہ ہلل کون تھا ' بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہہ وہ مشہور عالم ہلل ہے ' جو ساٹھہ برس پیشتر ولادت حضرت مسیح علیہ السلام سے تھا ' بعضوں نے کہا ہے کہ یہودا حکادوش جو مشہور عالم تھا ' یہہ ہلل اُسکا پوتا ہے ' جسنے مسنا لکھا ' اورجو چودھویں صدی میں نام آور ہوا ' اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ شخص ہلل نامی سپین کا ایک یہودی تھا ' بایر صاحب زیادہ بھروسے کے ساتھہ کہتے ہیں ' کہ یہہ نسخہ زمانہ حال کا لکھا ہوا ہے ' اور سپین میں لکھا گیا تھا ' کیونکہ اس میں اِعراب پائے جاتے ہیں ' اور صرف ونحو کے قواعد موجود ہیں ' ہلل کا نام فریبا اُسکی قدر بڑھانیکو اُسپر لکھہ دیا تھا *

2. The Codex of Ben Asher.
3. The Codex of Ben Naphtali.
} These have already been noticed by us. The first of them was held in much repute in Egypt, as having been revised and corrected in very many places by Ben Asher himself, and as it was the examplar which Maimonides followed in copying the Law, in conformity with the custom of the Jews.

دویم کُودَکْس بن عشر
سویم کُودَکْس بن نفتالی
} ان دونوں نسخوں کا حال ابھی بیان ہوچکا ہے '

اِن دونوں میں سے پہلا نسخہ مصر میں اِسبات میں مشہور تھا : کہ اسکی بہت سے مقاموں کو خود ابن عشر نے صحیح اور نظر ثانی کیا ہے ' اور یہہ وہ نسخہ ہے ' جسکی میمونی دیز نے توریت کی نقل کرنے میں بموجب یہودی رسم کے پیروی کی ہے *

4. The Codex of Jericho is highly commended by Rabbi Elias Levita, as being the most correct copy of the Law of Moses, and exhibiting the defective and full words.

چہارم کودِکس جیری کو، اِس میں صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچوں کتابیں ہیں، ایک بڑے یہودی عالم الیس لویتانے اسبات کی نہایت تعریف کی ہے، کہ یہہ بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسیٰ کا ہے، اُسمیں صحیح لفظ اور غلط لفظ دونوں دکہلائے گئے ہیں *

5. The Codex Sinai was also a very correct manuscript of the Pentateuch, that presented some variations in the accents, in which respect it differed from the former.

پنجم کَودِکْس سنی، اِس میں بہی صرف حضرت موسیٰ کی پانچوں کتابیں ہیں، یہہ بہی بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسیٰ کا ہے، اور اگلے نسخہ سے صرف لہجہ میں متفاوت ہے *

Another sixth Codex called Sanbouki, is mentioned by Pere Simon, as having been seen by him; but nothing certain is known respecting its date, or by whom it was written.

ایک چہٹا نسخہ اور تہا، جو کَودِکْس سین بوکی کہلاتا ہے، پیرسائیمن بیان کرتے ہیں، کہ میں نے اُسکو دیکہا، مگر اِس امر میں کہ وہ کب لکہا گیا، اور کسنے اُسکو لکہا، کوئی بات تحقیق معلوم نہیں ہے *

As the Hebrew Manuscripts which have been in use since the eleventh century, have all been corrected according to some particular recension or edition, they have from this circumstance been classed into families, according to the country where such recension has been received. The families or recensions are four in number.

گیارہویں صدی سے جسقدر یہودی نسخے پڑہنے پڑہانے میں چلے آتے ہیں، وہ کسی نکسی خاص نسخہ سے صحیح کیئے گئے ہیں، اسلیئے اُنکو باعتبار اُس ملک کے، جہاں اُنکا رواج تہا، جدا جدا چار خاندانوں میں قرار دیا ہے *

1. The Spanish manuscripts which were corrected after the Codex of Hillel. Most Jews highly value them, while some Hebrew critics hold them in little estimation.

اول سِپَینْش مینیو سکرپٹس (یعنی وہ قلمی نسخے) جو سپین کے لوگوں میں مروج تہے، اور جو کَودِکْس ہلل سے مقابلہ ہوکر صحیح کیئے گئے تہے، اکثر یہودی اُن نسخونکی بہت قدر کرتے ہیں، مگر بعض محقق یہودی اُنکو زیادہ قدر کا نہیں جانتے *

2. The Oriental manuscripts are nearly the same as the Spanish manuscripts, and may be referred to the same class.

دویم اُوري اینٹل مینیو سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جنکا مشرقي ملکوں میں رواج تھا ' یہہ نسخے اور اگلے نسخے ایک سے' اور ایک هي درجه میں سمجھنے کے لایق هیں *

3. The German manuscripts, which exhibit important readings that are not to be found in the Spanish manuscripts, but which agree with the Samaritan text of the Pentateuch, and with the ancient versions.

This class of manuscripts is little estimated by the Jews, but most highly valued by Biblical critics.

سویم جرمن مینیو سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جنکا جرمن میں رواج تھا ' اِن نسخوں میں امراهم کي عبارتیں اسطرح پر پائي جاتي هیں ' که ویسي سپینش مینیو سکرپٹس میں نہیں هیں مگر یہہ عبارتیں سمیرٹین زبان کي کتب خمسه سے اور قدیم ترجموں سے مطابقت رکھتي هیں ' یہودي اِن نسخوں کو زیادہ معتمد نہیں سمجھتے ' مگر محققین بیبل اُن نسخوں کي نہایت قدر کرتے هیں *

4. The Italian manuscripts hold a middle place between the Spanish and the German Codices.

چہارم اِٹالین مینیو سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جو اٹلي میں مروج تھے ' یہہ نسخے سپین اور جرمني نسخوں میں اوسط درجے کا اعتماد رکھتے هیں *

Further M.. De Rossi has divided Hebrew manuscripts into three classes as follow.

علاوہ اِن قسموں کے ' ایسم دي راسي صاحب نے تمام قلمي نسخوں کو ' باعتبار زمانه کے تین قسم میں تقسیم کیا هے *

1. *More ancient* or those written before the twelfth century.

اول جو بہت پرانے تھے ' یعني جو بارھویں صدي سے پیشتر کے لکھے هوئے تھے *

2. *Ancient* or those written in the thirteenth and fourteenth centuries.

دویم اوسط درجه کے پرانے ' یعني جو تیرھویں اور چودھویں صدي کے درمیان کے لکھے هوئے تھے *

3. *More recent* or those written at the end of the fourteenth or at the beginning of the fifteenth century.

سویم زمانه حال کے یا وہ نسخے جو چودھویں صدي کے اختتام اور پندھرویں کے شروع میں لکھے گئے *

But the most recent, or those written since the fifteenth century, which are

مگر ایم دي راسي صاحب زمانه حال کے نسخوںکو ' یا اُنکو جو پندھرویں صدي سے

very numerous, and are those found in the Synagogues, are pronounced to be of little or no use by M. De Rossi, unless it can be proved that they have been transcribed from ancient apographs.

لکھے گئے ھیں ' اور کثرت سے معبدوں میں پائے جاتے ھیں ' قابل اعتبار کے نہیں جانتے تھے جب تک کہ یہہ بات ثابت نہو ' کہ وہ کسی قدیم نسخہ اَپُوگرافس سے نقل ہوئے ھیں *

The total number of Hebrew manuscripts collated by Dr. Kennicott for his critical edition of the Hebrew Bible, is about six hundred and thirty. The total number collated by M. De Rossi for his Collection of Various Readings, is four hundred and seventy nine manuscripts, besides two hundred and eighty eight printed editions. The following are the most ancient manuscripts collated by Dr. Kennicott.

ڈاکٹر کنیکٹ صاحب نے ' عبری نسخہ صحیح کرنے کے لیئے ' عہد عتیق کے ۶۳۰ قلمی نسخونکا مقابلہ کیا ' اور ایم ڈی‌راسی صاحب نے اپنی کتاب مجموعہ اختلافات عہد عتیق کے بنانے کے لیئے ۴۷۹ قلمی نسخے ' اور ۲۸۸ چھپے ہوئے نسخوں کا مقابلہ کیا ' اُن میں سے جو نہایت قدیم نسخے تھے ' اور جنکا ڈاکٹر کنیکٹ صاحب نے مقابلہ کیا تھا ' اُنکا بیان یہاں کیا جاتا ھے *

I. Codex Laudianus A. 172 and 162, and numbered 1. in Dr. Kennicott's list of Hebrew manuscripts. Some of the letters of this manuscript having become obliterated by the lapse of ages, have been written over a second time; and though such places were written in the same strong character, yet many of the words were becoming a second time invisible, when collated by Dr. Kennicott. This eminent critic assigns it to the tenth century, but De Rossi refers it to the eleventh.

۱ کوڈکس لاڈی اینس سنہ ۱۷۲ وسنہ ۱۶۲ ' ڈاکٹر کنیکٹ صاحب کے یہودی نسخونکی فہرست میں اِس نسخہ کا اول نمبر ھے ' یہہ نسخہ پُرانا تھا ' اور اِس سبب سے اُسکے الفاظ بعض جگہ سے اوڑ گئے تھے ' اور اُنکو پھر روشن سیاھی سے دوبارہ بھرا تھا ' اور پھر وہ بھی مٹ چلے تھے ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کہتے ھیں ' کہ یہہ نسخہ دسویں صدی کا لکھا ہوا ھے ' اور ایم ڈی راسی صاحب کہتے ھیں ' کہ گیارھویں صدی کا لکھا ہوا ھے *

This Laudian manuscript begins with Genesis XXVII. 31.; it contains fourteen thousand variations from Vander Hooght's Edition of the Hebrew Bible. More than two thousands are found in the Pentateuch, which confirm the Septuagint Greek version in one hundred and nine various readings; the Sy-

یہہ نسخہ شروع ہوتا ھے کتاب پیدایش باب ۲۷ ورس ۳۱ سے ' اِس نسخہ میں وانڈر ہوٹ صاحب کے عبری نسخہ سے چودہ ہزار اختلاف ھیں ' جس میں سے دو ہزار سے زیادہ حضرت موسی کی پانچوں کتابوں میں ھیں ' اور یہہ اختلافات ۱۰۹ جگہہ میں سپٹو ایجنٹ سے مطابقت

riac, in ninety eight; the Arabic in eighty two; the Vulgate or Latin Version, in eighty eight; and the Chaldee Paraphrase in forty two; it also agrees with the Samaritan Pentateuch, against the printed Hebrew, in seven hundred instances.

کہتے ہیں ' اور ۹۸ جگہہ میں سریا زبان کے نسخہ سے ' اور ۸۲ جگہہ میں عربی زبان کے نسخہ سے ' اور ۸۸ جگہہ میں ولگٹ یعنی لاطینی زبان کے نسخہ سے ' اور ۴۲ جگہہ میں کالدی پارافریز سے ' اور یہہ نسخہ سمارتیں نسخہ کے کتب خمسہ موسی سے ۷۰۰ مقام میں مطابقت رکہتا ہے ' برخلاف چہپے ہوے عبری نسخہ کے *

What renders this manuscript the more valuable is, that it preserves a word of great importance for understanding 2. Samuel XXIII. 3-7., which word is confirmed by the Greek version, and thus recovers to us a prophecy of the Messiah.

اِس نسخہ پرجو زیادہ اعتبار کیا جاتا ہے ' اِسکی وجہہ یہہ ہے ' کہ کتاب دویم سموئیل باب ۲۳ ورس ۳ لغایت ۷ کے جس طرز کلام سے ' حضرت مسیح علیہ السلام کے آنیکی بشارت نکالی جاتی ہے ' اور جس طرز پروہ کلام سپتوایجنت میں تہا اسیطرح اس نسخہ میں بہی محفوظ تہا *

2. The Codex Carlsruhensis 1, (No. 154 of Dr. Kennicott's list of manuscripts) formerly belonged to the celebrated and learned Reuchlin; whose efforts contributed so much towards the revival of literature in the fifteenth century. This manuscript is now preserved in the Public library at Carlsruhe, and is the oldest that has a certain date.

It is in square folio and was written in the year of the world 4,866, corresponding with 1106 of the Christian æra. It contains the Prophets with the Targum.

۲ کودکس کارلس ریوہنسس پہلا ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کے قلمی نسخونکی فہرست میں ' ۱۵۴ نمبر پر یہہ نسخہ ہے ' ایک مشہور عالم ریوک لن کے پاس یہہ نسخہ تہا ' پندرہویں صدی میں علم کے تروتازہ ہونے میں اِس عالم نے نہایت کوشش کی تہی ' یہہ قلمی نسخہ مقام کارلس روہ کے سرکاری کتب خانہ پرموجود ہے ' جن نسخوں پر تاریخ تحریر لکہی ہوئی پائی ہے ' اُن سب میں سے یہہ نسخہ نہایت قدیم ہے ' مربع تقطیع میں لکہا ہے ' اور سنہ ۴۸۶۶ پیدایش عالم مطابق سنہ ۱۱۰۶ ع کا لکہا ہوا ہے ' اِسمیں پرافتس معہ تارگم (یعنی صحف انبیاء معہ تفسیر زبان کیلدی) کے شامل ہیں *

3. The Codex Viennæ (No. 590 of Kennicott) contains the Prophets and

۳ کودکس وی اینی ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کی فہرست میں اِسکا ۵۹۰ نمبر

Hagiographa. It is written on vellum in folio, and if the date in its subscription be correct (A. D. 1,018 or 1,019) it is more ancient than the preceding. Bruns collected two hundred important various readings from this manuscript. The points have been added by a later hand.

ہے ۔ اس نسخہ میں پرافتس اور ہیجو گرِیفا ہیں ' اور چمڑے پر لکہا ہوا ہے ' آسکے چندہ پر جوتاریخ ہے (یعني سنہ ١٠١٨ وسنہ ١٠١٩ ع) اگر وہ صحیح ہو تو اگلے نسخوں سے بہي پرانا ہے ' ڈاکٹر برنس صاحِب نے دوسو اِختلاف عبارت بڑي بڑي باتونکے اِس نسخہ سے جمع کیئے ہیں زمانہ حال میں کسي شخص نے اِسمیں اِعراب بڑہا دئے ہیں *

4. The Codex Cæsenæ, in the Malatesta Library at Bologna, (No. 536 of Kennicott) is written towards the end of the eleventh century. It contains the Pentateuch, the Haphtarath or sections of the Prophetical books, and the Megilloth, or five books of Canticles, Ecclesiastes, and Esther. De Rossi pronounces it to be a most ancient and valuable manuscript, and states that in its margin are inserted some various readings of still more ancient manuscripts.

٤ کوڈکس سیزني کتب خانہ میلاتِستا مقام بالوگنا نمبر ٥٣٦ فہرست کَني کٹ صاحب یہہ نسخہ گیارھویں صدي کے اخیر کا لکہا ہوا ہے ' اور اِسمیں یہہ کِتابیں ہیں ' پین تي ٹیک (یعني کتب خمسہ موسی) اور ہیفتارتہہ (یعني پارہ هاي کتب انبیاء) اور مِگِلّتہہ (یعني پانچ کتابیں) کیں تي کلز (یعني گیت سلیمان) اور کتاب راعوت ' اور نوحہ یرمیاہ ' اور واعظ ' اور کتاب استر ' ایم ڈي راسي صاحب اِس نسخہ کو نہایت پسند کرتے تہے ' اور بہت پرانا بتاتے تہے ' اور آسکے حاشیہ پر اور بہي زیادہ قدیم نسخوں کے بعض بعض اختلاف عبارت لکہے ہیں *

5. The Codex Florentinus 2, (No. 162 of Kennicott) is written towards the end of the eleventh, or at the latest, in the beginning of the twelfth century. It contains the books of Joshua, Judges and Samuel. Very many of the letters, which were obliterated by time, have been renewed by a later hand.

٥ کوڈِکس فلورِنٹینس ' دویم نمبر ١٦٢ فہرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب یہہ نسخہ گیارھویں صدي کے اخیر کا یا بارھویں صدي کے شروع کا لکہا ہوا ہے ' اس میں کتاب یوشع ' اور قضات ' اور سموئیل ہیں ' جو لفظ کہ اِس نسخہ میں مٹ گئے تہے ' وہ دوبارہ لکہدئے گئے ہیں *

6. The Codex Mediolanensis 9, (193 of Kennicott) is written towards the close of the twelfth century. This manu-

٦ کوڈِکس مِڈي اولے ٹینِسس ' نہم نمبر ١٩٣ فہرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب یہہ نسخہ بارھویں صدي کے اخیر کا لکہا

script comprises the Pentateuch. The beginning of the book of Genesis, and the end of Leviticus, and Deuteronomy, have been written by a later hand. Both erasures and alterations occur in this manuscript, and sometimes a worse reading is substituted in place of one that is preferable. Nevertheless it contains many good various readings.

هوا ہے ' اور اِس میں حضرت موسی علیہ‌السلام کي پانچوں کتابیں ھیں ' اور کتاب پیدایش کا شروع ' اور کتاب احبار اور اِستثنا کا انجام زمانہ حال میں زیادہ کیا گیا ہے ' اِس نسخہ میں مٹ جانا حروف کا ' اور تبدیلیاں بھي واقع ھیں ' اور بعض اوقات ایک بُري عبارت اچھي عبارت کي جگہہ لکھدي گئي ھے ' باوجود اِسبات کے اِسمیں بہت سي اچھي عبارتیں مختلف پائي جاتي ھیں *

7. The Codex Norimbergensis 4, (201 of Kennicott) contains the Prophets and Hagiographa. It is mutilated in various parts. It is of great antiquity, and from the similarity of its character to that of Codex Carlsruhensis, both Dr. Kennicott and M. De Rossi assign it to the beginning of the twelfth century.

۷ کَودَکْس نارمبرجینسس ' چہارم نمبر ۲۰۱ فہرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب اِس نسخہ میں صحف انبیاء اور اور مقدس کتابیں ھیں ' یہہ نسخہ بہت پُرانا ھے ' اور اکثر جگہہ سے شکستہ ھوگیا ہے ' اِس نسخہ کے حرفونکي ' اور کَودَکْس کارلس ریوھن سِس کے حرفونکي ' آپسمیں بہت مشابہت ھے ، اِس سبب سے ڈاکٹر کني کٹ صاحب ' اور ایم دي راسي صاحب نے اِس نسخہ کو بارھویں صدي کے شروع کا لکھا ھوا قرار دیا ہے *

8. The Codex Parisiensis 27, (210 of Kennicott) is a manuscript of the entire Bible in an elegant Italic character. It is highly valued by Dr. Kennicott, and De Rossi, who refer it to the beginning of the twelfth century.

۸ کَودَکْس پیري سي اِنسس ' بست هفتم نمبر ۲۱۰ فہرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب ' یہہ نسخہ پوري بیبل کا رومي خط میں ہے ' ڈاکٹر کني کٹ صاحب اور ایم ڈي راسي صاحب اِسکو بہت پسند کرتے تھے ' اور بارھویں صدي کے شروع کا لکھا ھوا بتاتے تھے *

9. Coeval with the preceding is the Codex Regiomontanus 2, (224 of Kennicott) written in the Italic character, and it is mutilated in various parts.

۹ کَودَکْس رجیي اومان تَنْس ' یہہ نسخہ بھي رومي حرفوں میں اُسي زمانہ کا لکھا ھوا معلوم ھوتا ھے ' جس زمانہ کا اگلا نسخہ لکھا ھوا ہے ' اِس میں پرانڈتس

اور شیجوگرِیفا کي کتابیں ہیں ' مگر مختلف جگہہ سے شکستہ ہورہي ہیں *

10. To the beginning of the twelfth century likewise is to be referred the Codex Parisiensis 24, (No. 366 of Kennicott.) It is imperfect from Jerem: XXIX. 19, to XXXVIII. 2.; and from Hosea IV. 4, to Amos VI. 12.

١٠ کوَڈِکْس پیري سي اِنسس ' بست وچہارم نمبر ٣٦٦ فہرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب ' یہہ نسخہ بارھویں صدي کے شروع کا لکہا ھوا ھے ' اور کتاب یرمیاہ باب ٢٩—١٩ سے ' لغایت باب ٣٨—٢ تک اور کتاب یوشع باب ٤—٤ سے ' لغایت کتاب عاموص باب ٦—١٢ تک ' ناقص ہے *

The following are the most ancient of the manuscripts in the possession of late M. De Rossi, and collated by him, viz:—

اب مناسب ھے ' کہ جن پُرانے نسخوں کا ڈاکٹر اِیم ڈي راسي صاحب نے مقابلہ کیا اور اُنمیں جو قدیم نسخے ہیں ' اُنکا بہي اِس مقام پر ذکر کیا جاوے *

The Codex, by him numbered 634, containing a fragment of the books of Leviticus, and Numbers,–from Levit: XXI. 19, to Numb: I,50.; and exhibiting every mark of the remotest antiquity. M. De Rossi assigns it to the eighth century.

١ کوَڈِکْس نمبر ٦٣٤ ' اِس میں ایک ٹکڑہ کتاب احبار ' اور اعداد کا ہے ' کتاب احبار باب ٢١ — ١٩ سے ' لغایت کتاب اعداد باب ١—٥٠ تک ھے ' نہایت قدیم ہونے کي اُس میں بہت سي علامتیں پائي جاتي ہیں ' ایم ڈي راسي صاحب کے نزدیک آٹہویں صدي کا لکہا ھوا ہے '

2. A manuscript of the Pentateuch (No. 503); containing from Genesis XII. 41, to Deuteronomy XV. 12. It is composed of leaves of various ages, the most ancient of which are of the ninth or tenth century.

٢ کوَڈِکْس نمبر ٥٠٣ ' اِس نسخہ میں منجملہ کتب خمسہ حضرت موسی کي ' کتاب پیدایش باب ١٢ — ٤١ سے ' کتاب اِستثنا باب ١٥—١٢ تک ہے ' اِس میں مختلف زمانوں کے ورق ملے ہوئے ہیں ' اور بُرانے سے پُرانے ورق ' نویں یا دسویں صدي کے لکہے ہوئے معلوم ہوتے ہیں *

3. A manuscript of the Pentateuch (No. 10), with the Targum and Megilloth. It is written towards the end of the eleventh, or in the beginning of the twelfth century. The chracter

٣ کوَڈِکْس نمبر ١٠ ' یہہ قلمي نسخہ بہي کتب خمسہ حضرت موسی کا ' معہ ٹارگم (یعني تفسیر زبان کیلڈي) اور پانچ کتابوں گیت سلیمان ' اور کتاب راعوت اور

which is defaced by time, is rudely formed.

نوحه يرمياه اوروعظ اور كتاب استر كے هے ' اور گيارهويں صدي كے اخير يا بارهويں صدي كے شروع كا لكها هوا هے ' بسبب پرانے هونے كے جو حرف مٹے هوئے تهے ' پهركر بنائي گئي هيں *

4. A manuscript of the book of Job, coeval with the preceding one. It is one of the most valuable manuscripts of that book.

۴ قلمي نسخه كتاب ايوب كا ' عمده نسخوں ميں سے نهايت عمده يهه نسخه هے ' اور اگلے نسخه كا هم زمانه هے *

5. A manuscript of the Hagiographa (No. 379), the date of which corresponds with that of the preceding one. It begins with Psalms ch. 49, V. 15., and ends with Nehemiah Ch. 40, V. 4.

۵ قلمي نسخه هيجوگريفا كا نمبر ۳۷۹ تيسرے اور چوتهے نسخه كا همعصر هے ' يهه نسخه زبور كے باب ۴۹ — ۱۵ سے ' كتاب نحميا كے باب ۴۰—۴ تک هے *

6. A manuscript of the Pentateuch (No. 611), written towards the close of the eleventh, or in the beginning of the twelfth century. The ink is frequently faded by age. There are frequent omissions in the text, which are supplied in the margin.

۶ قلمي نسخه پانچوں كتابوں حضرت موسي كا نمبر ۶۱۱ ' يهه نسخه گيارهويں صدي كے اخير كا ' يا بارهويں صدي كے شروع كا لكها هوا هے ' پرانا هونے كے سبب روشنائي پهيكي پڑ گئي هے ' متن ميں جو عبارت لكهنے سے ره گئي هے وه حاشيه پر لكهي هوئي هے *

Dr. Kennicott states that almost all the Hebrew manuscripts of the Old Testament at present known to be extant, were written between the years 1000 and 1459, whence he infers that all the manuscripts written before the year 700 or 800 were destroyed by some decree of the Jewish senate, on account of their many differences from the copies then declared to be genuine. The circumstance is also alleged by Bishop Walton, as the reason why we have so few examplars of the age of 600 years, and why even copies 700 or 800 years old are very rare.

ڈاكٹر كني كٹ صاحب بيان كرتے هيں كه ' عهد عتيق كے عبري تمام قلمي نسخے جنكا موجود هونا اب همكو معلوم هے ' ايک هزار اور ايک هزار چار سو ستاون برسوں كے درميان كے لكهے هوئے هيں ' اور اِس سے وه يهه نتيجه نكالتے هيں ' كه تمام قلمي نسخے جو سات سو يا آٹهه سو برس بيشتر كے لكهے هوئے تهے ؛ يهوديوں كي سنت (يعني مجلس اُمرا) كے بعض حكموں كے بموجب معدوم كر ديئے گئے تهے ' اِس سبب سے كه اُن نسخوں ميں اُن نسخوں سے جو اُسوقت ميں خالص گنے جاتے تهے ' بهت اختلاف تها ' اِسبات كو بشپ والٹن صاحب بهي

تصدیق کرتے هیں ، اور کہتے هیں کہ اِسي سبب سے همارے پاس چھہ سوبرس کے نسخے چند هیں ، اور اِسي وجهہ سے سات سو یا آٹھہ سو برس کے نسخے بہت کمیاب هیں *

Besides the above mentioned Hebrew manuscripts the Revd. Dr. Buchanan procured in 1806 a manuscript of the Pentateuch from the black Jews in Malabar, who (there is strong reason to believe) are descended from exiled Jews who settled there on the first dispersion of their nation by Nebuchadnezzar. The date of this manuscript cannot now be ascertained; but its text is supposed to be derived from the copies which these Jewish exiles brought with them into India. The present owners could give no precise account of it: some stated that it came originally from Senna in Arabia; others said, it was from Cashmeer. In the manuscript in question Leviticus and the greater part of Deuteronomy are wanting. Mr. Yeates has diligently examined and collated the manuscript with the printed text of the Vander Hooght's edition of the Hebrew Bible: and the result of his investigations is, that the variations in the whole do not exceed forty, and that none of them differ from the common reading as to the sense or interpretation but are merely additions or omissions of a jod or van letter, making vowels full or deficient, according to the known usage of the Hebrew tongue. Even this

علاوہ اِن نسخوں کے ایک عبري قلمي نسخہ توریت کا ریوڈ ڈاکٹر بکینن صاحب کو سنہ ۱۸۰۶ع میں ملیبار میں کالے یہودیوں کے پاس سے دستیاب هوا ملیبار کے یہودي یقینا اُن یہودیوں کے پس ماندہ هیں ، جنکو بخت نصر نے اول مرتبہ جلاوطن کیا تہا ، اِس قلمي نسخہ کي تاریخ ، کہ کب کا لکہا هوا هے ، تحقیق نہیں هوسکتي ، مگر گماں هوتا هے ، کہ اُن نسخوں سے لیا گیا هو گا ، جو اُنکے باپ دادا هندوستان میں اپنے ساتہہ لائے ، جب اُن یہودیوں سے اِس نسخہ کے باب میں پوچہا گیا ، تو وہ اُسکي نسبت کوئي ٹہیک بات بیان نکرسکے ، بعضوں نے کہا کہ صنعاي عرب سے آیا هے ، اور بعضوں نے کہاکہ کشمیر سے ، اِس نسخہ میں کتاب احبار ، اور کتاب استثنا کا بہت ساحصہ نہیں هے ، مسٹر ایٹس صاحب نے ، اندرهوت صاحب کے چہپے هوے نسخہ سے اِس نسخہ کا مقابلہ کیا ، اُسکي تحقیقات کا نتیجہ یہہ هے ، کہ تمام نسخہ میں چالیس سے زیادہ اِختلاف نہیں هیں ، اور اُن میں سے کوئي اِختلاف عام عبارت سے بلحاظ معني اور مراد متن کے تفاوت نہیں رکہتا صرف حرفوں کي کمي یا بیشي کا اختلاف هے ، جنسے بلحاظ مشہور محاورہ یہودي زبان کے الفاظ کامل یا معیوب معلوم هوتے هیں ،

small number of readings was considerably reduced, when compared with the text of Athia's edition, printed in Amsterdam in 1661; so that the integrity of the Hebrew text is confirmed by the important testimony of this valuable manuscript, Four readings are peculiar to this copy, which are not to be found in Dr. Kennicott's edition of the Hebrew Bible.

اور اِتھي آز صاحب کے چھاپے ھوئے نسخہ سے ' جو سنہ ١٦٦١ع میں چھپا تھا اور بھي کم اِختلاف ھیں ' پس اسطرح پر یھودي متن کي صداقت اِس گران بہا نسخہ سے بخوبي ثابت ھوتي ھے ' اور آسکي شہادت بغیر کسي اعتراض کے بہت بڑي ہے ' چار مقام کي عبارتیں اسي نسخہ پر مخصوص ھیں ' وہ عبارتیں ڈاکٹر کني کٹ صاحب کي عبراني بیبل کے نسخہ میں نہیں پائي جاتیں *

It must be borne in mind that as there existed the books of the Old Testament in Hebrew, in like manner there had existed in Hebrew the autograph or original manuscript of the gospel of St. Matthew; but nearly twelve hundred years subsequently it disappeared. The manuscripts of the New Testament that are extant in Greek, are now considered as the originals. I may therefore make a quotation in this place about Greek biblical manuscripts from Horne's Introduction.

یہہ بات بھي جـــانني چاھئے ' کہ جسطرح عہد عتیق کي کتابیں عبراني زبان میں تھیں ' اسیطرح سینٹ متي کي لکھي ھوئي انجیل بھي دراصل عبراني زبان میں تھي ' مگر بارہ سوبرس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ھوگئي ھے ' اور اب عہد جدید کے یوناني زبان کي کتابیں اصلي گني جاتي ھیں ' اسواسطے مناسب ہے ' کہ یوناني قلمي نسخونکا بھي ھارن صاحب کي کتاب سے اِس مقام پر کچھہ ذکر کیا جاوے *

ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ حصہ ۱ باب ۲ فصل ۲

Very few manuscripts contain the whole either of the Old or of the New Testament. By far the greater part have only the four Gospels, because they were most frequently read in the churches; others comprise only the Acts of the Apostles, and the Catholic Epistles; others, again, have the Acts, and Saint Paul's Epistles; and a very few contain the Apocalypse. Almost all of them, especially the more ancient manuscripts, are imperfect, either from the injuries of time or from neglect. All manu-

یوناني نسخے بہت کم ھیں ' جنمیں عہد عتیق اور عہد جدید دونو کي کتابیں موجود ھوں ' بہت سوں میں عـــرف چاروں انجیلیں پائي جاتي ھیں ' کیونکہ وہ نہایت کثرت سے گرجوں میں پڑھي جاتي تھیں ' اور بعض نسخوں میں صرف اعمال حواریین اور کیتھلک نامے ' اور بعض میں اعمال اور سینٹ پال کے نامے اور چند نسخوں میں اپوکلیپس (یعني مشاھدات سینٹ یوحنا) موجود ھیں ' سب نسخے خصوصا زیادہ قدیم نسخے زمانہ

scripts, the most ancient not excepted, have erasures, and corrections; which, however, have not always been effected so dexterously, but that the original writing may sometimes be seen. Where these alterations have been made by the copyist of the manuscript, they are preferable to those made by later hands. These erasures were sometimes made by drawing a line through the word, or what is much worse, by means of the pen-knife. But besides these modes of obliterations, the copyists frequently blotted out the old writing with a sponge, and wrote other words in lieu of it: nor was this practice confined to a single letter or word, as may be seen in the Codex Bezæ. Authentic instances are on record in which whole books have been thus obliterated, and other writing substituted in place of the manuscript so blotted out: but where the writing had already faded through age, they preserved their transcriptions without further erasure.

کے غرور سے یا غفلت سے ناقص ہوگئے ہیں ' تمام نسخوں میں پہلے لکہے ہوئے کومٹّایا ہے اور اُسکو صحیح کیا ہے بعضي جگہہ خوب نہیں مٹّایا ہے ' اسلیئے اصلي لکہا ہوا بہي معلوم ہوتا ہے ' جس مقام پر نقل کرنے والے نے صحیح کیا ہے ' وہ تصحیح بہ‌نسبت اُس تصحیح کے جو بعد کو کي گئي ہے معتبر سمجہي جاتي ہے ' محو کرنا پہلے لکہے ہوئے کا کہیں تو اسطرح پر کیا ہے ' کہ لفظوں پر لکیر کہنچ دي ہے ' اور کہیں چاکو سے چہیلا ہے ' اوراکثر جگہہ لکہنے والینے اسفنج سے مٹّادیا ہے ' اور اُسکي جگہہ اور لفظ لکہدیئے ہیں ' اور اسطرح کا مٹّانا ایک حرف یا لفظ ہي پر موقوف نہیں ہے ' جیسے کہ کوڈکس بیزي کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے ' صحت کے ساتہہ کتابوں میں سندیں پائي جاتي ہیں ' جنسے معلوم ہوتا ہے ' کہ اِسطرح پر ساري کتابیں کي کتابیں مٹّائي جاتي تہیں ' اور اور کتاب بجاے اُس قلمي کتاب کے جو مٹّائي گئي تہي لکہے جاتي تہي مگر جہاں کہیں تحریر بسبب زمانہ دراز کے اُڑگئي تہي ' تو اُنکو بغیر زیادہ مٹّانے کے بدستور قدیم رکہتے تہے ' اور اُسي پر لکہہ دیتے تہے *

These manuscripts are termed Codices Palimpsesti, or Rescripti. Before the invention of ,paper, the great scarcity of parchment in different places induced many persons to obliterate the works of the ancient writers, in order to transcribe their own, or those of some other favourite author in their place: hence doubtless the works of many eminent authors have perished, and particularly

یہہ نسخے کہلاتے ہیں ' کوڈ آئي‌سز پالمپ‌سِستي یا ري‌سکرپٹي (یعني ایک ٹکڑہ جسمیں سے ایک تحریر مٹّائي گئي ' اور اُسکي جگہہ دوسري لکہے گئي) بسبب قلت پارچہ منت (یعني بني ہوئے چمڑے یا کپڑے کتاب لکہنے کے) بہت سے لوگ اگلے مورخوں کي لکہي ہوئي کتابیں مٹّانے لگے ، اس مطلب سے کہ

those of the greatest antiquity; for such, as were comparatively recent, were transcribed to satisfy the immediate want; while those which were already dim with age, were erased. It was for a long time thought, that this destructive practice was confined to the eleventh, twelfth, thirteenth, and fourteenth centuries, and that it chiefly prevailed among the Greeks: it must, in fact, be considered as the consequence of the barbarism which overspread those dark ages of ignorance; but this destructive operation was likewise practised by the Latins, and is also of a more remote date than has usually been supposed.

اپنے یا کسي دوسرے مورخ کي کتاب ' جسکو وہ چاھتے ھیں ' اُسپر نقل کرلیں اِس سبب سے بہت سي کتابیں مشہور مورخوں کي معدوم ھو گئیں ' خصوصا بہت قدیم کتابیں ' کیونکہ زمانہ حال کي کتابیں اُسوقت کي حاجت روائي کو اُن قدیم کتابوں پر ' جو بسبب گذرنے زمانہ کے دھندلي ھوگئي تھیں اور مٹّائي گئي تھیں نقل کرلي گئیں تھیں ' مدت تک یہہ خیال کیا گیا تھا ' کہ یہہ بد استعمال گیارھویں بارھویں تیرھویں چودھویں صدي تک رھا اور بالتخصیص یونان میں جاري تھا ' مگر حقیقت میں یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تھا ' جو اُن جہالت کے زمانوں میں پھیلا ھوا تھا ' چنانچہ یہی بد استعمال رومیوں میں بھي رایج تھا ' اور جیسا کہ عموما خیال کیا گیا تھا ' اُس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اُن لوگوں میں یہہ استعمال جاري رھا *

The total number of manuscripts of the New Testament (whether they have been transmitted to us entire or in fragments) which are known to have been wholly or partially collated, amounts nearly to five hundred; but this number forms only a small part of the manuscripts found in public and private libraries. The result of these collations has shown that certain manuscripts have an affinity to each other, and that their text is distinguished from that of others by characteristic marks; and eminent critics (particularly Griesbach, who devoted the whole of his life to sacred criticism), after diligently comparing the quotations from the New

عہد جدید کے قلمي نسخے پورے یا ناقص ' جو علماء عیسائي کے ھاتھہ آئے ' اور جنسے کل کا یا جزکا مقابلہ کیا گیا ' اُن کل کي تعداد پانسو کے قریب تھي ' اور یہہ تعداد بہت چھوٹا حصہ ھے اُن قلمي نسخونکا ' جو سرکاري اور لوگونکے نج کے کتب خانوں میں پائے جاتے ھیں اُن مقابلونکے نتیجہ سے یہہ ظاھر ھوا ' کہ بعض قلمي نسخے ایک دوسرے سے تسلسل رکھتے ھیں ' اور وہ اور نسخوں سے بلحاظ نشانونکے پہچانے جاتے ھیں ' مشہور علماء محققین عیسائي خصوصا گریس بک صاحب نے ' جسنے اپني تمام زندگي

Testament in the writings of Clement of Alexandria, and of Origen with those made by Tertullian, and Cyprian, have ascertained that, so early as the third century, there were in existence two families, recensions, or editions of manuscripts, or in other words, two entirely different texts of the New Testament. Michaelis has observed that, as different countries had different versions according to their respective languages, their manuscripts naturally resembled their respective versions, as these versions, generally speaking, were made from such manuscripts as were in common use. Five different systems of recensions or editions have been proposed, viz. by Griesbach and Michaelis, by Mathaei, by Mr. Nolan, by Professor Hug, and by Professor Scholz.

تحقیقات مقدس میں صرف کی ' عہد جدید کے اُن فقرات کو ' جو سکندریہ والے کلیمنٹ ' اور اوریجن کی تحریروں میں ہیں ' اُن فقرات سے ' جو ترتلین صاحب اور سائی پیرین صاحب نے لیئے ہیں ' نہایت کوشش سے مقابلہ کرکر دریافت کیا ' کہ بہت ابتداء زمانہ میں یعنی تیسری صدی تک قلمی نسخوں کے دو سلسلہ موجود تھے ' یا اسطرح پر تعبیر کیا جاوے ' کہ دو پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود میں تھے ' میکئلس صاحب نے یہہ دریافت کیا ' کہ مختلف ملکوں میں بموجب اُنکی خاص زبانوں کے مختلف ترجمے عہد جدید کے تھے ' اور اُنکے قلمی نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجموں کے مطابق تھے ' اور یہہ ترجمے ایسے قلمی نسخوں سے بنائے گئے تھے جو عام استعمال میں تھے ' غرضکہ مختلف طور سے پانچ طرح پر ' عہد جدید کی کتابوں کے ڈاکٹر گریس بک صاحب میکئلس نے اور میتھی اور مسٹر نولن نے ' اور پرافسر ھک اور پرافسر سکالز نے قسمیں نکالی ھیں *

The basis of Dr. Griesbach's system is, the division of the Greek manuscripts into three classes, each of which is considered as an independent witness for the various readings which it contains. The value of a reading, so far as manuscript authority is regarded, is decided by Griesbach, not according to the individual manuscript in which it is found, but according to the number of classes by which it is supported. The classes, under which he arranges all the Greek manuscripts, are the following; and to each of which classes is given the appellation of recension or edition.

ڈاکٹر گریس بک صاحب کے قاعدہ کی بموجب عہد جدید کے یونانی نسخے تین قسموں میں منقسم ھوتے ھیں ' اور ھر ایک قسم واسطے اُن مختلف عبارتوں کی جو اُس قسم میں ھیں بطور ایک علاحدہ گواہ کے سمجھا جاتا ھے *

گریس بک صاحب نے کسی عبارت کی معتبریکو جہاں تک کہ قلمی نسخہ کی سند پر لحاظ کی جاتی ھے ' صرف اُسی نسخہ کی بموجب ' جس میں وہ عبارت ھے قرار نہیں دیا ' بلکہ بلحاظ تعداد اُس تمام قسم کے نسخوں کے ' جو اُسکی تائید کرتی

هيں قرارديا هے ' اور وه قسميں جنميں ڈاكٹر گريس بک صاحب نے ' يوناني نسخونكو ترتيب ديا هے ' حسب تفصيل ذيـــل هيں ' اور اِن قسموں ميں كي هر ايک قسم كو نسخه كے نام سے تعبير كرتے هيں *

1. The first class or Alexandrian recension, which is also called the Egyptian recension, comprises those manuscripts, which, in remarkable and characteristic readings, agree with the quotations of the early Alexandrian writers particularly Origen and Clement of Alexandria. After them, the recension was adopted by the Egyptian Greeks. To this class belong the following codices or manuscripts.

١ الكذندرين نسخه اِسكو مصري نسخه بهي كهتے هيں ' اِس قسم ميں وه قلمي نسخے داخل هيں ' جنكي مشهور عبارتيں الكذندريه كے مورخوں كي اُن عبارتوں سے جو اُنهوں نے اپني كتابوں ميں نقل كي هيں مطابقت ركهتي هيں خصوصا اوريجن اور كليمنت الگذندريه والے كي نقل كرده عبارتوں سے ' اور اُنكے بعد اسي نسخه كو مصري يونانيوں نے اختيار كيا تها ' مفصله ذيل نسخے اِس قسم ميں داخل هيں *

Codex Alexandrinus. (Griesbach.)	كوڈكس الكذندرينس گريس بک
The Vatican Manuscript. (Ditto)	ويٹيكن قلمي نسخه گريس بک
Codex Ephræmi. (Dr. Scholz.)	كوڈكس افريمي ڈاكٹر سكالز
Codex Regius 62- (Ditto.)	كوڈكس ريجي اَس نمبر ٦٢ ڈاكٹر سكالز
The Guelpherbytanus A. (Ditto.)	گيوئل فربي ٹينس الف ڈاكٹر سكالز
The Guelpherbytanus B. (Ditto.	گيوئل فربي ٹينس ب ڈاكٹر سكالز
Codex Borgiæ. (Ditto)	كوڈكس بارجي ڈاكٹر سكالز
Codex Regius 72. (Griesbach.)	كوڈكس ريجي اَس نمبر ٧٢ گريس بک
Codex Regius 14. (Ditto.)	كوڈكس ريجي اَس نمبر ١٤ ايضا
Codex Medicæus. (Ditto.)	كوڈكس مڈي سي اَس ايضا
Codex Regius 305. (Ditto.)	كوڈكس ريجي اَس نمبر ٣٠٥ ايضا

The Alexandrian recension is followed by the undermentioned versions.

يهه ترجمے جنكا آگے بيان آتا هے اسي الگذندرين نسخه كے پيرو هيں *

The Coptico Memphitic.	كاپٹيكو ميئم فيٹک
The Coptico Basmuric.	كاپٹيكو باسنيورک
The Coptico Sahidic.	كاپٹيكو سهيڈک
The Ethiopic.	اتهيوپک
The Armenian.	آرمينين
The Syro-Philoxenian.	سائيرو فلاک سينين

The Occidental or Western recension is that which was adopted by the Christians of Africa, Italy, Gaul, and the west of Europe generally.

This Recension is followed by the following manuscripts.

The Codex Alexandrinus, in the Acts of Apostles and the Catholic Epistles.

The Codex Bezæ or Cantibrigensis.

The Codex Regius 314. (Griesbach.)

The Codex Regius 50. (Ditto.)

The Codex Regius 379. (Ditto.)

The Codex Leicestrensis.

The Codex Vindobonensis.

The Codex Vaticanus, 360. (Griesbach.)

The Codex Vaticanus, 2. (Ditto.)

The Codex Regius 177.

The Codex Regius 375.

With these manuscripts sometimes harmonize the Sahidic versions, made in the fourth century, the Syriac version of Jerusalem, and the readings in the margin of the Syro Philoxenian version; as also the Old Latin versions, which were in use before the Vulgate version. With this edition also coincides the Vulgate Latin version, which is followed by Isidore, Bishop of Seville, Remigius, Bede, Rabanus Maurus, Haymo, Anselm, Pietro, Daimiani, Bernard, and all subsequent writers in communion with the Latin Church for the last thousand years, as well as the Lectionaries, and other Ecclesiastical books of that church.

٢ آکسي ڈنٹل یا ویسٹرن (یعني مغربي نسخه) یهه وه نسخه هے ' جو افریقه اور اٹلي اور گال اور مغربي یورپ میں مروج تها ' اِس نسخه کے پیرو یهه نسخه هیں

کوڈکس الکذنڈرینس اعمال حوارییں ' اور کیتهلک ناموں میں

کوڈکس بیزي یا کین ٹي بري جینسس

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣١٤ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ٥٠ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣٧٩ ایضا

کوڈکس لیسس ٹرین سس

کوڈکس وندو بانن سس

کوڈکس واٹیکینس نمبر ٣٦٠ گریس بک

کوڈکس واٹیکینس نمبر ٢ گریس بک

کوڈکس ریجي آس نمبر ١٧٧

کوڈکس ریجي آس نمبر ٣٧٥

اِن نسخوں سے بعض جگهه سهدک ترجمه جو چوتهي صدي میں هوا ' اور یروشــــالم والا سریا زبان کا ترجمه ' اور وه عبارتیں جو سیرو فلاک سینین ترجمه کے حاشیه میں هیں متفق هوتي هیں اور وه پرانے رومي ترجمے بهي جو ولگٹ ترجمے سے بیشتر مستعمل تهے ' مطابقت رکهتے هیں ' اِسي دور صاحب بشپ سول کے ' اور رمي جي آس صاحب ' اور بیڈ صاحب ' اور ربنس مارس صاحب ' اور هیمو صاحب ' این سلم صاحب ' اور پیرو دیمني صاحب اور برنرڈ صاحب ' اور اور پچهلے مورخ ' جو هزار سال گذشته میں رومي گرجي سے علاقه رکهتے تهے ' جس ولگٹ رومي ترجمے کي پیروي کرتے تهے ' وه بهي اِس نسخه سے مطابقت رکهتا هے ' اور اسیطرح

درسي كتابيں ' اور اُس گرجي كي مذهبي
كتابيں سب اسي نسخه كے مطابق هيں *

3. The Byzantine or Oriental Recension or Edition. Towards the end of the fourth century, and during the fifth and sixth centuries, critics have observed a text differing from the two first, which they call by the above name, because it was in general use in Constantinople, after that city had become the Capital, and the Metropolitan see of the Eastern Empire.

۳ بائيزين تاين ' يا اوري اينتل (يعني
مشرقي نسخه) چوتهي صدي كے اخير '
اور پانچويں اور چهتي صدي كے درميان
ميں ' محققين نے ايک ايسا نسخه تلاش
كيا ' جو اگلے دو نسخوں سے مختلف هے '
اور اُنهوں نے اُس نسخه كا يهه نام ركها هے '
جو اُوپر مذكور هوا ' اِسليئے كه اُسكا
قسطنطنيه ميں جسكا نام بائيزين تاين هے '
عموما مستعمل تها ' اُس زمانه ميں جبكه
يهه شهر مشرقي شهنشاهي پوپ كا دار الخلافة
هوگيا تها *

With this edition are closely allied those of the neighbouring provinces, whose inhabitants were subject to the spiritual jurisdiction of patriarch of Constantinople. The readings of the Byzantine Recension are those which are most commonly found in the printed Vulgate Greek text, and are also most numerous in the existing manuscripts which correspond to it. Griesbach reckons upwards of one hundred manuscripts of this class, which minutely harmonize with each other. On account of the many alterations, that were unavoidably made in the interval between the fourth and fifteenth centuries, Michaelis proposes to divide the Byzantine edition into ancient and modern; but he does not specify any criteria by which we can determine the boundaries between these two classes.

اِس نسخه سے اِس شهر كے قريب كے
صوبونكے سب نسخے مطابق هيں ' جهاں
كے باشندے قسطنطنيه كے پوپ كے روحاني
تسلط كے مطيع تهے ' عبارتيں بائيزين تاين
نسخه كي وه عبارتيں هيں ' جو چهپي
هوئے ولگت يوناني نسخه ميں اور
موجوده نسخوں ميں جو اُسكے مطابق هيں '
نهايت كثرت سے پائي جاتي هيں '
گريسبک صاحب نے ايک سو سے زياده
اِس قسم كے نسخے شمار كيئے هيں ' كه جو
آپس ميں بخوبي متفق هيں ' بسبب
بهت سے اختلافات كے ' جو عرصه دراز
ميں ابتداے چوتهي صدي سے ' پندهرويں
تک بغير هوئے نهيں ره سكتے تهے ' ميكئلس
صاحب نے بائيزين تين نسخه كو ' قديم نسخه
اور جديد نسخه ميں تقسيم كيا هے ' مگر
كوئي قاعده مقرر نهيں كيا ' جس سے هم اُن
دونوں قسمونكو تميز كرسكيں '

The Byzantine text is found in the four Gospels of the Alexandrine manuscript; it was the original of the Sclavonic

الكذندرين
نسخے ميں ' جو چاروں انجيليں هيں اُن
ميں بائيزين تاين نسخه كي مطابقت پائي

or Old Russian version, and was cited by Chrysostom, and Theophylact, Bishop of Bulgaria. Michaelis, besides the three foregoing editions, has instituted one other edition, in which is comprehended the fourth class of manuscripts.

جاتي هے ' پرانے روسي ترجمه کي اصل بهي يهي نسخه معلوم هوتا هے ' کريزآسٹم اور تهيوفليکٹ صاحب بشپ بلگيريا نے اس نسخه کي عبارتونکو بطور سند کے ليا هے ' علاوه اسکے ميکئلس صاحب نے ايک اور قسم کا نسخه ' ان تين قسموں پر زياده کيا هے ' جو چوتهي قسم شمار کي جاتي هے *

4. The Edessene edition is the Peschito or Old Syriac version of the Old Testament so named; it differs from the three preceding recensions. Griesbach has therefore made it an independent class. Although the readings of the Western, Alexandrine, and Edessene editions sometimes differ, yet they very frequently harmonize with each other. A reading confirmed by three of them is supposed te be of the very highest authority; yet the true reading may sometimes be found only in the fourth.

۴ ادسّيني نسخه ' پشيتو يا پرانا سريا زبان کا ترجمه عهد جديد کا ' ان اگلے تين نسخوں سے اختلاف رکهتا هے ' اسليئے ميکئلس صاحب نے ' گريس بک صاحب کے بعد ايک اور نسخه قرار ديا هے ' جسکا يهه نام مذکوره بالا هے ' اگرچه مغربي اور سکندريه اور ادسيني نسخونکي عبارتيں ' بعض اوقات اپس ميں اختلاف رکهتي هيں ' مگر پهر بهي اکثر آن ميں مطابقت پائي جاتي هے ' کوئي عبارت جو ان تينوں کي سند سے استحکام پاوے ' وه عبارت نهايت مستند ماني جاتي هے ' اسپر بهي صحيح عبارت بعضي دفعه صرف چوتهے نسخه هي ميں ملتي هے *

Widely different from all the preceding theories, is the system of recension proposed by the learned (Roman Catholic) Professor Hug, of Tribourg, who affirms the existence of three recensions or editions, and divides the history of the sacred text of the New Testament into three periods, viz.

پروفيسرهگ صاحب رومن کيتهلک نے ' تمام ترتيبوں کے برخلاف نسخوں کي ترتيب تجويز کي هے ' اور تين نسخوں کے وجود کا اقرار کرتے هيں ' اور نيوتسمنٹ کے متن کي تاريخ کوتين زمانوں پر تقسيم کرتے هيں *

1. The First Period comprises the history of the text of the New Testament, from the time when its several books were written to the third century. That text, according to the testimony of

اول وه جو ابتدا سے تيسري صدي تک کے لکهے هوے هيں ' مگر کليمنٹ صاحب اسکندريه والے ' اور اوريجن صاحب اور اريني آس صاحب ' اور اور قدما بيان کرتے

هارن صاحب کا انٹروڈکشن مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحه ۶۳

Clement of Alexandria, Origen, Ireneus, and other fathers, was early the object of imprudent or rash alterations; although their statement were greatly exaggerated, yet the fact is certain, that such alterations were actually made; and the text thus altered, was, according to Hug, what is commonly termed the Common edition. Though almost everywhere the same, this edition had two forms, a little different, one of which corresponds with Griesbach's Western recension, and the other with his Special Asiatic Instruments, and particularly with the Peschito or Old Syriac version.

2. Second Period.—The defects of the common edition having been perceived about the middle of the third century, three learned men, severally, and independently, though nearly simultaneously, undertook the arduous task of purifying the text, and of restoring it to its first form, by the aid of manuscripts, viz. Origen in Palestine, Hesychius in Egypt, where he was a Bishop, and Lucian, a priest of Antioch, in Syria. The work of Hesychius was generally received in Egypt, and became the source of Alexandrine family: that of Lucian which was better known, and has sometimes been termed the Editio Vulgata or Luciana, was introduced into divine worship in Syria, in Asia Minor, in Thrace, and at Constantinople; and that of Origen, having been made in his old age, and left for publication by his pupils, was confined within Palestine, where it was soon superseded by the edition of Lucian, and in no long time was entirely lost.

هیں ' که ابتدا میں وہ نسخے بے تمیزي کے ساتهه تبدیلیونکي جاے نظر تهے ' اگرچه اُنکے بیانات بہت مبالغه سے بهرے هوئے هیں ' تاهم یهه بات تحقیق هے ' که اُن میں تبدلّات کیئے گئے تهے ' هگ صاحب کے قول بموجب یهه تبدیل شدہ نسخه وہ هے ' جو کامّن یعني عام نسخه پکارا جاتا تها ' اگرچه عموما یهه نسخے آپسمیں ایک سے هیں مگر پهربهي دوطرح کے اور کچهه ایک آپسمیں مختلف هیں ' اُن میں سے ایک قسم گرِیس بک صاحب کے مغربي نسخه کي مطابق هے ' اور دوسرے اُس سے ' جسکو اِدّسِیِن نام دیا گیا هے *

دویم وہ زمانه جب اِن نسخوں کي تصحیح هوئي ' جبکه اِس عام نسخه کي جو کامّن کهلاتا تها ' تیسري صدي میں خرابیاں معلوم هوئیں تو تین شخص جو بڑے عالم تهي ' اِس نسخه کے صحیح کرنے پر مصروف هوئے ' تا که قلمي نسخونکي مدد سے اِسکو اصلي صورت پر بحال کریں چنانچه اورِیجن صاحب نے بمقام فلسطین اور هسي چِیس صاحب نے مصرمیں جهاں کے وہ بشپ تهے ' اور لوشین صاحب نے سریا میں ' یهه کام شروع کیا ' هسي چیس صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها ' وہ مصر میں عموما تسلیم هوا ' اور الکذندرِین نسخے اُسي سے نکلے هیں ' اور لوشین صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها وہ زیادہ مشهور هوا ' اور سریا اور ایشیامائینر اور تهریس اور کانسٹنٹِن اوپل میں پهیل گیا ' اور بعض اوقات اُسکو عام نسخه کهتے تهے ' اوریجن صاحب نے جو نسخه صحیح کیا تها ' وہ اُنکے بعد اُنکے شاگردوں نے مروج

کیا ' مگر صرف فلسطین میں اُسکا رواج هوا' اور پهر بسبب مروج هونے لوشین صاحب کے نسخه کے بالکل معدوم هو گیا *

3. The Third Period of the history of the text of the New Testament embraces the variations made therein, from the threefold recension in the third century, to our own time.

سویم وہ زمانه هے ' جسمیں تیسري صدي کے دوچند و سه چند نسخوں سے همارے زمانه تک اختلافات هوگئے هیں '

It must be observed that by the division of the manuscripts of the Scriptures into proposed editions or recensions as above indicated, the object which the learned had in view was to be able, by these investigations, to distinguish an authentic manuscript from a spurious one and a correct reading from a wrong one. The necessity for such critical researches, arose either from the loss of the autographs or original writings of the apostles, or from the loss of those copies which might have been examined by the apostles themselves, and would have enabled a decided opinion to be at once pronounced with regard to the genuineness of any particular reading.

جاننا چاهیئے که کتابهائے اقدس کے قلمي نسخوں کے مذکورہ بالا خاندانوں میں ' تقسیم کرنے سے عالموں کا مطلب یهه تها ' که اِس تحقیقات سے ایک صحیح اصلي قلمي نسخه کو ایک غیر اصلي نسخه سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکیں ' ضرورت اِن نکته چیں تلاشوں کي خواہ تو حواریوں کے اصلي تحریروں کے جاتے رهنے سے پیدا هوئي یا اُن نسخوں کے جاتے رهنے سے ' جو نسخے خود حواریوں نے امتحان کرلیئے تهے ' اور جنکي اصلیت پر اُنهوننے اپني تحقیق رائے ظاهر کي تهي *

Now it seems proper to make some mention here about those Codices with which the learned divines had occasion to deal in their investigations for the purpose above mentioned; and the following passages on the subject from "Horne's Introduction" are given accordingly.

اب مجکو مناسب معلوم هوتا هے ' که اُن کوڈکسوں کا کچهه بیان کروں ' که جنسے عالموں کو مطلب مذکورہ بالا کي تحقیق میں کام پڑا تها ' چنانچه جو بیان اگے اتے هیں وہ هارن صاحب کے انٹروڈکشن سے لیئے گئے هیں *

Account of manuscripts containing the Old and New Testament.

بیان قلمي نسخوں کا جنمیں عهد عتیق اور عهد جدید هے

1. The Alexandrian manuscript. This manuscript contains all the books of the Old and New Testament; all the Christian divines consider it to be very ancient and trustworthy. It con-

۱ کوڈکس الکذنڈرینی مینیو سکرپٹس (یعني سکندریه کا یوناني قلمي نسخه) اسمیں عهد عتیق اور عهد جدید کي سب کتابیں هیں ' تمام علماء عیسائي

sists of four volumes, three of which include the books of the Old Testament, and the fourth comprises those of the New Testament, together with the first Epistle of Clement to the Corinthians, and certain Psalms of Solomon, which are now rejected as apocryphal.

اس نسخه کو نهايت معتبر اور نهايت قديم جانتے هيں ' يهه نسخه چار جلدوں ميں هے ' تين جلدوں ميں عهد عتيق کي کتابيں هيں ' اور چوتهي جلد ميں عهد جديد کي معه نامه اول کليمنت بنام کارنتهينز ' اور زبور سليمان جنکو اب خارج کرديا هے *

It contains all the four Gospels, but they are not perfect. There is wanting in the New Testament as far as Matthew XXV. 6.; likewise from John VI. 50 to VIII. 52., and 2. Corinthians IV. 13, to VII. 7. The Psalms are preceded by the Epistle of Athanasius to Marcelinus, and followed by a catalogue, containing such Psalms as are to be used in prayer for each hour, both of the day, and of the night. The eleventh of the Hymns in which the catalogue also contained, was praise of Mary: the arguments of Eusebius are annexed to the Psalms, and his canons to the Gospels.

اس نسخه ميں چاروں انجيليں هيں مگر پوري نهيں هيں متي کي انجيل ابتدا سے باب ٢٥—٦ تک نهيں هے ' اور يوحنا کي انجيل باب ٦ — ٥٠ سے باب ٨—٥٢ تک نهيں هے ' اور نامه دويم کارنتهينز باب ٤ — ١٣ سے ساتويں باب ورس ٧ تک نهيں هے ' زبور سے پهلے ايک نامه اتهانيسيس کا بنام مارسيلينس ' اور اسکے بعد ايک فهرست ايسي زبوروں کي جو دن رات کے هر گهنته کي نماز ميں استعمال کيجاتي تهيں مندرج هے ' اور چند همز (يعني دهرم گيت بهي) اس فهرست ميں تهے ' اور ان ميں سے گيارهواں حضرت مريم کي تعريف ميں تها ' اور دلايل يوسئبيس زبوروں پر اور اسکے قواعد انجيلوں پر لگائے هيں *

Some Christian doctors have much extolled this manuscript, while others have had a much lower opinion of it; for instance, Wetstein was one of its most strenuous adversaries.

بعض عالموں عيسائي نے اس نسخه کي بهت تعريف کي هے ' اور بعضوں نے مذمت کي هے ' چنانچه وتستين صاحب اس نسخه کي مذمت کرنے والوں کے سردار تهے *

The learned do not agree also in this point, where and when this manuscript was written, and by whom. Grabe and Scholz think it was written before the end of the fourth cen-

اسبات ميں بهي اختلاف هے ' که يهه نسخه کهاں کا لکها هوا اور کسکا لکها هوا اور کب کا لکها هوا هے ' گريب صاحب اور سکالز صاحب اسکو اخير چوتهي صدي

tury, Wetstein refers it to the fifth; Dr. Sembler, to the seventh; Michaelis, to the eighth; and Audin to the tenth, while Montfaucon is of opinion that no Greek manuscript can be said, with any degree of probability, to belong to an earlier date than the sixth century.

سے پہلے کا لکہا ہوا بیان کرتے ہیں ' اور وتسیٹن صاحب پانچویں صدي کا ' اور ڈاکٹر سیمبلر صاحب ساتویں صدي کا ' اور مئیکلس صاحب آٹھویں صدي کا ' اور آڈن صاحب دسویں صدي کا ' مونٹ فاکن صاحب کہتے ہیں کہ کوئي یوناني نسخہ چھٹی صدي کے قبل کا غالبا نہیں ہے *

This manuscript originally belonged to Cyrillus Lucaris, a native of Crete, and patriarch of Constantinople; he sent it as a present to King Charles I. by Sir Thomas Rowe, ambassader from England to the Grand Seignor, in the year 1628. It was deposited in the British Museum library in 1753, in which it is still preserved.

یہہ نسخہ در اصل سریلس لوکرس جزیرہ کریٹ کے باشندہ کا تہا ' جو کانسٹین ٹاین آوپل کا پٹیري ارک (یعني بڑا پادري تہا) اوسنے معرفت سر تامس رو صاحب کے جو ایلچي انگلستان کے تہے ' سنہ ۱۶۲۸ع میں بادشاہ چارلس اول کو یہہ نسخہ نذر بہیجا ' سنہ ۱۷۵۳ع میں برٹش موزیم کے کتب خانہ میں داخل ہوا ' کہ وہاں اب تک موجود ہے *

2. The Codex Vaticanus.—The Roman edition of the Septuagint printed in 1590, exhibits the text of this manuscript; and in the preface to that edition it is stated to have been written before the year 387, i. e. towards the close of the fourth century. Professor Hug proves this manuscript to have been written in the early part of the fourth century; Bishop Marsh points it to the latter part of the fifth century; and Montfaucon and Blanchine consider it to be of the fifth or sixth century.

۲ کوڈکس واٹیکنس (یعني وہ نسخہ جو واٹیکن محل میں تہا) رومي ترجمہ سپٹواجنٹ کا جو سنہ ۱۵۹۰ع میں چہپا اُس میں اس نسخہ کا متن ہے اور اس رومي نسخے کے دیباچہ میں لکہا ہے ' کہ یہہ نسخہ پیشتر سنہ ۳۸۷ع یعني چوتہي صدي کے اخیر کا لکہا ہوا ہے ' پروفسر ھگ صاحب اِس نسخہ کو چوتہي صدي کے ابتدا کا لکہا ہوا کہتے ہیں ' اور بشپ مارش صاحب پانچویں صدي کے اخیر کا ' اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کاین صاحب پانچویں یا چہٹي صدي کا '

It is very surprising to find that notwithstanding both of these manuscripts viz. the Codices Alexandrinus and Vaticanus, are very ancient, and contain the same number of books, yet they differ so much from each other in their texts, that no two manuscripts

با این ہمہ تعجب یہہ ہے ' کہ یہہ دونوں نسخے یعني کوڈکس الکذندرین اور کوڈکس واٹیکنس ' باوجود قدیمي ہونے کے ' اور باوجود اِسکے کہ دونوں میں کتابوں کي تعداد برابر ہے '

could ever be found with such variations between themselves.

The Old Testament in this manuscript wants the first 46 chapters of Genesis, and 32 Psalms viz. from Psa. CV. to Psa. CXXXVII.; and the New Testament wants the latter part of the Epistles to the Hebrews, viz. all after chap: IX. v. 14, and also the Epistles of St. Paul to Timothy, Titus, and Philemon, and the whole book of Revelation; it appears however that some one has supplied this deficiency in the fifteenth century. In many places words seem to have been effaced, and resupplied.

Both the above manuscripts do not exhibit the asterisks of Origen, which he had affixed to them when he collated several manuscripts; and which Dr. Kennicott observed, is one proof that they were not taken either from the original edition of Origen, or from its dependent copies which were executed in his time: it is therefore argued that they were made from those copies which did not contain those asterisks, and at a time long after Origen, when copyists had given up the practice of annexing those asterisks to their copies. In short this manuscript is also very ancient, and holds the same dignity and honor with the Alexandrian. It is now kept deposited in the library of the Vatican at Rome.

Account of manuscripts (entire or in part) containing the Septuagint or Greek version of the Old Testament.

1. The Codex Cottonianus is a very ancient and correct manuscript,

آپس میں اسقدر مختلف هیں ' کہ کسي قلمي دو نسخوں میں ایسا اِختلاف نہوگا *

اِس نسخہ عہد جدید میں چھیالیس باب اول سے کتاب پیدایش کے نہیں هیں اور ۳۲ زبور ۱۰۵ سے ۱۳۷ تک نہیں هیں ' عہد جدید میں نامہ عبرانیاں کا پچھلا حصہ یعني باب ۹ — ۱۴ سے اخیر تک نہیں ہے ' اورسینٹ پال کے نامے بنام تمتھي اور طبطوس اور فلیمن اور تمام مشاهدات یوحنا نہیں هیں ' مگر پندهرویں صدي میں کسي نے اُنکو لکھہ کرشامل کردیا ہے ' بہت جگہہ سے لفظ مٹّے هوئے اورپھر درست کیئے هوئے هیں *

ان دونوں نسخوں میں کوئي نشان اُن نشانوں میں سے ' جو اوریجن صاحب نے بروقت مقابلہ کے مقرر کیئے تھے نہیں هیں اس سبب سے ڈاکٹر کنّي کت صاحب یہہ دلیل پکڑتے هیں ' کہ یہہ دونو نسخے نہ اصل نسخہ اوریجن صاحب سے اور نہ اُسکي اُن نقلوں سے ' جو قریب اُسکے زمانہ کے هوئي تھیں لکھے گئے هیں ' بلکہ مدت کے بعد اُن نقلوں سے جنمیں وہ نشان نہ تھے ' اور نقل نویسوں نے وہ نشان لکھنے موقوف کردیئے تھے نقل هوئے هیں ' غرضکہ یہہ قلمي نسخہ بھي بہت پرانا ہے ' اور کوڈکس الکذندریں کے هم پایہ ہے *

بیان قلمي نسخوں کا جو پورے یا جزوي هیں ' جن میں سپٹواجنت (یعني یوناني ترجمہ عہد عتیق کا ہے)

۱ کوڈکس کاٹونینَس ' یہہ ایک بہت قدیم اور صحیح نسخہ ہے ' مگر اب اُسکے چند

but only a few leaves of it now remain, the rest having been consumed by a fire which took place at Cotton's House in Westminister where it was preserved. It is acknowledged to have been written towards the end of the fourth or in the beginning of the fifth century; and it seldom agrees with any manuscript or printed edition, except the Codex Alexandrinus which we have already noticed.

2. 3. The Codex Sarravianus, and Colbertinus are distinct parts of the same manuscript. The Codex Sarravianus is defective in those very leaves viz. seven in Exodus, thirteen in Leviticus, and two in Numbers, which are found in the Colbertine manuscript. These two codices may be referred to the fifth or sixth century. To some paragraphs of the book of Leviticus, titles or heads have been prefixed, evidently by a later hand.

4. The Codex Cæsareus (which is also frequently called the Codex Argenteus, and Codex Argenteo-Purpureus, because it is written in silver letters on purple vellum), is preserved in the Imperial library at Vienna. It consists of twenty six leaves only, the first twenty four of which contain a fragment of the book of Genesis, viz. from Chap. III. 4, to Chap. VIII. 24.: the two last contain a fragment of Saint Luke's Gospel, viz. Chap. XXIV. verses 21-49. It is assigned to the end of the fifth or the beginning of the sixth century.

ورق رہ گئے ھیں ' باقي سب اُس آگ میں جلگئے ' جو بہ مقام ویسٹ مینستر کاٹن صاحب کے گھر میں جہاں وہ رکہا ہوا تہا لگي تہي ' اُسکو چوتہي صدي کے انجام ' یا پانچویں صدي کے شروع کا لکہا ہوا مانا جاتا ہے ' اور کسي قلمي نسخہ یا چہپی ہوئے نسخہ سے بجز کوڈکس الکذندرینس کے جسکا ہم ابہي بیان کرچکے ھیں ' یہہ نسخہ مطابقت نہیں رکہتا *

۲ و ۳ کوڈکس سارا وئنس ' اور کال برٹینس یہہ دونوں ایک ھي نسخہ کے ٹکڑے ھیں کوڈکس سارا وئینس میں کتاب خروج کے سات ورق ' اور کتاب احـــبار کے تیرہ اور کتاب اعداد کے دو ورق نہیں ھیں ' مگر یہہ ورق کوڈکس کال برٹینس میں موجود ھیں ' اِن دونوں نسخوں کو پانچویں یا چہٹي صدي کا لکہا ہوا کہا جاسکتا ہے ' کتاب احبار کے چند فقروں کے اغاز کے لفظ علانیہ زمانہ حال کے لکہے ہوئے ھیں *

۴ کوڈکس سي ساریس ' جسکو کوڈکس ارجین تیس ' اور کوڈکس ارجنٹیو پرپیوریس بہي اکثر اس وجہہ سے کہتے ھیں ' کہ وہ روپہلي حرفوں سے ارغواني چمڑے پر لکہے ہوئي ہے ' یہہ نسخہ شہنشاھي کتب خانہ میں بمقام وینا رکہا ہوا ہے ' اسمیں صرف چہبیس ورق ھیں ' جنمیں سے اول کے چوبیس ' کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا ہے ' جسمیں باب ۳ — ۴ سے باب ۲۴ آیت ۸ تک ہے ' باقي دو صفحہ سینٹ لوک کے انجیل کا ٹکڑا ہے ' جسمیں باب ۱۴ کي آیت ۲۱ سے آیت ۴۹ تک ہے ' اِس نسخہ کو پانچویں یا چہٹي صدي کا لکہا ہوا اقرار دیا جاتا ہے *

5. The Codex Ambrosianus derives its name from the Ambrosian library at Milan, where it is preserved; it is probably as old as the seventh century. The accents and spirits in this manuscript have evidently been added by a later hand.

۵ کوڈکس ایمبروسیئنس ' اِس نسخہ کا یہہ نام کُتب خانہ ایمبروسین واقع مقام ملن سے نکلا ھے ' جہاں وہ رکہا ہوا ھے ' غالبا وہ ساتویں صدی کا ہے ' اِس نسخہ میں لہجہ اور دیگر علامات سے علانیہ معلوم ہوتا ہے ' کہ زمانہ حال کے کسی شخص نے زیادہ کیا ھے ٭

6. The Codex Coislinianus consists of two hundred and twenty six leaves of vellum, and it formerly contained the Octateuch (that is the five books of Moses, and those of Joshua, Judges, and Ruth), the two books of Samuel and the two books of Kings. The accents and spirits have likewise been added also in this manuscript by a recent hand. It is referred to the sixth, or at the latest to the seventh century.

۶ کوڈکس کائیس لینی اِینس میں دوسو چھبیس ورق چمڑے کے ھیں ' اور اِسمیں سابق میں پانچ کتابیں موسی ' اور کتابہاء یوشع اور قضات ' اور رعوت ' اور دو کتابیں سموئیل ' اور دوکتابیں سلاطین کی ھیں ' اِس نسخہ میں بھی زمانہ حال کے کسی شخص نے لہجوں اور دیگر علامات کو زیادہ کیا ھے ' یہہ نسخہ چھٹی یاکم سے کم ساتویں صدی کا لکہا ہوا ٹھرایا جاتا ھے ٭

7. The Codex Basileo Vaticanus, which is imperfect at the beginning and end, is supposed to have been executed in the ninth century. Dr. Holmes considers it to be a manuscript of considerable value and importance, as it contains some valuable lections which are nowhere else to be found.

۷ کوڈکس بےسی لیووی ٹیکینس کو ' نویں صدی کا لکہا ہوا خیال کیا جاتا ھے ' اور یہہ نسخہ آغاز اور انجام میں ناکامل ہے ڈاکٹر ھالمس صاحب اِس نسخہ کو بہت باوقار اور امراھم کا سمجھتے ھیں ' چنانچہ اسمیں چند ایسی عمدہ عبارتیں پائی جاتی ھیں ' جو اور کسی جگہہ نہیں پائی جاتیں ٭

8. The Codex Turicensis is a manuscript of the book of Psalms, the writing of which proves it to have been executed in the eleventh century. The portions of the Psalms wanted in this manuscript are Psal. I.—XXV.; XXX. .1—XXXVI. 20.; XII. 5.—XLIII. 2.; LVIII. 13.—LIX. 4.; LXIV. 11.—LXXI. 4.; XCII. 3.—XCIII. 7.; and XCVI. 12.—XCVII. 8.

۸ کوڈکس ٹیوری سیڈنسس ' کتاب زبور کا نسخہ ھے ' جسکی تحریر سے یہہ ثابت ہوتا ہے ' کہ یہہ نسخہ گیارھویں صدی کا لکہا ہوا ہے ' اِس نسخہ میں جو حصے زبور کے نہیں ھیں وہ یہہ ھیں ' زبور باب ۱ سے باب ۲۵ تک اور باب ۳۰—۱ سے باب ۳۶—۲۰ تک اور باب ۴۱—۵ سے باب ۴۳—۲ تک اور باب ۵۸—۱۳ سے باب ۵۹—۴ تک اور باب ۶۶—۲ سے باب ۷۱—۴

تک اور باب ۹۲—۳ سے باب ۹۳—۷ تک
اور باب ۹۶—۱۲ سے باب ۹۷—۸ تک*

Account of the principal manuscripts containing the New Testament entire or in part.

Before entering on a description of these manuscripts Mr. Horne makes the following observations: -The autographs or original manuscripts of the New Testament, which were written either by the Apostles themselves, or by amanuenses under their immediate inspection, have long since perished; and we have no information whatever concerning their history. The pretended autograph of Saint Mark's Gospel at Venice is now known to be nothing more than a copy of the Latin version, and no existing manuscripts of the New Testament can be traced higher than the fourth century; and most of them are of still later date. Some contain the whole of the New Testament; others comprise particular books or fragments of books; and there are several which contain, not whole books arranged according to their usual order, but detached portions or lessons appointed to be read on certain days in the public service of the Christian church; from which again whole books have been put together. These are called Lectionaria and are of two sorts: 1. Evangelisteria, containing lessons from the four Gospels, and 2. Apostolos, comprising lessons from the Acts and Epistles, and sometimes only the Epistles themselves. When a manuscript contains both parts, Michaelis says that it is called Apostolo-Evangelion. Forty six Evangelisteria

بیان متقدم نسخوں کا جس میں
نیوٹسٹیمنٹ پوری یاجزوی ہے

ان نسخونکا احوال بیان کرنے سے پیشتر ' هارن صاحب نے درباب آن کے یهه گفتگو لکهي هے ' که عهد جدید کے وہ اصلي نسخے جنکو خود حواریوں نے لکها تها ' یا آن شخصوں نے که جنکا لکها آن کے ملاحظه میں گذرا مدت سے معدوم هو گئے هیں آنکي تاریخ کے باب میں هم کسي طرح کي اطلاع نهیں رکهتے ' مقام وینس میں جس نسخه کو سینت مارک کي اصلي انجیل بتاتے تهے ' وہ نسخه رومي ترجمه کا صرف ایک نسخه هے ' اور عهد جدید کے موجود نسخوں میں سے کوئي نسخه چوتهي صدي سے پیشتر کا نهیں پایا جاسکتاهے ' اور آسکے بهت سے نسخے اس سے بهي پچهلے زمانه کے هیں ' بعض نسخونمیں عهد جدید بالکل هے ' اور بعض میں خاص کتابیں هیں یا خاص ٹکڑے هیں ' اور بهت سے ایسے نسخے هیں که جن میں بموجب معمولي ترتیب کے پوري کتابیں نهیں مرتب هیں بلکه ایسے متفرق حصے یا وعظ هیں جو گرجه عیسائي میں معین دنوں کي عام نماز میں پڑهے جاتے تهے ' اور وعظوں اور متفرق حصونکي پوري کتابیں جمع کي گئي هیں ' آنکو لکشنئیریا (یعني وعظ کي کتابیں) کهتے هیں ' اور یهه دو قسم کي هیں (اول) ایوین جلسٹیریا جنمیں چاروں انجیلونمیں کے وعظ هیں ' اور (دویم) ایپاس ٹولس که جنمیں اعمال اور نامونمیں

were collated by Griesbach for the four Gospels of his edition of the New Testament; and seven Lectionaria or Apostoli, for the Acts and Epistles. Some manuscripts, again, have not only the Greek text, but are accompanied with a version, which is either interlined, or is in a parallel column; these are called Codices Bilingues. The greatest number is in Greek and Latin; and Latin version is, in general, one of those which existed before the time of Jerome. As there are extant Syria-Arabic, and Gothic-Latin manuscripts, Michaelis thinks it probable that there formerly existed Greek-Syriac, Grec' -Gothic, and other manuscripts of that kind, in which the original and some version were written together. Where a transcriber, instead of copying from one and the same ancient manuscript, selects from several those readings, which appear to him the best, the manuscript so transcribed is termed a Codex Criticus.

The following are the manuscripts of the New Testament.

کے وعظ هیں اور بعض اوقات صرف نامے هي هیں ' جبکه کسي نسخه میں یهه دونوں حصے هوتے هیں ' تب اُسکو ڈاکٹر میکئلس صاحب ایپاسٹولواي وین جیلین کے نام سے پکارتے هیں ' ڈاکٹر گریس بک صاحب نے ۴۲ ایوین جیلس ٹیریا (یعني انجیلوں میں کے وعظ کي کتابوں اور سیوین لکشنیریا کا) اپنے نسخه عهد جدید کي چاروں انجیلوں کے واسطے مقابله کیا ' اور چند نسخوں میں صرف یوناني متن هي هے ' مگر آنکے ساتهه ایک ترجمه بهي هوتا هے ' خواه متن کي هر ایک سطر کے نیچے لکها هوا هوتا هے خواه آدهے صفحه میں مقابل متن کے لکها هوا هوتا هے ' ایسے نسخوں کو کوڈائیسز بلن گیوس کهتے هیں ' بهت سے ان نسخوں میں سے یوناني اور رومي متن رکهتے هیں اور رومي ترجمه عموما اُن ترجموں میں سے هوتا هے ' جو سینٹ جیروم صاحب کے زمانه سے پیشتر موجود تهے ' سریا اور عربي اور فرانسیسي اور رومي متن میں نسخوں کے موجود هونے کے سبب سے ' ڈاکٹر میکئلس اسبات کو غالب خیال کرتے هیں که یوناني اور سریا اور فرانسیسي متن کے بهي سابق میں موجود هونگے ' اور ایسي قسم کے اور نسخے بهي موجود هوں ' جنمیں اصلي متن اور کسي دوسري زبان کا ترجمه دونوں اِکهتے لکهے گئے هوں ' جهاں کهیں کسي ناقل نے بجائے ایک هي نسخه سے نقل کرنے کے کتنے هي نسخوں میں سے ایسي عبارتیں منتخب کرکے نقل کي هوں ' جو اُسکو نهایت عمده معلوم هوئي هوں ' ایسا نقل کیا گیا نسخه کوڈکس کرٹیکس کے نام سے پکارا جاتا هے (یعني ایک ایسا نسخه جو نکته چیني سے تیار کیا گیا هو) اگے انے والے نسخے عهد جدید کے قلمي نسخے هیں ' *

1. The Codex Cottanianus.—This manuscript is only a fragment of the New Testament. Its contents are the following, viz. the Gospel of Matthew chap. XXVI. 57, to 65., and chap. XXVII. 26, to 34; the Gospel of John chap. XIV.2, to 40., and chap. XV. 15 to 22. This manuscript is supposed to have been written in the fourth, or at least in the beginning of the fifth century.

2. The Codex Bezæ, also called the Codex Cantabrigensis, comprises the four Gospels, and the Acts of the Apostles; but in the beginning of the Gospel of Matthew some chapters are wanting. There is a difference of opinion among the literati as to its date: by some it is thought to have been written in the second century; by some in the fifth; by some in the sixth; and by others in the seventh.

It has a considerable number of corrections, some of which have been noticed by Dr. Griesbach; and some of the pages containing Matt. III. 8.—16., John XVIII. 13.— XX-13., and Mark XV. to the end, are written by a later hand, which Wetstein refers to the tenth century, but Griesbach to the twelfth. It shows, by its several symptoms, to have been worked upon by several persons, and at different ages. It is now lodged in the public library of the University of Cambridge.

١ کوڈکس کاٹونی اینس، یہہ نسخہ عہد جدید کی کتابونکا ایک ٹکڑا ہے، متی کی انجیل صرف باب ٢٦ — ٥٧ لغایت ٦٥، اور باب ٢٧ — ٢٦ لغایت ٣٤ ہے، اور یوحنا کی انجیل باب ١٤ — ٢ سے ١٠ تک، اور باب ١٥ — ١٥ سے ٢٢ تک ہے، یہہ نسخہ چوتھی صدی یا شروع پانچویں صدی کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ہے *

٢ کوڈکس بیزی، یا کوڈکس کین ٹبریجی اینسس، اسمیں چاروں انجیلیں اور اعمال حواریین ہیں، مگر انجیل متی کی ابتدا سے کچہہ گئی ہوئی ہے، اس نسخہ کے زمانہ تحریر میں اختلاف ہے، بعضے دوسری صدی کا، اور بعضے پانچویں صدی کا، اوربعضے چھٹی صدی کا، اور بعضے ساتویں صدی کا، لکہا ہوا خیال کرتے ہیں، اور اس نسخہ میں بہت سی اصلاحیں کی گئے ہیں، جنمیں سے چند کا ڈاکٹر گریس بک صاحب نے بیان کیا ہے، اور چند صفحہ جنمیں متی باب ٣ — ٨ سے لغایت ١٦، اور یوحنا باب ١٨ — ١٣ سے لغایت ٢ و١٣، اور مارک باب ١٥ سے انجام تک ہیں، اُن سبہوں کو زمانہ حال کے کسی شخص نے لکہا ہے، کہ جسکی تاریخ لکہے جانے کی وٹستین صاحب دسویں صدی قرار دیتے ہیں، مگر گریس بک صاحب بارہویں صدی، اس نسخے کی بہت سی علامتوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے، کہ بہت سے شخصوں نے مختلف وقتوں میں اس نسخہ میں اصلاحیں کی ہیں، اب وہ مقام کین برج کے مدرسہ اعظم کے کتب خانہ سرکاری میں رکہا ہوا ہے *

3. The Codex Ephremi, or Codex Regius.—This manuscript seems to have been written in Egypt, and its date is supposed to be the seventh century. It contains very numerous chasms which have been specified by Griesbach. The disputed verse 4 in the fifth chapter of the Gospel of John is written not in the text, but as a marginal scholium.

۳ کودکس افریمي ' یا کودکس رجي اَس یہہ نسخہ مصر کا لکہا ہوا ھے ' اور ساتویں صدي کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ہے ' اِس نسخہ کے عہد جدید میں بہت سے جگہہ سے عبارتیں گئي ہوئي ہیں ' جنکا حال گریس بک صاحب نے اپني کتاب میں بیان کیا ھے ' اِس نسخہ میں یوحنا کي انجیل کے پانچویں باب کا چوتہا ورس ' جسپر نہایت بحث ھے حاشیہ پر ثبت ھے *

4. The Codex Claromontanus or Regius consists of the Epistles of St. Paul only; among others the Epistle to the Hebrews seems to have been inserted by a later hand. This manuscript is considered to have been executed in the sixth or seventh century.

۴ کودکس کلارومان تینس یارجي اس اس میں صرف سینٹ پال کے نامي ہیں ' اور چہٹي یا ساتویں صدي کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ھے ' مگر عبرانیونکا نامہ نیا لکہا ہوا ھے *

5. The Codex Argenteus is a manuscript containing the four Gospels, in the Gothic version of Ulphilas. There is a great variety of opinion respecting the date of its execution, and nothing on this subject can yet be regarded as decided among the learned.

۵ کودکس ارجنٹیئس ' یہہ نسخہ چاروں انجیلوں کا ترجمہ زبان گاتہہ میں ھے جو الفلس صاحب نے کیا تہا ' اِسبابمیں کہ یہہ نسخہ کب کا لکہا ہوا ھے ' نہایت اِختلاف ھے ' اور کوئي بات تحقیق نہیں ہوئي *

6. The Codex Rescriptus contains only the Gospel of Matthew out of all the books of the New Testament, and only sixty four leaves of the original writing of this manuscript remain, which are supposed to have been written in the sixth century.

۶ کودکس رسکرپٹس ' اِس نسخہ میں عہد جدید کي کتابوں میں سے صرف متي کي انجیل ھے ' چونسٹہہ ورق صرف پرانے لکہے ہوئے ہیں ' جنکو چہٹي صدي کا لکہا ہوا خیال کیا ھے *

7. The Codex Laudianus is a manuscript of the Acts of the Apostles. It is defective from chap. XXVI. 29, to XXVIII. 26. There is an extraordinary coincidence between it and the Old Syriac version of the Acts of the Apostles. By some it is thought to have

۷ کودکس لاڈي اینس ' اعمال حواریں کا یہہ نسخہ ھے ' مگر چہبیسویں باب کے اَنتیسویں ورس سے ' اٹہائیسویں باب کے چہبیسویں ورس تک نہیں ھے ' یہہ نسخہ سریا کے قدیم ترجمہ سے بہت مطابقت رکہتا ھے ' بعضے کہتے ہیں کہ

been written in Sardinia in the seventh century; and by others in the East in the fifth or eighth century.

ساتویں صدي میں بمقام سارڈینیا لکہا گیا ہے ' اور بعضے کہتے ہیں کہ مشرقي ملکونکا لکہا ہوا ہے ' اور پانچویں صدي یا آٹہویں صدي کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ہے *

8. The Codex Bœrnerianus contains the Epistles of St. Paul, with the exception of that to the Hebrews, which was formerly rejected by the church of Rome. The time when this manuscript was written, has not been determined with decision, but is supposed to be between the eighth and tenth centuries.

۸ کوڈکس بوارنري اینس ' اِس نسخہ میں سینٹ پال کے نامے ہیں ' مگر عبرانیوں کے نام کا نامہ نہیں ہے ' جسکو روم کے گرجانے سابق میں خارج کردیا تہا ' اِسکا زمانہ تحریربھي بخوبي تحقیق نہیں ہے ' مگر آٹہویں اور دسویں صدي کے درمیاں کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ہے *

9. The Codex Cyprius or Colbertinus is a copy of the four Gospels. A considerable difference of opinion prevails among the learned respecting the age of this manuscript. Some ascribe it to the eighth century, and some to the tenth.

۹ کوڈکس سي پسیریس ' یا کال برتیئنس ' اِس نسخہ میں چاروں انجیلیں ہیں اسکے زمانہ تحریرمیں بہي اِختلاف ہے بعضي آٹہویں اور بعضي دسویں صدیکا لکہا ہوا خیال کرتے ہیں *

10. The Codex Basiliensis is a manuscript of the four Gospels, supposed to have been written in the eighth or ninth century. It is mutilated in Luke I. 69—II. 4., III. 4,—15., XII. 58—XIII.12., XV. 8.—20., and XXIV. 47, to the end of the Gospels: but the chasms in Luke I. 66—II. 4., XII. 58—XIII. 12., and XV. 8—20, have been filled by a later hand.

۱۰ کوڈکس بیسي لین سس ' اس میں بہي چاروں انجیلیں ہیں ' اور اٹہویں یا نویں صدي کا لکہا ہوا خیال کیا گیا ہے ' مگر سینٹ لوک کي انجیل باب ۱—۶۹ سے باب ۲—۴ تک ' اور باب ۳—۴ سے پندرہ تک ' اور باب ۷—۵۸ سے باب ۱۳—۱۲ تک ' اور باب ۱۵—۸ سے ورس ۲۰ تک اور باب ۲۴—۴۷ سے انجیلوں کے آخر تک اڑا لیا گیا ہے ' مگر لیوس باب ۱—۶۹ سے باب ۲—۴ تک ' اور باب ۱۲—۵۸ سے باب ۱۳—۱۲ تک ' اور باب ۱۵—۸ سے ورس ۲۰ تک جو کہ اُس میں نہیں ہیں اُنکو نیا لکہہ کر ملایا ہے *

11. The Codex Harleianus is a collection of lessons from the four Gospels, and was written A. D. 905.

۱۱ کوڈکس هاري اینس ' انجیلوں کي نصیحتوں کا ایک مجموعہ هے ' جو سنہ ۹۰۵ ع میں لکھا گیا تھا *

12. The Codex San-Germanensis is a manuscript of Saint Paul's Epistles, written in the seventh century.

۱۲ کوڈکس سین جرمي نیننسس ' اِس میں پال کے نامے هیں ساتویں صدي کے لکھے هوئے *

13. The Codex Augiensis is also a manuscript of the Epistles of St. Paul; it is defective from the beginning to the Rom. III. 8.; and the Epistle to the Hebrews is found not in Greek, but in Latin. It is supposed to have been written in the ninth century.

۱۳ کوڈکس آجي انسیس ' اسمیں بھي پال کے نامے هیں ' اور شروع سے رومیونکے نامہ کے باب ۳ ورس ۸ تک ناقص ہے ' اور نامہ عبرانیوں کا یوناني زبان میں نہیں هے ' بلکہ رومي زبان میں هے ' اس نسخہ کو نویں صدي کا لکھا هوا خیال کیا ہے *

14. The Codex Regius is a manuscript of the four Gospels, but defective in Matthew IV. 31—V. 14., and XXVIII. 17, to the end of the Gospel; Mark X. 17—30., and XV. 10—20.; and John XXI. 15, to the end.

۱۴ کوڈکس رجي اَس ' چاروں انجیلیں اس میں هیں ' مگر سینٹ متي کي انجیل باب۴—۳۱ سے باب۵—۱۴ تک ' اور باب ۲۸—۱۷ سے اخیر تک نہیں ہے ' اور سینٹ مارک کي انجیل باب ۱۰—۱۷ سے ۳۰ تک ' اور باب ۱۵—۱۰ سے ۲۰ تک اور سینٹ یوحنا کي انجیل باب ۲۱—۱۵ سے اخیر تک نہیں هے *

15. The Codex Uffenbachianus is a fragment of the Epistle to the Hebrews, consisting of two leaves only. The first verse of the second chapter is wanting in this manuscript, and it is supposed to have been written during the ninth or eleventh century.

۱۵ کوڈکس اف بیچي اینس ' نامہ عبرانیوں کا ایک ٹکڑہ ہے ' اور صرف دو ورق هیں ' اول آیت دوسرے باب کي اِس نسخہ میں نہیں ہے ' اور نویں یا گیارهویں صدي کا لکھا هوا خیال کیا گیا ہے *

16. The Codices Manners Suttoniani are a collection of manuscripts as detailed below.

۱۶ کوڈیسز مینرز سٹونیاني ' یہہ ایک مجموعہ بہت سي کتابوں کا ہے ' جنکي تفصیل هم نیچے لکھتے هیں *

1. A manuscript of the four Gospels written in the eleventh or twelfth century. The two first verses of the first chapter of St. Matthew's Gospel are wanting.

نمبر ۱ چاروں انجیلیں قلمي گیارهویں یا بارهویں صدي کي لکھي هوئي هیں ' مگر متي کي انجیل کے باب اول کے شروع کي دو آیتیں نہیں هیں *

2. Another manuscript of the four Gospels, written in the twelfth century.

نمبر ۲ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه بارهویں صدي کا لکہا هوا *

3. A manuscript of the four Gospels, which is mutilated in the beginning.

نمبر ۳ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه بارهویں صدي کا اول سے ناقص *

4. A manuscript of the four Gospels, written in the tenth century. The first seven verses with a part of the eighth of the first chapter of St. Matthew's Gospel are wanting.

نمبر ۴ چاروں انجیلوں کا قلمي نسخه دسویں صدي کا، سینٹ متی کي انجیل کي سات آئتیں پوري، اور کچهه آٹهویں آیت نهیں هے *

5. A manuscript of the four Gospels, mutilated at the beginning and end, and written in the twelfth century.

نمبر ۵ چاروں انجیلیں هیں، بارهویں صدي کي، لیکن آغاز اور انجام میں ناقص هیں *

6-8. These are manuscripts containing the Acts of the Apostles, and written respectively in the twelfth, fourteenth, and fifteenth centuries.

نمبر ۶ نمبر ۷ نمبر ۸ اعمال حواریین، اور نامه کیتهلک اور نامه سینٹ پال کے قلمي نسخے هیں بارهویں اور چودهویں اور پندهرویں صدي کي لکهي هوئي *

9. A manuscript, written in the eleventh century, and containing the Epistles of St. Paul, and the Apocalypse. It is mutilated at the beginning and end, it commencing with Rom, XVI. 15, and ending with Rev. XIX. 4.

نمبر ۹ سینٹ پال کے نامے، اور مشاهدات باب ۱۹ ـــ ۴ تک، اور رومیوں کا نامه باب ۱۶ ـــ ۱۵ سے هے، اور گیارهویں صدي کا لکها هوا خیال کیا گیا هے، مگر یهه نسخه آغاز و انجام میں ناقص هے *

10-12. Lectionaries from the four Gospels, written in the thirteenth century.

نمبر ۱۰ نمبر ۱۱ نمبر ۱۲ چاروں انجیلوں کے وعظ هیں تیرهویں صـــدي کے لکهے هوئے *

13. A manuscript, written in the thirteenth century. Formerly it contained the Acts of the Apostles and the Catholic Epistles, together with the whole of St. Paul's Epistles. It is sadly mutilated and torn, both in the middle and at the end.

نمبر ۱۳ سابق میں اعمال حواریین اور نامه کیتهلک اور سینٹ پال کے نامے تهے، اب اول آخر سے اور بیچ میں بهت شکسته هوگئے هیں، اور تیرهویں صدي کے لکهے هوئے هیں *

14. A lectionary from the Acts of the Apostles and the Epistles. It is of the thirteenth century, and mutilated both in the beginning and the end.

نمبر ۱۴ اعمال حواریان اور نامه‌هاے حواریان میں کے وعظ هیں، تیرهویں صدي کے لکهے هوئے آغاز و انجام میں ناقص هیں *

15-17. These are lectionaries from the Acts of the Apostles, and the Epistles. They were written in the thirteenth century, and every one of them is mutilated.

نمبر۱۵ نمبر۱۶ نمبر۱۷ — اِنمیں بھي اعمال حواریین اورنامہ ھاے حواریین کے وعظ ھیں ' اور تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے ھیں ' انمیں سے ھرایک نسخہ ناقص ھے *

18. A manuscript of the four Gospels, written in the thirteenth century.

نمبر۱۸ چاروں انجیلیں تیرھویں صدي کي لکھي ھوئي ھیں *

19. A lectionary from the four Gospels, written in the thirteenth century, and mutilated at the end.

نمبر۱۹ چاروں انجیلوں کے وعظ ھیں ' تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے اور ناقص ھیں انجام میں *

17. The Codices Mosquenses, or Moscow manuscripts are fifty five in number. They are not very ancient, as some belong to the eighth, and others to the tenth, eleventh, twelfth, and thirteenth centuries respectively.

۱۷ کوڈیسز ماسکو اینسس ' اسمیں پچپن نسخے ھیں ' مگر بہت قدیم نہیں ھیں ' بعضے آٹھویں صدي کے ' بعضے دسویں صدي کے ' بعضے گیارھویں صدي کے ' بعضے بارھویں بعضے تیرھویں صدي کے ھیں *

18. The Codex Brixiensis is a manuscript of the old Italic (Latin version), executed in the eighth century.

۱۸ کوڈکس برکزي اینسس ' قدیمي رومي ترجمہ ھے آٹھویں صدي کا *

19. The Codex Basileensis is a manuscript, which contains the whole of the New Testament, except Revelation, and is supposed to have been written in the tenth century.

۱۹ کوڈکس بیسي لیسس ' کل عہد جدید سواے مشاھدات یوحنا کے ھے ' دسویں صدي کا لکھا ھوا *

20. The Codex Corsendonsensis contains the whole of the New Testament, except the book of Revelation. It appears to have been written in the twelfth century. The copyist when writing it, inserted marginal notes into the text.

۲۰ کوڈکس کارسن ڈانسنسس ' کل عہد جدید سواے مشاھدات یوحنا کے ھے ' اور بارھویں صدي کا ھے ' جس نسخہ سے نقل کیا ھے اُسکے حاشیہ پر جو عبارت بطور شرح کے لکھي تھي ' نقل کرنے والے نے متن میں ملادي ھے *

21. The Codex Montfortianus is a manuscript containing the whole of the New Testament. The much contested clause in 1. John V. 7-8, is to be found only in this manuscript. Its date is

۲۱ کوڈکس مانٹ فارٹي اینس کل عہد جدید ھے نامہ اول یوحنا کا باب ۵—۷و۸ جسپر نہایت بحث ھے صرف اِسي قلمي نسخہ میں ھے ' اور گیارھویں

assigned severally to the eleventh, thirteenth, fifteenth, or sixteenth century.

يا تيرهويں يا پندرهويں يا سولهويں صديکا لکہا هوا يهه نسخه خيال کيا گيا هے *

22. The Codex Regius is a manuscript of the four Gospels, written in the thirteenth century. It is defective in the following passages: Matthew I. 1—II. 21., XXVI. 33-53., XXVII. 26—XXVIII. 10.; Mark I. 2, to the end of the chapter; and John XXI. 2, to the end of the Gospel.

۲۲ کودکس رجي‌اس ' چاروں انجيليں اسميں هيں ' اور تيرهويں صدي کا لکہا هوا هے ' متي کي انجيل باب ۱—۱ سے باب ۲—۲۱ تک ' اور باب ۲۶—۳۳ سے ورس ۵۳ تک ' اور باب ۲۷—۲۶ سے باب ۲۸—۱۰ تک ' اور مارک کي انجيل باب ۱—۲ سے اخير باب تک ' اور يوحنا کي انجيل باب ۲۱—۲ سے اخير انجيل تک نهيں هے *

23. The Codex Leicestrensis is a manuscript of the whole New Testament; it is defective from the beginning as far as Matt. XVIII. 15., and has also the following chasms, viz. Acts X. 45—XIV. 7.; Jude v. 7, to the end of the Epistle; and it concludes with part of Rev. XIX. It is supposed to have been written in the fourteenth century.

۲۳ کودکس ليسس‌ٹرنسس ' کل عهد جديد هے ' مگر متي کي انجيل شروع سے باب ۱۸—۱۵ تک ' اور اعمال باب ۱۰—۴۵ سے باب ۱۴—۷ تک ' اور نامه يهودا ورس ۷ سے اخير تک ' اور مشاهدات باب ۱۹ سے اخير تک نهيں هے ' اور چودهويں صدي کا لکہا هوا خيال کيا هے *

24. The Codex Vindobonensis is a manuscript of the four Gospels, written in the eleventh or twelfth century.

۲۴ کودکس وندو بانئنسس ' چاروں انجيلونکا قلمي نسخه گيارهويں يا بارهويں صدي کا لکہا هوا هے *

25. The Codex Ebnerianus is a manuscript of the whole of the New Testament, except the book of Revelation.

۲۵ کودکس اِبنئري اينس , کل عهد جديد هے مگر مشاهدات نهيں هيں ' يهه

Now it should be recollected that it is very difficult to determine the dates of the above mentioned Codices, as there are no dates to be found inscribed on them, because of the custom of the ancients not to give the date in their books. Learned divines have, however, endeavoured to determine their respective ages from peculiarities of style; of the written characters employed; of the

بهي جاننا چاهيے ' که اِن کتابوں کا زمانه تحرير معين کرنا دقت سے خالي نه تہا ' کيونکه اگلے زمانه ميں سال تحرير کا کتابوں پر لکہنا مروج نه تہا ' مگر بڑے بڑے عالموں واقف کاروں نے اِن کتابونکو ديکهه کر بلحاظ رسم خط ' اور قواعد تحرير کے جو وقتاً فوقتاً بدلتے رهے ' اور نيز بلحاظ رنگ اور روغن آن چمڑون کے جن پريهه کتابيں

order of arrangement; of the color, polish, or ragged state of the parchment or dressed skins upon which the sacred records were engrossed. There are no other means whatever by which to determine the matter, and it is for this reason that the learned differ so greatly from one another in fixing the dates of these manuscripts. On the whole the combined result of their labors and efforts in fixing the probable æra and consequent value of the sacred writings must be accepted as establishing beyond cavil the fact that these books are very ancient, and far more trustworthy than the works of later times.

لکھي گئيں تہيں ' اور بلحاظ آن کے شکستہ اور بوسيدہ اور پرانے ہونے کے ' ہرايک کتاب کا زمانہ تحرير قايم کيا ہے ' کيونکہ اسکے سوا اور کچھہ چارہ نہ تھا ' اور اسي سبب سے نسبت زمانہ تحرير کے اختلاف راے ہوا ' مگر سب کي راے سے اسقدر نتيجہ بالاتفاق نکلتا ہے ' کہ يہہ کتابيں پراني ہيں ' اور بلاشبہہ حال کے لکھے ہوئے نسخوں سے معتبر ہيں *

At a period when these books and all others were in manuscript alone and the art of printing was unknown, it was scarcely possible for the different copies to remain free from errors or various readings. Mr. Horne says: "the Old and New Testaments, in common with all other ancient writings, being preserved and diffused by transcription, the admission of mistakes was unavoidable: which increasing with the multitude of copies, necessarily produced a great variety of different readings."

† جلد ۲ صفحہ ۳۱۴

باايں همه جبکه يہہ سب کتابيں قلمي تہيں ' اور فن چہاپہ کا نامعلوم تہا ' علاوہ انکے اور بہت سے نسخے قلمي موجود تھے ' تو کسيطرح ممکن نہ تہا ' کہ آنميں غلطياں واقع نہوتيں † هارن صاحب لکھتے هيں کہ عہد عتيق اور عہد جديد کي کتابيں اور ديگر تمام قديمي تحريريں عموما بذريعہ نقل کے هرايک پاس هيں ' اور مروج هوئي هيں اسليئے ممکن نہ تہا کہ آنميں غلطياں داخل نہوتيں ' اور جسقدر کثرت سے کتابيں بڑهيں اوسيقدر غلطياں آنميں پڑيں ' اور اختلاف عبارت آنميں پيدا هوئے *

Michaelis, in his Introduction to the New Testament Vol. 1. P P. 263-268, says, that in profane authors, according to Dr. Bentley, where only one manuscript of a particular author had the luck to be preserved, as of Veilleus Paterculus among the Latins, and Hesychius among the Greeks—the faults of the

مکيلس صاحب ڈاکٹر بنٹلي صاحب کا قول اپنے عہد جديد کے ديباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۳ ميں نقل کرتے هيں ' کہ جن لوگوں کے پاس صرف ايک قلمي نسخہ بچا هوا تہا ' جيسے رومي اور يوناني آن ميں يہودي معلموں کے ايسے قصور

transcribers are found so numerous, and the defects so beyond all redress, that notwithstanding the pains of the most learned and acute critics for two whole centuries, those books still are, and are likely to continue, a mere heap of errors. On the contrary where the copies of an author are numerous, though the various readings always increase in proportion, there the text, by an accurate collation of them, made by skilful and judicious hands, is always the more correct, and comes nearer to the true words of the author.

We may now direct our attention to the causes, from whence arise the verbal errors in the process of transcription of ancient manuscripts in general and of the books of the Old and New Testament in particular.

But previous to entering upon this subject, it may be proper to remark that when several manuscripts are collated, we must of necessity set up one as a standard by which to judge of the rest; that is to say, whatever apparent mistakes may be apparent in the standard, it must nevertheless be accepted as correct, while the errors of the other manuscripts must be exposed and rejected;—such errors may have proceeded either from the wilful corruption of the text by the copyist, or from his mistaking the right for the wrong. When a transcriber has inadvertently erred in a word, such an error can be easily corrected; but when, on the contrary, he has wilfully altered a word or

پائے گئے ھیں ' اور آنکي اصلاح میں ایسے عیب ملے ھیں ' کہ باوجود دو پوری صدیونکے ' نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینونکي محنتونئي ' وہ کتابیں ابتک غلطیوں کا نِـــرا انبار ھیں ' اور اسیطرح رھیں گي ' برخـــلاف اسکے جہاں کہیں کسي مصنف کے بہت نسخے ھوتے ھیں اگرچہ بموجب مقدار نسخوں کے اختلاف عبارت ھمیشہ بڑھتے جاتے ھیں ' مگر وہ اصلي نسخہ جسکا مقابلہ ھنرمند اور عقیل لوگوں کے ھاتوں سے ھوا ھمیشہ بہت صحیح ھوتا ہے ' اور مصنف کے اصلي الفاظونکے قریب تر پہونچتا ہے *

اب ھمکو خیال کرنا چاھیے ' کہ کتابوں کے نقل کرنے میں غلطیاں اور اختلاف عبارت کیـــوں واقع ھو تے ھیں ' اور علی الخصوص کتب عہد عتیق ' اور عہد جدید میں کیوں واقع ھوئے *

مگر اول یہہ بات جان لیني چاھیے ' کہ مقابلہ کرتے وقت جو اختلاف نکلتے ھیں ' آنمیں ایک ھي صحیح ھو گا ' اور باقي غلط ھونگے ' خواہ وہ غلطي نقل کرنے والیکے جان بوجہہ کرکي ھو ' خواہ نادانستہ اُس سے ھوئي ھو مگر ان غلطیونکا یہہ حال ہے ' کہ اگر کاتب سے نادانستہ کسي لفظ کے لکہنے میں کسیطرح کي غلطي ھوگئي ' تو اُسکا صحیح ھو جانا بہت آسان ھے ' لیکن اگر کاتب نے کسي لفظ کو دانستہ غلط لکہد یا ھے ' یا نا دانستہ اُس سے کچہہ الفاظ یا عبارت لکہنے سے رہ گئي ہے ' یا دانستہ کوئي عبارت یا لفظ اُسنے ملادیئے ھیں ' یا نادانستہ کچہہ لفظ یا عبارت اصل کتاب میں مل گئي ہے '

has negligently omitted a word or a whole sentence–or has imprudently added a word or a clause–or has wilfully or by mistake inverted some words or sentences, it is, in such instances, very difficult to correct an error so produced, as "It is very difficult" says Mr. Horne "to distinguish the genuine from the spurious." When among the errors and various readings of several books, those of one of them are demonstrated to be certainly incorrect or unauthentic, they are called errata; but when those of none of them can be proved spurious, and thus it cannot be determined which of them are correct, they are then denominated various readings:—

جلد ٢ صفحه ٣١٧

يا دانسته يا نادانسته اولٹ پلٹ هو گئي هے ' تو اُسوقت اُسکا صحيح کرنا بهت مشکل هوجاتا هے ' هارن صاحب لکهتے هيں " که اکثـــر اصلي يا خالص عبارت کو دروغ اميز عبارت سے تميز کرنا مشکل هوتا هے " بهرحال مختلف الفاظ يا عبارت ميں سے جب ايک کا غلط هونا ' علانيه اور يقيني معلوم هوجاوے ' تو اُسکا نـــام غلط لفظ يا غلط عبارت هے ' جسکو انگريزي ميں اِرّاتا کهتے هيں ' اور جب اُن مختلف لفظوں ' يا مختلف عبارتوں ميں سے کسي پر غلط هونے کا يقين نهو ' بلکه شبهه رهے که کون اِنميں سے صحيح هے اورکون غلط ' تو اُسکو اختلاف عبارت کهتے هيں ' جسکا نام انگريزي ميں ويريئس ريڈنگس هے *

جلد ٢ صفحه ٣١٧

Thus "whenever the smallest doubt" says Mr. Horne "can be entertained with respect to two or more different readings, they all receive the name of various readings; but in cases where the transcriber has evidently written falsely, they receive the name of errata." Now let us proceed to consider the causes by which various readings are produced.

هارن صاحب لکهتے هيں " که دو مختلف عبارتوں پر جب کبهي ذراسا بهي شک آجاتا هے ' تب اُن سب عبارتوں کا نام ويريئس ريڈنگس هوتا هے ' مگر اُسوقت کهجب ناقل نے علانيه جهوٹ لکها هو ' تو اُس عبارت کا نام اِرّاتا هوتا هے " اب ديکهنا چاهئيے که اِن اختلافوں کے واقع هونے کے کيا کيا سبب هوتے هيں *

Mr. Horne says that as all manuscripts were either dictated to copyists or transcribed by them, and as these persons were not supernaturally guarded against the possibility of errors, different readings would naturally be produced in the four following ways.

هارن صاحب لکهتے هيں ' که تمام نسخوں کو نقل کرايا گيا تها ' يا ناقلوں نے آپ هي نقل کيا تها ' اورجو که ناقـــل غلطي کے امکان پرخدا کي طرف سے نگهباني نهيں کئے گئے تهے ' اسليئے جو غلطياں واقـــع هوئيں اُنکے چار سبب هيں *

I. Various readings have been occasioned by the negligence or mistakes of the transcribers.

اول ناقلوں کي غفلت ' يا غلطيوں سے اختلاف کا هونا اوريهه کئي طرحپر هوتا هے *

(1.) When a manuscript is dictated, whether to one or several copyists, the person dictating might not speak with sufficient clearness; he might read carelessly, and even utter words that were not in his manuscript; he might pronounce different words in the same manner The copyist, therefore, who should follow such dictation, would necessarily produce different readings.

۱ جبکه ایک شخص منقول عنه کو پڑھتا جاوے ' اور ایک یا بہت سے نقل کرنے والے آسکو لکھتے جاویں ' اور جو شخص پڑھ کر لکھواتا هے ' وہ اچھي طرح نه بتاوے بلکه بے پرواهي سے پڑھے ' اور ایسے لفظ زباں سے نکالے ' جو آس نسخه میں نهوں جسکي وہ نقل لکھواتا هے ' اور اسیطرح مختلف الفاظ زباں سے بتاوے ' تو اِس سبب سے ناقل سے جو آسکے بتائے بموجب لکھتا هے ' بالضرور نقل میں اختلاف واقع هونگے *

(2.) Further, as many Hebrew and Greek letters are similar, both in sound, and in form, a negligent or illiterate copyist might occasion various readings by substituting one word or letter for another.

۲ عبري اور یوناني حرف آواز اور صورت میں مشابه هیں ' اس سبب سے غافل اور بیعلم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کو ' بجاے دوسرے لفظ یا حرف کے لکھه کر عبارت میں اختلاف ڈالدیتا هے *

(3.) In like manner the copyists might have mistaken the line on which the copy before them was written, for part of a letter, or they might have mistaken the lower stroke of a letter for the line, or they might have mistaken the true sense of the original and thus have altered the reading; at the same time they were unwilling to correct such mistakes as they detected, lest their pages should appear blotted or defaced, and thus they sacrificed the correctness of their copy to the beauty of its appearance.

۳ منقول عنه جو لکیر کھینچ کر لکھے گئے تھے ' نقل کرنے والا آسکو کسي حرفکا جزو سمجھه گیا ' یا حرف کے کسي شوشه کو غلطي سے لکیر سمجھه گیا ' یا آسنے اصلي لفظ کے صحیح معنے کو غلط سمجھه کر آسطرح پر لفظ کو بدل دیا ' یا جب وہ غلط لفظ لکھه گیا اور آسنے جان بھي لیا ' که میں نے غلط لکھا مگر اس خیال سے که نقل میں کٹ کٹ هو کر بد صورت هوجاوے گي آسکو صحیح نکیا ' اور اپني نقل کي خوب صورتي پر آسکي صحت کو قربان کردیا ' اور اس سبب سے نسخوں کي عبارتوں میں اختلاف پڑ گیا *

(4.) A person having written one or more words in a wrong place, and not observing it, or not choosing to erase it, might return to the right line

۴ نقل کرنے والا لکھتا کهیں تھا اور لکھه گیا اور کهیں سے ' اور پھر آسکو خبر نهوئي یا خبر هوئي ' مگر اپنے لکھے کو مٹانا یا

and thus produce an improper insertion of a word or a clause.

کاٹنا پسند نکیا ' اور جہاں سے چھوٹا تہا وھیں سے پہر شروع کیا ' اور اسطرح پر ایک لفظ یا جملہ نا مناسب طرح سے داخل ھوگیا *

(5.) When a transcriber had made an omission, and afterwards observed it, he might then subjoin what he had omitted, and thus produced a transposition.

٥ نقل کرنے والے نے کوئي لفظ چھوڑ دیا ' اور جب آسکو معلوم ھوا تو آسنے آس چھوٹے ھوئے لفظ کو ' آس جگہہ پر لکھدیا جہاں آسکو خبر ھوئي ' اور اسطرح پر لفظ الٹ پلٹ ھو گئي ' یعني کہیں کا کہیں لکہا گیا *

(6.) Another cause of various lections in Hebrew manuscripts is the addition of letters to the last word in the lines in order to preserve their symmetry; and in Greek manuscripts omissions are frequently occasioned by what is called homœaleteuton or when a word after a short interval occurs a second time in a passage. Here, the transcriber having written the word at the beginning of the passage, on looking at the book again from which he copies, his eye catches the same word at the end of the passage, and continuing to write what immediately follows, he of course omits intermediate words.

٦ عبري نسخوں میں اِختلاف عبارتکا بڑا سبب یہہ ہے ' کہ سطرونکا اندازہ برابر رکہنے کے لیئے ' سطروں کے اخیر میں زیادہ لفظ بڑھا دیئے جاتے تہے ' اور یوناني قلمي نسخوں میں اکثر الفاظ اور جملہ اسلیئے لکہنے سے رہ گئے ' کہ ایک لفظ جو آچکا تہا تہوڑي دور بعد پہر وھي لفظ آیا ' اور نقل کرنے والے کي نگاہ پہلے لفظ پر سے چوک کر دوسرے لفظ پر جا پڑي ' اور وھاں سے لکہنے لگا ' اور آن دونوں لفظوں کے درمیان میں جو کچھہ آیا وہ لکہنے سے رہ گیا *

(7.) As all manuscripts were written in capital letters, and without any spaces between words or even sentences, syllables are frequently omitted or repeated. So, careless or ignorant transcribers have very often mistaken the notes of abbreviation, which are of frequent occurence in ancient manuscripts.

٧ تمام قلمي نسخے بڑے حرفوں میں لکہے جاتے تہے ' اور لفظوں بلکہ فقرونکے درمیان میں جگہہ نچہوڑتے تہے ' اس سبب سے کہیں لفظونکے جزو لکہنے سے رہ گئے اور کہیں مکرر لکہے گئے ' یا بے پرواہ اورجاہل نقل کرنے والینے اختصار کے نشانوں کو جو قدیم قلمي نسخوں میں اکثر واقع ھوتے ھیں غلط سمجہا *

(8.) Lastly, the ignorance or negligence of transcribers has been a most

٨ بہت بڑا سبب اختلاف عبارت کا نقل کرنے والوں کي جہالت یا غفلت ہے

fruitful source of various readings, by their mistaking marginal notes or scholia for a part of the text. It was not unusual in ancient manuscripts to write in the margin an explanation of difficult passages, or a word synonymous to that in the text, but more usual and more easily understood, or with the intent of supplying a seeming deficiency; any or all of which might, in the copies taken from the manuscript in which these notes were written, be easily obtruded into the text itself.

کہ اُنہوں نے حاشیہ پر جو شرح لکہي هوئي تہي اُسکو متن کا جزو سمجہا ' قدیم قلمي نسخوں کے حاشیہ میں مشکل مقامات کي شرح لکہنے کا اکثر رواج تہا ' اور اساني سے سمجہا جاتا تہا • کہ یہہ حاشیہ کي شرح هے ' پس اُن حاشیونکي شرحوں میں سے تہوڑا یا سب اُن نسخوں کے متن میں اساني سے مل گیا هوگا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل هوئے جنکے حاشیہ پر شرحیں لکہي هوئي هونگي *

2. Errors or imperfections in the manuscript, from which a transcriber copied, are a further source of various readings.

دویم دوسرا سبب اختلاف عبارتوں کا خواہ اُس قلمي نسخہ میں غلطیوں کا هونا هے ' جس سے نقل لکہنے والے نے لي هے *

Besides the mistakes arising from the strokes of certain letters being faded or erased, others of a contrary nature may arise from the transparency of the paper or vellum, whence the stroke of a letter on one side of the leaf may seem to be a part of a letter on the other side of the leaf, and thus different words may be produced.

علاوہ اُن غلطیوں کے جو بعض حرفوں کے شوشہ کم هو جانے یا مٹ جانے سے واقع هوتي هیں ' چمڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے بہي پیدا هوتي هیں ' کاغذ یا چمڑا پتلا هو جس میں سے ایک ورق کا ایک طرف کا لکہا هوا دوسریطرف بہوٹ جاوے ' اور دوسري طرف کے حرف کا ایک جزو معلوم هونے لگے ' اور اور لفظ سمجہہ میں آوے *

3. A third source of various readings is critical conjecture, or an intended improvement of the original text.

سویم اِختلاف عبارتوں کا سبب یہہ بہي هے ' کہ نکتہ چین قیاس سے اصلي متن کو ارادتا بہتر اور درست کرنے کي مراد سے صحیح کیا گیا هے *

In reading the works of an author of known literary reputation we ascribe grammatical or arthographical errors, if any are to be found, rather to a mistake of the printer than to a want of knowledge in the writer. In the

جبکہ هم ایک مشہور عالم کي تصنیف کي هوئي کتاب پڑهتے هیں ' اگر اُسکي کتاب میں کوئي صرف نحو یا قواعد مناظرہ کي غلطي پاتے هیں ' تب اُس غلطي کو زیادہ ترچہاپنے والے پر منسوب

same manner the transcriber of a manuscript attributes the faults of his original to the errors of a former copyist, and alters them, as he supposes they were written by the author. But if he carries his critical conjectures too far, he falls himself into the error which he intended to avoid. This may be done in various ways.

کرتے هیں ' بهٔنسبت اِسکے کہ مصنف کیطرف نسبت کریں ' اسیطرح ایک قلمي نسخہ کا نقل کرنے والا ' جو اُس کتابمیں جس سے وہ نقل کرتا ہے غلطیاں پائے ' تو اُسکو ناقل اول کیطرف منسوب کرتا هے اور پهر اُنکو وہ اپني دانست میں اسطرح پر صحیح کرتا هے ' کہ مصنف نے اُسکو یوں لکها هوگا ' لیکن اگروہ اپنے نکتہ چین قیاس کوبہت وسعت دیتا هے ' تب وہ خود اُس غلطي میں پڑتا هے ' جسکے رفع کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تها ' اوراُسکا غلطي میں پڑنا کئي طرح پر هوسکتا هے *

(1.) Thus the transcriber may take an expression to be faulty, which in reality is not so, or he may mistake the sense of the author, and suppose he has discovered a grammatical error, when in fact he himself construes falsely :— or the grammatical error intended to be corrected proceeded from the author himself.

۱ مثلا نقل کرنے والا ایک لفظ کوجو حقیقت میں صحیح هے غلط سمجهہ لے ' یا جو مصنف کي مراد هے اُسکو غلط سمجهے ' اور یہہ جانے کہ اُسنے صرف نحو کي غلطي پکڑي ' حالانکہ وہ خود غلطي پر هے ' یایہہ بات هو کہ وہ صرف نحوکي غلطي جسکے صحیح کرنے کا اُسنے ارادہ کیا هے حقیقت میں خود مصنف هي نے کي هو *

(2.) Further, some critical copyists have not only corrected ungrammatical or inaccurate expressions, but have even converted inelegant into elegant phrases: and they have likewise omitted words that appeared to them superfluous, or the difference of which they did not understand.

۲ بعض نکتہ چین ناقلوں نے نادرست کلامونکو صرف صحیح هي نہیں کیا ' بلکہ عمدہ طرز کلامونکو بجاے غیر عمدہ طرز کلامونکے بدلدیا ' اور اسیطرح اُنہوں نے اُن الفاظ کوجو اُنکو فضول معلوم هوئے یاجنکے فرق کو وہ نہ سمجہے لکہنے سے چهوڑ دیا *

(3.) Of all the sources of various lections the most ample according to Michaelis, and the most productive of spurious passages in the New Testament, is the practice of altering parallel passages so as to render more perfect their

۳. اختلاف عبارت کے سببوں میں سے بموجب قول مکیلس صاحب کے ' بہت بڑا سبب جس سے عهد جدید میں دروغ آمیزمقامات نہایت کثرت سے پیدا هوئے هیں یہهٔ هي ' کہ یکساں مقامات کو اسطرح

conformity to each other. The Gospels in particular have suffered in this way; and Saint Paul's Epistles have very frequently been interpolated, in order to make his quotations from the Old Testament harmonize with the Septuagint version, where they differed from the exact words of the latter.

تبدیل کیا گیا ہے ' جس سے اُن میں ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کي جاوت اور خاص کر انجیلوں کو اس طریقہ سے نقصان پہونچا ' اور سینٹ پال کے ناموں کو اکثر مقامات میں سے اسایڈے اولٹ پلٹ کیا گیا ہے ' کہ آسکے عہد جدید کے حوالوں کو اُن مقامات میں ' جہاں وہ سپٹو ایجنٹ ترجمہ کے بعینہ الفاظ سے تفاوت رکھتے ہیں ' سپٹو ایجنٹ ترجمہ سے مطابق کریں *

(4) Lastly, some critics have altered the New Testament in conformity to the Vulgate version, and thus produced various readings.

۴ بعض نکتہ چینوں نے عہد جدید کے نسخوں میں اسطرح اختلاف عبارت ڈالدیئے ' کہ اُنکو ترجمۂ ولگت کے مطابق تبدیل کردیا *

4. Wilful corruptions, in order to serve the purposes of a party, whether Orthodox or Heterodox, are another source of various readings.

چہارم ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسي خرابیاں یا تبدیلیاں ہیں ' جو کسي فریق کے مطلب برائي کے لیئے دانستہ کي گئي ہوں ' خواہ وہ فریق درست مذہب رکہتا ہو یا بدعتي ہو *

It is a fact that some corruptions have been designedly made by those who are termed Orthodox, and have subsequently been preferred when so made, in order to favor some received opinion, or to preclude an objection against it. So much has been quoted exactly word by word from Mr. Horne's treatises on the subject of various readings.

یہہ بات تحقیق ہے ' کہ اُن لوگوں نے جو دیندار کہلاتے ہیں ارادتا بعض خرابیاں کیں ' جو خرابیاں یا تبدیلیاں اس دور اندیشي سے کي گئیں تہیں ' کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے ' آسکو تقویت ہو ' یا جو اعتراض اُس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہوسکے یہاں تک بعینہ ہارن صاحب کے قول کي نقل ہے *

It must be acknowledged that the occurrence of errors, at the time of transcribing, is not only confined to the Scriptures, but extended indeed to all other books likewise; so much so that even our holy Koran of which there are thousands of manuscripts, is not free

اسبات کا اقرار کرنا چاہئیے ' کہ نقل ہونے میں غلطیوں کا واقع ہونا کچہہ انہي کتابوں پر موقوف نہیں ہے ' بلکہ جو کتابیں ہاتہہ کي لکہي ہوئي ہونگي ' اُن سب میں غلطیاں واقع ہونگي یہاں تک کہ قرآن مجید جسکے ہزارہا قلمي

قلمي نسخے پائے جاتے هیں ' وہ بھي اس سے خالي نہیں هیں ' مگر اتنا فرق هے کہ کاتبونکي غلطي سے همارے قران مجید کو کچھہ نقصان نہیں پونچھا ' اور نہ پونچھہ سکتا هے ' کیونکہ هم مسلمان صرف تحریر پر بھروسا نہیں کرتے ' بلکہ روز نزول قران مجید سے اجتک جو سینہ بسینہ بسند متصل حفظ چلا آتا هے ' اوسپر اعتماد کرتے هیں بس اگر کسي قلمي نسخہ میں کوئي غلطي یا اختلاف نکلے ' اسي وقت اصلي اور غلط لفظ میں اسطرح پر تمیز هو جاتي هے ' جس میں کسیطرح کا شبہہ نہیں رهتا یہاں تک کہ اگر اسوقت تمام زمانے میں سے قران مجید کے قلمي اور چھاپہ کے نسخے معدوم هو جاویں ' تو همکو قران مجید کے موجود کرنے کے لیئے کسي نسخہ کي حاجت نہیں هے کیونکہ هر ایک شہر اور قصبہ میں ایسے بہت آدمي نکلینگے ' جنکو تمام قران مجید من اولہ الی اخرہ بقید آیت اور لفظ اور اعراب اور قرات کے یاد هو گا ' اور هر ایک کے پاس اپنے سے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک سند متصل موجود هو گي جس کے سبب کسیطرح اسکي صحت پر اور اسبات پر کہ درحقیقت وهي بعینہ اور بلفظہ نازل هوا ' کسیطرح کا شبہہ نہیں هوسکتا *

from such errors; but it must be understood that our holy Koran has never been, nor can be, liable to the errors arising from the faults of copyists; because we Mohomedans do not merely rest our faith on what is written in a copy of the Koran, but on what has been to this day, handed down from man to man in a connected chain, since from the very moment that the holy Koran descended from heaven down to the present time it has always been preserved in their hearts by each succeding generation of Mohomedans. Hence it is that when certain contradictions are found in a manuscript, we are sure to distinguish, without all danger of error, between what is right and what is wrong. If all the manuscripts and printed editions of the holy Koran were to disappear or perish from the face of the world, we should not be in need of any copy of the Koran at all, to restore its contents to us; for there is not a city or town in which a certain number of persons could not be found, who have the holy Koran from beginning to end so indelibly engraven on the tablets of their memory, that they could readily repeat all the verses of its chapters, and rightly determine the proper place and extent of every verse; and who could judge as to the correctness of its every word, as regards the spelling, the vowel point, and the accent. And all such guardians of our holy Koran will be found supported by a connected chain of proof terminating in our Prophet. Thus it is quite apparent hat when such means are secured to us

for determining the strict accuracy of every passage of our holy Koran, no difficulty can arise on this point.

Having thus referred to the causes of the various readings of the Scripture manuscripts, let us now proceed to investigate how they could be determined. The Christian doctors have greatly laboured to reconcile the manuscripts of the Scriptures with their autographs, and the methods pursued by them in so doing, are six in number viz.;—

1. Manuscripts.
2. The most ancient and best editions.
3. Ancient versions.
4. Parallel Passages.
5. Quotations from the Fathers.
6. Conjectural Criticism.

1. The Christian doctors have admitted those manuscripts to be authentic and trustworthy, which have been under the guardianship of the Jewish, Samaritan, and Christian Churches, although they contain those errors which have crept in from whatever cause.

They have preferred the authority of one single authentic manuscript to that of several; for a single such manuscript may contain many such correct readings that were not to be found in many manuscripts put together. Hence the quality and antiquity of manuscripts are rather to be considered than their number.

بہر حال جبکہ ہمکو قلمی نسخوں کے اختلاف کے اسباب معلوم ہوگئے تو اب اسبات پر غور کرنا چاہیئے کہ اُن کی صحت کس طرح پر ممکن تہی علماء مسیحی نے ان کتابوں کو اصلی نسخہ کے مطابق صحیح کرنے پر بہت کوشش کی ہے اور چہہ اصول قرار دیئے ہیں ' جنسے اُنہوں نے قلمی نسخوں کو حتی الوسع صحیح کیا ہے *

اول قلمی نسخے *

دویم نہایت قدیم اور نہایت عمدہ اِڈشنز (یعنی چہپے ہوئے نسخے *

سویم قدیمی ترجمے *

چہارم یکساں مقامات *

پنجم اگلے مصنفوں کی کتابیں جنمیں کتب مقدسہ کے فقروں کی نقلیں ہیں *

ششم قیاسی اصلاح *

۱ علماء مسیحی نے اُن قلمی نسخوں کو جو یہودی اور سمارتیں اور عیسائی گرجوں کی نگہبانی میں تہے ' بہت معتبر سمجہا ہے ' باوجود اسبات کے کہ اُن میں بہی کسی سبب سے جو غلطیاں داخل ہوگئی تہیں وہ اُن میں موجود ہیں *

علاوہ اِسکے عیسائی علمانے ایک ہی معتبر صحیح نسخہ کی سند کو کئی نسخوں کی سند سے ترجیح دی ہے ' اور نسخوں کی عمدگی اور خوبی اور قدامت پر زیادہ خیال کیا ہے ' نہ اُسکی تعداد پر ' کیونکہ جو اچہا ایک نسخہ ہے ممکن ہے کہ اُس میں صحیح عبارت ہو

اور بہت سے نسخوں میں نہو *

Those manuscripts are accounted the best, which are most agreeable to those used by the ancient interpreters.

جسو قلمي نسخے اُن نسخوں سے مطابقت رکہتے ھیں جنکو قدیم مترجموں نے استعمال کیا تہا ' اُن پر زیادہ بہروسا کیا ہے *

The lately written manuscripts are not always to be regarded as unreliable, for it is possible that such a manuscript should have been copied from a correct authentic manuscript.

نئے لکہے ھوئے نسخوں کو بہي عموما نا معتمد نہیں ٹہرایا ' کیونکہ ممکن ھے کہ شاید وہ نسخہ کسي عمدہ اور قدیم نسخے سے نقل کیا گیا ھو *

An accurate manuscript is preferable to one that is negligently written.

ایک اچہے لکہے ھوئے نسخہ کو برے لکہے ھوئے نسخہ سے ترجیح دي ھے *

When a word is seen erased in some manuscript, and another was substituted, the substituted one is not generally preferred, but whichever of the two seems best to suit the subject, is chosen.

جن قلمي نسخوں میں کوئي لفظ مٹاکر دوسرا لفظ لکہدیا تہا ' عموما اس دوسرے لفظ کو صحیح تصور نہیں کیا ' بلکہ دونوں میں سے جونسا اچہا معلوم ھوا اُسکو پسند کیا ھے *

2. The various readings to be found in the printed editions of the books of the Bible are not to be neglected; they are to be carefully attended to.

۲ چہپے ھوئے نسخونمیں جو اختلاف عبارت ہے ' اُس سے بہي غفلت نہیں کي گئي ' مناسب طرح سے اُسپر بہي لحاظ کیا گیا ھے *

3. Ancient versions, though not free from errors, may be consulted with great advantage in determining the correct reading.

۳ قدیمي ترجمے اگرچہ غلیطوں سے آزاد نہیں ھیں ' مگر اُن سے صحیح اور اصلي عبارت کے تمیز کرنے میں نہایت مدد لي ہے *

4. When a reading is dubious, or lost, and all the means of determining or restoring it fail, parallel passages are then of great help; for instance, if a reading is doubted in a passage, and the same has occurred somewhere else, then if these both agree with each other, the reading formerly doubted is considered correct.

۴ جب کوئي عبارت مشکوک ھو ' یا کچہہ کم ھو گئي ھو ' اور تمام طریقہ تصحیح کے اُسکي صحت سے قاصر ھوں ' اُسوقت مساوي مقامات سے مدد لي گئي ہے ' مثلا ایک مقام کي عبارت کي صحت پر شبہہ ہے ' اور وھي مضمون دوسري جگہہ بہي ایا ہے ' تو اُسکي مطابقت سے مشتبہ عبارت کي صحت کي گئي ہے *

5. Quotations from the Old and New Testament in the writings of the Fathers shew what were the readings of their day, and are thus serviceable in the determination of various readings by a collation of them. But in doing so, the use of such editions is recommended as are in Greek; the more ancient they are, the more trustworthy they are considered.

6. In the application of critical conjectures to the decision of various readings the Christian divines have acted with great care and precaution: they assert that the conjectural critism of an interested party in his own case, is little better than subornation of testimony in a court of law; and consequently they have carefully and sparingly presumed to make use of this means of emendation.

However, conjectural readings, strongly supported by the sense, connexion, the nature of language, or similar texts, may sometimes be probable, especially when it can be shown that they would easily have given occasion to the present reading; but the conjectural readings which do not suit the subject, are contrary to the rules prescribed, or unauthorized or unsupported, are to be rejected.

"No one" "says Mr. Horne" should attempt this kind of emendation who is not most deeply skilled in the sacred languages; nor should critical conjectures ever be admitted into the text, for we never can be certain of the truth of

٥ عہد عتیق اور عہد جدید کے فقرے اگلے مصنفوں کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں ' اُن سے معلوم ہوتا ہے ' کہ اُس زمانہ میں کیا عبارت مستعمل تہی اُن کے مقابلہ سے بہی عبارت مختلف کی تصحیح کی گئی ہے ' مگر اسکام کے لیئے وہ کتابیں جو یونانی زبان میں تصنیف ہوئی ہیں معتبر ٹہرائی ہیں ' اورجسقدر پرانی تصنیف ہو اُسیقدر زیادہ متعبر ہے *

٦ قیاسی اصلاح میں علماء مسیحی نے بہت احتیاط کی ہے ' اور نہایت غور سے اُسکو استعمال کیا ہے ' وہ کہتے ہیں " کہ ایک صاحب غرض کی قیاسی اصلاح اپنے ہی مقدمہ میں ' اور برخلاف مستحکم شہادت کے ایسے گناہ سے کچہہ ہی کم ہے جو گناہ آئین کی عدالت میں جہوٹی شہادت بنانے میں ہوتا ہے " اس سبب سے قیاسی اصلاح میں نہایت تامل سے دلیری کی گئی ہے *

مگر بعضی دفعہ ایسی قیاسی عبارتیں جو ازروے مراد یا ازروے تسلسل مضمون یا محاورہ زبان یا مشابہت نسخوں کے مستحکم ہونے میں غلبہ دی گئی ہیں ' خصوصا اُسوقت جبکہ یہہ بات ثابت ہو کہ اُنکا ہونا ضرور چاہیئے تہا ' اور جو عبارتیں اِسکے برخلاف ' یا ازروے عقاید مستعملہ کے نا جایز یا بے سند ہوتی تہیں ' اونکو نہیں مانا جاتا تہا *

ہارنصاحب لکہتے ہیں ' کہ کسی شخصکو جو زبانہائے اقدس میں نہایت خوب واقف نہو نہ اس قسم کی اصلاحکا قصد کرنا چاہیے ' اور نہ قیاسی اصلاح کو متن میں شامل کرنا چاہیے ' کسواسطے کہ قیاسی

merely conjectural readings. Were these indeed to be admitted into the text, the utmost confusion and uncertainty would necessarily be created. The diligence and industry of the Masorites are in this respect worthy of our imitation: they invariably inserted their conjectures in the margin of their manuscripts, but most religiously abstained from altering the text according to their hypotheses: and it is to be regretted that their example has not been followed by some modern translators of the Old and New Testament (and especially of the latter) who, in order to support doctrines which have no foundation whatever in the sacred text, have not hesitated to intrude their conjectures into the text. This is particularly the case with Greek and English New Testaments, edited by Dr. Macey, whose bold and unhallowed emendations were exposed by Dr. Twells, and also with the editors of the (Socinian) Improved Version of the New Testament, whose conjectures and erroneous criticism, and interpolations have been most ably exposed by the Revd. Dr. Nares, and Laurence, the Quarterly and Eclectic Reviewers, and other eminent critics.

عبارت کي صداقت هرگز همکو تحقيق نهيں هے ' بلاشبهه اگر اِن قياسي اصلاحوں کو متن ميں داخل کيا جاوے توبالضرور نهايت پريشاني اور نا تحقيقي هو گي ' اِس مقدمه ميں مسورا کے قاعده کے بموجب ترجمه لکهنے والوں کي محنت اور ادب اس لايق هے ' که هم اُنکي نقل کريں ' وه لوگ هميشه اپنے قلمي نسخوں کے حاشيه پر اپنے خيالات يا قياسي اصلاحونکو لکهتے هيں ' مگر نهايت مذهبي طور سے متن کو اپنے خيالات کے بموجب تبديل کرنے سے پرهيز کرتے تهے ' اور يهه بات جاے تاسف هے ' که اُن کے طريق کي عهد عتيق اور عهد جديد کے مترجموں علي الخصوص عهد جديد کے زمانه حال کے مترجموں نے ' پيروي نهيں کي ' اِن لوگوں نے اُن مطالب کو جو تحريرهاے اقدس ميں کچهه بنياد نهيں رکهتے هيں ' مستحکم کرنيکے لیئے اپنے خيالات کو متن ميں داخل کرنے ميں تامل نهيں کيا هے ' بالتخصيص يهه حال يوناني اور انگريزي عهد جديد کے اُس نسخه کا هے ' جسکو ڈاکٹر ميسي صاحب نے چهپوايا ' اور اُسکي گستاخ اور ناپاک اصلاحوں کو ڈاکٹر توولز صاحب نے گرفت کرکر ملزم کيا ' اور نيز عهد جديد کے ترقي شده ترجمه سوشي کي متن کے چهاپنے والونکا بهي يهي حال هے ' جنکے خيالات اور غلط اصلاحوں اور ترجموں کو ' نيرز صاحب اور لارنس صاحب نے جو مذهب کي هر سه ماهي کے امورات پر نظر ثاني کرنے والے هيں ' اور اور مشهور نکته چينوں نے گرفت کرکر الزام ديا هے *

Taking into consideration all the foregoing points connected with the Scriptures it must now be clear, that the Scriptures had become corrupted by various readings from the multiplicity of copies transcribed; and that the Christian doctors have, as faithfully as they could, endeavoured to remove these differences, and to restore the text in conformity with the originals of the sacred writers in the best way they could. For the attainment of this object they collected numerous ancient manuscripts and carefully examined and collated them with each other; and they corrected whatever errors and differences they found among them, and strove to harmonize to the utmost of their ability, one copy with another in accordance with the rules which have been already mentioned. But notwithstanding all their anxious and laborious efforts to reform and purify from errors the Scriptures, we Mohomedans hold it to be porbable, that there may still be some passages that may not correspond with the autographs or original manuscripts written by the Apostles themselves: because as the transcribers were not supernaturally gifted at the time of copying the manuscripts, and consequently failed to make strictly correct counterparts, so also those who made the subsequent emendations, and who were equally without Divine guidance in the matter, cannot be supposed to have done their work so perfectly as to be altogether faultless; for it is to be observed that the readings which they preferred after comparing various copies might not after all have

اِن تمام حالات کے دریافت ہونیکے بعد یہہ بات قابل تسلیم ہے ' کہ کتابہائے اقدس کے نسخے بسبب کثرت سے نقل ہونیکے نہایت مختلف ہوگئے تہے ' اور اُن کے صحیح کرنے پر علماء مسیحی نے نیک نیتی سے نہایت درجہ پر سعی وکوشش کی ' اور جہاں تک ہوسکا ' اور جہاں تک نیک نیتی سے اُنکی سمجہہ میں آیا ' اُنہوں نے اُنکو صحیح کیا ' اور یہہ بات چاہی کہ مطابق اصل کے ہو جاویں ' چنانچہ اسی ارادے سے علماء مسیحی نے کتب مقدسہ کے بہت سے نسخے جمع کیئے اور اُن کا مقابلہ کیا ' اور جسقدر غلطیاں یا اختلاف عبارت اُن میں نکلے اُنکو بموجب اونہی قواعد کے جو ہمنے ابہی بیان کیئے صحیح کیا ' باایں ہمہ ہم مسلمانوں کے نزدیک اب بہی اسبات کا امکان باقی ہے کہ باوجود اسطرح پر مقابلہ اور تصحیح کے اب بہی ایسے مقامات ہوں ' کہ اُن اصلی نسخوں سے جنکو الہامی لکہنے والوں نے لکہا تہا مطابقت نرکہتے ہوں ' کیونکہ جسطرح نقل کرنے والے غلطی میں پڑنے سے خدا کیطرف سے بچائی نہیں گئی تہی ' اسیطرح صحیح کرنے والے بہی خدا کی طرف سے غلطی میں پڑنے سے محفوظ نہ تہے ' پس یقین نہیں کیا جاسکتا ' کہ اُنہوں نے کاملیت کے ساتہہ سب کو صحیح کیا ' کیونکہ یہہ بات غور کرنے کی ہے ' کہ جن قلمی نسخوں کو چہپے ہوئے نسخوں سے مقابلہ کرکر جو عبارت اُنہوں نے اختیار کی ہے ' وہ عبارت اصل نسخہ کی جسکو الہامی لکہنے والوں نے لکہا تہا نہو ' بلکہ جو عبارت اختیار نہیں کی وہ عبارت اُس اصلی نسخہ کی

conveyed the true sense of a doubtful passage; while on the other hand, that which they rejected as being spurious according to their judgment, might in fact have been the correct reading; and again the Parallel Passages, by which they collated readings, might not correspond in reality. The Quotations from the Fathers by which they also tested the different readings, cannot be relied upon, because the same difficulties present themselves in deciding upon the genuineness of the works of the Fathers, as those which occur in deciding that of the Scriptures; and suppose those works were allowed to be genuine, still the quotations which they make may not be faithful or corresponding with the autographs of the inspired writers. Further the conjectural criticism which the Christian doctors also used in correcting manuscripts, can never be admitted to have been exercised in such a way as to be in exact concord with the meaning of the inspired writers, despite all the care and judgment bestowed upon the work. Moreover, it was a very difficult task to determine the exact original where comments or marginal notes had been inserted in the text, where something of the text was omitted, or where the copyist had erroneously added something to the text.

هو ' يا يک ساں مقامات کے مقابلہ سے جو عبارت صحيح کي هے وهاں ويسي يکساں عبارت نهو جسطرح پر صحيح کي ہے ' اگلے مصنفوں کي کتابوں ميں کتب مقدسہ کے جو فقرات منقول هيں ' اور اُن سے بهي علماء نے مختلف عبارتوں کي تصحيح کي هے ' اُنکي صحت پر بهي يقين نهيں هوسکتا ' اول تو اُس کتاب کي صحت پر جسميں وہ فقرات منقول هيں وهي مشکليں پيش اتي هيں جو کتب مقدسہ کے قلمي نسخونکي صحت ميں پيش آتي هيں ' اور اگر هم يهہ تسليم بهي کرليں ' کہ وہ کتاب اُس مصنف کي اُسي اصلي نسخہ کے لفظ بلفظ مطابق هے ' جسکو اُسنے لکها تها ' تو پهر هم کسيطرح يهہ يقين نهيں کرسکتے ' کہ جو فقرہ کتب مقدسہ کا اُس ميں منقول ہے ' وہ ايسے هي نسخہ سے نقل هوا ہے ' جو بالکل الهامي لکهنے والوں کے نسخہ سے مطابق تها ' قياسي اصلاح علماء عيسائي کي گو وہ کيسي هي هوشياري اور احتياط سے کي گئي هو ' کسيطرح يقين نهيں دلاتي ' کہ وہ بالکل الهامي لکهنے والوں کے نسخہ سے مطابق هوگئي ' جن قلمي نسخوں ميں حاشيہ اور شرح کي عبارت متن ميں شامل هو گئي ہے ' يا جنميں سے اصل متن کي عبارت لکهنے سے رہ گئي ' يا جنميں ناقلوں نے غلفت سے ' کچهہ گهٹا يا بڑها ديا ' اُن ميں تميز کرنا نهايت مشکل کام ہے *

By all these arguments we Mohomedans may, without reproach, infer that the Scriptures still contain some passages which may possibly be at variance

اِن وجوهات سے هم مسلمان نتيجہ نکالتے هيں کہ ممکن هے کہ اب بهي کتابهاے اقدس ميں ايسے مقام هوں جو اصلي نسخوں سے ' جنکو الهامي لکهنے والوں نے

in meaning, with the corresponding passages in the originals.

لکہا تہا مطابقت نرکہتے ھوں *

It must not however be supposed from what is said above, that we question the general harmony and conformity of the Bible with the autographs. On the contrary, we believe that it has been revised and corrected with as much conscientious care and patient industry as could possibly have been brought to bear on this most important task, but we may, at the same time, be permitted to assert that there are still some passages in it, that are not in exact agreement with their originals; and that there are also some passages in it, the fidelity of which to corresponding passages in the autographs is to this day a debated and doubtful question. Further, there may still be other such passages, of which no notice has hitherto reached us. I think that our views regarding these points cannot fairly be objected to by the Christians; nay, Christian commentators themselves hold the same opinion with us Mohomedans respecting them, as I hope to prove to the reader's satisfaction in the body of my commentary on the holy Bible at proper places.

ھماري اس گفتگو کا یہہ مطلب نہیں ہے ' کہ ہم تمام بیبدل پر اسبات کا شبہہ رکہتے ھیں ' کہ وہ اصلي نسخوں سے جنکو الہامي لکہنے والوں نے لکہا تہا مطابقت نہیں رکہتي بلکہ ہم یقیں کرتے ھیں ' کہجہاں تک ھوسکا یہہ کتابیں نیک نیتي سے اصلي نسخوں سے مطابق کرنے کے لیئے صحیح کي گئیں ' الا چند مقام اب بہي ایسے ھیں ' جو بلاشبہہ اصلي نسخوں کے مطابق نہیں ھوے ' اور بعض ایسے ھیں جو اب تک مشتبہہ ھیں اور ممکن ہے کہ کوئي اور ایسے ہي مقام ھوں جنکي اطلاع ابتک ھمکو نہو میں سمجہتا ھوں کہ اس باب میں ہم مسلمانوں اور عیسائیوں میں کچہہ اختلاف نہیں ہے ' بلکہ تمام محققین علماء عیسائي کي یہي راے ہے جو ھم مسلمانوں کي ہے ' چنانچہ اسکا بیان آیندہ تفسیر میں اپنے اپنے مناسب مقام پر اویگا *

From the foregoing views respecting the Scriptures we Mohomedans are under the necessity of pondering deeply and anxiously, in order to draw true and real illumination from their pages; and I now proceed to make allusion to those rules, by which we are guided in attaining to that light; they are briefly comprehended under the two following classes :—

بلحاظ ان حالات کے ھمکو اسبات کي ضرورت پیش آئي ہے ' کہ اِن پاک کتابوں سے اصلي اور سچي روشني حاصل کرنیکو زیادہ تر دقیقہ رس فکر کو کام میں لاویں چنانچہ ھم وہ قواعد اور اصول بیان کریں ' جنکے روسے ہم مسلمان اُن پاک کتابوں سے ایسي روشني حاصل کرتے ھیں ' اور وہ قواعد دو چیزوں سے علاقہ رکہتے ھیں *

Firstly. Such as pertain to an inquiry after the genuineness of the *words* of Scripture, in order to find out the original words used by the inspired writers.

اول اِن پاک کتابوں کے صحت الفاظ سے ' تاکہ همکو وہ اصلي الفاظ هاتهہ آویں جو الهامي لکهنے والوں نے لکهے تهے *

Secondly. Such as relate to the use of a correct interpretation of the *sense* of those words, in order to attain to the meaning intended by the inspired writers.

دويم اُن الفاظ کے معني اور مراد سے تاکہ همکو معلوم هو کہ الهامي لکهنے والوں نے کس معني میں اور کس مراد میں ' اُن الفاظ کو استعمال کیا تها *

For the attainment of the former object we apply these two rules.—

پہلا مطلب حاصل هونے کے لیئے صرف دو اصول هیں *

1. Collate the ancient editions as carefully as is possible in the same manner as the Christian divines have done. But there is a little difference between our manner of doing so and theirs. The difference being this, that on meeting with two various readings the Christians are disposed to consider that one to be true and right, which is most conformable to their acknowledged faith; while, on the contrary, we Mohomedans, when deciding upon this point, do not apply to it the test of the principles of our faith, or of those of the opposite party; but out of the two various readings we hold that one to be authentic, which has proved to be so after a deep and diligent examination; and by it we abide.—

اول مقابله کرنا اِن کتابوں کا جهاں تک ممکن هو پرانے اور صحیح نسخوں سے ' جیسا کہ علماء عیسائي نے کیا ' مگر اُن کے طریقہ میں اور همارے طریقہ میں تهوڑا سا اِختلاف هے ' اور وہ یهہ هے کہ علماء عیسائي نے بعض مقامات میں اُن اختلافات کو ترجیح دي هے ' جنسے اُن کے عقاید مسلمہ کي تائید هوتي تهي هم مسلمانوں کا طریقہ یهہ نهیں هے ' بلکہ هم صحت عبارت کے وقت مطلق اسباتکا خیال نهیں کرتے ' کہ همارے یا دوسرے شخص کے عقاید مسلمہ کیا هیں ' بلکہ هم دو مختلف عبارتوں میں سے اُس عبارتکو اصلي قرار دیتے هیں ' جو ایک پرغور امتحان پر همکو اصلي ثابت هووے ' اور پهر اُسکے بموجب جو اعتقاد برامد هو اُسکو اختیار کرتے هیں *

2. Study the Bible as a whole, and thus try to discover its general aim and purport. When there are two rival readings, that one which corresponds best with the obvious tendency of the rest of the Bible must be the correct one.

دويم هم تمام بیبل پر خیال کرتے هیں کہ اُس سے عام نصیحت اور عام هدایت کیا نکلتي هے ' اور عبارت مختلفہ میں سے جون سي عبارت ' اُس عام نصیحت اور عام هدایت کے مطابق هوتي هے ' اُسکو هم ترجیح دیتے هیں *

For the attainment of the latter object, or for correctly interpreting the sense of the words of Scripture, our fundamental principle is that the purport of all the Scriptures is the same, and differs in no respects whatever; we therefore adopt such of the several meanings of words, as seem most consistent with the general connected scope and design of holy writ; and not such meanings as would convey a sense different from, or inconsistent with that general scope and design.

Accordingly when a verse is met with, the words of which convey a meaning inconsistent with common and connected purport of the whole Bible, we proceed first to inquire into the authenticity of those words, and if unsuccessful in this, we then take them in the sense most consistent with the tendency of the whole Bible; and, again, if such a sense cannot be deduced from the passage in question, we are in that case to designate the verse a doubtful verse, as it does not agree with the general spirit of the inspired writers; but we do not, for a moment, imagine that the reputation of the sacred writers is by any means damaged by this circumstance. If there be any one to affirm in our opposition to our views, that such a verse is not different from what it ought to be, the *onus probandi* will of course rest with him, and he will be expected to prove his assertion, that the disputed passage presents itself to us in precisely the same form in which it was constructed by the inspired penman himself. Next as regards the interpretation

دوسرا مطلب حاصل کرنیکو همارا اصول یهه هے که هم اسبات کا یقین کرتے هیں ' که تمام بیبل کے مطالب متحد هیں ' اور اُن میں کسیطرح کا اختلاف نهیں ' اسلیئے هرایک لفظ اور هرایک عبارت کے وه معنے اختیار کرتے هیں ' اور ایسي مراد لیتے هیں جس سے بیبل کي کسي نصیحت اور هدایت میں اختلاف واقع نهو ' اور ایسے معنی اور مراد هم هرگز اختیار نهیں کرتے جس سے بیبل کي هدایتیں مختلف هوجاویں *

اس پچھلے قاعده کے لیئے همارے هاں یهه قرار پایا هے ' که اگر کوئي ورس عهد عتیق یا عهد جدید کا ایسا هم پاویں ' جسکے ایسے الفاظ هوں که اُن سے برخلاف اُس عام هدایت کے جو اور مقاموں میں سے پائي جاتي هے کوئي هدایت نکلے ' تو اول هم اُس ورس کي صحت الفاظ پر متوجه هوتے هیں ' اور جب هم اُس سے کسیطرح مجبور هو جاتے هیں ' تو معاني کیطرف متوجه هوتے هیں ' اور وه معني اختیار کرتے هیں ' جنسے بیبل کے مطالب اهم میں اختلاف واقع نهو ' اور جب اس سے بهي مجبور هو جاتے هیں ' تو اُس ورس کو مشتبهه قرار دیتے هیں ' اور خیال کرتے هیں که اُسکي صحت همکو مطابق اصلي عبارت الهامي لکهنے والوں کے حاصل نهیں هوئي ' مگر کسیطرح الهامي لکهنے والوں پر بد ظني کا گمان نهیں کرتے ' اور جو شخص که اُس ورس کے صحیح اور اصلي هونیکا دعویدار هوتا هے ' اُس سے هم ثبوت اسبات کا چاهتے هیں ' که اُس ورس کے الفاظ درحقیقت اُنهي الفاظ کے مطابق

of the sense of words, we adopt, in the spirit of the rule above given, that meaning of a word, which is most in consonance with the connected purport of the Bible; and were any one to assert that that identical word is used in some parts of the Bible, in a sense different from what it should be according to the connected purport of the Bible, we should then require him to demonstrate, that the meaning of the word which he thus adopts contrary to the general scope and purpose of the whole Bible, was really used by the inspired writers in different senses at different places.

هیں ' جو الهامي لکهنے والوں نے لکہے تہے *
الفاظ کے معنی اور مراد سمجهنے میں یهي همارا بهي قاعده ہے ' که هر لفظ کے وهي معنی اختیار کرتے هیں جو عام مطالب بیبل سے مطابقت رکهتے هیں اور اگر کوئي شخص اُن الفاظ کے ایسے معنے بیان کرتا ہے ' جو بیبل کے اور مقاموں میں مستعمل نہیں هوئے ' تو اُس سے اسبات کا ثبوت چاهتے هیں ' که الهامي لکهنے والوں نے اُسکے وه معنی قرار دیئے تہے *

Besides, if an historical narrative or any epistle of a nature not directly connected with the important purport of the Bible, be found variously related in the different books of Scripture, we should endeavour to ascertain the cause of the discrepancy, and we believe that, if the cause were traced out, the discrepancy itself would be immediately removed; but if we could not find out the cause, or if we were fully convinced of such accounts being in reality different from one another, we should then conclude, either that the copyist was guilty of the error, or that the emendator had failed to correct it: it will then follow that one of those different accounts of the same fact, may be correct; and yet no blame will be reflected upon the inspired historian himself.

علاوه اِسکے کتب مقدسه میں کسي ایسي قسم کا اختلاف هم پاتے هیں ' جو تاریخ سے متعلق هے یا جسکے لیئے کوئي عام مراد کتب مقدسه میں نہیں هے ' اگر همکو کچهه اختلاف نظر پڑتا هے ' تو اول توهم اُس اختلاف کي وجهه دریافت کرنے پر متوجهه هوتے هیں ' اور یهه سمجهتے هیں که اگر اِسکي اصلي وجهه معلوم هو جاوے ' تو غالبا یهه اختلاف نرهے ' اور جب کوئي وجهه نہیں معلوم هوتي ' یا یقینا اُسکا مختلف هونا پایا جاتا هے ' تو هم یقین کرتے هیں که اُن دونوں مقاموں میں سے کسي مقام میں نقل کرنے والے یا اصلاح کرنے والے نے غلطي کي هے ' اُن دونوں میں سے ایک صحیح هو گا اور ایک غلط هو گا مگر اصل الهامي لکهنے والوں پر هم کسیطرح کا شبهه نہیں کرتے *

Some Christian divines state that although numerous errors and various readings were found in the Scriptures on

بعض علماء مسیحي یهه بیان کرتے هیں که اگرچه عهد عتیق اور عهد جدید کے قلمي نسخوں میں مقابلے کے وقت بہت

collating and examining different copies of them, yet no discrepancy with respect to important points of faith was ever found.

سي غلطياں اور بهت سے اختلاف عبارت نكلے ' مگر تاهم كوئي بات ايسي نهيں نكلي جو عمدہ عقايد ايمانيه كے برخلاف هو *

However this has not been so accepted by some persons. These persons argue that if the words of a clause or passage are inverted, if the grammatical construction of a sentence be faulty,–if the restriction of words in a sentence be not duly attended to,–or if certain words be transposed, the real sense of such a passage or clause will then be changed. Again, they say that even the misapplication of a preposition, or error of punctuation alters the real sense of a sentence. Thus if instead of the sentence "This is in God" be substituted "This is from God," by even so slight a change, a very different sense will be conveyed and thus considerable influence be exercised on the principles of faith. Hence, when such is the case, even with so slight an alteration, how much more serious an aspect does the matter assume when the numerous errors and various readings of the Scriptures, are considered: and hence it is maintained that the numerous errors and various readings in the Scriptures may produce alterations in the real principles and articles of faith, and that from these alterations have arisen some distinct Christian sects, such as the Ebionites.

اگرچه بعض لوگ اِس پر تكرار كرتے هيں ' اور يهه كهتے هيں كه يهه بات قابل تسليم كے نهيں هے ' كيونكه هر شخص جانتا هے ' كه اگر كسي كلام ميں سے كوئي لفظ اولٹ پلٹ هو جاوے ' يا تراكيب نحويه اور قواعد صرفيه ميں جو كسي مطلب پر دلالت كرتے هيں تفاوت هو جاوے ' يا كوئي قيد بڑہ جاوے يا كم هو جاوے يا كسي لفظ ميں تغير هو جاوے تو معاني اور مراد ميں نهايت تفاوت آجاتا هے ' يهاں تك كه بعضي دفعه وصل اور فصل كے تبديل هونے سے ' اور بعضي دفعه حروف روابط كے بدل جانے سے معاني اور مراد ميں تغير آجاتا هے مثلا اگر بجاے اِس لفظ كے كه (خدا ميں هے) كها جاوے كه (خدا سے هے) تو باوصف بدلنے ايك خفيف حرف كے تغير عظيم معاني اور اعتقاد ميں هو جاتا هے ' پهر كيونكر تسليم كيا جاسكتا هے ' كه باوجود نكلنے بهت سي غلطيوں اور اختلاف عبارتوں كے ' اُن سے عقايد ايمانيه ميں كچهه اختلاف نهيں آتاتها ' على الخصوص ايسي صورت ميں كه هم ديكهتے هيں كه بعضے عيسائي فرقه (جيسے ابي اونيتز) اسي قسم كے اختلاف كے سبب بالكليه عقايد ايمانيه ميں اور عيسائي فرقوں سے مختلف هيں *

But while we find by all the present Scriptures in our possession, that all the principles and articles of faith, (the deliverance of which to us commenced with Moses and was continued by the succeeding prophets till the time of our prophet) tend to the same object, and differ no way from one another, we should abstain from entering upon this useless discussion.

مگر میری راے یہہ ہے ' کہ جب ہم خود انہی کتب موجودہ میں عقاید ایمانیہ کو حضرت موسیٰ سے لیکر خاتم النبین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین تک متحد پاتے ہیں ' تو ہمکو اس فضول بحث اور تکرار میں پڑنے سے کیا فایدہ ہے *

NINTH DISCOURSE.

ان کتابوں کے ترجموں کي نسبت مسلمانوں کا کیا اعتقاد ہے

WHAT belief have Mohomedans in the versions of these books?

To turn what is written in one language into another is a most difficult task. Plain subjects in one language may, indeed, be exactly translated; but it is almost impossible that the complicated and subtle doctrines of divinity, and articles of faith should be rendered so as to retain the same degree of elegance and fidelity as in the original tongue: for, such articles of faith cannot be clearly apprehended and understood merely from their simple and literal translation; to be fully comprehended they require attention to be paid to the substance of words, to etymology and to the peculiarities of the grammar of that language, in which they are written. To convey all these important points in a translation from one language into another, is an impossible task.

جاننا چاهیئے کہ ایک زبان کا ترجمہ وسري زبان میں درحقیقت ایک نہایت مشکل کام ہے ' سیدھا سیدھا مطلب البتہ ترجمہ میں ادا ہوجاتا ہے ' مگر ایسا ترجمہ جس سے دقیق دقیق مذہبي مسایل جو نہایت باریک ہیں ' اور اعتقادیات اورالہیات سے متعلق ہیں ' اُس سے اسیطرح پرنکلیں جسطرح اصل کتاب سے نکلتے تہے غیر ممکن ہے ' کیونکہ اِس قسم کے مسایل صرف صحیح ترجمہ ہي سے نہیں نکالے جاتے ' بلکہ مادہ لفظ اور طریقہ اشتقاق اور ترکیب نحویہ جو مخصوص اُس زبان کي ہے اُس سب سے ملکر نکلتے ہیں ' اور یہہ باتیں سب نی سب اُسیطرح جسطرح اصل میں ہیں ترجمہ میں ادا ہوني غیر ممکن ہیں *

It is frequently the case that a word or phrase of one language conveys several meanings, and that another language does not possess its eqivalent.—In such a case the translator is reduced to the necessity of rendering such passages so as to convey only one meaning out of the several derivable from the translated phrase, or he may adopt a sense thereto which may be in accordance with the principles of his own faith; and by thus translating a

اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے ' کہ ایک لفظ یا ایک فقرہ کئي معني رکہتا ہے ' اور اُسکے مقابلہ میں دوسري زبان کا ایسا لفظ نہیں ہوتا جس سے وہ سب معني حاصل ہوں اسلیئے مترجم بمجبوري یا تو اُسکا ترجمہ کسي ایک پہلو پر کرتا ہے یا صرف بموجب اپني راے اور اپنے اعتقاد اور اپنے مسلمات کے اُسکا ترجمہ کردیتا ہے جو درحقیقت کلام الہي کي وسعت کو نا واجب تنگي میں ڈالتا ہے ' کیونکہ

difficult sentence or phrase, he necessarily contracts the sense of the words of God within unlawful limits, because unless the words of God are expressly restricted to a certain definite and indisputable signification by the power of inspiration or under divine guidance, every person has a right to take into consideration all the different meanings, of which a passage may be susceptible; in order that he may judge for himself, and so abide by that one which may seem to him most correct and right.

Hence the translator who has rendered a dubious word or phrase in a style conformable to the rules of his faith, has usurped an unlawful power, especially when the principles of his professed faith are founded on error. From these circumstances it is held in our religion to be essentially necessary, to become conversant with the original language, in which the inspired writers have written their books; for, until we acquire this knowledge we cannot implicitly put our trust in the articles of faith advocated and recommended in the translated versions of those books. A great error was committed even by such eminent translators as Aquila, Theodotian, and Symmachus, namely in the book of Isaiah ch. 7· v. 14., the Hebrew word 'alma' meaning *virgin*, was translated by them into the word *maid*. Our religion therefore cautions us not hastily either to accept any versions of Scripture as right, nor to reject them as wrong, unless we are positively assured of the fact:

هر شخص یهه حق رکهتا هے ' که جبتک بذریعه الهام کے کوئي خاص معني کسي کلام الهي کے مقرر نهوئے هوں اسوقت تک کلام الهي سے جسقدر مطالب نکلتے هوں انسبکو سمجهے اورسب پر غور کرے اورجو مطلب حق اور صحیح ثابت هو اسکو اختیار کرے *

پس جبکه مترجم نے اس کلام الهي کو جس میں متعدد پهلو تهے ایک پهلو پر جو اسکے اعتقاد کے مطابق تها ترجمه کردیا تو اسنے ایک عام حق تلفي کي خصوصا اس صورت میں جبکه اسکا اعتقاد جسکے بموجب اسنے ترجمه کیا درحقیقت غلط هو ان وجوهات سے هم مسلمانوں کے هاں ضرور تر هے ' که جس زبان میں مذهب کي اصلي کتابیں هوں اس زبان سے واقف هونا چاهیئے اور جب تک اصل زبان سے واقفیت نهو صرف ترجمه پر اعتقادیات میں اعتماد نهیں هوسکتا دیکهو کیسي غلطي کي کتنے بڑے مترجم ایکویلا اور تهیودوشن اور سیمیکس نے که کتاب اشعیاه باب ۷ ورس ۱۴ میں جو علمه کا لفظ عبري زبانکا تها اسکا ترجمه بجائے کنواري کے جوان عورت کردیا ' اسلیئے همارے مذهب میں یهه حکم هے ' که جب تک بخوبي صحت نهو جاوے اسوقت تک ترجموں کي نه تصدیق کرني چاهیئے اور نه تکذیب کرني چاهیئے بلکه یهه کهنا چاهیئے که جو کچهه

but we may be allowed to assert that we are ready in all circumstances to abide by whatever has descended from Heaven. In the Bookharee there is a tradition related on the authority of Abee Hooraira, that in the time of our prophet the Jews used to read the Pentateuch to Mohomedans in Hebrew, and expound its meaning to them in Arabic, (but as the Mohomedans did not know whether what they explained to them was true or not), our prophet commanded the Moslems neither to be against, nor in favour of what was stated, but to make this reply "We believe in God, and in that which hath been sent down unto us, and in that which hath been sent down unto Abraham, Ismael, Isaac, Jacob, and the tribes, and in that which was delivered to prophets from their Lord: we make no distinction between any of them, and to God are we resigned."

خـــدا نے اوتارا ہے آسپر ہم ایمان رکہتے ہیں *

بخاري میں ابوهريرة رضي اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ' کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہودي عبراني میں توریت پڑھتے تہے ' اور مسلمانونکے لیئے عربي میں آسکا مطلب سمجہا تے تہے (مگر مسلمانوں کو یہہ معلوم نہ تہا ' کہ وہ مطلب صحیح ہے یا نہیں) اسلیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اهل کتاب کو نہ سچا بتاو نہ جہٹلاو اور تم کہو همنے یقین کیا اللہ پر اور جو آترا هم پر اور جو آترا ابراهیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور آسکي اولاد پر ' اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور جو ملا سب نبیوں کو اپنے پروردگار سے هم فرق نہیں کرتے ایک میں آن سب سے اور هم آسیکے حکم پر هیں *

بخاري

عن ابي هريرة قال
كان اهل الكتاب يقرون
التورٰة بالعبرانيته و
يفسرونها بالعربيته
لاهل الاسلام فقـــال
رسول الله صلى الله
عليه وسلم لاتصدقوا
اهل الكتاب ولاتكذبو
هم وقولوا امنا بالله
ومانزل الينا ومانزل
الى ابراهيم واسمعيل
واسحق ويـــعقوب
والاسباط ومـــااوتى
موسى وعيسى وما
اوتي النبيون من ربهم
لانفرق بين احد منهم
ونحن له مسلمون *

Whatever I have above stated about the difficulties incident to the faithful translation of writings from one language into another cannot be well illustrated unless some explanation is given respecting the various versions; accordingly I proceed to offer a few remarks relative to the ancient and modern versions of the books of the Old and New

یہہ مطالب جو همنے بیان کیئے اِن کي تصدیق آسوقت بخوبي هوتي ہے ' جب کتب مقدسہ کے قدیم اور جدید ترجمونکا حال معلوم هو ' اسلیئے میں مناسب سمجہتا هوں ' کہ هارن صاحب کے انٹرو ڈکشن سے کتب مقدسہ کے قدیم وجدید چند ترجموں کا ذکر اِس مقام پر کروں '

Testament, which are extracted from Mr. Horne's Introduction to the Critical Study of the Scriptures. But I do not intend at present to make any allusion to those particular verses, which have been so variously translated by their several translators, that they have created a great diversity of meanings touching the fundamental articles of faith, for I mean to take notice of them in their proper places in my comments on the books of the Holy Bible.

اور جن جن ورسوں کے ترجمہ میں ایسا اختلاف واقع ہوا ہے جس سے عقاید ایمانیہ میں اختلاف پیدا ہوتا ہے ' آسکے تذکرہ سے اس مقام پر باز رہوں ' کیونکہ آن کا تذکرہ میری تفسیر میں ہرایک ایسے ورس کی تفسیر میں اویگا انشاالله تعالی *

It should, however, be understood that the various interpretations of the same subjects, or other similar errors (if such are to be found among the received versions) are to be ascribed to the inaccuracy of translators, and not to the original, from which those versions have been rendered, and the authenticity of which can, no way, be injured by them: and those who have ventured to assert that the originals are impaired by these diversities and errors among their versions, have certainly erred, and have stepped beyond the limits of truth and justice by forming such an opinion respecting them. May the Almighty Judge forgive such persons for their rashness and presumption.

مگر یہہ بات سمجھہ لینی چاہیے ' کہ اختلاف یا غلطی تراجم سے جو درحقیقت مترجموں کا قصور ہے ' اصل کتب مقدسہ پر یا آن کی صحت اور مطابقت پر الزام نہیں آسکتا ' جن لوگوں نے بسبب نقصان ترجموں کے اصل کتب مقدسہ میں نقصان تصور کیا ہے ' درحقیقت آنہوں نے غلطی کی ہے ' اور حد انصاف سے گذر گئے ہیں والله غفور الرحیم *

Of the Chaldee or East Aramean Versions.

کالدی یا ایسٹ ارمین یعنی مشرقی ارمینیہ کے ترجمے

The Chaldee Paraphrases which are called Targums, are the versions of the Old Testament in the Chaldee dialect. After returning from their captivity in Babylon, the Jews had become familiar with this tongue. The word *targum* signifies a detailed version—a ver-

کالدی پارافریز ' جسکو تارگم کہتے ہیں یہہ سب ترجمے عہد عتیق کے کالدی زبان میں ہیں ' جبکہ یہودی بابلن کی قید سے چہوت کرائے ' تو آس زبان سے بخوبی واقف ہوگئے تہے ' تارگم کے معنی مفصل ترجمہ کے ہیں ' جو صرف لفظی ترجمہ نہو ' بلکہ

sion not only literal but having an exposition or comments with itself. It is probable that when Ezra used to read the Pentateuch to the people in synagogues, he also used to explain it, in order to make it well understood by them.

ترجمہ کے ساتھہ مختصر بیان یا تفصیل
یا تفسیر بھي شامل هو *

Thus from this time the practice of of reading the Pentateuch in this way was introduced among the Jews. But they did not insert their comments in the original books; they used to make only oral comments or explanation. The practice of inserting comments in the Chaldee versions began with them about the time of Jesus Christ. There were ten Targums written on different books of the Old Testament. As the authors of these Targums were well acquainted with the Hebrew, these Targums are therefore much trusted as furnishing a generally correct interpretation of the Scriptures. They are of great use, especially when there are no other means left to decide the meaning of certain passages in the Old Testament. All these Targums are, however, not of the same value, as will be seen from the perusal of their brief accounts which we now set out to give:—

اغلب هے کہ حضرت عزرا جب عبادت
خانوں میں توریت پڑہ کر سناتے تھے تو
لوگوں کے سمجھانے کو اُسکي تفسیر بھي
فرماتے تھے ' جب سے یہودیوں میں اس
طرح پر توریت کے پڑھنے کا رواج هوا ' مگر
تفسیر کا اصل کتاب پر لکھنے کا دستور نہ
تھا ' حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے
قریب تفسیر کا کالدي زبان کے ترجموں کے
ساتھہ لکھنے کا رواج هوا ' اسطرح پر دس
تارگمیں عہد عتیق کي مختلف کتابوں
پر لکھي گئیں اور جو کہ اُن تارگموں کے
مصنف عبري زبانسے بخوبي واقف هونیکا
بہت اچھا قابو رکھتے تھے ' اس سبب سے
اُن ترجموں پر کتاب اقدس کے عموما صحیح
معني دینے میں زیادہ بھروسا کیا گیا هے '
خصوصا ایسے مقاموں میں جہاں اور کسي
وسیلہ سے اُن معنوں کا پانا محال هو ' مگر
هرایک تارگم برابر رتبہ کي نہیں هے چنانچہ
هم هرایک کا مختصر حال بیان کرتے
هیں *

The Targum of Onkelos.—It is not known with certainty, at what time Onkelos flourished, nor of what nation he was. Some persons say that he was not a Jew, but a native of Babylon, and that he was a proselyte to Judaism, and a desciple of the celebrated Rabbi Hillel, who flourished about fifty years

١ تارگم انکیلاس ' اِسکے مصنف کا
حال تحقیق نہیں کہ کب تھا اور کس
قوم کا تھا ' بعضے کہتے هیں کہ یہودي نہ تھا
بلکہ بیبلن کا رهنے والا تھا ' اور اُسنے یہودي
مذهب اختیار کر لیا تھا ' ربي هلل جو
پچاس برس پیشتر حضرت مسیح علیہ السلام

before Jesus Christ; and consequently that Onkelos was contemporary with Christ. His Targum is free from idle legends and narratives; and is considered highly valuable. The Jews read this Targum in their synagogues till the sixteenth century.

سے تہے ' اُنکا شاگرد تہا اور ہم عصر حضرت مسیح علیہ السلام کا ' اُسنے صرف حضرت موسیٰ کي پانچ کتابوں پر تارگم لکھي ہے ' اُسمیں کچھہ قصے اور فضول باتیں نہیں ہیں اوریہہ تارگم نہایت قدروالی ہے ' سولہویں صدي تک یہودي اس تارگم کو اپنے عبادتخانوں میں پڑھتے تہے *

2. The Targum of Pseudo-Jonathan is also on the five books of Moses; and it is full of fabulous narratives. It is said that the author of this Targum was Jonathan Ben Uzziel, but this assertion is not correct. There are several arguments, by which it is supported that this Targum was executed in the seventh or eighth century.

۲ تارگم سي ڈوجانتھن ' یہہ تارگم بھي حضرت موسیٰ کي پانچ کتابوں پر ہے ' اسمیں افسانے بہت ہیں بعضے کہتے ہیں کہ یہہ تارگم جانتھن بن ازیل کي تصنیف ہے ' مگر یہہ قول صحیح نہیں ہے ' اور بہت وجوہات سے ثابت ہے ' کہ ساتویں یا آٹھویں صدي میں تصنیف کي گئي ہے *

3. The Jerusalem Targum also comments on the five books of Moses. It is by no means a connected paraphrase, sometimes omitting whole verses or even chapters; at other times explaining only a single word of a verse. In many respects it corresponds with the paraphrase of the Pseudo-Jonathan; and it is supposed to have been written in the seventh, eighth, or ninth century.

۳ تارگم یروشلیم ' یہہ بھي حضرت موسیٰ کي پانچوں کتابوں پر ہے ' مگر سلسلہ وار نہیں ہے ' کہیں کسي ورس کي کہیں کسي ورس کي اور کہیں باب کے باب کي تفسیر نہیں لکھي ہے ' اور کہیں کسي آیت کے ایک ہي لفظ کي تفسیر لکھي ہے ' اِسکي روش اور تارگم سي ڈوجانتھن کي روش بہت قریب ہے ' اور ساتویں یا آٹھویں یا نویں صدي کے تصنیف ہے *

4. The Targum of Jonathan Ben Uzziel treats on the Prophetical books of the Old Testament. It is free from narratives and legends, and is very valuable and trustworthy.

۴ تارگم جانتھن بن ازیل ' یہہ تارگم عہد عتیق کي پیغمبرانہ کتابوں پر ہے ' اس میں قصے اور افسانے نہیں ہیں اور بہت معتبر اور بڑي قدروالی ہے *

5. The Targum on the Cetubim, Hagiographa, or holy Writings, is ascribed by some persons to Rabbi Joseph, surnamed the one-eyed or blind, who flourished in the third or fourth cen-

۵ تارگم سیتوبم ' ھیجو گریفا (یعني تحریرہاے اقدس) بعضے کہتے ہیں ' کہ ربي جوزف یہودي جو تیسري چوتھي صدي میں تہا ' اور اُسکا کانا یا اندھا لقب

tury; but its author is unknown.

ہوگیا تہا ' اِسکا مصنف ہے ' مگر تحقیق بات یہہ ہے کہ اِسکا مصنف نامعلوم ہے *

6. The Targum on the Megilloth, or five books of Ecclesiastes, Song of Songs, Lamentations of Jeremiah, Ruth, and Esther, is evidently a compilation by several persons. In it are embodied numerous narratives, and idle tales, which prove it to be of the sixth century.

٦ تارگم مجلیتیہ ' تاریخ اور غزل الغزلات اور نوحہ جرمیا اور روت اور استیر پر یہہ تارگم بہت سے مصنفوں کي تالیف معلوم ہوتي ہے ' اسمیں افسانے بہت ہیں اور چہتي صدي کي تصنیف معلوم ہوتي ہے *

7, 8, 9. The Three Targums on the book of Esther. These Targums are full of absurd fables and traditions, and are all of them of very late date.

٧ ٨ ٩ تارگم ہاے استیر ' اس کتاب پر تین تارگمیں ہیں ' اورحال کي تصنیف معلوم ہوتي ہیں ' اور ان میں نا معقول افسانے بہت بہرے ہوئے ہیں *

10. A Targum of the books of Chronicles.—It was unknown in former times, and became known in 1680. It is not very trustworthy and contains numerous tales.

١٠ تارگم تاریخ پر ' یہہ تارگم پہلے زمانہ میں مشہور نہ تہي ' سنہ ١٦٨٠ ع میں مشہور ہوئي ' اِسکا اعتبار بہت کم ہے ' اور اِسمیں افسانے بہت ہیں *

On the Ancient Greek Versions of the Old Testament.

قدیم یوناني ترجمے عہد عتیق کے

The Septuagint, or Alexandrine is a very ancient version and was held in great esteem both by the ancient Jews and the Christians. It was constantly read in their synagogues and churches, and from this version various foreign translations were executed, viz. the Arabic, Armenian, Ethiopic, Gothic, and Old Italic; and to this day the Septuagint is exclusively read in the Greek and most other Oriental churches.

سپتو اجنت یا الکذندرین ' یہہ بہت پرانا ترجمہ ہے ' یہودي اور قدیم عیسائي سب مانتے چلے آئے ہیں ' اور اُن دونوںکے عبادتخانوں میں پڑہا جاتا تہا ' اور عربي اور آرمینیہ اور اتہوپیک اور گاتہک اور قدیم اتالک یعني قدیم لاطیني زبانوں میں جو ترجمے ہوئے تہے ' وہ سب اسي سے ترجمہ کیے گئے تہے ' اور آج تک یوناني گرجا میں اور اور مشرقي گرجوں میں یہي ترجمہ پڑہا جاتا ہے *

It is uncertain when this version was executed. Some accounts of its history are given to this effect, that the version was executed miraculously, and under the influences of the Holy

یہہ بات تحقیق نہیں ہوئي کہ یہہ ترجمہ کس زمانہ میں ہوا ہے اور چند حکایتیں مشہور ہیں جنکا مطلب یہہ ہے کہ یہہ ترجمہ بطور کرامت اور اعجاز کے اور روح القدس

Spirit, but even learned Christians do not credit these accounts, The truth seems to be that it was executed by a number of Jews in the year 285 or 286 before the birth of Christ. This version was denominated the Septuagint either from those Jews being seventy two in number, or from the fact of its being approved of by the Sanhedrin or great council of the Jews, which consisted of seventy two members. It was received and held in honor by all the ancients, and many commentaries were written on it. Up to the first century it was of unquestioned authority in the Jewish Synagogues, as a book of religion, when the Jews being unable to resist the arguments from prophecy which were urged against them by the Christians, in order to deprive them of the benefit of that authority, began to deny that it agreed with the Hebrew Text.

کي تائيد سے هوا هے ' مگر خود علماء مسيحي ان حکايتوں کو قابل اعتبار کے نهيں سمجهتے صحيح بات اسقدر معلوم هوتي هے ' که دوسو پچاسي يا دوسو چهياسي برس قبل ولادت حضرت مسيح عليه السلام کے علماء يهود نے ملکر يهه ترجمه کيا ' يا تو اس سبب سے که وه بهتر آدمي تهے ' يا اس سبب سے که يهوديوں کي بڑي عدالت نے جو سين هڈرن کهلاتي تهي اور اُس ميں بهتّر ممبر تهے اسکو منظور کيا تها ' سپتو ايجنت اس ترجمه کا نام هو گيا ' مگر تمام قدما اسيکو مانتے آئے ' اور اسکي تفسيريں لکهي گئيں ' اور اول صدي تک يهوديوں کے عبادت خانوں ميں بهي بلا عذر سند رها مگر جبکه يهودي اُن وجوهات کا پيش گوئي سے مقابله نکرسکے ' جو اُنکے روبرو عيسائيوں نے اُسکي سند غير معتبر کرنے کے ليئے پيش کيں ' تب يهوديوں نے اقرار کيا که يهه هماري عبري متن سے مطابق نهيں هے *

1. The Version of Aquilla.—When the Jews had given up reading the Septuagint in their synagogues, the three other versions were executed in the Greek language, of which the present version being the first. The author of this translation was a native of Sinope; he was of Jewish descent, and converted to Christianity: but afterwards he again renounced Christianity. He executed this version in the year 129 of the Christian æra. It is very literally translated from the Original Hebrew.

۱ ايکوئيلا ' جب يهوديوں نے ترجمه سپتوايجنت کو چهوڑ ديا تو تين ترجمے يوناني زبان ميں اور هوئے جن ميں سے اول يهه ترجمه هے ' اسکا مترجم سنوپ کا رهنے والا يهودي تها ' پهلے عيسائي هوا ' پهر مرتد هوکر يهودي هوگيا ' غالبا سنه ۱۲۹ ع ميں اُسنے يهه ترجمه کيا ' عبري زبان کا نهايت لفظي يهه ترجمه هے *

2, The version of Theodotion, a native of Ephesus, who executed the

۲ تهيودوشن ' يهه شخص افي سس کا رهنے والا تها ' اُسنے غالبا سنه ۱۷۵ ع ميں

version probably in the 175 year of the Christian æra; he has revised, as it were, the Septuagint by making his version. His translation of the book of Daniel, which he performed likewise, was also introduced among the Christian Churches, as being deemed more accurate than that of the Septuagint.

یہہ ترجمہ کیا ' اِسنے گویا ترجمہ سپٹواجنٹ پر نظر ثاني کي ہے ' کتاب دانیال کا جو اُسنے ترجمہ کیا تہا وہ عیسائي گرجوں میں بہي مروج ہوا ' اور یہہ سمجہا گیا کہ بہ نسبت سپٹواجنٹ کے زیادہ ٹہیک اور درست ہے *

3. Symmachus, we are informed by Eusebius, and Jerome, was a Semi-Christian, or Ebionite: for the account given of him by Epiphanius (that he was a Samaritan, then a Jew, next a Christian, and the last of all an Ebionite) is generally regarded as unworthy of belief. Concerning the precise time when he flourished, learned men are of different opinions. Jerome expressly states, that his translation appeared after that of Theodotion. Montfaucon accordingly places Symmachus a short time after Theodotion, that is, about the year 200. The version of Symmachus, who appears to have published a second edition of it revised, is by no means so literal as that of Aquilla; he was certainly much better acquainted with the laws of interpretation than the latter, and has endeavoured, not unsuccessfully, to render the Hebrew idioms with Greek precision.

۳ سمیکس یوسیبیس صاحب اور جیروم صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مترجم ایبونایت یعني نصف عیسائي تہا ' کیونکہ ایپي فینیس صاحب کے بیان سے ظاہر ہے کہ وہ اول سامري تہا ' پہر یہودي ہوا پہر عیسائي ہوا اور اخیر میں ایبونایت ہوگیا ' مگر یہہ بات قابل اعتماد کے نہیں ہے ' اور اسباب میں کہ وہ کب ہوا ہے عالموں میں اختلاف ہے ' جیروم صاحب علانیہ یہہ بیان کرتے ہیں ' کہ اُسکا ترجمہ تہیودوشن صاحب کے ترجمہ کے بعد مشہور ہوا ' بس مانت فاکن سیمکس صاحب کے زمانہ کو ' تہیودوشن صاحب کے تہوڑي ہي مدت بعد ' یعني قریب دوسو سنہ عیسوي میں قرار دیتے ہیں ' اِسکا ترجمہ جسکو اُنہوں نے دوبارہ نظر ثاني کرکے مشتہر کیا تہا ہرگز ایسالفظي نہیں جیسا کہ ایکوئیلا صاحب کا ترجمہ ہے ' بلاشبہہ سیمکس صاحب بہ نسبت ایکوئیلا صاحب کے قواعد ترجمہ سے زیادہ تر واقفیت رکہتے تہے ' اور اُنہوں نے عبري محاورات کا یوناني میں درستي کے ساتہہ ترجمہ کرنے میں جو کوشش کي ہے اُسمیں بخوبي کامیاب ہوئے ہیں *

4, 5, 6.—The three anonymous translations, usually called the fifth, sixth, and seventh versions, derive their names

۴و۵و۶ یہہ تیں گم نام شخصوں کے ترجمے ہیں ' جنکو ہمیشہ پانچواں چہٹا اور ساتواں ترجمہ کہتے ہیں ' اُس ترتیب سے اُنکانام

from the order in which Origen disposed them in his columns. The author of the sixth version must have been a Christian from the manner in which he has translated the 13th verse of the 3rd chapter of Habakkuk. The dates of these three versions are evidently subsequent to those of Aquilla, Theodotion, and Symmachus: from the fragments collected by Montfaucon, it appears that they all contained the Psalms, and Minor Prophets; the fifth and sixth further comprised the Pentateuch, and Song of Solomon; and from some fragments of the fifth and seventh versions found by Bruns in a Syriac Hexaplar manuscript at Paris, it appears that they also contained the two books of Kings. Bauer is of opinion that the author of the seventh version was a Jew.

رکھا گیا ہے ' جو اوریجن صاحب نے اپنے کالموں میں قرار دي ہے ' مصنف چھٹے ترجمہ کا کتاب حبقوق کے تیسرے باب کي تیرھویں آیت کے ترجمہ کے طرز سے عیسائي معلوم ھوتا ھے یہہ تینوں ترجمے ایکوئیلا صاحب اور تھیوڈوشن صاحب اور سیمکس صاحب کے ترجموں کے بعد کے ھیں ' اِن ترجموں کے متفرق حصونسے جو مانٹ فاکن صاحب نے جمع کئے یہہ معلوم ھوتا ہے ' کہ اُن میں زبور اور صغیر پیغمبروں کي تحریریں تھیں ' اور پانچویں اور چھٹے ترجمے میں عہد عتیق اور راگ سلیمان بھي تھے ' اور پانچویں اور ساتویں ترجموں کے چند ٹکڑوں سے جو برنز صاحب نے زبان سریا کي ھگ سیپلر قلمي نسخہ میں مقام پیرس میں پائے ' یہہ معلوم ھوتا ہے ' کہ اُن دونوں ترجموں میں کتابہائے سلاطین بھي تھیں ' بائیر صاحب کي یہہ راے ہے کہ ساتویں ترجمہ کا مصنف کوئي یہودي تھا *

In the Septuagint, besides the alterations designedly made by the Jews, numerous errors were introduced, in the course of time, from the negligence or inaccuracy of transcribers, and from marginal notes, which had been added for the explanation of difficult words, being suffered to creep into the text. In order to remedy this growing evil, Origen, in the early part of the third century, undertook the laborious task of collating the Greek text then in use with the original Hebrew and with the other translations then in existence, and of producing a new or revised recension. Twenty eight years were devoted to the preparation of this

ترجمہ سپٹواجنٹ میں علاوہ اُن تبدیلیوں کے جو یہودیوں نے ارادتاً کیں ' بہت سي غلطیاں اور بھي زمانہ دراز کے گذرنے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطي ناقلوں کي اور حاشیہ پر کي شرحوں کو متن میں داخل کردینے سے ' جو واسطے سہولت الفاظ مشکل کے لکھي گئي تھیں پیدا ھو گئیں اس بڑھنے والي برائي کے رفع کرنے کے واسطے ' اوریجن صاحب نے تیسري صدي کے شروع میں اُسوقتکے یوناني متن مستعملہ کو اصلي عبري متن اور اور ترجموں سے جو اُسوقت میں موجود تھے مقابلہ کرنے کے مشکل کام کو اختیار کرکے اُن سب سے ایک نیا نسخہ حاصل کرنا چاھا ' اس عمدہ

ardous work, in the course of which he collected manuscripts from every possible quarter; aided (it is said) by the pecuniary liberality of Ambrose, an opulent man, whom he had converted from the Valentinian heresy, and with the assistance of seven copyists and several persons skilled in caligraphy. Origen commenced his labour at Cæsarea, A. D. 231; and it appears, finished his Polyglott at Tyre, but in what year is not precisely known. His Polyglott consisted of nine columns, the first of which contained the Hebrew in its proper characters; the second supplied the Hebrew text in Greek characters; the versions of Aquilla, Symmachus, the Septuagint, and Theodotion occupied the third, fourth, fifth and sixth columns respectively. When the fifth and sixth versions were added, the page consisted of eight columns; and when the seventh version was added, it comprised nine columns.

نسخہ کے تیار کرنے میں اٹہائیس برس صرف ہوئے ' جنکے اندر اُنہوں نے ہر طرف سے نسخے جمع کئے ' اور بیان کیا گیا ہے ' کہ ایمبراس صاحب کے مدد خرچ سے جو ایک امیر شخص تہے ' جنکو اُنہوں نے غلط بنیاد والی فرقہ ویلن ٹینین کے پیروونمیں سے عیسائي کرلیا تہا ' اور بمدد سات ناقلوں اور بہت سے ایسے شخصوں کے جو عمدہ تحریر کا کامل فن رکہتے تہے ' اوریجن صاحب نے یہہ کام مقام سیزاریامیں سنہ ۲۳۱ع میں شروع کیا ' اور معلوم ہوتا ہے کہ اُنہوں نے اپنا پالی گیلات (یعني کئي متنونکا مجموعہ) مقام ٹائیر میں پورا کیا ' مگر یہہ تحقیق نہیں ہوا ' کہ کس سنہ میں پورا کیا ' اُن کے پالي گیلات میں نو کالم تہے ' جن میں سے اول کالم میں عبري متن عبري حرفوں میں تہا ' اور دوسرے کالم میں عبري متن یوناني حرفوں میں تہا ' اور ایکوئیلا صاحب اور سمیکس صاحب اور تہیوڈوشن صاحب کے ترجمے ' اور سپٹو ایجنٹ تیسرے اور چوتہے اور پانچویں اور چہٹے کالم میں تہے ' جب کہ پانچواں اور چہٹا ترجمہ زیادہ کیا گیا ' تب پالي گیلات کے صفحہ میں آٹہہ کالم ہو گئے ' اور ساتواں ترجمہ ' زیادہ کرنے سے نو کالم ہو گئے *

On the ancient oriental Versions of the Old Testament.

Of the Syriac Versions.

قدیمي مشرقي ترجمے عہد عتیق کے

ترجمے سریا زبان کے

1. Of the Syriac versions the most celebrated is the Peschito or Literal (Versio Simplex), as it is usually called, on account of its very close adherence to the Hebrew text, from which it was immediately made.

سریا زبان کے ترجموں میں سے نہایت مشہور ترجمہ پیسکٹو یعني لفظي ترجمہ ہے ' جو اس نام سے بسبب اسبات کے کہ جس متن عبري سے وہ ترجمہ کیا گیا تہا ' اُس سے نہایت مطابق ہے پکارا جاتا

The most extravagant assertions have been advanced concerning its antiquity; some referring it to the time of Solomon and Hiram, while others ascribe it to Asa, the high priest of the Samaritans, and a third class to the apostle Thaddeus. The last tradition is received by the Syarin churches; but a more recent date is ascribed to it by modern scholars.

Bishop Walton, Carpzov, Leusden, Bishop Lowth and Dr. Kennicott, assign its date to the first century; Bauer and some other German critics, to the second or third century; Jahn fixes it, at the latest, in the second century. De Rossi pronounces it to be very ancient; but he does not specify any precise date.

ہے، دربارۂ اِسکي قدامت کے بہت سا مبالغہ کیا گیا ہے، بعض لوگ آسکو زمانہ حضرت سلیمان اور جیروم صاحب کا بتاتے ھیں، اور بعض شخص زمانہ آسا سي جو سامریوں کا پریست تہا منسوب کرتے ھیں اور بعض تہدیس حواریکے وقت کا آسکو بیان کرتے ھیں سریا کے گرجوں میں اس اخیر روایت پر یقین کیا گیا ہے، مگر زمانہ حال کے نکتہ‌چین آسکو زیادہ زمانہ حال کا قرار دیتے ھیں بشپ والٹن صاحب اور کارپ زور صاحب اور سیوسڈن صاحب اور بشپ لوتہہ صاحب اور ڈاکٹر کنی کٹ صاحب اس ترجمہ کو اول صدي کا قرار دیتے ھیں۔ اور بائیر صاحب اور چند دیگر جرمني کے نکتہ چین دوسري صدي یا تیسري صدي کا قایم کرتے ھیں اور جین صاحب کم سے کم دوسري صدي کا اور ڈي راسي صاحب بہت قدیم کہتے ھیں، مگر کوئي تاریخ نہیں مقرر کرتے ھیں *

The most probable opinion is that of Michaelis, who ascribes it to the close of the first, or to the earlier part of the second century, at which time the Syrian churches flourished most, and the Christians at Edessa had a temple for divine worship erected after the model of that of Jerusalem: and it is not to be supposed that they would be without a version of the Old Testament, the reading of which had been introduced by the Apostles.

نہایت غالب راے میکیلس صاحب کي ہے، جو اس ترجمہ کو اول صدي کے اخیر یا دوسري صدي کے شروع کا بتاتے ھیں، یعني جسوقت میں کہ سریا کے گرجوں کي اچھي ترقي تھي، اور مقام اِدسا کے عیسائیوں نے یورشلم کے معبد کے طریق پر پرستش کے واسطے معابد بنا لیا تھا، یہہ نہیں خیال کیا جاتا کہ آن کے پاس عہد عتیق کا کوئي ترجمہ نہوگا، جسکے پڑھنے کا حواریوں نے وھاں رواج دیا ھو *

The arguments prefixed to the Psalms were manifestly written by a Christian author. This version was evidently

زبور کے اول میں جو وجوھات مندرج ھیں آنکو علانیہ ایک عیسائي نے لکھا ھوگا ظاھرا معلوم ھوتا ہے۔ کہ یہہ ترجمہ اصلي

made from the original Hebrew, to which it most closely and literally adheres, with the exception of a few passages which appear to bear some affinity to the Septuagint: Jahn accounts for this by supposing, either that this version was consulted by the Syriac translator or translators, or that the Syrians afterwards corrected their translation by the Septuagint.

عبري سے هوا جس سے وہ بجز چند مقاموں کے جو ترجمہ سپٹو ایجنٹ سے زیادہ تر مناسبت رکہتے هیں نہایت مطابق اور بعینہ ہے ' ان چند مقامونکے سپٹوایجنٹ سے مناسبت رکہنے پر جین صاحب کي یہہ راے ہے ' کہ سریا والے ترجمہ کے مترجموں نے ترجمہ کرتے وقت سپٹوایجنٹ ترجمہ سے کچہہ مدد لي هو ' یا یہہ کہ سریا والوں نے بعد ازان اپنے ترجمہ کو سپٹوایجنٹ سے صحیح کیا هو *

Leusden conjectures, that the translator did not make use of the most correct Hebrew manuscripts, and has given some examples which appear to support his opinion. Dathe, however, speaks most positively in favour of its antiquity, and fidelity, and refers to the Syriac version, as a certain standard by which we may judge of the state of the Hebrew text in the second century: and both Kennicott and De Rossi have derived many valuable readings from the version.

لیوسڈن صاحب یہہ خیال کرتے هیں ' کہ اس ترجمہ کے مترجم نے نہایت صحیح عبري نسخوں کا استعمال نہیں کیا ' اور چند وجوهات سے اپني راے کو تقویت دي ہے ' باوجود اسکے ڈیتہہ صاحب اس نسخہ کي قدامت اور وفاداري پر نہایت مستحکم راے رکہتے هیں ' اور کہتے هیں کہ اس سریا کے ترجمہ کو ایسا مقدم نسخہ سمجہیں ' کہ جس سے هم دوسري صدي کے عبري متن کو جانچیں ' اور کني کٹ صاحب اور ڈي راسي صاحب نے اس نسخہ میں بہت عمدہ عبارتیں پائیں هیں *

To its general fidelity almost every critic of note bears unqualified approbation, although it is not every where equal: and it is remarkably clear and strong in those passages which attribute characters of Deity to the Messiah.

تقریبا هر مشہور نکتہ چیں اس نسخہ کي عام مطابقت کو اصلي متن سے تسلیم کرتا ہے ' اگرچہ هرایک بدرجہ مساوي قبول نہیں کرتا ' اور یہہ اُن کا تسلیم کرنا اُن مقاموں سے بخوبي ظاهر هوتا ہے جن میں حضرت مسیح سے صفات الوهیت منسوب کي هیں *

Jahn observes, that a different method of interpretation is adopted in the Pentateuch from that which is to be found in the book of Chronicles; and

جین صاحب یہہ سمجہتے هیں کہ توریت کے ترجمہ کرنے کا طریقہ کتاب تاریخ کے ترجمہ کرنے میں استعمال نہیں کیا گیا '

that there are some Chaldee words in the first chapter of Genesis, and also in the book of Ecclesiastes and the Song of Solomon: whence he infers that this version is the work not of one, but of several authors.

اوریهه بهي که کتاب پیدایش کے اول باب میں اور کتاب وعظ اور کتاب راگ میں چند کیلدي زبان کے لفظ پائے جاتے هیں جس سے جیں صاحب یهه نتیجه نکالتے هیں ' که یهه ترجمه ایک شخص کا کیا هوا نهیں هے ' بلکه کئي شخصونکا هے *

The other Syriac versions being made from the Septuagint, it is therefore sufficient to give a brief notice of the Syriac translation of Origen's Hexaplar edition of the Seventy, which is the most celebrated and valuable. This translation was executed in the former part of the seventh century; the author of this version is unknown.

اور اور ترجمے سریا زبان کے سپٹو ایجنٹ سے هوئے هیں ' جنمیں سے اوریجن صاحب کے هک سیپلر نسخه کا جو سریا زبان میں نهایت پسندیده اور مشهور ترجمه هے ' مختصر بیان کرنا کافي هو گا ' یهه ترجمه ساتویں صدي کے شروع میں هوا هے ' اور مترجم اِسکا نامعلوم هے *

The late Professor De Rossi who published the first specimen of it, does not decide whether it is to be attributed to Marr Abba, James of Edessa, Paul Bishop of Tela, or to Thomas of Heraclea. Assemanni ascribes it to Thomas, though other learned men affirm that he did not do more than collate the books of Scripture.

پرافسر ڈي راسي صاحب جنهوں نے اول هي اس نسخه کا نمونه چهاپا اس بات کا تصفیه نهیں کرتے هیں ' که آیا اس ترجمه کو مار آبا صاحب یا جیمس صاحب ساکن اِڈسي سي ' یا پال بشپ مقام ٹیلا یا طامس صاحب ساکن هریکلیا سے منسوب کیا جاوے ' اے سي مینی صاحب اِسکو طامس صاحب سے منسوب کرتے هیں ' اگرچه اور علما یهه کهتے هیں که اس شخص نے کتابهاے اقدس کے مقابله کرنے کے سوا اس نسخه میں اور کچهه نهیں کیا *

This version, however, corresponds exactly with the text of the Septuagint, especially in those passages in which the latter differs from the Hebrew.

یهه ترجمه سپٹو ایجنٹ کے متن سے خاص کرکے اُن مقاموں میں بعینه مطابقت رکهتا هے ' که جن مقامونمیں سپٹوایجنٹ عبري متن سے اختلاف رکهتا هے *

Of the Arabic Versions.

عربي ترجمے

1. Rabbi Saadias Gaon, a celebrated Jewish teacher at Babylon, translated, or rather paraphrased, the Old Testa-

۱ عالم سادي اس گان نے جو ایک مشهور یهودي عالم بیبلن کا تها عهد عتیق کا عربي میں ترجمه بطور تفسیر کے کیا '

ment into Arabic: of this version the Pentateuch was printed at Constantinople, in the year 1546, in Hebrew characters; and in the Paris and London Polyglotts, in Arabic letters.—The prophecy of Isaiah was published by Paulus in 1790, 1791. The remaining books of this translation have not hitherto been discovered.

اِس ترجمه میں سے توریت مقام کانس ٹینٹ اِن اُوپل میں عبري حرفوں میں سنه ۱۵۴۶ میں چهاپي گئي تهي ' اور پیرس اور لنڈن کے مذهبي مجموعوں میں عربي حرفوں میں چهاپی گئي تهي کتاب اشعیاه کو پالس صاحب نے سنه ۱۷۹۰ و سنه ۱۷۹۱ع میں چهاپا اس ترجمه کي باقي کتابیں اب تک نهیں ملیں *

2. The Arabic version of the Pentateuch, published by Erpenius in 1622, appears to have been executed in the thirteenth century by some African Jew, who has very closely adhered to the Hebrew.

۲ وه عربي ترجمه توریت کا جو ارپینیس نے سنه ۱۶۲۲ میں چهاپا ' تیرهویں صدي میں کسي افریقه کے یهودي کا جسنے ترجمه کرنے میں عبري متن کا بهت لحاظ رکها ہے لکها هوا معلوم هوتا هے *

3. The Arabic version of the book of Joshua, printed in the Paris and London Polyglotts, is, in opinion of Bauer, made directly from the Hebrew. Its author and date are not certain.

۳ کتاب یوشع کا وه عبري ترجمه جو پیرس اور لنڈن کے مجموعه میں چهپا ' بموجب بائیر صاحب کي راے کے عبري متن سے هوا هے ' اُسکے مترجم اور تاریخ سے اطلاع نهیں هے *

4. The Pentateuch, Psalms, and Prophecy of Daniel, were translated by Saadia Ben Levi Asnekot, who lived in the early part of the seventeenth century: they are extant only in manuscripts in the British Museum, and are of very little value.

۴ سعدیا بن لیوي ایسنکي کاٹ نے جو سترهویں صدي کے شروع میں هوا توریت اور زبور اور کتاب دانیال کا عربي میں ترجمه کیا ' یهه ترجمے اب کتب خانهٔ برٹش موسیم میں صرف قلمي نسخوں میں سے موجود هیں ' اور بهت بے قدر هیں *

Of the Persian Versions.

فارسي ترجمے

Although we have no authentic account of the conversion of the whole Persian nation to Christianity, yet we are informed by Chrysostom and Theodoret, that the Scriptures were very anciently translated into the Persian language. The translation of the Pentateuch, printed in the 4th volume of Bishop Wal-

اگرچه تمام فارسیوں کے عیسائی هوجانے کي کوئي صحیح خبر همارے پاس نهیں ہے ' تاهم کریز استم صاحب اور تهیوڈورٹ صاحب کے بیان سے معلوم هوتا ہے ' که فارسي زبان میں کتابهاے اقدس بهت قدیم زمانه میں ترجمه هوئي تهیں ' توریت کا وه فارسي ترجمه جو بشپ والٹن صاحب

ton's Polyglott, was executed by a Jew, for the benefit of the Jews, in the eleventh or twelfth century. The Hebrew text is, for the most part, faithfully rendered.

کے مجموعہ کي چوتھي جلد میں چھپا ' آسکو گیارھویں یا بارھویں صدي میں کسي یہودي نے یہودیوں کے واسطے تیار کیا تھا ' یہہ ترجمہ عبري متن سے اکثر مطابق ھوا ھے *

Bishop Walton mentions two Persic versions of the Psalms, one by a Portuguese at Ispahan in the year 1618, and another by some Jesuists from the Vulgate Latin version.

بشپ والٹن صاحب زبور کے دو فارسي ترجموں کا ذکر کرتے ھیں ' اُن میں سے ایک کسي پورچگل والے ساکن اصفہان نے سنہ ١٦١٨ ع میں کیا ' اور دوسرا کسي یہودي کا ولگٹ رومي ترجمہ سے کیا ھوا ھے *

Of the Egyptian Versions.

مصري ترجمے

From the proximity of Egypt to Judea, it appears that the knowledge of the Gospel was very early communicated to the inhabitants of that country, whose language was divided into two dialects the Sahidic or dialect of Upper Egypt, and the Coptic or dialect of Lower Egypt. In the former of these dialects the ninth chapter of the book of Daniel was published by Munster at Rome in 1786; and Jeremiah chap. 9-17. to chap. 13. by Mingarelli at Bologna in 1785.

مصر سے یہودیہ کے قریب ھونے کے سبب سے معلوم ھوتا ھے ' کہ علم انجیل کا مصر کے باشندوں میں زمانہ ابتدا میں پہونچا ' جنکي زبان دو قسم کي ہے ' اول سہدک یا زبان مصر کے اوپر کے حصہ کي اور دوسري کاپٹک یا زبان نیچے کے حصہ کے منٹر صاحب نے مقام روم میں سنہ ١٧٨٦ میں کتاب دانیال کے نویں باب کا اِن میں سے پہلي زبان میں ترجمہ کیا ' اور من گاري لي صاحب نے مقام بالوگنا میں سنہ ١٧٨٥ میں کتاب جریمہ کا نویں باب ورس ١٧ سے باب ١٣ تک اسي زبان میں ترجمہ کیا *

The Coptic language is a compound of the Old Egyptian and Greek; into which the Old Testament was translated from the Septuagint, perhaps in the second or third century, and certainly before the seventh century. The late Dr. Woide was of opinion that both the Coptic and Sahadic versions were made from the Greek. They express the phrases of the Septuagint Version;

زبان کاپٹک قدیم مصري اور یونانیوں کي زبانوں سے مرکب ہے ' اس زبانمیں عہد عتیق کا ترجمہ سپٹو اجنٹ ترجمہ سے شاید دوسري یا تیسري صدي میں مگر بالتحقیق ساتویں صدي سے پیشتر ھوا ' ڈاکٹر وایڈ صاحب کي یہہ راے تھي کہ کاپٹک اور سہدک دونو زبانوں میں ترجمے یوناني زبان سے ھوئے ' اُن ترجموں میں

and most of the additions, omissions, and transpositions, which distinguish the latter from the Hebrew, are discoverable in the Coptic and Sahidic versions.

سپتواجنٹ ترجمہ کے بہت سے طرزکلام
پائے جاتے ہیں *

Of the Ethiopic or Abyssinian Versions.

اتہیو پیا یا ابیی سینیا کی زبان کے ترجمے

The Ethiopic or Abyssinian version, which is still extant, was made from the Septuagint: although its author and date are unknown, yet, from the marks of unquestionable antiquity which it bears there is every reason to believe that it was executed in the second century. Some peculiar readings occur in this translation: but, where it seems to be exact, it derives considerable authority. The first portions of the Ethiopic Scriptures that appeared in print, were the Psalms, and the Song of Solomon; editied at Rome, by John Potken A. D. 1513.

اتہیوپیا یا ابیی سینیا زبان کا ترجمہ جو اب
بہی موجود ہے سپتواجنٹ ترجمہ سے کیا
گیا تہا ' اگرچہ اس ترجمہ کا مترجم اور زمانہ
معلوم نہیں ہے لیکن نا قابل اعتراض
قدامت کی علامتوں سے جو آسمیں موجود
ہیں ' اس بات کے یقین کرنے کی وجہہ
ہے ' کہ یہہ ترجمہ دوسری صدی میں ہوا
اس میں چند مخصوص عبارتیں پائی
جاتی ہیں ' مگر جہاں کہیں کہ وہ اپنی
اصل کے مطابق ہے وہاں وہ اپنے قدامت
کے باعث سے بہت سی سند حاصل کرتا
ہے اتہیوپیا کی زبان میں جو حصے کتابہاء
اقدس کے اول چہپے ' وہ راگ سلیمان اور زبور
تہے ' جنکو جان پاٹکن صاحب نے روم میں
سنہ ۱۳۱۵ میں مرتب کیا تہا *

In 1548, the New Testament was also printed at Rome by some Abyssinian priests, and was afterwards reprinted in the London Polyglott: but as the manuscripts used in the Roman edition were old and mutilated, the editors restored such chasms as appeared in the text, by translations from the Latin Vulgate. These editions, therefore, are not of much value, as they do not present faithful copies of the ancient Ethiopic text. About the middle of the seventeenth century appeared in print, the book of Ruth; the Prophecies of

کسی ابیی سینیا کے پرپست نے مقام
روم مین سنہ ۱۵۴۸ میں بزبان ابیی سینیا
عہد جدید کوبہی چہاپا ' اور لندن کے
مجموعہ میں بہی عہد جدید پہرچہاپی
گئی مگر اسکے رومی نسخہ میں جو پرانے اور
شکستہ قلمی نسخوں کا استعمال کیا گیا تہا
اسلیئے ایسے مقاموں کو جو آسکے متن میں
نہیں تہے چہاپنے والوں نے ولگٹ رومی
ترجمہ سے ترجمہ کرکے بحال کیا ' اسواسطے
یہہ نسخے عہد جدید کے اس زبان میں
بہت قابل قدر کے نہیں ہیں ' کیونکہ قدیم
اتہیوپیا کی زبان کے متن کی بعینہ نقلیں

Joel, Jonah, Zephaniah, and Malachi; the Song of Moses; that of Hannah (1. Samuel chap. 2.); the Prayers of Hezekiah, Manassah, Jonah, Azariah, and the three children; Isaiah; Habbakuk; the Hymns of the Virgin Mary, Zechariah, and Simeon; and the first four chapters of Genesis. In 1815, the British and Bible Society published a reprint of Ludolf's Edition of the Ethiopic Psalter. This is the whole of the Ethiopic Scriptures hitherto printed.

اِن میں نہیں پائي جاتیں ' اور کتاب راعوت اور کتاب ھاے پیشین گوئي یوایل اور یوحنا اور زفانیا اور ملاکي ' اور راگ موسی اور راگ حینا (اول سموئیل باب ۲) دعائیں ھیزیکیا اور مینیسا اور یوحنا اور ایزیریا اور تیں بچوں کي ' اور کتاب یوشع اور حبقوق اور مریم کي ھمز ' اور کتاب ذکریا اور سائمن اورکتاب پیدایش کے اول کے چار باب ' سترھویں صدي کے درمیان کے قریب ' زبان اِتھیوپیا یا اِبي سینیا میں یہہ سب چھاپي گئیں ' اتھیو پیا کے زبان کے مجموعہ کتابہاء اقدس کے لیدّ الف صاحب کے نسخہ کوبرتش اور بیبل سوسائٹي نے سنہ ۱۸۱۵ع میں دوبارہ چھا پا ' یہہ جتنی کتابیں ھمنے بیان کیں اتھیوپیا کي زبان میں اتني ھي کتاب ھاے اقدس اب تک چھپي ھیں *

Of the Armenian Versions.

ارمینیا زبان کے ترجمے

The Armenian version was also made from the Alexandrian Septuagint: its author was Mesrob, who invented letters fully expressive of the Armenian tongue, towards the close of the fourth or early in the fifth century. It is said to have been subsequently altered according to the Peschito or Old Syriac version, and according to the Latin Vulgate by Uscan, an Armenian Bishop, who was specially sent to Amsterdam to superintend the edition there printed in 1666. The edition printed in Constantinople in 1705, was collated by Bredencamp, for the late Revd. Dr. Holmes's edition of the Septuagint. The Armenian version of the Scriptures, has been attributed to Chrysostom, but

ارمینیا زبان کا ترجمہ بھي الکذندریہ والے سپتّو ایجنت ترجمے سے ھوا ' اور اُسکے مترجم میزراب صاحب تھے جنھوں نے چوتھي صدي کے اخیر یا پانچویں صدي کے شروع میں ارمینیا زبان کے حروف ایجاد کیئے ' بیان کرتے ھیں کہ اِسکن صاحب ارمینیا کے بشپ نے ' جواس ترجمہ کے اُس نسخہ کے چھپوا نے کي درستي کے واسطے جو سنہ ۱۶۶۶ میں چھپا مقام ایم ستردیم کو بھیجے گئے تھے ' اس ترجمہ کو بموجب پیسکتّو یا پرانے سریا ترجمہ کے ' اور بموجب ولکت رومي ترجمہ کے بعدہ تبدیل اور صحیح کیا ھے ' جو نسخہ اس ترجمہ کا مقام کانس ٹینٹ اِن اوپل میں سنہ ۱۷۰۵ میں چھپا ' بریدن کیذپ صاحب

it does not appear on satisfactory authority.

نے پادري ڈاکٹر هالمس صاحب کے
سپٹوایجنٹ کے نسخہ سے اُسکا مقابلہ
کیا ' کتاب هاے اقدس کے ارمینیا زبان کے
ترجمہ کو ' کربر اسٹم صاحب سے منسوب
کرتے هیں ' مگر یہہ بات حسب دلخواہ
سند نہیں رکھتي هے *

Of the Russian Versions.

The Sclavonic or old Russian version, is derived from the Septuagint: it was executed in the ninth century by Cyril of Thessalonica, the inventor of Sclavonic letters, in conjunction with Methodius, by both of whom the Gospel was preached to the Bulgarians. The Pentateuch was first printed at Prague in 1519; and the entire Bible in 1570: the edition of the Sclavonic Scriptures, executed at Ostrog in 1581, is the exemplar whence all the modern Russian editions are printed. It is said to have undergone several revisions, particularly in the time of the patriarch Nicon: and the New Testament is rendered with more perspicuity than the Old.

روسي ترجمے

سکلیوانک یا قدیم روسي ترجمہ
سپٹوایجنٹ ترجمہ سے هوا هے سرل تھسي
صاحب کونیکا والے نے جو سکلیوانک
زبان کے حرفونکے موجد تھے ' اور میتھودیس
صاحب نے شامل هوکر نویں صدي میں
یہہ ترجمہ کیا تھا ' اور اِن دونوں صاحبوں
نے بلگیریا والوں کو انجیل کا وعظ بھي کیا
اور مقام پراگیو میں سنہ ۱۵۱۹ میں توریت
اس زبان میں اول چھپي ' اور تمام بیبل
سنہ ۱۵۷۰ میں اسي زبان میں چھپي '
سکلیوانک یا قدیم روسي زبان میں چھپي
هوئي کتاب هاے اقدس کا وہ نسخہ ' جو
مقام استراگ میں سنہ ۱۵۸۱ میں تیار هوا
مقدم نمونہ هے ' جس سے تمام زمانہ حال
کے روسي نسخے چھپے هیں ' بیان کیا گیا
هے کہ اُس پر بہت سي نظر ثانیاں هوئیں
هیں ' خاص درمقدم پادري نائیکن صاحب
کي ' اور عہد جدید اس نسخہ کے بہ نسبت
عہد عتیق کے زیادہ صاف عبارت میں
ترجمہ هوئي هے *

On the ancient Latin Versions of the Scriptures.

At the commencement of the Christian æra, Latin was gradually supplanting Greek as a general language, and it soon might be called the language of the Western Church.

قدیم رومي ترجمے کتاب هاے اقدس کے۔

۱ سنہ عیسوي کے شروع میں رومي
زبان بجاے یوناني زبان کے ' رفتہ رفتہ
لوگوں کي عام زبان هوتي جاتي تھي پس
وہ بہت جلد مغربي گرجے کي زبان کہلانے

From the testimony of Augustine, it appears that the Latin Church possessed a very great number of versions of the Scriptures, made at the first introduction of Christianity, and whose authors were unknown; and that, in the primitive times, as soon as any one found a Greek copy and thought himself sufficiently versed in both languages, he attempted a translation of it. In the course of time, this diversity of translations produced much confusion, parts of separate versions being put together to form an entire composition, and marginal notes being inserted into the text: but one of these Latin translations appears to have acquired a more extensive circulation than the others, and for several ages was preferably used, under the name of the Vetus Itala or Old Italic, on account of its clearness and fidelity. This version, which in the time of Jerome was received as canonical, is by him termed sometimes the Vulgate and sometimes the Old, in opposition to the new translation undertaken by him. He mentions no other version.

لگي ' اگستاین صاحب کي شہادت سے یہہ معلوم ہوتا ہے ' کہ کتابہاے اقدس کے بہت سے ترجمے 'جو مذہب عیسائي کے آغاز رواج میں ہوے تہے ' رومي گرجہ میں موجود تہے ' اور اُنکے مترجم معلوم نہ تہے ' ابتدا کے زمانوں میں جوہیں کوئي شخص یوناني نسخہ پاتا تہا ' اور اپنے تئیں دونوں زبانوں یعني یوناني اور رومي میں بخوبي قابل دیکہتا اُسکے ترجمہ کا قصد کرتا تہا ایک زمانہ کے بعد ترجموں مختلف کي کثرت سے بہت پریشاني پیدا ہوئي یعني ترجموں کے متفرق حصوں کو ملا کر پوري تالیف بناتے تہے ' اور حاشیہ کي شرح کو متن میں داخل کردیتے تہے ' مگر اِن رومي ترجموں میں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نے بہ نسبت اوروں کي زیادہ شہرت حاصل کي تہي ' اور بہت سے برسوں تک بسبب اپني فصاحت عبارت اور اصل سے مطابق ہونے کے 'ویتس ایتلا یا پرانے رومي ترجمہ کے نام سے پسندیدگي سے لوگوں کے استعمال میں تہا ' یہہ ترجمہ جسکو جیروم صاحب کے زمانہ میں مذہبي استعمال کي کتاب مانا جاتا تہا بمقابلہ نئے ترجمہ کے جو جیروم صاحب نے کیا بعض اوقات ولگت یعني عام ترجمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے ' اور کبہي قدیم رومي ترجمہ کے نام سے ' جیروم صاحب سواے اس ترجمہ کے کسي اور ترجمہ کا ذکر نہیں کرتے *

· The Old Italic was translated from the Greek in the Old Testament as well as in the New, there being comparatively few members of the Western Church, who were skilled in Hebrew.

پورانے رومي ترجمہ کي عہد عتیق اور عہد جدید دونوں یوناني ترجمہ سے ہوئي ہیں ' کیونکہ مغربي یعني رومي گرجہ میں بہ نسبت مشرقي یعني یوناني

From the above cited expressions of Augustine, it has been inferred that the Old Italic version was made in the first century of the Christian æra, but the New Testament could not have been translated into Latin before the canon had been formed, which was certainly not made in the first century: and the greater number of Hebraisms and Syriasms observable in it, particularly in the Gospels of Matthew and Mark, have induced some eminent critics to conjecture that the authors of this translation were Jews converted to Christianity. There is, however, every reason to believe, that it was executed in the early part of the second century: "at least it was quoted by Tertullian before the close of that century. But, before the end of the fourth century, the alterations, either designed or accidental, which were made by the transcribers of the Latin Bible, had become as numerous as the alterations in the Greek Bible, before it was corrected by Origen."

ترجمه کے چند ایسے ارکان تھے جو عبری زبان سے واقف تھے ' اگستاین صاحب کے کلام مذکورہ بالا سے یہہ نتیجہ نکالاگیا ہے ' که پورانا رومي ترجمه سنه عیسوي کے اول صدي میں ہوا تہا ' مگر عہد جدید اس زمانه سے پیشتر جس زمانه میں که مذہبی کتابوں کي ترتیب قرار پائي ' جسکا قرار پانا بلاشبہه اول صدي سے پیشتر نہوا ہوگا ' رومي زبان میں ترجمه نہوئي ہوگي اور بہت سي عبري اور سریا زبان کي اصطلاحوں کے عہد جدید میں پاے جانے سے ' خاص کر متّي اور مارک کي انجیلوں میں بعض مشہور نکته چینوں نے یہه خیال کیا ہے ' که اس قدیم رومي ترجمه کے مترجم ایسے یہودي ہوں گي جو عیسائي ہوگئے ہوں لیکن اسبات کے یقین کرنے کي کامل وجہه ہے ' که یہه ترجمه دوسري صدي کے شروع میں ہوا ' القصه ترٹولین صاحب نے اِسکو دوسري صدي کے اخیر کا بیان کیا ہے ' مگر چوتہي صدي کے انجام سے پیشتر اس ترجمه میں ایسي تبدیلیان جو ارادتا کي گئیں تہیں یا اتفاق سے پیدا ہوگئیں ' اور جو رومي بیبل کے ناقلوں نے کیں ' اسقدر کثیر ہو گئے تہیں ' جسقدر یوناني بیبل میں اس زمانه سے پیشتر جس زمانه میں که اوریجن صاحب نے اسکو صحیح کیا تبدیلیاں تہیں *

2. To remedy this growing evil, Jerome, at the request and under the patronage of Pope Damascus, towards the close of the fourth century, undertook to revise this translation, and make it more conformable to the original Greek. He executed the revision of the Old

۲ اس بڑھنے والے برائي کے دفعه کرنے کے لئے ' جیروم صاحب نے حسب الایما اور مدد پوپ ڈیمسکس صاحب کے ' چوتہي صدي کے آخیر میں اس ترجمه پر نظر ثاني کرنے اور اسکو اصلي یوناني کے مطابق کرنے کا ارادہ کیا ' پس عہد

Testament according to the Hexaplar text of Origen, which he went to Cæsarea to consult, and the New Testament after the original Greek; and completed his task A. D. 384. Of this version the book of Job and the Psalms (which alone have been preserved to our times), together with the Chronicles, Proverbs, Ecclesiastes, and Song of Solomon, are all that were ever published; Jerome's manuscripts, comprising the remaining books of Scripture, having been either lost or destroyed through the wilful negligence or fraud of some individuals whom he has not named.

جدید کي نظر ثاني اوریجن صاحب کے نسخه هکسپلر کے متن کے مطابق اُنهوں نے کي جس نسخه سے مطابق کرنے کے واسطے وه مقام سي زاریا کو گئے ' اور عهد جدیده کو اصل یوناني نسخه کے مطابق نظر ثاني کیا ' اور اُنهوں نے یهه اپنا کام سنه ۳۸۴ع مین پورا کیا ' اس ترجمه میں سے کتاب ایوب اور زبور جو همارے زمانه تک باقي رهي هیں ' اور کتب تاریخ اور امثال اور وعظ اور راگ سلیمان ' یهه وه سب کتابیں هیں ' جو کبهي چهاپي گئیں هیں جیروم صاحب کے قلمي نسخے جن میں کتاب اقدس کي باقي مانده کتابیں تهیں وه قلمي نسخے بسبب دانسته غفلت یا فریب بعض شخصوں کے ' جنکا اُنهوں نے نام نهیں بیان کیا هے ' جاتے رهے اور برباد هو گئے *

But before Jerome had finished his revisal, he had commenced a translation of the Old Testament from the Hebrew into Latin, in order that the Western Christians, who used this last language only, might know the real meaning of the Hebrew text, and thus be the better qualified to engage in controversial discussions with the Jews.

مگر پیشتر اس سے که جیروم صاحب نے اس ترجمه کو نظر ثاني کیا ' اُنهوں نے عهد عتیق کا عبري سے رومي میں اس اراده سے ایک ترجمه شروع کیا تها ' که مغربي عیسائي جو صرف رومي زبان کو استعمال کرتے تهے عبري متن کے اصلي معنے جان سکیں ' تاکه اُسکے اصلي معنوں سے واقف هوکر یهودیوں سے مباحثه میں بهتر قابلیت کے ساتهه مصروف هوں *

3. This version which surpasses all former ones, was executed at different times, Jerome having translated particular books in the order requested by his friends; we learn from Augustine, that it was introduced into the churches by degrees, for fear of offending weak persons: at length it acquired so great an

۳ یهه ترجمه جو تمام پهلے ترجموں پر سبقت رکهتا هے مختلف ایام میں هوا هے ' کیونکه جیروم صاحب نے خاص خاص کتابیں جس ترتیب سے که اُن کے دوستوں نے چاهیں ترجمه کیں ' اگستاین صاحب کے بیان سے همکو معلوم هوتا هے که یهه ترجمه اس خوف سے که ضعیف

authority from the approbation it received from Pope Gregory I., that ever since the seventh century it has exclusively been adopted by the Roman Catholic Church, under the name of the Vulgate version.

العقل لوگوں کو ناراضي نهو گرجوں میں بتدریج مروج هوا • اخرکار بسبب منظوري پوپ گریگري اول کے ' اس ترجمه نے ایسي بڑي عزت اور سند حاصل کي , که ساتویں صدي سے رومي کیتهلک گرجے میں اسي کا ولگت ترجمه کے نام سے بالکل رواج هوگیا هے *

A decree of the Council of Trent, in the sixteenth century, commanded that the Vulgate alone should be used whenever the Bible was publicly read, and in all sermons, expositions, and disputations; and pronounced it to be authentic,—a very ambiguous term, which ought to have been more precisely defined, than the members of the Council chose to define it. "Upon this ground many contended, that the Vulgate version was dictated by the Holy Spirit, at least was providentially guarded against all error; was consequently of divine authority, and more to be regarded than even the original Hebrew and Greek texts."

اور ایک فتوے کونسل ٹرنت سے سولهویں صدي میں یهه حکم هوا که جب کبهي بیبل عموما پڑهي جاے تو صرف ولگت ترجمه هي استعمال میں لایا جایا کرے ' اور تمام قسموں کے وعظ اور تفسیروں اور مباحثوں میں اسیکا استعمال رهے ' اور اس کونسل نے اس ترجمه کي سچائي کو تصدیق کیا ' یهه تصدیق کرنا ایک ایسي مشکوک اصطلاح هے ' جسکو ارکان کونسل نے زیاده درستي کے ساتهه بیان کیا هوتا به نسبت اسکے جیسا که انهوں نے اسکا بیان کرنا پسـند کیا هے ' یعني وجوهات اسکي پسندیدگي کي بیان کرني چاهیئے تهیں • مگر اس کونسل کے اس فتوے سے لوگ جزما یهه کهتے هیں ' که یهه ولگت ترجمه روح اقدس نے لکهوایا تها ' اور ادنے درجه یهه که روح اقدس نے اگر اسکو نهیں لکهوایا تها تو اسکے غلط نهونے پرخدا نے ضرور مدد کي تهي ' اس سبب سے وه بیان کرتے هیں ' که یهه ترجمه الهیه سند رکهتا هے ' اور اصل عبري اور یوناني متنوں سے بهي یهه زیاده قابل لحاظ کے هے *

In effect, the decree of the Council, however limited and moderated by the explanation of some judicious divines,

في الحقیقت اس کونسل کے فتوے سے ' جسکو رومیوں کے بعض عاقل عالموں علم الهي نے شرح سے محدود اور معتدل

has given to the Vulgate such a high degree of authority, that, in this instance at least, the translation has taken the place of the original: for, many translators, instead of the Hebrew and Greek texts, profess to translate the Vulgate. When they find the Vulgate very notoriously deficient in expressing the sense, they may indeed do the original Scriptures the honor of consulting them, and take the liberty, by following them, of departing from their authentic guide; but, in general, the Vulgate is their original text; and they give us a translation of a translation; by which second transfusion of the Holy Scriptures into another tongue, still more of the original sense is lost, and more of the genuine spirit evaporates.

The universal adoption of Jerome's new version throughout the Western Church rendered a multiplication of copies necessary; and with them new errors were introduced in the course of time, by the intermixture of the two versions (the Old Italic, and Jerome's or the Vulgate) with each other. Of this confusion, Cassiodorus was the principal cause, who ordered them to be written in parallel columns, that the Old version might be corrected by the Vulgate: and though Alcuin in the eighth century, by the command of Charlemagne, provided more accurate copies, the text again fell into such confusion, and was so disfigured by innumerable mistakes of copyists—(notwithstanding the efforts made to correct it by Lan-

کیا ہے ' ایسی بڑی سند اور عزت ہوگئی ہے ' کہ سند پکڑنے میں بجاے اصل کے اسی کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہہ رومی مترجم بجاے عبری اور یونانی متنوں کے ولگت کو اپنے ترجموں کی اصل بتاتے ہیں ' البتہ جب کبھی وہ ولگت ترجمہ کو مطالب ظاہر کرنے میں ناقص دیکھتے ہیں ' تب وہ اصلی کتاب ہاے اقدس کی طرف توجہہ کرتے ہیں ' اور اُن کی پیروی کرنے سے اپنے صادق ہادی یعنی ولگت ترجمہ سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں ' مگر عموما اُنکا اصل متن ولگت ہوتا ہے ' پس وہ ہمکو ترجمہ کا ترجمہ دیتے ہیں ' اور کتاب ہاے اقدس کے رومی ترجموں کے اور زبانوں میں ترجمہ ہونے سے اصلی متن کے مطالب گم ہو جاتے ہیں ' اور اصلی طبیعت عبارت کی اور زیادہ معدوم ہوجاتی ہے *

مغربی گرجہ میں جیروم صاحب کے نئے ترجمہ کے عام رواج ہوجانے سے بہت سے نسخوں کی کثرت ہونی لازم ائی ' اور بسبب گذرنے زمانہ دراز کے قدیم رومی ترجمہ اور جیروم صاحب کے ولگت ترجمہ کے آپس میں ملجانے سے اُن میں نئی غلطیاں داخل ہو گئیں ' کیسیو ڈورس اس پریشانی کا پہلا بانی تہا ' جسنے یہہ حکم کیا تہا کہ یہہ دونوں ترجمے موازی کالموں میں لکہے جاویں تاکہ قدیم رومی ترجمہ ولگت ترجمہ کے مقابلہ سے صحیح ہو جاوے ' اگرچہ ایل کائن صاحب نے آٹہویں صدی میں شہنشاہ چارلی مین کے حکم سے بہ نسبت سابق کے زیادہ صحیح نسخے تیار کرائے اور لینک فرانینک

franc Archbishop of Canterbury, in the eleventh century, and by Cardinal Nicholas, and some other divines, about the middle of the twelfth, and in the thirteenth centuries)—that the manuscripts of the middle ages materially differ from the first printed editions.

صاحب بزرگ پادري كينٹربري نے ١١ صدي ميں ' اور كارڈنل نكوس صاحب اور بعض ديگر محققين نے بارھويں صدي كے وسط كے قريب ' اور تيرھويں صدي كے درميان ميں آنكے متن كے صحيح كرنے ميں بہت سي كوششيں كيں ' مگر متن پھر بھي ايسي پريشان حالت ميں رھا ' اور ناقلوں كي بے شمار غلطيوں سے اسقدر خراب ھو گيا ' كه اوسط زمانوں كے قلمي نسخے اول كے چھاپے گئے نسخوں سے بہت اختلاف ركھتے ھيں*

Robert Stephen was the first person who attempted to remedy this confusion, by publishing his critical editions of the Vulgate in 1528, 1532, 1534, 1540, and particularly in 1545 and 1546. These, particularly the last, having incurred the censures of the doctors of the Sorbonne, John Hentenius a divine of Souvain, was employed to prepare a new edition of the Vulgate: this he accomplished in 1547, having availed himself of Stephen's previous labours with great advantage. A third corrected edition was published by Lucas Burgensis, with the assistance of several other divines of Souvain in 1573, in three volumes, which was also reprinted in 1586, with the critical notes of Lucas Burgensis.

رابرٹ سٹيفن صاحب اول شخص تھے ' جنھوں نے سنه ١٥٢٨ وسنه ١٥٣٢ وسنه ١٥٣٤ وسنه ١٥٤٠ ' اور خاص كر سنه ١٥٤٥ سنه ١٥٤٦ ميں اپنے نكته چيں نسخوں ولگٹ كے چھاپنے سے اس پريشاني كے دور كرنے كا قصد كيا ' اور ان نسخوں سے اور خاص كر پچھلے نسخوں كے مشتھر ھونے سے مقام ساربان كے علمانے آن كے مصنفوں پر ملامت كي ' اسليئے جان ھين ٹينڈنس صاحب محقق ساوين كو ولگٹ كا ايك نيا نسخه تيار كرنے كے واسطے مصروف كيا گيا اس نسخه كو آنھوں نے سٹيفن صاحب كے پہلے چھپے ھوے نسخه سے بہت مدد ليكر سنه ١٥٤٧ ع ميں پورا كيا ليوكس برجينسس صاحب نے بمدد بہت سے اور محققين ساوين كے ' تين جلدوں ميں ايك اور تيسرا صحيح كيا گيا نسخه اس ترجمه كا سنه ١٥٨٦ ع ميں معه نكته چين شرحوں ليوكس برجنسس صاحب كے سنه ١٥٧٣ ميں چھاپا ' اور يهه نسخه سنه ١٥٨٦ ميں دوباره چھاپا گيا تھا *

The labours of the Souvain divines not being in every respect approved by Sixtus V., he commanded a new revision of the text to be made with the utmost care: to this work he devoted much time and attention, and corrected the proofs himself of the edition which was published at Rome in 1590. The text

thus revised, Sixtus pronounced to be the authentic Vulgate, which had been the object of inquiry in the Council of Trent; and ordained that it should be adopted in the Romish Church. But notwithstanding the labors of the Pope, the edition was discovered to be so exceedingly incorrect, that his successor Clement VIII. caused it to be suppressed, and published another authentic Vulgate in 1592: this however differs more than any other edition, from that of Sixous V., and mostly resembles that of Souvain.

ساوین کے محققوں کے ترجمہ کي هرایک بات کو پوپ سیکستس پنجم نے پسند نکیا ' اسلیئے اُسنے حکم دیاکہ اِس کے متن کي نہایت غور اور احتیاط سے نظر ثاني کي جاوے ' اس کام پر اُسنے بہت ساوقت اور توجہہ صرف کي ' اور اس ترجمہ کا نسخہ جو روم میں سنہ ١٥٩٠ میں چہپا ' وہ اُسنے پروف خود صحیح کیــا کرتا تہا اس نسخہ کے متن کي جب اسطرح سے نظر ثاني هوچکي ' پوپ سیکستس صاحب نے اُسکو صحیح اور صادق ولگت ٹہرایا جس کي تحقیقات کونسل ٹرنت میں هوئي ' اور حکم دیا کہ گرجہ روم میں اسکو رواج دیا جــاوے ' باوجود ان پوپ کي کوششوں کے یہہ نسخہ اسقدر غلط معلوم هوا ' کہ اُنکے جانشین پوپ کلمنت هشتم نے اُسکا رواج اُٹہادیا ' اور ایک اور صحیح نسخہ ولگت کا سنہ ١٥٩٢ میں چہاپا ' سیکستس پنجم کے نسخہ سے یہہ نسخہ بہ نسبت کسي اور نسخہ کے زیادہ اختلاف رکہتا ہے ' مگر ساوین کے چہپے هوے نسخہ سے نہایت مشابہ هے *

These fatal variances between editions, promulgated by pontiffs claiming infallibility, have not passed unnoticed by Protestant divines, who have taken advantage of them in a manner that sensibly affects the Church of Rome; especially Kortholt, who has at great length refuted the pretensions of Ballarmine in favor of the Vulgate in a masterly manner, and our learned countryman Thomas James, in his *Bellum Papale, Sive Concordia Discors Sixti* V. (London 1600, 4 to,) who has pointed

ان بہت بڑے اختلافات کو جو ولگت کے نسخوں میں پائے جاتے هیں ' اور جو پوپوں کے سبب سے بہي جنکو غلطي میں نہ پڑنے کا دعوی تہا بہت زیادہ هوے محققین پروتستنت نے بیان کرنے سے درگذر نہیں کي ہے ' اور ان اختلافات کو اسطرح سے ظاهر کیا هے کہ جس سے گرجہ روم کو بڑا نقصان پہونچتا هے خاص کر کارتہولت صاحب نے بالرمائن صاحب کي وجوهات کو جنسے اُنہوں نے ولگت ترجمہ کے عیب کو چہپایا هے بہت سي

out very numerous additions, omissions, contradictions and other differences between the Sixtine and Clementine editions.

دلایل سے نہایت عمدہ طرز کے ساتھہ غلط کیا ہے ' اور ہمارے ہم وطن عالم طامس جیمس صاحب نے اپنی کتاب بیلم پیپل وغیرہ مطبوعہ لندن سنہ ۱۶۰۰ع میں بہت افزودگیوں اور فرو گذاشتوں اور اختلافات کو جو سیکسٹس اور کیلمنٹ کے ولگٹ کے نسخوں میں ہیں ظاہر کیا ہے *

4. The Vulgate is regarded by Papists and Protestants in very different points of view: by the former it has been extolled beyond measure, while by most of the latter it has been depreciated as much below its intrinsic merit.

۴ کیتہلک اور پروتستنت عیسائی ولگت ترجمہ کے باب میں مختلف راے رکہتے ہیں ' کیتہلک عیسائی تو اسکی بیحد تعریف کرتے ہیں ' اور پروتستنت آسکی بیقدری اور کم عزت کرتے ہیں *

Our learned countryman, John Bois (Canon of Ely) was the first who pointed out the real value of this version in his *Collatio Veteris Interpretis cum Beza aliisque recentioribus* (8Vo. 1655.) In this work, which is now of extreme rarity, the author has successfully shown that, in many places, the modern translators had unduly depreciated the Vulgate, and unnecessarily departed from it. Bois was followed by Father Simon, in his *Historie Critique du texte et des versions du Nouveau Testament*, who has proved that the more ancient the Greek manuscripts and other versions are, the more closely do they agree with the Vulgate: and in consequence of the arguments adduced by Simon the Vulgate has been more justly appreciated by biblical critics of later times.

ہمارے ہموطن عالم جان بائس صاحب اول شخص تہے جنہوں نے اس ترجمہ کی اعلی قدر ومنزلت اپنی کتاب کالتیو مطبوعہ سنہ ۱۶۵۵ع میں ہویدا کی ہے ' اس کتاب میں جو اب نہایت کمیاب ہے آسکے مصنف نے کامیابی سے یہہ ثابت کیا ہے کہ زمانہ حال کے مترجموں نے بہت سے مقاموں میں ولگت ترجمہ کی غیرواجبی طریق سے بیقدری کی ہے ' اورآس سے ناحق کنارہ کیا ہے ' بائس صاحب کے بعد فادر سائیمن صاحب نے اپنے نکتہ چین تاریخ بیبل کے ترجمہ میں یہہ ثابت کیا ہے ' کہ یونانی قلمی نسخے اور اور ترجمے جسقدر قدیم ہوتے ہیں آسیقدر زیادہ وہ ولگت ترجمہ سے مطابق ہوتے ہیں اور بسبب وجوہات سائیمن صاحب کے زیادہ زمانہ حال کے بیبل کے نکتہ چینوں نے بہ نسبت سابق کے ولگت ترجمہ کی زیادہ واجب طور سے قدردانی کی ہے *

Although the Latin Vulgate is neither inspired nor infallible, as Marinus, Saurez, and other advocates of the Romish Church have attempted to maintain, yet it is allowed to be in general a faithful translation, and sometimes exhibits the sense of Scripture with greater accuracy than the more modern versions: for all those which have been made in modern times, by divines in communion with the Church of Rome, are derived from the Latin Vulgate, which in consequence of the decree of the Council of Trent above noticed, has been substituted for the original Hebrew and Greek texts. The Latin Vulgate therefore is by no means to be neglected by the Biblical critic: and since the *Ante Hieronymian* Latin translation is unquestionably of great antiquity, both these lead us to a discovery of the readings in very ancient Greek manuscripts, which existed prior to the date of any now extant. Even in its present state, notwithstanding the variations between the Sixtine and Clementine editions, and that several passages are mistranslated, in order to support the peculiar dogmas of the Church of Rome, the Latin Vulgate preserves many true readings, where the modern Hebrew copies are corrupted.

اگرچه رومي ولگٹ ترجمه نه تو الهام سے هوا هے ' او، نه ایسا هے که اُس مین غلطي بالکل هي نهو ' جیسا که مارینس صاحب اور دیگر پیروون گرجه روم نے اُسکي پیچ کي هے تاهم اُسکو عموما ایک درست نیک نیتي سے کیا هوا ترجمه مانا جاتا هے ' اور بعض اوقات اُسمیں کتاب اقدس کے کلامون کے معني به نسبت زمانه حال کے ترجمو نکے زیاده درست اور صحیح نکلتے هیں ' کیونکه وه سب ترجمے جنکو گرجه روم کے محققین نے زمانه حال میں کیا هے رومي ولگٹ سے هوے هیں ' جو بسبب فتوی کونسل ٹرنٹ مذکوره بالا کے بجاے اصلي عبري اوریوناني متنوں کے قرار پایا هے ' اسلیئے رومی ولگٹ سے علم بیبل کے تحصیل کرنے والے کو چاهئیے که ولگٹ سے بیخبر نرهے ' چنانچه این ٹي هیرونیي مین رومي ترجمه بلاشبهه بهت قدیم هے ' اسلیئے ان دونوں نسخوں یعني ولگٹ اور اس ترجمه سے بهت قدیم یوناني ترجموں کي عبارتیں تحقیق هوتي هیں ' جو نسخے به نسبت اب کسي نسخه موجود کے بهت پہلے موجود تهے ' باوجود بهت سے اختلافوں کے جو درمیان سیکسٹس اور کلیمنٹ کے نسخوں کے هیں ' اور باوجود اسبات کے که گرجه روم کے خاص مسائل کي پرورش کرنے کے واسطے رومي ولگٹ کے بهت سے مقامونکا غلط ترجمه کیا گیا هے ' اُن میں اس حالت میں بهي بهت سي ایسي صحیح عبارتیں موجود هیں جنکي عبري نسخوں میں تحریف هوگئي هے *

The Old Latin Version of the four Gospels was published at Rome, by Blan-

چاروں انجیلوں کے قدیم رومي ترجمه کو بمقام روم میں بلنکني صاحب نے اینجیلیریم

chini, in two voloumes, under the title of *Evangeliarium quadruplex Latinæ versionis antiquæ seu veteris Italicæ:* and the remains of the different ancient versions were collected and published by Sabatier at Rheims, in three volumes 1749. The printed editions of the Vulgate are so numerous, that any account of them would occupy too large a portion of the present work: the Paris edition of Didot published in 1785, in two volumes, may however be noticed for its singular beauty and accuracy, as well as the edition of the New Testament, printed under the superintendence of Leander Van Ess, entitled *Testamentum Novum Vulgatæ Editionis, juxta exemplar ex typographia Apostol. Vaticana, Romæ* 1592.

On the Ancient versions of the New Testament.

The ancient versions of the New Testament may be divided into three classes—the Oriental, the Latin, and the Western: and as the Latin versions have been noticed in the preceding paragraphs, we shall at present confine our attention to the Oriental and Western translations.

Of the Syriac versions of the New Testament.

The Old Syriac version is usually called the Peschito, that is, *right*, or *exact*. This translation comprises only the four Gospels, the Acts of the Apostles, the Epistles of Saint Paul (including the Epistle to the Hebrews), the first Epistle of St. John, St. Peter's first Epistle, and the Epistle of St. James. The celebrated passage in 1. John ch. 5. v. 7.

وغيرہ نام رکھہ کر دوجلدوں میں چھاپا ' اور سبیٹیر صاحب نے مقام ریمس میں قدیم متفرق ترجموں کے باقي ماندہ حصوں کو جمع کرکے سنہ ١٧٤٩ع میں تین جلدوں میں چھاپا ' ولگت ترجمہ کے چھپے ہوے نسخے اسقدر کثرت سے ہیں ' کہ اگر آن کا کچھہ بیان کیا جاوے تو اس کتاب کا بہت ساحصہ بھر جاوے ' مگر ولگت ترجمہ کا ڈائیڈوٹ صاحب کا نسخہ جو مقام پیرس میں سنہ ١٧٨٥ع میں دوجلدوں میں چھپا بسبب آسکي خوب صورتي اور درستی عبارت کے ' اور عہد جدید کا نسخہ جو باہتمام لینڈروان اس صاحب کے ٹستیمنٹم ولگٹ وغیرہ کے نام سے مقام روم میں سنہ ١٥٩٢ع میں چھپا' یہہ دونو ذکر کرنے کے قابل تھے *

قدیم نسخے عہد جدید کے

عہد جدید کے قدیم ترجموں کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعني مشرقي اور رومي مغربي اوررومي ترجمونکا جو اول فقرہ میں بیان کیا گیا ہے ' اسلیئے ہم اب مشرقي اور مغربي ترجموں کا بیان کرینگے *

سریا زبان کے ترجمے عہد جدید کے

قدیم سریا زبان کا ترجمہ پیسکیٹو یعني صحیح اور بعینہ کہلاتا ہے ' اس ترجمہ میں چار انجیلیں اور اعمال حواریان اور نامہ‌ہاے سینٹ پال ہیں ' اور سینٹ پال کے ناموں میں وہ نامہ بھي جو یہودیوں کے نام تہا اور اول نامہ سینٹ جان کا اور اول نامہ سینٹ پیٹر کا اور سینٹ جیمس کا

and the history of the woman taken in adultery (John ch. 8. v. 2-11.), are both wanting. All the Christian Sects and the East make use of this version exclusively, which they hold in the highest estimation. Michaelis pronounces it the best translation of the Greek Testament which he ever read, for the general ease, elegance, and fidelity with which it is executed.

نامه بهي هيں ' مشهور مقام جو جان كي انجيل كے باب ٥—٧ ميں هے ' اور تاريخ اُس عورت كي جو زنا كاري ميں ماخوذ هوئي (جان باب ٨—٢ لغايت ١٢) اس نسخه ميں نهيں هيں ' تمام عيسائي فرقے اورمشرقي عيسائي اسي نسخه كا استعمال كرتے هيں ' اور اسكي نهايت قدر كرتے هيں ميكيلس صاحب بسبب اس نسخه كي سليس عبارت اور مطابقت اصل كے اُسكو يوناني انجيل كا ايسا نهايت عمده ترجمه بتاتے هيں ' كه كبهي اُن كے ديكهنے ميں نه آيا تها *

This Syriac version retains many Greek words, which might have been easily and correctly expressed in Syriac: in Matt. ch. 27. alone there are not fewer than eleven such words. In like manner some Latin words have been retained which the authors of the New Testament had borrowed from the Roman manners and customs. This version also presents some mistakes, which can only be explained by the words of the Greek text, from which it was immediately made. This version is confessedly of the highest antiquity, and there is every reason to believe that it was made, if not in the first century, at least in the beginning of the second. It must certainly have been executed previously to the third century, because the text which it follows, according to Professor Hug, does not harmonize with the recension adopted by the Churches of Palestine and Syria, subsequently to the third century. It is independent, belonging to no family, and sometimes pre-

اُس ميں بهت سے ايسے يوناني لفظ هيں جو آساني سے صحيح سريا ميں آسكتے تهے ' متي كے باب ٢٧ ميں گيـــاره لفظ سے كم نهيں هيں ' اور اسي طرح سے چند رومي الفاظ بهي اُس ميں پاے جاتے هيں ' جنكو عهد جديد كے مترجموں نے رومي اطوار اور رسومات سے ليا ' اس سريا زبان كے ترجمه ميں چند غلطياں بهي معلوم هوتي هيں ' جنكو صرف يوناني متن كے هي الفاظ سے صحيح كيا جاسكتا هے ' كيونكه اسي متن سے وه اول هي زمانه ميں هوا تها ' يهه ترجمه في الحقيقت نهايت قديم هے ' اور اسبات كے يقين كرنے كے ليئے بهت سي دليليں هيں ' كه اگر يهه ترجمه اول صدي ميں نهيں هوا تو دوسري صدي كے شروع ميں هوا هو گا ' بلاشبهه تيسري صدي سے يهه ترجمه پيشتر هوا هوگا ' كيونكه وه متن جسكا وه پيرو هے بموجب پرفسر هگ صاحب كے قول كے اُس نسخه سے مطابقت نهيں ركهتا هے

sents the ancient and peculiar readings of the Vetus Itala or Old Italic version or those occuring in the Codex Cantabrigensis.

جسکو ایلسٹاین اور سریا کے گرجوں میں تیسری صدي کے بعد رواج دیا گیا تہا ' یہہ سریا زبان کا ترجمہ کسي نسخہ کا پیرو نہیں ہے ' اور کہیں کہیں اس میں قدیم رومي ترجمے یا کوڈکس کین ٹي بیري جینسس کي قدیم اور مخصوص عبارتیں واقع ہوتي ہیں *

There is also extant a Syriac version of the second Epistle of Saint Peter, the second and third Epistles of John, the Epistle of Jude, and the Apocalypse, which are wanting in the Peschito: these are by some writers ascribed to Mar Abba, Primate of the East, between the years 535 and 552. The translation of these books is made from the original Greek; but the author whoever he was, possessed but an indifferent knowledge of the two languages.

سینٹ پیٹر کے دوسرے نامہ کا اور یوحنا کے دوسرے اور تیسرے نامہ کا اور یہود کے نامے اور کتاب مشاہدات کا بہي ایک سریا زبان کا ترجمہ موجود ہے ' اور یہہ سب نامے وغیرہ پسکیٹو ترجمہ میں نہیں ہیں ' بعض مورخ انکو مارابا صاحب مشرق کے پرائیمٹ سے سنہ ٥٣٥ اور سنہ ٥٥٢ کے درمیان میں منسوب کرتے ہیں ' اِن کتابوں کا ترجمہ اصل یوناني متن سے ہوا ہے ' مگر مترجم اِس کا جسکا حال معلوم نہیں کہ وہ کون تہا دونو زبانوں کا اچہا علم نہیں رکہتا تہا *

The Philoxenian or Syro-Philoxenian version, derives its name from Philoxenus, or Xenayas, Bishop of Hierapolis or Mabug in Syria, A. D. 488-518, who employed his suffragan Bishop Polycarp, to translate the Greek New Testament into Syriac. This version was finished in the year 508, and was afterwards revised by Thomas of Harkel or Heraclea A. D. 616. Michaelis is of opinion that there was a third edition; and a fourth is attributed to Dionysius Barsalibaeus who was Bishop of Armida from 1166 to 1177. It appears, however, that there were only two editions–the original one by Polycarp, and that revised by Thomas

فیلاکزینین ترجمہ جسکو سائیروفیلاکزینین بہي کہتے ہیں ' فیلاکزینیس یا اِکزینیس صاحب کے نام سے ' جو ہیروپولس یا میلس واقع سریا کے سنہ ٤٨٨ سے سنہ ٥١٨ تک بشپ رہے نکلا ہے ' جنہوں نے اپنے ماتحت بشپ پالی کارب صاحب سے یوناني عہد جدید کا سریا زبان میں ترجمہ کرایا ' یہہ ترجمہ سنہ ٥٠٨ میں پورا ہوا اور طامس صاحب ہارکل یا ہریکلیا والے نے بعد ازین سنہ ٦١٦ میں اسپر نظر ثاني کي میکیلس صاحب کي یہہ راے ہے کہ عہد جدید کا سریا زبانمیں ایک تیسرا نسخہ بہي تہا ' اور ایک چوتہا ڈائیونیسیس بارسیلبیس

of Harkel; the single copy of the four Gospels, with the alterations of Barsalibaeus, in the twelfth century, being hardly entitled to the name of a new edition.

صاحب سے جوسنہ ١١٦٦ سے سنہ ١١٧٧ تک مقام ارمیدیا کے بشپ رہي منسوب کیا جاتا ہے ' مگر باوجود اِسکے یہہ معلوم ہوتا ہے 'کہ صرف دوہي نسخے سریا میں تھے ' اصلي نسخہ تصنیف کیــا ہوا پالي کارب صاحب کا تہا ' اور دوسرانسخہ وہ تہا جسکو طامس صاحب ہارکل والینے نظرثاني کیا اورچاروں انجیلونکا اکیلا نسخہ جسکو بارسیلبیس صاحب نے بارہویں صدي میں کچھہ تبدیلیاں کرکے تیار کیا ' اُسکو ایک نیــا نسخہ کہنا اچھا زیبا نہیں ہے *

The Philoxenian version, though made immediately from the Greek, is greatly inferior to the Peschito, both in the accuracy with which it is executed, and also in its style. It is, however, not devoid of value, and is of real importance to the critic, whose object is to select a variety of readings, with the view of restoring the genuine text of the Greek original, for he may be assured that every phrase or expression is a precise copy of the Greek text as it stood in the manuscript from which the version was made. But, as it is not prior to the sixth century, and the Peschito was written either at the end of the first, or at the beginning of the second century, it is of less importance to know the readings of the Greek manuscript that was used in the former, than those of the original employed in the latter.

یہہ فیلاکزینیں ترجمہ اگرچہ یونانی سے ابتدا میں ہوا ' لیکن پسکیتّوترجمہ سے بلحاظ اصلي متن سے مطابقت رکہني اور اپني طرز عبارت کے بہت کمتر ہے ' لیکن تب بہي وہ بالکل ناکارہ نہیں ہے ' اور ایسے نکتہ چین کے واسطے اصل ٹہرانے کے لیئے یہہ بہت عمدہ ہے ' جو مختلف عبارتونکو اس منشاء سے منتخب کرنا چاہتا ہو کہ یوناني اصلي نسخہ کا متن بحال کرے ' کیونکہ وہ یہہ یقین کرلے کہ اس نسخہ کا ہرجملہ اور کلام یوناني متن کا بعینہ ویسے ہي نقل ہے جیسا کہ وہ اُس نسخہ میں تہا جس سے یہہ ترجمہ ہوا مگر یہہ ترجمہ جو چہٹّي صدي سے پیشتر کا نہیں ہے ' اور پسکیتّو ترجمہ خواہ تو اول صدي کے انجام خواہ دوسري صدي کے آغاز میں ہوا تہا ' اس لیئے اُس یوناني نسخہ کي عبارتونسے جس سے فیلاکزینین ترجمہ تیار کیا گیا تہا ' واقف ہونا اسقدر مفید نہیں ہے جتنا کہ اصلي متن کي عبارتوں سے جس سے پسکیتّو ترجمہ تیار کیا گیا تہا ' آگاہ ہونا فائدہ مند ہے *

The Palestino-Syriac, or Syria Transltion of Jerusalem, was discovered in the Vatican Library at Rome by M. Adler, in a manuscript of the eleventh century. It is not an entire translation of the New Testament, but only a Lectionarium, or collection of detached portions, appointed to be read in the service of the Church on Sundays and festival days. It is written in the Syriac or Chaldee dialect of Jerusalem, and was evidently made in a Roman province. This manuscript has not yet been collated throughout, so that it is very uncertain to what recension it belongs. But, from what is known concerning it, there is reason to think that it combines the readings of different families.

پیلسٹینو سریا زبان کے ترجمہ یا یورشلم کےسریازبان کے ترجمہ کو بمقام روم کتب‌خانہ وٹیکن میں ایڈلر صاحب نے گیارھویں صدي میں ایک قلمي نسخہ میں پایا تھا ' یہہ عہد جدید کا پورا ترجمہ ہے ' مگر یہہ آن متفرق حصوں کا صرف ایک مجموعہ ہے جو گرجے کي نمازوں میں اتواروں اور تہواروں میں پڑھنے کے لیئے مقرر کیئے گئے تھے ' یہہ ترجمہ یورشلم کي سریا یا کیلڈي زبان میں لکہا ہوا ہے ' اور علانیہ ایک رومي صوبہ میں تیار ہوا ھے ' اس ترجمہ کا ابتک بالکل مقابلہ نہیں کیا گیا ھے ' پس اسلیئے یہہ بات تحقیق نہیں ہوئي کہ یہہ کون سے نسخہ کے خاندان سے علاقہ رکہتا ھے ' مگر جو کچھہ ہمکو اسکے باب معلوم ہوا ازروے اسکے یہہ سمجہنا لازم ھے کہ اس نسخہ میں مختلف خاندانوں کي عبارتیں مخلوط ہیں ※

Of the Egyptian Versions of the New Testament.

مصري ترجمے عہد جدید کے

There are two translations of the New Testament extant in the Egyptian language—one in the Coptic or ancient dialect of Lower Egypt, the other in the Sahidic or dialect of Upper Egypt.

عہد جدید کے مصري زبان میں دو ترجمہ موجود ہیں ' ایک زبان کاپٹک میں ھے ' جو نیچے کے حصہ مصر کي زبان ہے ' اور دوسرا زبان سہدک میں ھے جو مصر کے اوپر کے حصہ کي زبان ھے ※

The Coptic version was published at Oxford, in 1716, by Daniel Wilkins, a learned Prussian, who has endeavoured to prove that it must have been executed prior to the third century, but his opinion has been controverted by many learned men, and particularly by Louis Piques, who refers it to the fifth century. The celebrated passage (1. John ch. 5. v. 7,) is wanting in this version,

بمقام آکس فرڈ سنہ ۱۷۱۶ میں ڈینیل ولکنز صاحب نے جو ملک پرشیا کے عالم تھیں ' کاپٹک ترجمہ کو چھاپا اور آنہوں نے اسبات کے ثابت کرنے میں کوشش کي ہے ' کہ یہہ ترجمہ تیسري صدي سے پہلے ہوا ہوگا ' مگر بہت سے عالم خاص‌کر لوئیس پیکیویس صاحب جو اس نسخہ‌کو پانچویں صدي کا بتاتے ہیں ان کي راے

as well as in the Syriac Peschito, and Philoxenian translations. A fragment of a Greek-Coptic version of the New Testament, comprising part of St. John's Gospel, was published by Father George, at Rome, in 1789; and another, comprising parts of the Old and New Testaments, was edited, at Copenhagen, by M. Engelbreth. From the observations of Dr. Woide, it appears, that the Coptic inclines more to the Alexandrian than the Sahidic—that no remarkable coincidence is to be found between the Coptic or Sahidic and the Vulgate;—and that we have no reason to suspect that the former has been altered or made to conform to the latter.

Concerning the age of the Sahidic version, critics are not yet agreed. Dr. Woide, however, has shown that it was most probably executed in the second century; and, consequently, it is of the utmost importance to the criticism of the Greek Testament. In a dissertation on this version, written in the German language, and abridged by Bishop Marsh, Dr. Woide observes, that there are now in existence two Sahidic manuscripts, one formerly in the possession of the late Dr. Askew, the other brought by the celebrated traveller, Mr. Bruce. The former contains a work, entitled Sophia, and written by Valentinus, in

کے برخلاف ہیں ' مشہور مقام جو اول یوحنا باب ۵—۷ میں ہے اس ترجمہ میں اور ایسے ہي سریا زبان کے پسکیٹو اور فیلاکزینین ترجمہ میں نہیں ہے ' عہد جدید کے ایک یوناني کاپٹک متن کے نسخہ کا وہ ٹکڑا ' جس میں سینٹ یوحنا کي انجیل کا ایک حصہ ہے ' فادر جارجي صاحب نے بمقام روم سنہ ۱۷۸۹ میں چھاپا اور ایک اور ٹکڑا جس میں عہد عتیق اور عہد جدید کے حصے ہیں بمقام کوپن ہیگن میں انجیل برتھ صاحب نے مرتب کیا ' اور ڈاکٹر وایڈ صاحب کي کیفیت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کاپٹک ترجمہ بہ نسبت سہدک ترجمہ کے الکذنڈرین نسخہ سے زیادہ وابستگي رکہتا ہے ' اور کاپٹک یا سہدک اور ولگٹ ترجموں میں بہت مطابقت نہیں پائي جاتي ہے ' اسبات میں ہمارے شبہہ کرنے کي کوئي وجہہ نہیں ہے کہ کاپٹک ترجمہ کو تبدیل کرکے سہدک ترجمہ کے مطابق کرلیا گیا ہے*

سہدک ترجمہ کا زمانہ قایم کرنے میں نکتہ چین متفق نہیں ہیں ' لیکن ڈاکٹر وایڈ صاحب نے یہہ ثابت کیا ہے کہ یہہ ترجمہ غالبا دوسري صدي میں ہوا ہے ' اس سبب سے یوناني عہد جدید کي نکتہ چیني میں وہ نہایت کار آمد ہے ' ایک بحث سے جو اس ترجمہ پر ہوئي اور جرمني زبان میں لکھي ہوئي ہے ' اور اُسکا بشپ مارش صاحب نے اختصار کیا ہے ' ڈاکٹر وایڈ صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ اب دو سہدک نسخے موجود ہیں ' ایک تو وہ جو ڈاکٹر ایسکیو صاحب کے قبضہ میں تہا ' اور دوسرا وہ جسکو مشہور

the second century. This manuscript contains various passages both from the Old and New Testaments, which coincide with the fragments of the Sahidic version now extant; whence it is concluded that a Sahidic version of the whole Bible not only existed so early as the beginning of the second century, but that it was the same as that of which we have various fragments, and which, if put together, would form perhaps a complete Sahidic version of the Bible. The other manuscript to which Dr. Woide appeals, contains two books.

Now that this version was written by a Gnostic, as well as the other manuscript, appears both from the title and the contents, and therefore it is concluded that the author lived in the second century. And as various passages are quoted in it both from the Old and New Testaments, Dr. Woide deduces the same inference as from the foregoing.

سیاح بروس صاحب لائے ' پہلے نسخہ میں ایک سوفیا نام کتاب ہے جسکو ویلن ٹینس صاحب نے دوسری صدی میں لکہا ' اس نسخہ میں ہردو عہد عتیق اور عہد جدید کے مقام پاے جاتے ہیں ' جو سہدک ترجمہ میں کے آن ٹکڑوں سے جو اب موجود ہیں مطابق ہیں ' جس سے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ صرف تمام بیبل کا سہدک ترجمہ ہی دوسری صدی میں موجود نہوگا ' بلکہ وہ ترجمہ ایسا ہی ہوگا جیساکہ وہ ترجمہ ہے جسکے ٹکڑے اب ہمارے پاس ہیں ' اگرآن ٹکڑوں کوجمع کیا جاوے تو شاید پوری بیبل کا سہدک ترجمہ بن جاوے ' ایک اور نسخہ میں جسکی ڈاکٹروایڈ صاحب اطلاع دیتے ہیں دوکتابیں ہین ' آن نسخوں کے نام اور مضامین سے یہہ معلوم ہوتاہے ' کہ یہہ دونوں کسی ناسٹک کے لکہے ہوے ہیں ' اسلیئے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ آن کا مصنف دوسری صدی میں ہوا ' اور اِس سہدک ترجمہ میں جو عہد عتیق اور عہد جدید کے بہت سے مقام نقل کیئے ہیں آن سے ڈاکٹروایڈ صاحب ویسا ہی نتیجہ نکالتے ہیں ' جیسا کہ پہلوں سے *

Besides the versions in the Coptic and Sahidic dialects, Father George discovered, in a manuscript belonging to Cardinal Borgia, a fragment of a version written in a still different Egyptian dialect, which he calls *dialectus Ammoniacus*. It contains only 1 Cor. ch. 7. v. 36.—ch. 9. v. 16, and ch. 14, v. 33.—ch. 15. v. 33. Dr. Frederick Munter has printed the Sahidic and Ammoniac texts of 1 Cor. ch. 9.

علاوہ کاپٹک اور سہدک زبانوں کے ترجمہ کے فادر جارجی صاحب نے ' ایک نسخہ میں جو کارڈینل بارجیا صاحب کا تہا ' ایک ترجمہ کا ایک ترجمہ بایا جو آن دونوں سے ایک اور مختلف زبان مین لکہا ہوا تہا ' جس زبان کا نام ایموني اکا پکارا جاتا ہے اس ٹکڑے میں صرف اول نامہ کرنتہینس کے باب ٧—٣٦ سے لغایت باب ٩—١٦ ' او باب ١٤—٣٣ سے لغایت باب ١٥—٣٣

v. 10.—v. 16., in his *Commentatio de Indole Versionis Novi Testamenti Sahidicæ*, in parallel columns, in order to present the reader with a distinct view of the similarity or difference between the two versions. On account, however, of the chief difference consisting in the orthography of single words, he is not disposed to assign to the Ammoniac the name of a separate dialect.

سے ڈاکٹر فریڈرک منٹر صاحب نے اپني تفسیر عہد جدید میں سہدک اور آیمونیک زبانوں میں ' اول نامہ کرنتھینس کے باب ۹—۱۰ سے آیت ۱۶ تک اس ارادہ سے موازي کالموں میں چھاپا ھے ' کہ پڑھنے والا اِن دونوں ترجموں کي مطابقت اور اختلاف کو اچھي طرح دیکھہ لے ' بسبب مقدم اختلاف کے جو صرف لفظوں کي قوت اور آوازوں میں ہے ' فریڈرک منٹر صاحب نے ایمونیک زبان کو علحدہ نہیں قرار دیا ھے *

Of the Arabic versions of the New Testament.

عربي ترجمے عہد جدید کے

There are many Arabic translations of the New Testament, besides those which have appeared in print: for, since the Arabic language supplanted the Syriac and Egyptian languages, the inhabitants of the countries where these had been spoken, have been obliged to annex Arabic translations to the ancient versions, which are no longer understood. These Arabic translations are supposed to have been made at different times between the seventh and the eleventh centuries: in general they were not all executed from the original text, but from the versions which they were intended to accompany. Thus, some which are placed together with the Greek text, have been made from the Greek, while others have been made from the Syriac, the Coptic, and even from the Latin Vulgate. The chief Arabic translations which have been printed, are the following.

عہد جدید کے بہت سے اور عربي ترجمے علاوہ اُن ترجموں کے ھیں جو چھپے ھیں ' کیونکہ جس وقت سے عربي زبان بجاے سریا زبان اور مصر کي زبان کے قرار پائي تب اُن ملکوں کے باشندوں نے مجبور ھوکر قدیم کے ترجموں کے ساتھہ جو اب سمجھہ میں نہیں آتے عربي ترجمے لگائے تھے ' خیال کیا جاتا ھے کہ یہہ عربي ترجمے مختلف ایام میں درمیان ساتویں یا گیارھویں صدي کے ھوے ' یہہ ترجمے عموما سب اصلي متن سے نہیں ھوے ' مگر اُن ترجموں سے ھوے جنکے ساتھہ لگائے جانے کے واسطے اُنکو کیا گیا تھا ' مثلا چند ترجمے جو یوناني متن کے ساتھہ لگے ھوے ھیں وہ یوناني متن سے ھوے ' اور باقي ترجمے سریا اور کاپٹک ترجموں سے بلکہ رومي ولگٹ ترجمہ سے بھي ھوے ' مقدم عربي ترجمے جو چھپے ھیں حسب تفصیل ذیل ھیں *

1. The four Gospels printed at Rome, 1590-91: there are some copies with a new title page, and dated 1619. An interlineary Latin translation (taken from the Vulgate, but slightly altered to make it correspond to the Arabic) was published at the same time. This Arabic version appears to have been made from the Greek text: the edition of the four Gospels was reprinted with some corrections in the Paris Polyglott, and again with very numerous corrections from manuscripts by Bishop Walton in the London Polyglott.

۱ نسخہ چار انجیلوں کا جو بمقام روم سنہ ۱۵۹۰ ع اور سنہ ۱۵۹۱ ع میں چہپا، اور چند اور نسخہ ہیں جنکے سرنامے نئے ہیں اور تاریخ اُنکي سنہ ۱۶۱۹ ہے اسي زمانہ میں ایک عربي ترجمہ جسکے ساتہہ سطر بسطر اُسکا رومي ترجمہ ولگٹ سے لیا گیا ہے، مگر عربي ترجمہ سے مطابق کرنے کے واسطے اُس میں کچہہ تبدیل کیا گیا ہے چہپا، معلوم ہوتا ہے کہ یہہ رومي ترجمہ اصل یوناني متن سے ہوا ہوگا، چاروں انجیلوں کا یہہ نسخہ معہ چند اصلاحوں کے پیرس کے مجموعہ میں دوبارہ چہاپا گیا تہا، اور پہر بشپ والٹن صاحب نے بہت سے نسخوں کي مدد سے اُس میں بہت سي اصلاحیں کرکے اُسکو لندن کے مجموعہ میں چہاپا *

2. Erpenius published an Arabic translation at Leyden, in 1616, from a manuscript said to be written A. D. 1342, in the monastery of Saint John, in the desert of Thebais: he has copied his manuscript with singular accuracy, even where there appeared to be Grammatical errors. This is the most elegant, faithful, and genuine edition of the Arabic version, but is unfortunately very difficult to be procured; it corresponds exactly with the Roman edition.

۲ ایک نسخہ سے جسکو بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۳۴۲ عیسوي میں لکہا گیا اور سینت یوحنا کے عبادت خانہ واقع بیابان تہے بیس میں دستیاب ہوا، اِرپینیس صاحب نے مقام لندن میں سنہ ۱۶۱۶ میں ایک عربي ترجمہ چہاپا، اِن صاحب نے اپنے نسخہ کو عجیب مطابقت سے نقل کیا ہے، یہان تک کہ جہاں کہیں صرف ونحو کي غلطي بہي معلوم ہوئي اُسے بہي ویسے ہي رہنے دیا یہہ نسخہ نہایت عمدہ اور بہتر اور اصلي نسخہ عربي ترجمہ کا ہے، مگر اِس کا بہم پہونچنا مشکل ہے، رومي ترجمہ سے یہہ نسخہ بعینہ مطابق ہے *

3. The Arabic and Latin Bible, printed at Rome by the Congregation *De Propaganda Fide* in 1761, in three

۳ عربي اور رومي بیبل کو جسکو مذہبي مجلس نے مقام روم میں باہتمام سرجیس ریسیس صاحب بشپ دمشق

volumes, under the care of Sergius Risius, Bishop of Damascus, is altered from the Vulgate, and consequently is of no use, either in the criticism or interpretation of the Scriptures.

کے تین جلدوں میں سنه ۱۷٦۱ع میں چهاپا رومي ولگت سے مختلف کردیا گیا هے ، اور اس سبب سے یهه نسخه کتابهاے اقدس کي عبارت یا معنے کي صحت کرنے میں کچهه کام کا نهیں هے *

4. The same remark is applicable to the Arabic New Testament published at London by the Society for promoting Christian knowledge, A. D. 1727, for the use of the Christians in Asia. Its basis is the text of the Paris and London Polyglotts: but the editor, Solomon Negri, has altered in it those passages which vary from the readings of our present Greek text.

۴ جو عربي ترجمه عهد جدید کا مذهبي سوسائیتي نے لندن میں سنه ۱۷۲۷ع میں ایشیا کے عیسائیوں کے استعمال کے لیئے چهاپا ، اُسکي بهي کیفیت یهي هے ، یعني اُسکو بهي تبدیل کردیا گیا هے ، پیرس اور لندن کے مجموعه اس نسخه کي بنیاد هیں ، مگر اسکے مولف سالومن نگري صاحب نے اُسکو اُن مقاموں میں تبدیل کیا هے ، جو همارے موجوده یوناني متن کي عبارت سے اختلاف رکهتے هیں *

Of the Ethiopic Versions of the New Testament.

اتهیو پیا زبان کے ترجمے عهد جدید کے

Of the author of the Ethiopic version we have no historical account; he is supposed to have been Trumentius, who about the year 330 first preached Christianity in Ethiopia. This version is in the Gheez, or dialect appropriated to religion in Ethiopia. There is also a translation of the New Testament in the Amharic or common dialect of Ethiopia.

اتهیوپیا زبان کے مصنف کے حال سے همکو اطلاع نهیں هے ، خیال کرتے هیں که مصنف اُسکے ترومینٹس صاحب تهے جنهوں نے قریب سنه ۳۳۰ع کے اتهیوپیا میں مذهب عیسائي کا وعظ کیا ، یهه ترجمه زبان غیظ میں هے ، یعني اُس زبان میں جو اتهیوپیا میں مذهب کے لیئے خاص هے ، عهد جدید کا ایمهرک زبان میں بهي جو اتهیوپیا کي عام زبان هے ایک ترجمه هے *

Of the Armenian Versions of the New Testament.

ارمینیه زبان کے ترجمه عهدجدید کے

The Armenian version of the New Testament is unanimously ascribed to Miserob, the inventor of the Armenian Alphabet, and to the Patriarch Isaac, at the end of the fourth or early in the

عهدجدید کے ارمینیه ترجمه کو سب لوگ متفق مزراب صاحب سے جو ارمینیه زبان کے (الف بے) کے موجد هیں ، اور بشپ اسحاق سے منسوب کرتے هیں

fifth century. It was twice translated from the Syriac, and then from the Greek: and that the copies now extant were made from the latter text, is evident from their containing those books of the New Testament which were never admitted into the Peschito or ancient literal Syriac version. This version, in the opinion of Semler, is of great importance, as faithfully representing the manuscripts whence it was made: but Michaelis observes, that it would be an inestimable treasure, had it descended to us unaltered by time and superstition. It has, in several instances, been made comformable to the Vulgate by Haitho or Hethom, sovereign of Lesser Armenia from A. D. 1224 to 1270, who was attached to the Church of Rome, and skilled in the Latin language.

اورچوتہي صدي کے اخيريا پانچويں صدي کے شروع کا خيال کرتے هيں ' يهه ترجمه سريا ترجمه سے دو دفعه کيا گيا تها ' اور بعده يوناني متن سے کيا گيا تها ' اس ترجمه کے نسخوں ميں جو عهدجديد کي وه کتابيں پائي جاتي هيں ' جنکو پسکيٹو يا قديم لفظي سريا زبان کے ترجمه ميں هرگز جائز نرکها گيا تها ' اس سے يهه علانيه معلوم هوتا هے که اس ترجمه کے موجوده نسخے يوناني متن سے کيئے گئے تهے ' سيملر صاحب کي رائے کے بموجب بڑے کام کا هے کيونکه جن نسخوں سے وه هوا هے آنکي عبارتيں اس ميں بعينه نظر آتي هيں ' مگر ميکئلس صاحب يهه خيال کرتے هيں که يهه نسخه گويا ايک بيحد خزانه هوتا اگر زمانه اور کذب مذهبي کي خرابيوں سے محفوظ رهکر همتک بجنسهه پهونچتا بادشاه قليل حصه ارمينيه کے مسمى هيتهوياهيتهم نے سنه ١٢٢٤ سے سنه ١٢٧٠ع تک اس نسخه کو بہت سے مقاموں ميں تبديل کر کر رومي ولگت کے مطابق کر ليا هے ' يهه بادشاه گرجه روم سے تعلق رکهتا تها ' اور رومي زبان سے واقف تها ❋

Of the Persian versions of the New Testament.

فارسي ترجمے عهدجديد کے

There are extant two Persian versions of the four Gospels, the most ancient and valuable of which was first printed in the London Polyglott, by Bishop Walton, from a manuscript in the possession of Dr. Pococke, dated A. D. 1314: it was made from the Syriac, having sometimes retained Syriac words, and subjoined a Persian translation.

چاروں انجيلوں کے دو فارسي ترجمه موجود هيں ' جنميں سے نهايت عمده اور پسنديده نسخه کو بشپ والٹن صاحب نے ايک نسخه مقبوضه ڈاکٹر پاکوک ميں سے سنه ١٣١٤ع ميں ليکر لندن کے مجموعه ميں اول چهاپا ' يهه نسخه سريا ترجمه سے هوا ' اس ميں کهيں کهيں سريا زبان کے

الفاظ بھي مسلم رکھے ھیں ' اور اسکے ساتھہ ایک اور فارسي ترجمہ لگا ھوا تھا *

The other Persian translation was edited by Wheloc, and after his decease by Pierson, at London, in 1652-59, after a collation of three manuscripts. It is supposed to have been made from the Greek.

دوسرا فارسي زبان کا ترجمہ ویلاک صاحب نے ' اور اُنکي وفات کے بعد پیرسن صاحب نے سنہ ١٦٥٢ع سے سنہ ١٦٥٧ع کے درمیان تک تین نسخوں سے مقابلہ کرکے مرتب کیا اور چھاپا ' خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ نسخہ یوناني متن سے ھوا *

Of the ancient Western translations of the New Testament.

قدیم مغربي ترجمے عہد جدید کے

The Gothic version of the New Testament was made from the Greek by Ulphilas, a celebrated Bishop of the Mæso-Goths, who assisted at the council of Constantinople in 359, and was sent on an embassy to the Emperor about the year 378. He is said to have embraced Arianism, and to have propagated Arian tenets among his countrymen. Besides translating the entire Bible into the Gothic language, Ulphilas is said to have conferred on the Mæso-Goths the invention of the Gothic characters. The character, however, in which this version of the New Testament is written, is in fact the Latin character of that age; and the degree of perfection, which the Gothic language had obtained during the time of Ulphilas, is a proof that it had then been written for some time.

عہدجدید کے گاتھک زبان کے ترجمے کو یوناني سے الفي لاس صاحب نے جو میسوگات قوم کے مشہور بشپ تھے کیا ' اور کانسٹینٹ ان اوبل کي کونسل جو سنہ ٣٥٩ع میں ھوئي اُسکے معاون تھے ' اور شہنشاہ کانسٹینٹ ان اوپل کے پاس انھي کو بطور ایلچي کے سنہ ٣٧٨ع میں بھیجا گیا تھا ' بیان کرتے ھیں کہ یہہ صاحب مذھب ایرین ٹینیٹز کے مسائل کے پیرو تھے ' اور اُنھوں نے اصول مذھب مذکورہ کو اپنے ملک کے لوگوں میں پھیلایا تھا ' کہتے ھیں کہ پوري بیبل کا زبان گاتھک میں ترجمہ کرنے کے علاوہ الفي لاس صاحب نے گاتھک زبان کے حرف بھي ایجاد کیئے ' مگر وہ حرف جنمیں کے عہدجدید کا یہہ ترجمہ لکھا ھوا ہے ' حقیقت میں اُس زمانہ کے رومي حرف ھیں ' درجہ کاملیت جو زبان گاتھک نے زمانہ الفي لاس صاحب میں پایا تھا دلیل اس بات کي ہے کہ وہ حرف تھوڑي مدت تک رہے *

The translation of Ulphilas (who had been educated among the Greeks) was

الفي لاس صاحب کا ترجمہ جنھوں نے یونانیوں میں تعلیم پائي تھي یوناني متن

executed from the Greek: but from its coincidence in many instances with the Latin, there is reason to suspect that it has been interpolated, though at a remote period, from the Vulgate. Its unquestionable antiquity, however, and its general fidelity, have concurred to give this version a high place in the estimation of biblical critics: but unfortunately it has not come down to us entire. The only parts extant in print, are a considerable portion of the four Gospels, and some fragments of St. Paul's Epistles to the Romans.

سے هوا ' مگر بہت سے مقاموں میں جو یہہ ترجمہ رومی متن سے مطابقت رکہتا ہے ' اسلیئے یہہ شبہہ هوتا ہے ' کہ اُس میں رومی ولگٹ میں سے کچہہ لیکر زمانہ حال میں غیرو تبدیل کردی گئی ہے ' مگر اسکے ناقابل اعتراض قدامت اور اُسکے عموما اصل سے مطابق هونے کے سبب سے اس ترجمہ کو بیبل کے نکتہچینوں نے بڑا مرتبہ دیا ہے ' مگر بدقسمتی سے یہہ ترجمہ همارے وقت تک پورا نہیں پہونچا ' اُسکے حصے جو اب چہپے هیں ' وہ صرف چار انجیلوں میں کابہت سا حصہ ' اور سینٹ پال کے ناموں کے جو بنام رومیوں کے هیں چند ٹکڑے هیں ❋

Of the Sclavonic or old Russian versions.

سکلی وانک یعنی قدیم روسی زبان کے ترجمے

The Sclavonic or old Russian version was executed from the original Greek in the ninth century by the two brothers, Cyril (who invented the Sclavonic characters) and Methodius, the translators of the Old Testament. In all the editions prior to the year 1653 the memorable verse, 1. John chap. 5. v. 7. is omitted. In the edition of 1653, and 1665 it is inserted in the margin, but it is incorporated in the text in all subsequent impressions.

سکلیو انک یا قدیم روسی ترجمہ دو مسمی سرل صاحب جو قدیم روسی زبان کے حرفوں کے موجد تہے ' اور میتہودیس صاحب دونوں بہائیوں نے ' یونانی اصلی متن سے نویں صدی میں تیار کیا ' یہی دونوں صاحب عہد عتیق کے بہی مترجم تہے ' تمام اُن نسخونمیں جو سنہ ١٦٥٣ع سے پہلے کے هیں ' مشہور آیت اول یوحنا باب ٥ — ٧ نہیں پائے جاتے ہے ' سنہ ١٦٥٣ع اور سنہ ١٦٦٣ ع کے نسخہ میں اس کو حاشیہ پر لکہدیا ہے ' مگر اس نسخہ سے بعد کے تمام نسخوں میں اس آیت کو متن میں شامل کردیا ہے ❋

Of the Anglo-Saxon versions.

اینگلو سیکسن یعنی قدیم انگریزی زبان کے ترجمے

Although Christianity was planted in Britain in the first century, it does

اگرچہ مذهب عیسائی ملک برطانیہ میں اول صدی میں آیا تہا ' مگر یہہ

not appear that the Britons had any translation of the Scriptures in their languages earlier than the eighth century. About the year 706, Adhelm, the first Bishop of Sherborn, translated the Psalter into Saxon: and at his earnest persuasion, Egbert or Eadfrid, Bishop of Lindisfarne, or Holy island, soon after executed a Saxon version of the four Gospels. Not many years after this, the learned and venerable Bede (who died A. D. 735) translated the entire Bible into that language. There were other Saxon versions, either of the whole or detached portions of the Scriptures, of a later date. A translation of the book of Psalms was undertaken by the illustrious King Alfred, who died A. D. 900, when it was about half finished: and Elfric, who was Arch-Bishop of Canterbury in 995, translated the Pentateuch, Joshua, Judith, part of the book of Kings, Esther and Maccabees.

نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس ملک کے باشندوں کے پاس آٹھویں صدي سے پہلے اُنکي زبان میں کتاب اقدس کا کوئي ترجمہ تھا یا نہیں ' قریب سنہ ۷۰۶ کے ایڈھیلم صاحب شربارن کے اول بشپ نے زبان سیکسن میں کتاب زبور کا ترجمہ کیا ' اور اِنہي بشپ صاحب کي خواہش سے ایگ برٹ یا اِڈفرڈ صاحب بشپ لنڈس فارن یا مقدس جیزیرہ والے نے چاروں انجیلوں کا زبان سیکسن میں اِسکے تھوڑے دنوں بعد ترجمہ کیا ' اس ترجمہ کے ہونے سے تھوڑے دنوں بعد معززعالم بیڈ صاحب نے جنکا سنہ ۷۳۵ میں انتقال ہوا پوري بیبلکا اس زبان میں ترجمہ کیا ' علاوہ ان ترجموں کے سیکسن زبان کے دیگر ترجمے تمام کتابوں اقدس خواہ متفرق حصوں کے زمانہ حال کے کئے ہوے تھے ' اور کتاب زبور کا ایک ترجمہ مشہور بادشاہ الفرڈ نے جنکا سنہ ۹۰۰ میں انتقال ہوا کرنا شروع کیا تھا ' اُن کي وفات تک صرف ادھا ہونے پایا ' اور الفرک صاحب نے جو مقام کینٹربري کے بشپ اعظم تھے کتاب ہاے توریت اور یوشع اور جوڈت اور سلاطین کا تھوڑا سا حصہ ' اور کتاب استھر اور میکیبیس کا اس زبان میں ترجمہ کیا *

The Anglo-Saxon version being evidently translated from the Old Latin, Michaelis is of opinion that it may be of use in determining the readings of that version; and Semler has remarked, that it contains many readings which vary both from the Greek and Latin texts, of which he has given some examples. Dr. Mill selected various lections from this version; which,

ایڈگلو سیکسن زبان کا ترجمہ علانیہ قدیم رومي ترجمہ سے ہوا معلوم ہوتا ہے میکیلس صاحب کي یہہ راے ہے کہ یہہ ترجمہ قدیم رومي ترجمہ کي عبارتوں کي تصحیح میں کارآمد ہوسکتا ہے ' اور سملر صاحب نے یہہ کیفیت بیان کي ہے ' کہ اس ترجمہ میں بہت سي ایسي عبارتیں ہیں جو یوناني اور رومي دونوں متنوں

from difference of style, and inequalities observable in its execution, he ascribes to several authors: it is supposed to have been executed in the eighth century.

سے اختلاف رکہتي هیں ' اس اختلاف کے ثبوت میں اُنہوں نے چند مقام اپني کتاب میں درج کئے هیں ڈاکٹر مل صاحب نے اس ترجمہ سے مختلف عبارتیں اقتباس نقل هیں ' بسبب اختلاف طرز بیان اور دیگر بہت سے ناهمواریوں کے ' جو اس ترجمہ میں پائي جاتي هیں ڈاکٹر مل صاحب کي یہہ راے هے کہ اِسکو کئي مترجموں نے تیارکیا هے ' خیال کیا گیا هے کہ یہہ ترجمہ آٹہویں صدی میں هوا هے *

On the Modern Latin versions of the Old and New Testaments.

زمانہ حال کے ترجمے عہد عتیق اور عہد جدید کے

Of the Modern Latin versions of the Old Testament, made by individuals in communion with the Church of Rome, those of Pagninus, Montanus, Malvenda, Cajetan, and Houbigant, are particularly worthy of notice.

عہد عتیق کے زمانہ حال کے رومي ترجموں میں سے جو گرجہ روم کے پیرووں کے کیئے هوے هیں ' پیگنینس صاحب اور مانٹینس صاحب اور میلونڈ صاحب اور کیجٹن صاحب اور هوبي گینٹ صاحب کے ترجمے خاص کر قابل ذکر کرنے کے هیں *

I. Sanctes Pagninus, a Dominican Monk, was the first modern oriental scholar who attempted to make a new translation of the Scriptures from the original languages. Having, in the course of his studies, been led to conceive that the Vulgate Latin version of Jerome, of which an account has already been given, was greatly corrupted, he undertook to form a new translation of the Old Testament from the Hebrew, following Jerome only where he thought that his version corresponded to the original. Under the patronage of the Popes Leo X., Hadrian VI., and Clement VI., he devoted twenty five years to this great work; which was first

سینکٹس پیگنینس صاحب جو ایک ڈامینکا کے درویش تہے ' زمانہ حال کے مشرقي طالب علموں میں سے اول تہے جنہوں نے اصلي زبانوں سے کتاب هاے اقدس کے نئے ترجمے کرنے کا ارادہ کیا ' اُنہوں نے اپنے تحصیل علم کے زمانہ میں یہہ خیال کرکے کہ رومي ولگٹ ترجمہ جیروم صاحب کا جسکا ابہي بیان هوچکا هے بہت ناقص هوگیا هے ' عبري سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ تیار کرنے کا ارادہ کیا ' اسطرح پر کہ جہاں کہیں جیروم صاحب کا ترجمہ اصل سے مطابق پایا جائے اُن مقاموں میں اس نئے ترجمہ کے تیار کرنے میں آسکي بہي پیروي کي جاوے

printed at Lyons in 1528. The Jews who read it, attested its fidelity. The great fault of Pagninus is, that he has adhered too closely and servilely to the original text; and this scrupulous attachment has made his translation obscure, barbarous, and full of solecisms. He has also altered the commonly received names of men and cities, and has substituted others in their place, which are pronounced according to the pronounciation of the Masorites.

به استعانت دسویں پوپ لیو اور چھٹي هیڈریں اور چھٹي کلیمنت کے آنھوں نے اس بڑے کام میں پچیس برس صرف کیئے ' یهه ترجمه اول بمقام لاینز سنه ١٥٢٨ میں چهپا تها ' جن یهودیوں نے اِسکو پڑھا آسکي اصل سے مطابق هونے کو تصدیق کیا ' پیگنینس صاحب کا بڑا قصور یهه هے که آنهوں نے اصلي متن کي اس ترجمه میں نهایت پیروي کي هے ' اور اس مشکوک پیروي نے اس ترجمه کو تاریک وحشت امیز اور غیر محاوره لفظوں سے معمور کردیا هے ' آنهوں نے انسانوں اور شهروں کے عام تسلیم شده ناموں کو بهي تبدیل کیا هے ' اور بجاے آن کے ایسے نام لکهے هیں جنکا تلفظ میسو رائیتیس کے قواعد تلفظ کے موافق هوتا هے *

Though this translator's labours were very severely criticised by Father Simon, yet he acknowledges his ability and learning: and the later commentators and critics concur in justly commending his work, as being remarkably exact and faithful, and admirably adapted to explain the literal sense of the Hebrew text. Pagninus afterwards translated the New Testament from the Greek, which he dedicated to his patron, Pope Clement VII. It was printed with the former at Lyons, in 1528. In 1557, Robert Stephens printed a new edition of his translation with corrections, in two volumes, but it contains only the Old Testament of Pagninus's version. The New Testament is given in the Latin version of Beza, which we have already noticed.

اگرچه اس مترجم کے ترجمه کي طرز پر فادر سائیمن صاحب نے نهایت سخت نکته چیني کي هے ' تاهم وه آسکي قابلیت اور علم کا اقرار کرتے هیں ' اور آن سے پچهلے مفسر اور نکته چین آسکے ترجمه کو ایسا ماننے میں ازروے انصاف اتفاق کرتے هیں ' که وه ترجمه اصلي عبري متن سے بعینه اور مطابق هے اور آسکے لفظي معنی ظاهر کرنے کے لیئے بهت مناسب هے پیگنینس صاحب نے بعد ازان یوناني متن سے عهد جدید کا ترجمه کیا ' اور اس ترجمه کو اپنے معاون آٹهویں پوپ کلیمنت صاحب کے نام پر مخصوص کیا ' یهه ترجمه معه ترجمه عهد عتیق کے مقام لاینز میں سنه ١٥٢٨ میں چهپا تها ' اور رابرت ستیفینز صاحب نے پیگنینس صاحب کے ترجمه کا نیا نسخه معه اصلاحوں کے دو جلدوں

میں سنہ ۱۵۵۷ میں چھاپا ۔ مگر اس نسخہ میں صرف عہد عتیق چھپی ہے اور عہد جدید بیزا صاحب کے رومی ترجمہ میں جسکا بیان ہوچکا ہے چھپی ہے *

2. The translation of Pagninus was revised by Benedict Arias Montanus, who has erroneously been considered as a new translator of the Bible in the Latin language. His chief aim was, to translate the Hebrew words by the same number of Latin ones; so that he has accommodated his whole translation to the most scrupulous rules of Grammar, without any regard to the elegance of his Latinity. Montanus's edition, therefore, may be considered rather as a grammatical commentary, than a true version. In the New Testament, Montanus changed only a few words in the Vulgate version, where he found it to differ from the Greek.

۲ پیگنینس صاحب کے ترجمہ برینیدکٹ ایریس مانٹینس صاحب نے جنکو رومی زبان کا ایک نیا مترجم غلطی سے سمجھا گیا ہے نظر ثانی کی اِنصاحبکا مقدم ارادہ یہہ تہا کہ عبری الفاظ کو اسی قدر رومی الفاظ سے ترجمہ کریں کہ جسقدر عبری میں ہوں ۔ پس اس التزام کے باعث سے اُنہوں نے اپنے تمام ترجمہ کو صرف نحو کے نہایت مشکوک قواعد کے بموجب کیا ہے اور رومی زبان کی خوبی پر کسیطرح کا لحاظ نہیں کیا ، اسلیئے مانٹینس صاحب کا نسخہ بہ نسبت اسکے کہ اُسکو حقیقی ترجمہ سمجھا جاوے زیادہ تر ایسے تفسیر ہے ، جسمیں صرف نحو کا زیادہ تر التزام ہے ، عہد جدید میں ولگت ترجمہ کے چند الفاظوں ہی کو صرف تبدیل کیا ہے ، یعنی جہاں کہیں اُنہوں نے اصل یونانی متن سے اُنکو مختلف دیکہا *

3. The translation of Thomas Malvenda, a Spanish Dominican, being more grammatical and barbarous than that of Montanus, is but little esteemed, and has fallen into oblivion. The version, which bears the name of Cardinal Cajetan, strictly speaking, is not his production; having been made by two persons, (one a Jew, the other a Christian) both of whom were well skilled in the original language of the sacred volume. The whole of the New Testament was likewise translated, except

۳ طامس میل وینڈا صاحب کے ترجمہ میں بہ نسبت ترجمہ مانٹینس صاحب کے زیادہ ترصرف نحو کی پابندی ہے ، اور وحشت انگیز بنی ہے ، اس لحاظ سے اسکی قدر کم کی جاتی ہے ، اور لوگوں نے دل سے اُسکو فراموش کردیا ، ترجمہ جو کارڈینل کیجٹن صاحب کے نام سے مشہور ہے حقیقت میں اُن کا نہیں ہے ، اُسکو دوشخصوں نے جن میں سے ایک یہودی تہا ، اور دوسرا عیسائی ، اور دونو مقدس کتاب کی اصلی زبان سے خوب واقف تہے

the Revelation. Cajeton carefully avoided those barbarous expressions which he must have used, if his version had been grammatically literal.

ترجمہ کیا تہا ' اسیطرح سے تمام عہد جدید کا بہي ترجمہ سواے کتاب مشاهدات کے آنہوں نے هي کیا تہا ' کیجتن صاحب نے آن وحشت انگیز کلاموں کو ' جنکو وہ استعمال کرتے اگر آن کا ترجمہ بہي صرف نحو کے بموجب لفظي هوتا ' هوشیاري سے فروگذاشت کیا *

4. The Latin version of the Old Testament, printed by Father Houbigant in his critical edition of the Hebrew Bible, is not framed according to the present Hebrew text, but according to the text, as he thought it should be corrected by manuscripts, ancient versions, and critical conjectures. Since the Reformation, several Latin versions of the Old Testament have been made from the original Hebrew by learned Protestants. The most esteemed are those of Munster, Leo Juda, Castalio, Junius and Tremellius, Schmidt, Dathe, Schott and Winzer.

۴ عہد عتیق کا وہ رومي ترجمہ جو فادر هوبي گینٹ صاحب نے عبري بیبل کے اپنے نکتہ چین نسخہ میں چہاپا عبري متن موجودہ کے بموجب ترجمہ نہیں کیا گیا ہے ' بلکہ بموجب ایسے متن کے ترجمہ کیا گیا ھے جسکا بمدد قدیم قلمي نسخوں اور قدیم ترجموں اور قیاسي اصلاحوں کے صحیح کرنا آنہوں نے مناسب سمجہا ' زمانہ رفارمیشن یعني ترمیم مذهب سے علماء پرو تستینٹ نے اصلي عبري سے بہت سے رومي ترجمے عہد عتیق کے کیئے هیں ' اِن ترجموں میں نہایت قدروالے ترجمے اِن صاحبوں کے هیں ' یعنے منسٹر صاحب لیوجوڈا صاحب اور کیسٹیلیو صاحب اور جونس صاحب اور تریمیلیس صاحب اور سکمیڈٹ صاحب ' اور ڈیتہہ صاحب اور اسکاٹ صاحب اور ونزر صاحب کے *

1. In the year 1534, Sebastian Munster printed at Basle a new translation of the Old Testament from the original Hebrew: and in 1546 he published a second edition, with the Hebrew text, and with the addition of some notes, which Father Simon thinks useful for understanding the style of the sacred writings. Without rigidly adhering to the grammatical signification of the words, like Pagninus and Mon-

۱ سیباسٹین منسٹر صاحب نے اصل عبري متن سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ کرکے مقام بیسل میں سنہ ۱۵۳۴ میں چہاپا آنہوں نے هي ایک دوسرا نسخہ معہ عبري متن اور چند شرحوں کے جنکي نسبت فادر سائیمن صاحب کي یہہ راے ہے ' کہ وہ کتاب هاے اقدس کے طرز بیان کے سمجہنے کے واسطے مفید هیں سنہ ۱۵۴۶ میں چہاپا ' اور لفظوں کے معنوں کي

tanus, he has given a more free and intelligible version: but not deviating from the sense of the Hebrew text, he has retained some of its peculiar idioms. He has also availed himself of the Commentaries of the best of the rabbinical writers.

عرف نحو سے بہت پیروي نکرکے جیسا کہ پیگنینس صاحب اور مان تینس صاحب نے کي ہے ' زیادہ صاف اور سمجھنے کے لایق ترجمہ کیا ہے ' عبري متن کے معنوں سے تجاوز جو نہیں کیا اس سبب سے عبري چند خاص محاورات اُن کے ترجمہ میں موجود ہیں ' اس ترجمہ میں سیباس منسٹر صاحب نے نہایت عمدہ یہودي عالموں کي تفسیروں سے مدد لي ہے *

Simon freely censures particular parts of Munster's version; he decidedly prefers it to those of Pagninus and Montanus: and Huet gives him the character of a translator well versed in the Hebrew language, whose style is very exact and conformable to the original.

سائیمن صاحب منسٹر صاحب کے ترجمہ کے خاص حصوں پر اعتراض کرتے ہیں ' لیکن پیگنینس صاحب اور مان تتنس صاحب کے ترجموں کو بہ نسبت اُسکے زیادہ پسند کرتے ہیں مگر ہیوایت صاحب منسٹر صاحب کو ایسا مترجم جانتے ہیں جو عبري زبان سے خوب اگاھي رکہتے تہے ' اور جنکا طرز بیان اعلي سے بالکل مطابق ہے *

2. The translation which bears the name of Leo Juda was commenced by him; but being prevented by death from finishing the work, he left it to be completed by Theodore Bibliander, Professor of Divinity at Zurich. With the assistance of Conrad Pellican, who was Professor of Hebrew in the same place, Bibliander translated the rest of the Old Testament from the Hebrew; the New Testament was undertaken by Peter Cholin and Rodolph Gualter, two learned Protestants, at that time resident at Zurich. Though it was condemned by the divines at Paris, it was favorably received by those of Salamanca, who reprinted it with some trifling alterations. It is acknowledged

۲ وہ ترجمہ جسپر لیوجوڈا صاحب کا نام ہے ' اُنہوں نے شي کرنا شروع کیا تہا مگر اُن کي زندگي نے وفا نکي ' آخر تہیوڈور باي بیلي اینڈر پرافسر علم الہي مقام روزک والے کے حوالہ ہوا ' اور بمدد کان رڈ بیلیکن صاحب کے جو اُسي مقام میں عبري کے پرافسر تہے باي بیلي اینڈر صاحب نے عہد عتیق کے باقي ماندہ حصہ کو عبري سے ترجمہ کیا ' پیٹر کالن اور راڈالف گالٹر صاحب نے جو دو عالم پرو ٹسٹنٹ تہے ' اور اُسوقت مقام روزک میں سکونت رکہتے تہے عہد جدید کا ترجمہ کرنا اختیار کیا ' اگرچہ اُن کا کیا ہوا ترجمہ مقام پیرس کے محققیں نے پسند نکیا ' مگر سیلیمینکا کے محققیں نے اُسکو اچہي

to be very faithful; and its style is elegant than that of Munster; but the translators have, in some instances, receded too far from the literal sense·

طرح قبول کرکے قدرو منزلت کي اور پهر چهاپا ' اس ترجمه کو اصل سے بہت مطابق مانا جاتا ہے ' اوربه نسبت منسٹرصاحب کے ترجمه کے اس کا طرز بیان زیادہ پسندیدہ ہے ' مگر دونوں کے مترجم بعض باتوں میں لفظي معنوں سے بہت تجاوز کرگئے ہیں *

3. The Latin version of Sebastian Chattillon or Castalio (as he is generally called) was begun at Geneva, in 1542, and finished at Basle in 1550, where it was printed in the following year. His design was, to render the Old and New Testaments in elegant Latin like that of the ancient classic authors; but his style has been severely censured by some critics, as being too much affected, and destitute of that noble simplicity, grandeur, and energy, which characterize the sacred originals. Professor Dathe, however, has vindicated this learned Protestant from these charges.

٣ رومي ترجمه سيبائيسٹيں ياکيسٹليو صاحب کا ' جنکو اس نام سے عموما پکارتے ہیں ' مقام جینیواسنه ١٥٤٢ میں تیار هونا شروع هوا ' اور مقام بئیسل میں جہاں که وه اگلے سال میں چهپا سنه ١٥٥٠ میں تمام هوا ' ان کا اراده تها ' که عہد عتیق اورعہد جدید کو قدیم عمده رومي مورخوں کي مانند ترجمه کریں ' مگربعض نکته چینوں نے اُن کے طرز بیان پرنہایت سخت اعتراض کیا ہے ' گویا که وه محتاج ہے عمده صفائي اور شان اور خوبي کا جو مقدس اصلي کتابوں کي علامتیں ہیں ' مگر پرافسرڈیتهه صاحب نے اس عالم پروٹسٹنٹ کے ذمه پرسے یهه اتہام دور کیا ہے *

The version of Francis Junius, and Immanuel Tremellius was first published in 1575: it was subsequently corrected by Junius, and has been repeatedly printed. By the Protestant Churches it was received with great approbation; and to this day it is held in great esteem for its simplicity, perspicuity and fidelity. Father Simon criticised it with great severity; but the learned Matthew Poole, in the preface of his *Synopsis Criticorum Sacrorum*, reckons it among the best versions: and

٤ فرانسیس جونیس صاحب اورایمانئول ٹیریمیلیس صاحب کا ترجمه ' اول مرتبه سنه ١٥٧٥ میں چهپا ' بعده جونیس صاحب نے اُسکو صحیح کیا تب دوبـــاره چهپا ' پروٹسٹنٹ گرجوں نے اس ترجمه کو بہت پسند کیا ' اوربسبب اُسکي سادگي اور سلاست عبارت اور اصل سے مطابق هونے کے اجتک اُسکي بڑي قدر کي جاتي ہے ' فادر سائیمن صاحب نے اس ترجمه پر نہایت سخت نکته چیني اور اعتراض کیا ' مگر میتهیوپول صاحب

the ecclesiastical historian, Dupin, commends it for its close adherence to the Hebrew.

نے اپنی کتاب سیناپ سس کے دیباچہ میں اسکو نہایت عمدہ ترجموں میں شمار کیاہے اور گرجا کی تاریخ لکہنے والے صاحب نے اس ترجمہ کی، اس لحاظ سے کہ وہ عبری متن سے نہایت مطابقت رکہتاہے تعریف کی ہے *

5. In 1696, was published (after the author's decease) a new Latin translation of the Bible, by Sebastian Schmidt, who was professor of oriental languages at Strasburgh. Of this version there have been several editions. It is strictly literal; and is chiefly useful to young students in the Hebrew language.

۵ سیباسٹینس سکمیدت صاحب نے جو مشرقی زبانوں کے مقام سترائیس برگ میں پرافسرتہے، بیبل کا ایک نیا رومی ترجمہ اسکے مترجم کی وفات کے بعد سنہ ۱۶۹۶ ع میں چہاپا، اس ترجمہ کے بہت سے نسخے ہیں، اور بہہ بہت لفظی ترجمہ خاص کر عبری زبان کے مبتدی طالب علموں کے لیئے نہایت مفید ہے *

6. The version of John Augustus Dathe, who was professor of oriental literature at Leipsic, is deservedly in high repute for its general fidelity and elegance, both in this country and on the continent.

۶ جان اگسٹس دیتہہ صاحب کا ترجمہ، جومقام لیپ سک میں علوم مشرقی کے پرافسرتہے، اس ملک میں اور تمام یورپ میں بسبب اسکے کہ وہ عموما اصل سے مطابق اور عمدہ ہے بڑی شہرت رکہتا ہے *

7. In the year 1816, another new translation of the Old Testament, from the Hebrew, was commenced by M. M. Henry Augustus Schott and Julius Frederick Winzer. One volume only has appeared, comprising the Pentateuch. This version professes to be very close.

۷ ہنری اگسٹس سکاٹ صاحب اور جولیسس فردرک وندرصاحب نے عہد عتیق کا ایک اور نیا ترجمہ عبری سے کرکے سنہ ۱۸۱۶ میں چہاپا، ابتک اسکی ایک ہی جلد جس میں توریت ہے چہپی ہے، یہہ ترجمہ اصل سے بہت مطابق معلوم ہوتا ہے *

Besides the preceding new modern Latin versions, there have been several editions of the Latin Vulgate, so much corrected from the original Hebrew and Greek, as in some degree to be considered new translations. Of this number are the Latin Bibles published by Clarius, Eber, and Osiander.

علاوہ مذکورہ بالا نئے زمانہ حال کے رومی ترجموں کے، بہت سے نسخے رومی ولگٹ ترجمے کے عبری اور یونانی متنوں سے اسقدر صحیح کئے گئے ہیں کہ گویا نئے ترجمے سمجہے جاویں، ان ہی سب میں سے وہ رومی بیبلیں بہی ہیں، جنکو

کیلاریس صاحب اور ایبر صاحب اور اوسی
اینڈرز صاحب نے مشتہر کیا *

1. Isidore Clarius's edition of the Vulgate first appeared at Venice, in 1542, and is of extreme rarity; it was reprinted at the same place in 1557 and 1564. The editor has not only restored the ancient Latin text, but has also corrected it in a great number of places which he conceived to be erroneously translated, so as to make them conformable to the Hebrew original. Although he corrected more than *eight thousand* places as he states in his preface, yet he omitted some, lest he should offend the Roman Catholics by making too many alterations in the Vulgate version.

۱ اسی دور کیلاریس صاحب کا نسخہ رومی ولگت کا ' اول مرتبہ مقام وینس میں سنہ ۱۵۴۲ میں مشتہر ہوا اور بہت کمیاب ہے ' پھر اسی مقام میں یہہ نسخہ سنہ ۱۵۵۷ اور سنہ ۱۵۶۴ میں چھپا ' انہوں نے قدیم رومی بیبل کو صرف بحال ہی نہیں کیا بلکہ بہت سے مقاموں میں جہاں کہیں انہوں نے خیال کیا کہ وہ غلط ترجمہ ہوا ہے اس طرح سے صحیح کیا ہے ' کہ جس سے وہ اصل عبری متن سے مطابق ہو جاوے ' اگرچہ انہوں نے جیسا کہ وہ اپنی کتاب کے دیباچہ میں بیان کرتے ہیں ' اٹھہ ہزار مقام سے زیادہ صحیح کیئے ' تاہم بہت سے اس خوف سے چھوڑدیئے ' کہ رومی ولگت میں بہت سی تبدیلیاں کرنے سے رومن کیتھلک برافروختہ نہوں *

2. The method of Clarius was followed by Paul Eber, who corrected the Vulgate from Luther's German version. His edition was published at Wittemberg, in 1565, with the addition of Luther's translation, under the authority of Augustus, Elector of Saxony, and was reprinted in 1574.

۲ پال ایور صاحب جنہوں نے رومی ولگت لیوتھر صاحب کے جرمن زبان کے ترجمہ سے صحیح کیا ' کیلاریس صاحب کے قاعدہ کے پیرو ہیں ' ان کا نسخہ مقام وٹم برگ میں معہ اسکے جو لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے اس میں زیادہ کیا گیا ہے ' اگسٹس صاحب کی سند سے جو مقام سیکسنی کے ایلکٹر ہیں سنہ ۱۵۶۵ ع میں چھاپا گیا تھا ' اور سنہ ۱۵۷۴ ع میں یہی ترجمہ پھر چھپا *

The edition of Luke Osiander appeared in 1578, and has since been very often reprinted; as also a German translation of it, which was first published at Stutgard, in 1600. Andrew Osiander's edition was also printed in

۳ نسخہ لیوک اوسی اینڈر صاحب کا سنہ ۱۵۷۸ ع میں مشتہر ہوا اور تب سے کئی بار چھپ چکا ہے ' جیسے کہ انکا جرمنی ترجمہ ولگت کا کئی مرتبہ چھپا ' جس کا اول نسخہ مقام سٹٹ گارڈ میں سنہ ۱۶۰۰ ع

1600, and frequently since. They have both corrected the Vulgate, according to the Hebrew originals; and have occasioned some confusion to their readers, by inserting their emendations in a character different from that in which the Vulgate text is printed.

میں چھپا ' اور اینڈرِوارسي اینڈر صاحب کا ولگت نسخہ بھي سنہ ١٦٠٠ ع میں چھپا اور پھر بعد کو بھي کئي دفعہ چھپ چکا ہے ' اِن دونوں صاحبوں نے ولگت کو بموجب اصل عبري کے صحیح کیا ہے ' جن حرفوں میں اُنہوں نے اپنے ولگت کو چھاپا ہے ' اُن حرفوں سے اور مختلف حرفوں میں اپني اصلاحوں کے چھاپنے سے اپني کتاب کے پڑھنے والے کو پریشاني میں ڈالا ہے *

There are likewise several Latin versions of the New Testament, made both by Catholics and Protestants, of which those of Erasmus, Beza, and Sebastiani are particularly worthy of notice.

اسي طرح سے عہد جدید کے بہت سے رومي نسخے هیں ' جنکو دونوں فرقوں یعني کیتھلکس اور پروٹسٹنٹس نے کیا ہے اِن ترجموں میں سے ایریسمس صاحب اور بیزا صاحب اور سیباستي اینی صاحب کے ترجمہ خاص کر لایق بیان کرنے کے هیں *

The celebrated Erasmus has the honor of being the first translator of the new Testament into the Latin language from the original Greek. His object was to give a faithful and clear version, in which it is admitted he succeeded as far as it was possible at that time. In this version he followed not only printed copies, but also four Greek manuscripts; according to the example of Jerome, he varied but little from the Vulgate. The first edition of his translation appeared in 1516, and was dedicated to Pope Leo X., by whom it was highly commended in a letter of thanks which he wrote to Erasmus. The Pontiff's praises, however, did not prevent his labours from being censured with great severity by certain Roman Catholic writers, against whom Erasmus defended himself with great spirit.

ا مشہور ایریسمس صاحب کو اس بات کي عزت ہے ' کہ اُنہوں نے اصلي یوناني متن سے رومي زبان میں عہد جدید کا سب سے پہلے ترجمہ کیا ' اُنکا مدعا یہہ تہا کہ ایک صاف اور اصل کے مطابق ترجمہ کریں ' جس ارادہ میں لوگ اسبات کو جایز رکہتے هیں کہ وہ اسقدر کامیاب هوے جتنا کہ اُس زمانہ میں ممکن تہا ۔ اس ترجمہ کے تیار کرنے میں اُنہوں نے صرف چھپے هوے نسخوں سے هي کام نہیں لیا ' بلکہ چار قلمي یوناني نسخوں کا بھي استعمال کیا ہے ' اور بموجب قاعدہ جیروم صاحب کے اُنہوں نے ولگت سے کچھہ هي اختلاف رکہا ہے ' اُنکے ترجمہ کا اول نسخہ سنہ ١٥١٦ ع میں مشہور هوا اور دسویں پوپ لیو کے نام پر مخصوص کیا گیا ' جنہوں نے شکر گذاري کي ایک چہٹي میں جو بنام

His version has been frequently printed and corrected both by himself and by his editiors.

ایریسمس صاحب کے لئے اس نسخه کي بهت سي تعریف کي ' لیکن پوپ کي تعریفوں سے یهه نهوا که یهه صاحب بعض رومي کیتهلک نکته چینوں کے سخت اعتراض اور نکته چیني سے محفوظ رهتے جنکے مقابله میں ایریسمس صاحب نے بڑي همت سے آپ کو اُن کے اعتراضوں سے بري کیا ' ایریسمس صاحب نے اپنے ترجمه کو اکثر خود چهاپا اور اوروں نے بهي چهاپا *

2. The Latin version of Theodoret Beza was first published in 1556, and has since been repeatedly printed. On account of its fidelity, it has always been highly esteemed by Protestants of every denomination. Bishop Walton, indeed, was of opinion, that he was justly charged with departing unnecessarily from the common readings, without the authority of manuscripts; but a careful examination of Beza's translation will shew that that distinguished prelate was in this instance mistaken.

۲ تهیودورث بیزا صاحب کا رومي ترجمه اول مرتبه سنه ۱۵۵۶ ع میں چهپا ' اور اُس سے بعد کو بهي کئي بار چهپ چکا هے ' اُسکے اصل سے مطابق هونے کے سبب سے هر فرقه کے پروٹستنٹ اُسکي همیشه قدر کرتے رهے ' البته بشپ والٹن صاحب کي یهه راے تهي ' که اس ترجمه کے مصنف پر یهه الزام هونا واجب هے که اس نے عام عبارتوں سے بدوں سند قلمي نسخوں کے بلا ضرورت پرهیز کیا هے ' مگر بیزا صاحب کے ترجمه کا غور سے امتحان کرنے پر ظاهر هو گا ' که وه مشهور بشپ یهه راے دینے میں غلطي پر تهے *

3. In the year 1817, a new Latin version of the New Testament was published by Leopoldo Sebastiani, the very learned editor of Lycophron, justly celebrated throughout the East, and not altogether unknown in England, for the losses he sustained, and the misfortunes he suffered, in consequence of the important services which he gratuitously rendered to the British Government, while resident in Persia as President of the missionaries sent out by the Church of

۳ لیوپالدوسبیس ٹي ایني صاحب نے جو کتاب لائي کا فران کے مرتب کرنے والے ایک بڑے عالم تهے ' ایک رومي ترجمه عهد جدید کا سنه ۱۸۱۷ ع میں چهاپا ' اور یهه صاحب مشرق میں خوب مشهور تهے اور انگلستان میں بهي بالکل انکا نام چهپا هوا نهیں هے ' بسبب نقصانوں کے جو اُن کو هوے اور بد بختیوں کے سبب سے جو اُنهونے سرکار انگریزي کے اُن بڑي خدمات کے سرانجام دینے میں اُسوقت

Rome, at the time that Bonaparte attempted to establish relations with the court of Ispahan. The version is made from the Alexandrian manuscript, with which the translator states that he collated several manuscripts and collections of various readings, availing himself also of every critical aid he could procure and particularly of the writings of the Greek Fathers, and the assistance of the most learned of the modern Greek clergy. To obtain the latter, M. Sebastiani expressly travelled through the whole of Greece. In all *doctrinal* points, this version is made conformable to the tenets inculcated *by the Church of Rome*.

میں سہیں'' جبکہ وہ فارس میں آن میشنریز کے پریسیڈنس تہے ' جنکو گرجہ روم نے اُسوقت میں روانہ کیا تہا جبکہ شہنشاہ بوناپارت نے دربار اصفہان سے تعلق پیدا کرنے کا ارادہ کیا ' یہہ ترجمہ الکذندریی نسخہ سے ہوا ' مترجم بیان کرتا ہے کہ میں نے اس نسخہ سے بہت قلمي نسخوں اور مختلف عبارتوں کے مجموعونکا مقابلہ کیا ' اور اُسکے ساتہہ ہي اُسنے ہر نکتہ چین مددسے جو وہ حاصل کرسکا ' خاص کر یوناني متقدمیں کي تحریروں کي ' اور زمانہ حال کے یوناني پادریوں میں سے بڑے عالموں کي مددسے اپنے کو مستفید کیا ' اخیر مدد کے حاصل کرنے کے واسطے سیباستي ایني صاحب ظاہر ہے کہ تمام یونان میں پہرے ' تمام مقدم مسائل میں یہہ ترجمہ آن قواعد کے مطابق ہے جنپر گرجہ روم میں عمل ہوتا ہے *

Versions in the modern languages of Europe.

یوروپي ترجمے زمانہ حال کي زبانوں کے

Of the German versions.

جرمن زبان کے ترجمے

As Germany has the honor of being the country where the art of printing was first discovered, so it was distinguished in the annals of sacred literature, by being the first in which the holy Scriptures were issued from the press in the vernacular language of its inhabitants.

جرمني کو جیسے اس بات کي عزت ہے کہ اول چہاپہ کا فن وہیں ایجاد ہوا ' اسي طرح مقدس علوم کے دفتر میں اُسکا نام اس سبب سے مشہور ہے ' کہ کتاب اقدس اول آسکے باشندوں کي زبان میں چہاپہ میں چہپ کر مشتہر ہوئي *

So early indeed as the year 1466, a German translation from the Vulgate was printed, the author of which is unknown. Scarcely, however, had the Reformation commenced, when Luther designed a new version of the Scriptures for the general use of his countrymen.

پہلے ہي سنہ ۱۴۶۶ع میں ایک جرمني ترجمہ ولگت سے ترجمہ ہو کر چہپا ' جسکے مترجم کا نام نا معلوم ہے ابہي مذہب کے ترمیم شروع نہیں ہونے پائي تہي ' کہ لیوتہر صاحب نے اپنے ہموطنوں کے تمام استعمال کے واسطے کتاب اقدس کا ایک نیا ترجمہ کرنے کا قصد کیا *

2. Luther's first publication comprised the seven penitential Psalms, from the Latin of John Reuchlin. These appeared in 1517, and were followed by the New Testament in 1522; by the Pentateuch, in 1523; by the book of Joshua, and the remaining historical books, in 1524; in which year also appeared the books of Job, Psalms, Proverbs, Ecclesiastes, and the Song of Songs. In 1526 were published the Prophecies of Jonah and Habbakuk; in 1528, those of Zechariah aad Isaiah; in 1529, the apocryphal book of Wisdom; in 1530, the book of Daniel, together with the remaining apocryphal books; in 1531, the entire book of Psalms; and 1531 and 1532, the rest of the prophetical books.

٢ ليوتهر صاحب كا اول ترجمه جو چهپه تها جان ريوكلن صاحب كے رومي متن سے سات سامز استغفار كا كيا هوا تها ' يهه سامز سنه ١٥١٧ع ميں مشتهر هوئي ' اور انكے بعد سنه ١٥٢٢ ع ميں عهد جديد كا ترجمه مشهور هوا ' اور اسكے بعد سنه ١٥٢٣ ع ميں توريت كا ترجمه اور اُسكے بعد سنه ١٥٢٤ع ميں كتاب يوشع اور باقي مانده كتب تواريخ كا ترجمه چهپا ' اور اسي سال ميں كتاب هاے ايوب اور زبور اور امثال اور وعظ اور غزل الغزلات بهي چهپيں ' اور سنه ١٥٢٦ ع ميں پيشين گوئياں يوحنا اور حبقوق كي مشتهر هوئيں اور سنه ١٥٢٨ ع ميں پيشين گوئياں اشعياه اور ذكريا كي اور سنه ١٥٢٩ ع ميں خارج شده كتاب وزدم كي اور سنه ١٥٣٠ع ميں كتاب دانيال معه باقي مانده خارج شـــده كتابوں كے ' اور سنه ١٥٣١ ع اور سنه ١٥٣٢ ع ميں باقي اور پيغمبروں كي كتابيں چهاپي گئيں *

All the above mentioned portions of Luther's translations are of extreme rarity; in the revision of it he received very important assistance from the learned and candid Philip Melancthon, who also corresponeded with eminent men on various topics of Biblical criticism, in order to render the translation as correct as possible. Further, to ensure its accuracy, a select party of learned men assembled with Luther at Wittemberg, to revise every sentence which he had made directly from the Hebrew and Greek. Melancthon collated the Greek original, Cruciger the Chaldee, and other professors the Rabbinical writings. Justus Jonas, John Bugen-

لوتهر صاحب كے ترجمه كے يهه سب حصه اب نهايت كمياب هيں ' اِسكي نظر ثاني كرنے ميں اُنهوں نے عالم صاف دل فلپ ميلينكتهن صاحب كي بڑي مدد لي ' جنهوں نے مشهور شخصوں سے بيبل كے نكته چيني كي مختلف باتوں پر اس اراده سے خط كتابت كي ' كه جهاں تك هوسكے صحيح ترجمه هووے ' اور اس ترجمه كي درستي اور اصل سے زياده تر مطابقت كرنے كے واسطے ايک منتخب مجمعه عالموں كا ' لوتهر صاحب كے پاس مقام ويتم برگ ميں هر فقره كے نظر ثاني كرنے كے ليئے ' جو لوتهر صاحب نے صرف عبري اور يوناني متنوں هي سے كيا تها

nagen, and Matthew Aurogallus also contributed their aid.

جمع هوا ' میلینکتھن صاحب نے اصل یوناني سے مقابلہ کیا ' کروسیجر صاحب نے کالدي سے اور اور پرافسروں اور یہودي علما کي تفسیروں سے مقابلہ کیا ' جستس جونس صاحب اور جان بیوجن هیگن صاحب اور میتھیو اروگیلو صاحب نے بھي مدد دي *

The whole Bible thus revised was published in 1530, and again in 1534, 1541, and 1545. Luther made his version directly from the original Hebrew and Greek, and not one of his numerous enemies durst charge him with the ignorance of those languages. His translation is represented as being uncommonly clear, and accurate, and its style in a high degree pure and elegant.

اس طرح سے نظر ثاني هوکریهه تمام بیبل سنہ ١٥٣٠ ع میں چھپي ' اور سنہ ١٥٣٤ ع اور سنہ ١٥٤١ ع اورسنہ ١٥٤٥ ع میں مکرر چھپي ' لیوتھر صاحب نے اپنا ترجمہ صرف اصلي عبري اور یوناني متن سے کیا ' اور اُن کے بہت سے دشمنوں میں سے کوئي یہہ اتہام نہ لگا سکا کہ وہ اِن زبانوں سے ناواقف هیں ' بیان کرتے هیں کہ اُنکا ترجمہ بہت صاف اور اصل کے مطابق هے اور اُسکا طرز بیان بہت عمدہ هے *

Having originally been published in detached portions, as these were gradually and successively circulated among the people, Luther's version produced sudden and incredible effects, and contributed more than any other cause, to extirpate the erroneous principles, and superstitious practices of the Church of Rome, from the minds of a prodigious number of persons.

اصل میں جو یہہ ترجمہ متفرق حصوں میں مشتہر هوا ' چنانچہ یہہ حصے درجہ بدرجہ دست بدست رهے ' اسلیئے لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے بہت عجیب اثر پیدا هوے ' اور بے تعداد لوگوں کي طبیعتوں میں سے گرجہ روم کے غلط مسائیلوں اور کذب مذهبي استعمالوں کے نکال دینے کا یہہ ترجمہ بہت بڑا سبب هوا *

Valuable as Luthers's German translation of the Scriptures confessedly is, it was severely attacked, on its publication, by the enemies of the Reformation, whose productions are enumerated by Walchius. Luther's translation, reformed by the Zuinglians and Calvi-

علاوہ جیسا کہ لیوتھر صاحب کا جرمني ترجمہ کتابوں اقدس کا بہت قیمتي هے ویساهي اُسکے چھپنے کے بعد مذهب کي ترمیم کے دشمنوں نے جنکي کتابوں کو والچیس صاحب نے شمار کیا هے اُسپر سخت حملہ کیئے ' لیوتھر صاحب کے

nists, has been printed for innumerable times at different places.

ترجمہ کو قوم زیبگلینز اور کیلو نیستس نے ترمیم کرکے بے شمار مرتبہ مختلف مقاموں میں چھاپا ہے *

3. Between the years 1525 and 1529, Leo Juda published at Zurich a German Swiss translation of the Scriptures. As far as he could, he availed himself of such parts of Luther's version as were then printed. In 1667, a new and revised edition of Leo Juda's translation was published at Zurich :- the alterations and corrections in it are so numerous, that it is considered as a new translation, and is commonly called the *New Zurich Bible,* in order to distinguish it from the *Old* Zurich version of Leo Juda.

۳ لیوجوڈا صاحب نے مقام زورک میں سوئیز ٹرینسلیشن کي جرمني زبان میں کتاب ہاے اقدس کا ترجمہ سنہ ۱۵۲۵ ع اور سنہ ۱۵۲۹ ع میں چھاپا ' جہاں تک ہوسکا انہوں نے لیوتہر صاحب کے ترجمہ کے ایسے حصوں سے جو اسوقت میں چھپے تھے ' اس ترجمہ کے کرنے میں مدد لي مقام زورک میں سنہ ۱۶۶۷ ع میں ایک نیا اور نظر ثاني کیا ہوا ترجمہ چھپا تھا ' اس نسخہ میں تبدیلیاں اور اصلاحیں اسقدر کثرت سے ہیں ' کہ اسکو ایک نیا ترجمہ سمجھا جاتا ہے ' اور اس نظر سے کہ لیو جوڈا صاحب کے پورانے زورک ترجمہ کو اس نسخہ سے تمیز کرسکیں ' اسکو نیا زورک بیبل پکارتے ہیں *

4. As the Zurich edition differs very materially from that of Luther, John Piscator undertook another, from the Latin version of Junius, and Tremellius, which he has followed very closely. It appeared in detached portions between the year 1602 and 1604, and was repeatedly printed during the seventeenth century.

۴ زورک نسخہ جو لیوتہر صاحب کے نسخہ سے بہت اختلاف رکہتا ہے ' اسلیئے جان پسکیٹر صاحب نے جوبنیس اور تریمیلیس صاحب کے رومي ترجمہ سے ' جسکي انہوں نے نہایت پیروي کي ہے ' ایک اور ترجمہ کرنا اختیار کیا ' یہہ ترجمہ درمیان سنہ ۱۶۰۲ عیسوي اور سنہ ۱۶۰۴ ع کے متفرق حصوں میں مشتہر ہوا اور سترھویں صدي میں پہر چھپا *

Besides the preceding German versions made by Protestants, there are also translations made by Roman Catholic divines, one of which is the following.

علاوہ مذکورہ بالا جرمني زبان کے ترجموں کے جو پروٹستنٹ کے کیئے ہوے ہیں ' رومن کیتہلک محققین کے کیئے ہوے ترجمے بھي ہیں ' جن میں ایک کا آگے بیان کیا جاتا ہے *

5. The version of John Detemberger, whose translation clearly evinces, that he was utterly unfit for the task he undertook. He took much from Luther, against whom, however, he vehemently inveighs.

٥ جان ڈیٹمبرجر صاحب کا ترجمہ جس سے یہہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا مترجم اُس کام کے لایق نہ تها جو اُسنے اختیار کیا ' اس شخص نے بہت سا کچھہ لیوتہر صاحب کے ترجمہ میں سے لیا ہے ' مگر لیوتہر صاحب کو بہت برا لکہا ہے *

6. There are also translations of the Old Testament in the dialect spoken by the Jews in Germany, called the Jewish-German.

٦ اُس زبان میں بهي عہد عتیق کے ترجمے ہیں جسکو ملک جرمني کے یہودي بولتے ہیں ' اور جسکا نام یہودي جرمني ہے *

7. A translation of the Old Testament in the Jewish-German, made by Rabbi Jekuthiel Ben Isaac Blitz, was printed at Amsterdam, in 1679. Kortholt terms this translator a blasphemous impostor, and charges him with having disguised certain prophecies relative to the Messiah, in consequence of his Jewish predilections.

٧ یہودي جرمني زبان میں ایک ترجمہ عہد عتیق کا جسکو یہودي عالم جي کتہیل ابن اسحاق بلیڈرا نے کیا ہے ' مقام ایمسٹرڈیم میں سنہ ١٦٧٩ میں چہپا کارتہولت صاحب اِسکے مترجم کو خدا کا برا کہنے والا فریبي بتاتے ہیں ' اوریہہ الزام دیتے ہیں کہ اُسنے اپنے مذہب کي پچ سے چند پیشین گوئیوں متعلقہ مسیح کو چہپا دیا ہے *

Of the versions in the languages spoken in the British Isles.

اُن زبانوں میں کے ترجمے جو انگریزوں کے جزیروں میں بولے جاتي ہیں

English Versions.—Although it is impossible, at this distance of time, to ascertain when or by whom Christianity was first planted in this island, as well as the earliest time when the Scriptures were translated into the language of its inhabitants, yet we know that, for many hundred years, they were favored with the possession of the part, at least, of the sacred volume in their vernacular tongue.

اگرچہ ایسے دراز زمانہ کے گذرنے پریہہ بات تحقیق کرني غیر ممکن ہے کہ انگلستان کے جزیرہ میں مذہب عیسائي نے اول هي کب اور کس سے رواج پایا ' اور پہلي پہل کتاب ہاے اقدس اُسکے باشندوں کي زبان میں کب ترجمہ ہوئیں ' پهربهي همکو یہہ معلوم ہے کہ بہت برسوں تک اُسکے باشندوں کے پاس مقدس کتاب کا کچھہ حصہ اُنکي خاص زبان میں تها *

The earliest version of which we have any account, is a translation of the Psalms into the Saxon tongue by Ad-

نہایت زمانہ ابتدا کا ترجمہ جسکي بابت میں هم اطلاع رکہتے ہیں کہ زبور کا وہ ترجمہ ہے جو ایڈہایم یا ایڈیلم صاحب نے جوشہورن

helm or Adelme, the first Bishop of Sherborne, about the year 706.

کے اول بشپ تھے قریب سنہ ۷۰۶ کے زبان سیکسن میں ترجمہ کیا *

2. A Saxon version of the Four Gospels was made by Egbert, Bishop of Lindisfern, who died, A. D. 721.

۲ ایگبرٹ صاحب بشپ لینڈس فرن نے جنکا انتقال سنہ ۷۲۱ میں ہوا ، چاروں انجیلوں کا سیکسن زبان میں ترجمہ کیا *

3. A few years after, the venerable Bede translated the entire Bible into that language.

۳ چند سال کے بعد معزز بیڈ صاحب نے تمام بیبل کا سیکسن زبان میں ترجمہ کیا *

4. Nearly two hundred years after Bede, King Alfred executed another translation of the Psalms, either to supply the loss of Adhelm's (which is supposed to have perished in the Danish wars), or to improve the plainness of Bede's version.

۴ قریب دوسو برس کے بعد بیڈ صاحب کے باد شاہ الفرڈ نے ، خواہ تو ایڈھلیم صاحب کے ترجمہ کا نقصان پورا کرنے کے واسطے ، جسکو خیال کرتے ہیں کہ ڈنمارک کي لڑائي میں معدوم ہوگیا تہا ، یا بیڈ صاحب کے ترجمہ کو صفائي اور ترقي دینے کے واسطے زبور کا ایک اور ترجمہ کیا *

5. A Saxon translation of the Pentateuch, Joshua, part of the Kings, Esther, and the Apocryphal books of Judith, and the Maccabees, is attributed to Elfric, or Elfred, who was Archbishop of Canterbury A. D. 995.

۵ ایک سیکسن زبان کا ترجمہ توریت کا اور کتاب یوشع اور کتاب سلاطین کے کچھہ حصے اور کتاب استھر اور جودت کے خارج شدہ کتابوں اور کتاب ہاے میکیبیز کا ترجمہ ، الفرک یا الفرڈ صاحب سے جو سنہ ۹۹۵ میں کینٹربري کے آرچ بشپ تھے منسوب کیا جاتا ہے *

A chasm of several centuries ensued, during which the Scriptures appear to have been buried in oblivion, the general reading of them being prohibited by the papal see. The first English translation of the Bible known to be extant, was executed by an unknown individual, and is placed by Archbishop Usher to the year 1290: of this there are three manuscript copies preserved, in the Bodleian library, and in the libraries of

۶ اس زمانہ کے بعد کئے صدئیں گذر گئیں ، جن میں معلوم ہوتا ہے کہ کتب مقدس تغافل میں پڑیں ، اور آن کے عام پڑھے جانے کي پوپ نے منادي کي ، اول انگریزي ترجمہ بیبل کا جسکا موجود ہونا معلوم ہوا ہے کسي نامعلوم شخص کا ہے جسکو آرچ بشپ عشر صاحب سنہ ۱۲۹۰ کا بتاتے ہیں ، اس ترجمہ کے تین قلمي نسخے کتب خانہ بوڈ لین ، اور آکس فرڈ

Christ Church and Queen's Colleges at Oxford.

میں گرجه عیسائی اور شهزادي کے کالجوں
کے کتب خانوں میں محفوظ هیں *

7. Towards the close of the fourteenth century, John de Trevisa, Vicar of Berkeley in the county of Gloucester, at the desire of his patron Lord Berkeley, is said to have translated the Old and New Testaments into the English tongue. But as no part of this work appears ever to have been printed, the translation ascribed to him is supposed to have been confined to a few texts, which were painted on the walls of his patron's chapel at Berkeley Castle, or which are scattered in some parts of his works, several copies of which are known to exist in manuscript.

۷ چودهویں صدي کے انجام کے قریب
کہتے هیں که جان‌ڈي ٹریویساصاحب نے جو
مقام برکلي واقع صوبه گیلاس ایسٹر کے
پادري تھي ' اپنے مهربان لارڈبرکلي صاحب
کي خواهش سے عهد عتیق اورعهد جدید کا
ترجمه انگریزي زبان میں کیا مگراس ترجمه
کے کسي حصه کا کبھي چھاپا جاناجومعلوم
نهیں هوتا ' اس سبب سے یهه خیال کیا
گیا هے ' که جو ترجمه اُس سے منسوب کیا
جاتا هے وہ چند هي متنوں میں محدود
رها جو جان ڈي ٹریویسا صاحب کے مهربان
کے گرجه واقع قلعه برکلي کي دیواروں پرنقش
کردیئے گئے تھے ' یاجو اُن کي کتابوں کے
چند حصوں میں جنکے اب بهت سے
قلمي نسخے موجود هیں متفرق پڑے هوے
هیں *

Nearly contemporary with him was the celebrated John Wickliffe, who, about the year 1380, translated the entire Bible from the Latin Vulgate into the English language as then spoken, not being sufficiently acquainted with the Hebrew and Greek languages to translate from the Originals.

۸ مذکورہ بالا مصنف کے همزمانه مشهور
جان وکلایف صاحب نے قریب سنه ۱۳۸۰ ع
کے تمام بیبل کا اُس زمانه کي انگریزي زبان
میں ترجمه کیا ' کیونکه عبري اور یوناني
زبانوں سے وہ بخوبي واقف نه تھے *

9. In England, as in other parts of Europe, the spread of the pure doctrines of the Reformation was accompanied with new translations into the vernacular language. For the first printed English translation of the Scriptures we are indebted to William Tindal, who having formed the design of translating the New Testament from the original Greek into English, removed to An-

۹ انگلستان میں بھي اسیطرح سے
جیسا که یورپ کے اور حصوں میں واقع هوا
مذهب کي ترمیم کي پاک تعلیموں کے
پھیلنے سے باشندوں کي خاص زبان میں
نئے ترجمه هوے کتب مقدسه کے اول چھپے
هوے انگریزي ترجمه کے واسطے هم ولیم ٹنڈال
صاحب کے ممنون هیں ' جنهوں نے عهد
جدید کا اصلي یوناني سے انگریزي میں

twerp in Flanders, for this purpose. Here with the assistance of the learned John Fry or Fryth, who was burnt on a charge of heresy in Smithfield, in 1551, and a friar, called William Roye, who suffered death on the same account in Portugal, he finished it, and in the year 1526 it was printed either at Antwerp or Hamburg.

ترجمہ کرنے کا قصد کیا ' اور اسي نظر سے مقام اینٹورپ واقع فلینڈرز کو گئے اس مقام میں بمدد عالم جان فراي یافرتھہ صاحب کے جنکو مقام سمتھہ فیلڈ میں مذھب کي بنیاد میں غلطي کرنے کے اتھام سے سنہ ١٥٥١ ع میں زندہ جلادیا گیا تھا ' اور بمدد ایک مذھبي بھائي کے جسکا نام ولیم راے صاحب تھا ' اور آنکو بھي بسبب اسي اتھام کے مقام پورچگل میں قتل کیا گیا ' ولیم تنڈال صاحب نے اپنے ترجمہ کو پورا کیا ' اور خواہ بمقام اینٹورپ یا بمقام ھیمبرگ کے سنہ ١٥٢٦ ع میں یہہ ترجمہ چھپا ' *

10. In 1535, the whole Bible translated into English, was printed in folio, dedicated to the King by Miles Coverdale, a man greatly esteemed for his piety, knowledge of the Scriptures, and diligent preaching; on account of which qualities King Edward VI. subsequently advanced him to the see of Exeter. This is the first translation of the whole Bible printed in our language. It was called a "special" translation, because it was different from the former English translations; as Lewis has shown by camparing it with Tindal's.

١٠ میلس کورڈیل صاحب نے جوخدا پرستي اور علم کتب مقدسہ اوروعظ کي جفا کشي کے سبب سے بہت معزز تھے ' تمام بیبل کے انگریزي ترجمہ کو سنہ ١٥٣٥ ع میں چھاپ کر اپنے بادشاہ کے نام سے مخصوص کیا ' اور اُن اوصاف کے سبب سے بادشاہ اڈورڈ چوتھے نے آنکو ضلع ایکسیٹر کي بشپي پر ممتاز کیا ' یہہ اول انگریزي ترجمہ تمام بیبل کا ھماري زبان میں چھپا ھوا ھے ' اِسکو اِس وجہہ سے خاص ترجمہ کہتے تھے کہ پہلے انگریزي ترجمونسے مختلف ھے ' جیسا کہ لیوس صاحب نے اِسکو تنڈال صاحب کے ترجمہ سے مقابلہ کرکے ثابت کیا ھے *

11. In 1537, another edition of the English Bible was printed by Grafton and Whitchurch, at Hamburg, as some think, or, as others suppose, at Malbarow, or Marburg in Hesse, or Marbeck in the duchy of Wittemberg. It bore the name of Thomas Matthewe.

١١ گریفٹن ' اور وٹ چرچ صاحب نے مقام ھیم برگ میں بموجب قول چند شخصوں کے یا مقام مال بارو یا ماربرگ واقع ھیسي یا بمقام ماربک واقع صوبہ وٹم برگ میں بموجب قول اور ونکي انگریزي بیبل کا ایک اور نسخہ سنہ ١٥٣٧ ع

Mr. Wanley is of opinion, that to the end of the book of Chronicles, this edition is Tindal's translation; and from thence to the end of the Apocrypha, Coverdale's: Mr. Wanley also observed, that, the whole New Testament was Tindal's. Heylin says, it was no other than the translation of Tindal and Coverdale somewhat altered. The name of Matthewe is allowed for some reasons to have been fictitious, one of which is that the memory of Tindal had become odious to many. It is said that John Rogers, a learned academic, and the first who was condemned to the flames in the reign of Queen Mary, was employed by Cranmer to superintend this edition, and to furnish the few emendations and additions that were thought necessary.

میں چھاپا ' اس ترجمہ پر طامس میتھیو صاحب کا نام تھا ' ویذلي صاحب کي یہہ راے ھے ' کہ کتاب تاریخ کا اخر تک اس نسخہ میں ٹنڈال صاحب کا ترجمہ ہے ' اور وھاں سے اگے کتاب خارج شدہ تک کورڈیل صاحب کا ترجمہ ہے ویذلي صاحب نے یہہ بھي معلوم کیا تھا کہ تمام عہد جدید بھي ٹنڈال صاحب کي ترجمہ کي ھوے ھے ' ھیلن صاحب بیان کرتے ھیں کہ یہہ نسخہ ٹنڈال صاحب اور کورڈیل صاحب کے نسخہ میں سے کچھہ تبدیل کرکے بناھے میتھیو صاحب کو اس ترجمہ کا مترجم چند وجوہ کے سبب سے نہیں قرار دیا گیا ہے ' جن میں سے ایک وجھہ یہہ ہے کہ یاد گاري ٹنڈال صاحب کي بہت سے لوگوں کو ناگوار ھوگئي تھي ' اسلیئے میتھیو صاحب کا نام اسپر لکھدیا گیا تھا ' بیان کیا گیا ہے کہ جان راجرز صاحب کو جو ایک عالم مدرس تھے اور سلطنت شاھزادي میرئي میں جو لوگ جلادیئے گئے تھے اُنمیں سے یہہ اول تھے ' کرین مر صاحب نے اس نسخہ کے چھپنے کا اھتمام کرنے اور چند اصلاحوں اور افزود گیوں کے کرنے کے واسطے جو ضروري سمجھي گئي تھیں مقرر کیا تھا *

12. As soon as the papal power was abolished in England, and the King's supremacy settled by parliament in 1534, Cranmer was very assiduous in promoting the translation of the Holy Scriptures into the vulgar tongue; well knowing how much the progress of the Reformation depended upon this measure. In April 1593, Grafton and Whitchurch printed the Bible called the

۱۲ انگلستان میں سے جوں ھیں پوپ کي قوت خارج ھوئي ' اور پارلیمنٹ نے سنہ ۱۵۳۴ ع میں بادشاہ کي عظمت قرار دي ' تب کریمنر صاحب نے کتب مقدسہ کے ترجمہ کو عام زبان میں ترقي دینے کے واسطے بہت محنت کي ' کیونکہ وہ یہہ خوب جانتے تھے کہ اس تجویز پر مذھب کي ترمیم کي ترقي بہت منحصر ہے ·

"Great Bible;" in its text, those parts of the Latin version, which are not found in the Hebrew or Greek, are inserted in a smaller letter; such, for instance, as the three verses of the 14th Psalm, which are the 5th, 6th, and 7th, in the translation of the English Liturgy, and the controverted clause in I. John. V. 7, 8.; and a mark is used to denote a difference of reading between the Hebrew and Chaldee. In this edition Matthew's Bible was revised, and several alterations and corrections were made in the translation, especially in the book of Psalms. Johnson calls this third edition of the Scriptures the Bible in the large or great volume, and ascribes it to the year 1539; he says, that Miles Coverdales compared the translation with the Hebrew, mended it in many places, and was the chief director of the work.

ماہ اپریل سنہ ١٥٣٥ ع میں گریفتن اور وت چرچ صاحب نے وہ بیبل جسکو بیبل کلان کہتے ہیں چھاپی اسکے متن میں رومی ترجمہ کے آن حصوں کو جو عبری یا یونانی متن میں نہیں پائے جاتے ہیں' چھوٹے حرفونمیں چھاپا ہے مثلا ٣ آتیں چودھویں زبورکی جو انگریزی دعاکی کتاب کے ترجمہ میں پانچویں چھتی اور ساتویں آیتیں ہیں اور مقام متنازعہ اول یوحنا باب ٥ـــ٧ و٨ کا ' عبری اور کالدی متنوں کی عبارت کے اختلاف کو ظاہر کرنے کے واسطے ایک علامت مقرر کی گئی ہے ' یہہ نسخہ گویا نظرثانی کی ہوئی میتھیو کی بیبل ہے ' اس ترجمہ میں بہت سی تبدیلیاں اور اصلاحیں خصوصا کتاب زبور میں کی گئی ہیں ' جانسین صاحب کتب مقدسہ کے اس تیسری بار کے چھپے ہوے نسخہ کو ایسی بیبل کے نام سے تمیز کرتے ہیں جسکی بہت بڑی جلد ہے ' اور اسکو سنہ ١٥٣٩ ع کا بتاتے ہیں ' وہ بیان کرتے ہیں کہ میلس کوردیل صاحب نے اس ترجمہ کو عبری سے مقابلہ کیا ' اور بہت سے مقاموں میں اصلاح دی ' اس نسخہ کے مرتب کرنے میں وہ مقدم رہنما تھے *

13. In the course of the year 1539, another Bible was printed by John Byddel called "Tavernor's Bible" from the name of its conductor Richard Tavernor. This is neither a bare revisal of the English Bible just described, nor a new version; but a kind of intermediate work, being a correction of what is called "Matthew's Bible," many of whose

١٣ جان بیدل صاحب نے سنہ ١٥٣٩ ع کے درمیان میں ' ایک اور بیبل جسکو تیورنر صاحب کی بیبل اس سبب سے کہتے ہیں کہ آسکے مرتب کرنے والے کا نام رچرڈ تیورنر تھا چھاپی ' جس انگریزی بیبل کا ہم ابھی اوپر بیان کرچکے ہیں نہ آس بیبل کا نظرثانی کیا ہوا یہہ نسخہ ہے نہ نیا ترجمہ ہے ' مگر ایک اوسط درجہ

marginal notes are adopted, and many omitted, and others inserted by the editors.

كي كتاب ہے جس میں میتهیو صاحب كي بیبل كو صحیح كیا گیا ہے ' جسكے حاشیہ كي شرح میں سے كسیقدر اس نسخہ میں داخل كردیا گیا ہے ' اور كسیقدر چهوڑ دیا گیا ہے ' اور كتناهي اسكے مرتب كرنے والوں نے اپني طرف سے بهردیا ہے *

14. The several additions from the vulgar Latin inserted in the Great Bible, are omitted in the Bishop's Bible, which is so called from a number of Bishops being employed in its execution; and the verse 7 of I. John V., which was before distinguished by its being printed in a different letter, is here printed without any distinction. This Bible was reprinted in 1572, with several corrections and amendments and several prolegomena. The second edition of this Bible is called "Matthew Parker's Bible."

١٤ بیبل كلاں میں بہت سے افزود گئیں جو عـــام رومي ترجمہ سے لیكر داخل كي گئي هیں اُنكو بشپ كي بیبل میں نهیں داخل كیا گیا ' جسكو بشپ كي بیبل اس وجهہ سے كهتے هیں ' كہ اُسكو بشپوں نے تیار كیا تها ' اور آیت ٧ اول یوحنا باب ٥ جسكو مختلف حرفوں میں چهاپنے سے امتیاز كیا گیا تها ' اس بیبل میں بدون كسي امتیاز كے اُسكو چهاپا گیا ہے ' یہہ بیبل سنہ ١٥٧٢ ع میں بہت سي اصلاحوں اور ترمیموں معہ بہت سے دیباچہ كي گفتگوں كے دوبارہ چهپي بیبل كا یہہ دوسري مرتبہ كا چهپا هوا نسخہ میتهیو پاركر صاحب كي بیبل كهلاتا ہے *

15. The last English version that remains to be noticed, is the authorised translation now in use, which is commonly called King Jame's Bible. He succeeded to the throne of England in 1603; and several objections having been made to the Bishop's Bible at the conference held at Hampton Court in the following year, the King commanded a new version to be undertaken; and fifty four learned men were appointed to this important labour. These learned were divided into six companies; and to each company certain parts of the Bible were given to translate; and the

١٥ اخیر انگریزي ترجمہ جسكا تذكرہ كرنا باقي ہے وہ ترجمہ ہے جو اب مروج ہے ' اِسكو بادشاہ جیمس كي بیبل كهتے هیں ' یہہ بادشاہ سنہ ١٦٠٣ میں انگلستان كا تخت نشین هوا ' اور اُسكے اگلے سال میں دربار هیمپٹن میں جو مجلس جمع هوئي تهي وهاں بشپ كي بیبل پر بہت سے اعتراض پیش كئے گئے تهے ' پس بادشاہ نے حكم دیا كہ ایك نیا ترجمہ كیا جاوے ' اور اِس امراهم كے سرانجام كے لیئے ٥٤ عالم مقرر هوے یہہ علما چهہ گروهوں میں منقسم هوے ' اور هرگروہ كو معین حصے

following are some of the instructions given to them by the King.

بیبل کے ترجمہ کرنے کے واسطے دیئے گئے ، اور جو کچھہ بادشاہ نے اُن عالموں کو اِسکے باب میں ہدایتیں کیں اُن میں سے چند ذیل میں درج ہیں *

The ordinary Bible read in the Church, commonly called the Bishop's Bible, to be followed, and as little altered as the original will permit.

معمولی بیبل جو گرجے میں پڑھی جاتی ہے اور جسکو عموماً بشپ کی بیبل کہتے ہیں ، اس ترجمہ کرنے میں آسیکی پیروی کیجاوے ، اور آسمیں اسقدر تبدیلی کیجاے جسقدر اصل کا مقتضا ہو *

The names of the Prophets and the holy Writers, with the other names in the text, to be retained as near as may be, accordingly as they are vulgarly used.

پیغمبروں اور مقدس مورخوں کے نامونکو معہ اور اُن ناموں کے جو متن میں ہیں جہاں تک ممکن ہو آسیطرح رہنے دیا جاوے جیسے کہ وہ عام استعمال میں ہیں *

When any word hath divers significations, that to be kept, which hath been most commonly used by the most eminent fathers, being agreeable to the propriety of the place and the analogy of faith.

جب کسی لفظ کے کئی معنے ہوں تو اُن میں سے وہ معنے لیئے جاویں جو مناسب موقع کے ہوں ، اور عقاید ایمانیہ کے برخلاف نہوں ، جنکو نہایت مشہور متقدمین کثرت سے عام استعمال میں لاتے تھے *

Upwards of two centuries have elapsed, since the authorised English version of the Holy Scriptures, now in use, was given to the British nation. During that long interval, though many passages in particular books have been elucidated by learned men, with equal felicity and ability: yet its general fidelity, perspicuity, and excellence, have deservedly given our present translation a high and distinguished place in the judgment of the Christian world, wherever the English language is known or read. Of late years, however, this admirable version—the guide and solace of the sincere Christian—has been attacked with no common virulence, and arraigned as being deficient in fidelity, prespicuity,

دو صدیوں سے زیادہ گذریں ہیں ، کہ یہہ اجازت دیا گیا ترجمہ کتب مقدسہ کا جو اب تک استعمال میں ہے ، انگریزوں کی قوم کو حاصل ہوا ، اس مدت دراز کے اندر اگرچہ عالموں نے خاص کتابوں کے بہت سے مقامات کی تفسیر بہت خوبی اور قابلیت سے کی ہے ، تاہم آسکی سلاست عبارت اور بالکل اصل سے مطابق ہونے اور عمدگی سے ، ہمارا یہہ ترجمہ عیسائیوں کی راے میں جہاں کہیں انگریزی پڑھی جاتی ہے نہایت اعلی اور برتر رتبہ رکھتا ہے ، مگر چند سال سے اس مشہور ترجمہ پر جو سچے عیسائی دل کے لیئے بڑی رہنمائی ہے عجب تیزی سے حملہ ہوا ہے اور آسپر یہہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ اصل

and elegance; ambiguous and incorrect, even in matters of the highest importance.

سے مطابق ہونے اور خوبي اور عمدگي عبارتميں ناقص اور مشکوک اور غلط يہانتک ہے ' کہ بڑے بڑے امر اهم کے امور ميں بهي صحيح نہيں ہے *

The principal antagonists of this version, in the present day, (to omit the bold and unmeasured assertions of the late Dr. Geddes and others,) are Mr. John Bellamy, in the Prospectus, Preface, and Notes of his new translation of the Bible, and Sir James Bland Burges, in his "Reasons in favor of a New Translation of the Scriptures." The former of these writers in his Prospectus issued in 1818, affirmed that "no translation has been made from the original Hebrew since the 128th year of Christ," and that "in the fourth century Jerome made his Latin version from the Greek version; from which came the Latin Vulgate, and from the Latin Vulgate all the European translations have been made; thereby perpetuating all the errors of the first translators."

اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ ميں (علاوہ ڈاکٹر گیڈس صاحب اور اوروں کے جنکي گستاخ اور بيہودہ تقريروں کو هم ذکر نہيں کرتے هيں) جان بيلمي صاحب هيں جنہوں نے اپني بيبل کے نئے ترجمہ کي تجويز اور ديباچہ اور شرحوں ميں اس ترجمہ پر اعتراضات کئے هيں ' اور دوسرے سر جيمس بليند برجس صاحب هيں ' جنہوں نے اپني دلايل متعلقہ ضرورت نئے ترجمہ کتب مقدسہ ميں اس ترجمہ ميں عيب نکالے هيں ' ان مورخوں ميں سے پہلے نے اپني تجويز ميں جسکو اُنہوں نے سنہ ۱۸۱۸ ع ميں مشتہر کيا يہہ اقرار ديا ' کہ سنہ ۱۲۸ عيسوي سے اصل عبراني متن سے کوئي ترجمہ نہيں هوا هے ' اور يہہ کہ چوتهي صدي ميں جيروم صاحب نے اپنا رومي ترجمہ يوناني ترجمہ سے کيا تها ' اور اُن کے ترجمہ سے رومي ولگت ترجمہ هوا ' اور رومي ولگت سے تمام يورپ کے ترجمہ هوے ' اور اس تقرير سے اول مترجموں کي تمام غلطيوں کي هميشگي ثابت کرتے هيں *

OF THE WELSH VERSIONS.

ملک ويلز کي زبان کے ترجمے

From an epistle of Dr. Richard Davis, Bishop of Saint David's, prefixed to the Welsh New Testament, printed in 1567, we learn there was a British or Welsh version of the Pentateuch extant about (if not before the year) 1527, though the translator's name is not

ڈاکٹر رچرڈ ڈيوز صاحب کے ايک نامہ سے جو سينٹ ڈيود کے بشپ تهے ' اور يہہ نامہ اس زبان کے اُس عهد جديد کے نسخہ ميں جو سنہ ۱۵۶۷ ع چهپا شامل تها ' همکو دريافت هوتا هے کہ قريب سنہ ۱۵۲۷ ع کے ايک برطانيہ يا ويلز زبان

known. Some other small and detached passages of Scripture appear also to have been translated into this language in the reign of King Edward VI., which were printed, in all probability, for the use of his Liturgy. But it was not until the reign of Elizabeth, that efficient steps were taken to supply the inhabitants of the Principality of Wales with the Holy Scriptures in their vernacular dialect.—

کا ترجمہ نسخہ توریت کا موجود تہا ' اگرچہ اُسکے مترجم کا نام معلوم نہیں هے ' چند دیگر قلیل اور متفرق مقاموں کتابہاے اقدس کا ترجمہ معلوم هوتا هے کہ بادشاہ اڈورڈ چھٹي کي سلطنت میں هوا ' اور غالبا بادشاہ کے همراهي مذهبي گروہ کے استعمال کے واسطے چهپا ' مگر ملکہ الزبت کي سلطنت تک اسبات کي کافي تدبیریں نہیں کي گئي تهیں کہ صوبہ ویلز کے باشندوں کو اُن کي خاص زبان میں کُتاب اقدس کا ترجمہ بہم پهونچایا جاوے *

William Morgan D. D., Bishop of Llandaff *first* translated the entire Old Testament, together with the Apocrypha into Welsh, and also revised and corrected the former version of the New Testament, both of which were printed in 1588. During the reign of James I., the Welsh version underwent a further examination and correction from Dr. Parry, Morgan's successor in the see of Saint Asaph. This corrected version which is usually called Parry's Bible, is the basis of all subsequent editions.

ولیم مارگن صاحب بشپ مقام لینڈاف نے تمام عهد عتیق کو معہ خارج شدہ کتابوں کے زبان ویلز میں ترجمہ کیا ' اور عهد جدید کے پہلے ترجمہ کو بهي نظرثاني کیا ' اور اصلاح دي اُنکے یہہ دونوں ترجمے سنہ ١٥٨٨ میں چهپے ' اور ڈاکٹر پیري صاحب نے بهي جو ضلع سینٹ اِساف کے بشپي میں مارگن صاحب کے جانشین هوے ' بادشاہ جیمس اول کي سلطنت میں ویلز زبان کے ترجمہ کا امتحان کیا ' اور تصحیح کي ' یہہ صحیح کیا هوا ترجمہ جو عموما پیري صاحب کي بیبل کہلاتا هے ' اُس زبان کے تمام اگلے نسخوں کي بنیاد هے *

Of the Irish versions.

جزیرہ ایرلنڈ کي زبان کے ترجمے

The New Testament having been translated into Irish by Dr. William Daniel, Arch-Bishop of Tuam, Dr. Bedell (who was advanced to the see of Kilmore and Ardagh in 1629), procured the Old Testament to be translated by a Mr. King; who being ig-

جبکہ عهد جدید کا ترجمہ اس زبان میں ولیم ڈینیل صاحب ٹوآم کے آرچ بشپ نے کیا ' تب ڈاکٹر بیڈل صاحب نے جو سنہ ١٦٢٩ میں مقام کلمور اور ارڈاغ کي بشپي پر سربلند هوے ' عهد جدید کا ترجمہ کرنے کے واسطے مسٹر کینگ صاحب کو بہم

norant of the original languages, executed it from the English version. Bedell, therefore, revised and compared it with the Hebrew, the Septuagint, and the Italian version of Diodati. He supported Mr. King, during his undertaking, to the utmost of his ability.

پہونچایا ' اِن صاحب نے بسبب اسباتکے کہ وہ اعلي زبانوں سے واقفیت نرکہتے تہے آسکا ترجمہ انگریزي ترجمہ سے کیا اسلیئے بیڈل صاحب نے اس ترجمہ کو عبري متن اور سپتو ایجنت اور ڈایوڈیٹي کے رومي ترجمہ سے مقابلہ اور نظر ثاني کیا اور بیڈل صاحب نے کینگ صاحب کے اس کام کي نہایت مدد کي *

Of the Gaelic versions.

The New Testament into this tongue was translated by the late Revd. James Stuart; it bears a high character for its fidelity, and accuracy. Several books of the Old Testament were translated in detached portions at different times and published.

گیلک زبان کے ترجمے

اس زبان میں عہد جدید کا ترجمہ پادري جیمس ستوارت صاحب نے کیا ہے ' اصل سے مطابق ہونے اور درستي کے سبب سے یہہ ترجمہ بہت معزز ہے ' عہد عتیق کے بہت سي کتابوں کا متفرق حصوں میں مختلف ایام میں ترجمہ ہوکر چہپا *

Of the French versions.

1. The earliest French translation of the Scriptures was rendered by Guiars De-Moulin, a canon of St. Pierre d, Aire, in the diocese of Touraine, who was employed in this work from the Vulgate, from 1291 to 1294. In 1512, James Le Fevre, of Estaples, (better known by the name of Jacobus Faber, Stapulensis) published a translation of Saint Paul's Epistles, with critical notes and a commentary, in which he freely censures the Vulgate. The translation of Le Fevre is said to be the basis of all the subsequent French Bibles, whether executed by Roman Catholics or Protestants.

فرانسیسي زبان کے ترجمے

۱ نہایت شروع زمانہ کا فرانسیسي ترجمہ کتب مقدسہ کا گائیرس ڈي مالن صاحب نے کیا تہا ' یہہ صاحب سینٹ پیرڈي ایئرواقع بشپي نورین کے کنن تہے ' استرجمہ میں جو ولگت سے ہوا سنہ ۱۲۹۱ ع سے سنہ ۱۲۹۴ تک یہہ مصروف رہے ' جیمس لي فیور صاحب ساکن استیپلزنے جو جاقوبس فیبرستیپولینسس والے کے نام سے زیادہ تر مشہور ہیں ' سینٹ پال کے ناموںکا ترجمہ معہ نکتہ چین شرحوں اور ایک تفسیرکے سنہ ۱۵۱۲ ع چہاپا ' اس ترجمہ میں رومي ولگت ترجمہ کو وہ ازادي سے ملامت کرتے ہیں ' لي فیور صاحب کا ترجمہ کہتے ہیں کہ تمام اگلے فرانسیسي بیبل

کے ترجموں کي بنياد ھے ' جنکو خواہ رومن کيتھلکس نے کيا خواہ پروٹسٹنٹ نے کيا*

2. The first Protestant French Bible was first published by Robert Peter Olivetan, with the assistance of his relative, the illustrious reformer, John Calvin, who corrected the Antwerp edition, wherever it differed from the Hebrew. It was printed at Geneva in 1540, with additional corrections by Calvin.

۲ رابرٹ پيٹراولاٹوٹن صاحب نے بمدد مشہور ترميم کنندہ مذھب جان کيلون صاحب کے ' جو اُنکے قرابتي ھيں جنہوں نے آينٹ ورپ صاحب کے نسخہ کو اُن اُن مقاموں ميں صحيح کيا جہاں جہاں عبري متن سے اختلاف رکھتا تھا ' اول پروٹسٹينٹ فرانسيسي بيبل کو چھاپا ' يہہ بيبل معہ افزودگي کي اصلاحوں کيلون صاحب کے بمقام جينوا سنہ ۱۵۴۶ ميں چھپا*

3. Another edition appeared at the same place in 1588, revised by the College of pastors and professors of the Reformed Church at Geneva, who so greatly improved Olivetan's Bible, both in correctness and diction, that it henceforth obtained the name of the Geneva Bible, by which it is now generally known. This is, confessedly, the most elegant French version extant; but many Protestants have wished that it were a little more *literal*.

۳ مقام جينوا ميں ايک اور نسخہ سنہ ۱۵۸۸ ميں چھپا ' جسکو جينوا کے ترميم شدہ گرجے کے پرافسروں اور پاسٹروں کے کالج نے نظر ثاني کيا ' اور اُنہوں نے اولاٹوٹن صاحب کي بيبل کو طرز بيان اور عبارت کي درستي ميں اسقدر ترقي دي ' کہ تب سے اُسکا نام جينوا کے بيبل ھوگيا ' جيسا کہ وہ اب عموما مشہور ھے ' علانيہ يہہ نہايت عمدہ فرانسيسي ترجمہ ھے جو اب موجود ھے ' مگر بہت سے پروٹسٹينٹ فرقہ والوں کي يہہ خواھش ھے کہ يہہ ترجمہ کچھہ تھوڑا اور لفظي ھوتا*

4. Another French Protestant version (made from the Italian translation of Diodati) was published in 1562, which was held in estimation by the Calvinists. The French translation of Sebastian Castalio, who was but indifferently skilled in that language, appeared at Basil in 1655; being accommodated to his Latin version above noticed, it

۴ ايک اور فرانسيسي پروٹسٹينٹ ترجمہ جو ڈيوڈيٹي صاحب کے ترجمہ سے ھوا سنہ ۱۵۶۲ع ميں چھپا ' اس ترجمہ کي قوم کيلوينسٹس نے بہت قدر کي ھے ' اور فرانسيسي ترجمہ سيبسٹين کيسٹليو صاحب کا جو فرانسيسي زبان کا اچھي طرح علم نرکھتے تھے بمقام بيسل سنہ ۱۶۵۵ع ميں مشتہر ھوا ' يہہ ترجمہ اُنھي صاحب

was liable to the same objections, and was never held in any esteem.

کے رومي ترجمہ کے موافق هوا تها ، اس سبب سے جو اُس ترجمہ پر اعتراض تهے وہ اس پربهي تهے *

5. The translation of the entire Bible by Charles Le Cene was published at Amsterdam. The states of the Groningens prohibited the circulation of this version in their province, on account of its Socinian tendency.

۵ چارلس لي سین صاحب نے پوري بیبل کا ترجمہ مقام ایم سٹرڈیم میں چهاپا ، قوم گرانڼجن کے گورنمنٹ نے اپنے ملک میں اس ترجمہ کے پهیلنے کي اس سبب سے ممانعت کي ، کہ اُس میں عقاید سوشنین کے پرورش کي گئي تهي *

6. A French translation of the New Testament, by the celebrated cirtic Le Clerc appeared also at Amsterdam: it is said to be tainted with Socinian principles, and has never been much read.

۶ مشہور نکتہ چین لي کلرک صاحب نے بهي عهد جدید کا ایک فرانسیسي ترجمہ مقام ایمسٹرڈیم میں چهاپا ، بیان کیا جاتا هے کہ یہہ ترجمہ عقاید ایماني سوشنین سے رنگین هے ، اور یہہ پڑهنے میں کبهي نہیں آتا *

7. Father Amelotte's Translation of the New Testament from the Vulgate was published in 1666,67,68. It has been very justly and severely criticised for its blunders by Father Simon.

۷ ایم لوٹ صاحب کا ترجمہ عهد جدید کا ولگٹ ترجمہ سے هوکر سنہ ۱۶۶۶ وسنہ ۱۶۶۷ وسنہ ۱۶۶۸ع میں چهپا ، فادر سایمن صاحب نے اُس ترجمہ کے عیبوں پر ازروے انصاف کے سخت نکتہ چیني اور اعتراض کئے هیں *

8. The French Version of the ingenius critic, Father Simon, published with notes in 1702, was translated into English by Mr. Webster. This version was condemned by an ordinance of the Cardinal de Noailles, Archbishop of Paris, and also by two "Instructions" issued by the celebrated Bossuet, Bishop of Meaux.

۸ عاقل نکتہ چین فادر سائمن صاحب کے فرانسیسي ترجمہ کو جو معہ شرحونکے سنہ ۱۷۰۲ میں چهپا ، مسٹر ویبسٹر صاحب نے انگریزي میں ترجمہ کیا ، کارڈي نل ڈي نوئیس صاحب آرچ بشپ پیرس کے حکم سے ، اور اُن دوهدایتوں کے سبب سے بهي کہ جنکو بشپ میآکس مسمی باسوئٹ صاحب نے جاري کیا ، یہہ ترجمہ ناپسند هوا اور خارج ٹهرا *

Of the Belgian Versions.

ملک بلجیئن کي زبان کے ترجمہ

A Flemish translation of the Scriptures was made from the Vulgate in the

کتب مقدسہ کا ایک فلیمش زبان کا ترجمہ والگٹ سے سولویں صدي میں هوا

sixteenth century. For a long time the Protestants in the low countries had only the Dutch translation, made from Luther's German version in 1560, which has already been noticed. But in 1618, in consequence of an order issued by the Synod of Dort, a new translation was undertaken from the Hebrew and Greek. It was submitted, when finished, to a careful examination as to its being faithfully executed.

تها ' مدت تک سب ملکوں کے پروتّس تّینذس کے پاس صرف ڈچ زبان کا ترجمہ تها ' جو لیوتهر صاحب کے جرمني ترجمہ سے جسکي هم اطلاع دیچکے هیں سنہ ۱۵۶۰ میں هوا تها ' مگر بہ سبب ایک حکم کے جو مجلس واقع ڈورت سے جاري هوا تها ' ایک نیا ترجمہ عبري اور یوناني متنوں سے کیا گیا تها ' جب یہہ ترجمہ پورا هوچکا تب اُسکا اس نظر سے خوب امتحان کیا گیا کہ وہ اصلي کے مطابق هوا یا نهیں *

Of the Italian Versions.

Four versions of the Bible are extant in the Italian language. The earliest is that of Nicolao Malermi, who translated it from the Latin Vulgate. The second is that of Antonio Brucioli; he professes to have made his version from the Hebrew, and Greek, but Walchius says that he chiefly followed the Latin translation of Sanctes Pagninus. An Italian version has been said to have been published under the auspices of Pope Sixtus V.; but its existence is very doubtful. A Protestant Italian version of the New Testament was published at Geneva in 1561, and of the entire Bible in 1562, which is usually considered as a revision of Brucioli's: but Walchius asserts that it is altogether a new translation. It has, however, long been superseded by the elegant and faithful version of Giovanni Diodati, published in 1607. The latest Italian version is that executed, in conformity with the Vulgate, by Antonio Martini, Archbishop of Florence to-

رومي زبان کے ترجمے

رومي زبان میں بیبل کے چار ترجمے هیں انمیں سے نہایت زمـــانہ ابتدا کا نکولیو مالرمي صاحب کا ترجمہ هے ' اُنهوں نے اس ترجمہ کو رومي ولگت سے کیا اور دویم درجہ کا ترجمہ آینتونیو برکـــسي آلي صاحب کا هے ' وہ بیان کرتے هیں کہ همنے یہہ ترجمہ عبري اور یوناني سے کیا هے ' مگر والجیس صاحب کہتے هیں کہ اُنهوں نے خـــاص کر سینکتس پیگني نس صاحب کے رومي ترجمہ کے پیروي کي هے ' بیان کیا جاتا هے کہ پوپ سکستس صاحب پانچویں کي مد نظر سے ایک رومي ترجمہ چهپا هے ' مگر اُسکي موجود گي میں بهت شک هے ' اور ایک پروتستنت رومي ترجمہ عہد جدید کا بمقام جینوا سنہ ۱۵۶۱ میں چهپا ' اور پوري بیبل کا ترجمہ سنہ ۱۵۶۲ میں چهپا ' اس ترجمہ کو برکسي آلي صاحب کے نسخہ کا نظر ثاني کیا هوا نسخہ سمجها جـــاتا هے ' مگر والجیس صاحب یہہ کہتے هیں کہ وہ بالکل ایک نیا ترجمہ هے ' جي اوویذي ڈایوڈیتي

wards the close of the eighteenth century, it received the sanction of Pope Pius VI.

صاحب کا ترجمہ جو عمدہ اور اصلي سے مطابق ہے اور جو سنہ ١٦٠٧ میں چھپا ، استرجمہ سے زیادہ قدر یافتہ ایکمدت سے رہاھے نہایت زمانہ حال کا رومي ترجمہ وہ ترجمہ ھے جسکو بمطابقت رومي والگٹ ترجمے کے ایں ٹونیو مارٹني صاحب آرچ بشپ مقام فلارنس نے اٹھارویں صدي کے آخیرپر تیار کیا اس ترجمہ کو پوپ پیس چھٹے نے پسند اور منظور کیا *

Of the Spanish versions.

سپین کي زبان کے ترجمے

The earliest edition of the Scriptures in the Spanish language, was executed from the Vulgate. In 1553, a Spanish version of the Old Testament was made for the Jews by Edward Pinel. A much earlier translation than this is said to have been made by some learned Jew, which has been too hastily attributed to Rabbi David Kimchi.

اس زبان میں کتب مقدسہ کا سب سے پہلا نسخہ رومي ولگٹ سے ترجمہ ھوا تھا' اڈورڈ پینل صاحب نے یہودیوں کے واسطے عہد عتیق کا ترجمہ زبان سپین میں سنہ ١٥٥٣ع میں کیا اس ترجمہ سے ایک بہت پہلے کا ترجمہ بیان کیا جاتا ھے کہ چند یہودیوں نے کیا تہا جسکو بغیر فکر کئے ھوئے یہودي عالم دائود قمچي سے منسوب کرتے ھیں *

The edition of the Old Testament in Hebrew, and in Jewish-Spainsh, was printed at Vienna, in the years 1813, 14,15,16, for the use of the Jews of Constantinople, of most of the critics of Turkey, who are Spanish-Jews.

عبراني اور یہودیوں کي سپین زبان میں عہد عتیق کا ایک نسخہ ، مقام ویئنا میں قسطنطینہ کے یہودیوں اور ترکستان کے اون نکتہ چینوں کے استعمال کے واسطے جو قوم یہود میں سے رھنے والے سپین کے ھیں سنہ ١٨١٣ وسنہ ١٨١٤ وسنہ ١٨١٥ و سنہ ١٨١٦ ع میں چھپا *

Among the Christians, Cassiodore de Reyna translated the Scriptures into Spanish, from the original languages, but availed himself of the assistance afforded by the Latin versions of Pagninus and Leo Juda.

عیسا ئیونمیں سے کیسیڈو ڈور ڈي رینا صاحب نے کتب مقدسہ کا ترجمہ زبان سپین میں اصلي زبانوں سے کیا ، مگر اس ترجمہ کرنے میں پیگنینس اور لیو جوڈا صاحب کے رومي ترجموں سے بھي مدد لي *

Of the Russian versions.

The Sclavonic or old Russian version has been already noticed by us; but as this, though the established version of the Greek Church, is no longer intelligible to the common people, a translation of the Bible into the modern Russ was made by M. Gluck, a Livonian clergyman, and printed at Amsterdam in 1698. As the Russian language had undergone considerable changes since that time, the Emperor Alexander, by an edict in February 1816, directed the Holy Synod of Moscow to prepare a new translation.

روسي زبان کے ترجمے

سیکلیو انک یا قدیم روسي زبان کے ترجمہ کي هم ابهي اطلاع کرچکے هیں، مگر یهه ترجمہ اگرچہ یوناني گرجہ کا معین ترجمہ هے مگر عام لوگونکي سمجهه میں اب نهیں اتا اسلئے گلک صاحب نے جو لائي ورنیا کے پادري هیں بیبل کا زمانہ حال کے روسي زبان میں ایک ترجمہ کیا اور سنہ ۱۶۹۸ ع میں مقام ایمسٹرڈیم میں چهاپا چنانچہ روسي زبان میں اتنے عرصہ میں بهت سے تبدیلیاں واقع هوئیں هیں اس سبب سے شهنشاہ الکزنڈر نے ایک فرمان مورخہ فروري سنہ ۱۸۱۶ ع سے ماسکو کي مقدس مجلس کو ایک نیا ترجمہ تیار کرنے کي هدایت کي ٭

Of the Croat versions.

The New Testament in the language of Croatia, was first published at Tubingen in 1551. It was translated by the pastor Truber, and was reprinted with some corrections by the translator, at the same place.

کروٹیا کي زبان کے ترجمے

کروٹیا کي زبان میں عهد جدید اول مرتبہ بمقام ٹیوبنجن سنہ ۱۵۵۱ ع میں چهپے، اسکا ترجمہ پاسٹر ٹروبر صاحب نے کیا، اور اسي مقام میں پهر معہ چند صلاحوں کے مترجم نے اسکو دوبارہ چهاپا ٭

Of the Basquet versions.

The New Testament, in the Basquet dialect, was first printed at Rochelle, in 1571, with a dedication in French to Joan d' Albert, Queen of Navarre, by John de Licarrague de Briscous.

بیسکونٹ زبان کے ترجمے

اس زبان میں عهد جدید کو معہ ایک فرانسیسي دیباچہ کے جس میں جان ڈي ایلبرٹ ملکہ نوارے سے اس ترجمہ کو مخصوص کیا گیا تها، جان ڈي لیکیراگیو ڈي بریسکس صاحب نے بمقام روچل سنہ ۱۵۷۱ ع میں اول دفعہ چهاپا ٭

Of the Hungarian versions.

The Hungarian Protestant version was executed by Caspar Caroli, who availed himself of the previous labours of Vatablus, Pagninus, Munster, Tremellius, and of the Vulgate. There is

هنگري زبان کے ترجمے

هنگري زبان کا پروٹسٹنٹ ترجمہ کیسپر کیرولي صاحب نے کیا، آنهوں نے وي ٹیبلس اور پیگ نینس اور منسٹر اور ٹریمیلیس صاحب کے ترجموں اور ولگٹ

also a Popish version, made from the Latin Vulgate, by George Kaldi.

ترجمہ سے مدد لي ' اور اس زبان میں ایک کیتہلک ترجمہ بھي ہے ' جسکو جارج کیلڈي صاحب نے رومي ولگٹ سے کیا ہے *

Of the Polish versions.

Three versions of the Scriptures have been published in the Polish language. The first was undertaken for the use of the Roman Catholics. The second was made by the Socinians under the patronage and at the expense of Prince Nicholas Radzivil. The third Polish version was made by the Reformed or Calvinists, in 1596.

پولینڈ کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں تین ترجمے چھپے ' اول ترجمہ رومن کیتہلکس کے استعمال کے واسطے ہوا تہا ' اور دوسرا قوم سوشیدیدزنے بمدد اور خرچ شاہزادہ نیکولس ریڈزیول صاحب نے کیا ' اور تیسرا ترجمہ پروٹسٹنس فرقہ کیلوینسٹس نے سنہ ۱۵۹۶ ع میں کیا *

A translation of the New Testament into the Judæo-Polish dialect (which is spoken by the Jews, who are very numerous in Poland) has been made by the Revd. N. Solomon, at the expense, and under the patronage of the London Society for promoting Christianity among the Jews; it was printed in 1821. A translation of the New Testament into the language of *Samogitia*, a province of Poland, was printed in 1820, at the expense of the Russian Bible Society.

وہ عہد جدید کا ایک ترجمہ جو زبان جیوڈیو پولش میں ہے جس زبان کو پولینڈ والے یہودي جو کثرت سے ہیں بولتے ہیں ' پادري سالومن صاحب نے یہودیوں میں مذہب عیسائي کي ترقي دینے کے لئي لندن کے سوسائٹي کے مدد خرچ سے تیار کیا ' اور سنہ ۱۸۲۱ ع میں چہاپا ' اور عہد جدید کا ایک اور ترجمہ زبان سیموجیشیا جو پولینڈ کا ایک صوبہ ہے ' سنہ ۱۸۲۰ ع میں روس کي بیبل سوسائٹي کے خرچ سے چہپا تہا *

Of the Bohemian versions.

The first Bohemian translation was made from the Latin Vulgate, and was published at Prague in 1488. The other for the use of the Protestants in Bohemia, was made from the sacred originals by Albert Nicolai, John Capito, Isaiah Cepolla, and other learned reformers.

بوہمیا کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں اول ترجمہ کتب مقدسہ کا رومي ولگٹ سے ہوکر بمقام پیریگیو سنہ ۱۴۸۸ ع میں چہپا ' ایک اور ترجمہ ایلبرٹ نیکولي اور جان کیپیٹو اور اسیہاکو پولا صاحب اور دیگر عالم مذہب کے ترمیم کرنے والوں نے ' بوہمیا کے استعمال کے واسطے اصلي متنوں سے کیا *

Of the Modern Greek or Romaic versions.

The Romaic is a corruption of the ancient Greek, so great indeed, that compared with the latter, it may be pronounced a new language; it is at present in general use, both for writing and conversation, the ancient Greek being used solely for ecclesiastical affairs. Into this language the New Testament was translated by Maximus Calliergi, and was printed at Geneva in 1638, in one large quarto volume, in two columns, one containing the ancient, and the other the modern Greek. The Greeks, however, did not receive it with much favor. In the edition of this translation, printed in 1705, the objectionable passages in Seraphin's Preface were omitted. The same person with the assistance of two learned ecclesiastes, is also occupied in translating the Old Testament from the ancient into the modern Greek.

زمانه حال کي يوناني زبان کے ترجمے

روميک يعني زمانه حال کی يوناني زبان قديم يوناني زبان کے بگڑنے سے پيدا هوي ' اس ميں اور آس ميں اب اِس قدر اختلاف هے ' که آس کو ايک نئي زبــان کها جاوے ' يهه زبان اب تحرير اور گفتگو ميں هے ' قديم يوناني زبان کا استعمال صرف مذهبي کارو بار کے لیئے هوتا هے ' عهد جديد کو اس زبان ميں ميکسيمس کياليرجي صاحب نے ترجمه کيا اور يهه ترجمه بمقام جينوا سنه ۱۶۳۸ ع ميں ايک بڑي جلد اور دو کالم ميں چهپا جن ميں سے ايک کالم ميں قديم يوناني زبان ميں اور دوسرے ميں زمانهٔ حال کي زبان ميں متن تها ' مگر يوناني اس ترجمه سے خوش نهوے ' اِس ترجمه کے آس نسخه ميں جو سنه ۱۷۰۵ ع ميں چهپا ' سرفن صاحب کے ديباچه ميں جو کچهه قابل اعتراض کے مقام تهے آنکو چهاپنے سے چهوڑ ديا گيا تها ' اور ميکسيمس کياليرجي صاحب بمدد دو عالموں کے قديم يوناني زبان سے زمانه حال کے يوناني زبان ميں عهد عتيق کا ترجمه بهي کررهے هيں *

Of the Wallachian and Bulgarian versions.

A translation of the New Testament in the Wallachian language was published in Belgrade, in 1648; and a version of the same has been undertaken in the Bulgarian language under the direction of the Petersburgh Bible Society.

وليشي اور بلگيرياکي زبان کے ترجمے

عهد جديد کا ايک ترجمه زبان وليشي ميں بمقام بلگرڈ سنه ۱۶۴۸ ع ميں چهپا تها ' اور بهدايت پيٹر زبرگ کي بيبل سوسايٹي کے ' بلگيرياکي زبان ميں بهي عهد جديد کا ترجمه هو رها هے *

Of the Romanese versions.

The Romanese language is divided into two dialects, the *Churwelsche*, and

رومينز زبان کے ترجمے

زبان رومينز دو زبانوں يعني چوربلشي اور ليدنچي ميں منقسم هے اِن ميں سے

the *Ladinsche*. The former is spoken by the inhabitants of the Engadine (one of the loftiest vallies in Switzerland, bordering on the Tyrol; the latter, by the Ladins who reside on the confines of Italy. The Scriptures were translated into the Churwälsche dialect, and published in 1657, at Schuol, a town of the Lower Engadine, and into the Ladinche at Coire, in 1719. Editions of both these versions have lately been printed by the Bible Society at Basle, aided by the British and Foreign Bible Society in London.

پہلي زبانکو باشندے ان‌گڈاین کے جو ایک نہایت بلند وادي سوئیٹزرلینڈ میں تائیرال سے ملحق هے بولتے هیں ' اور دوسري زبان قوم لیڈنز جو اِٹلي کي سرحدوں پر رهتي هے بولتي هے کتب مقدسه زبان چرویلشي میں ترجمه هوکر بمقام سیکو آل کے جو انگڈاین کے نیچے کے حصه کا ایک شهر هے سنه ۱۶۵۷ع میں چهپي ' اور زبان لیڈنیچي میں بمقام کایر سنه ۱۷۱۹ع میں چهپے حال میں ان ترجموں کے بهت سے نسخے بذسل کي بیبل سوسایٹي نے بمدد برٹش فارن بیبل سوسایٹي لنڈن کے چهاپے هیں *

Of the Turkish versions.

In 1666, the New Testament was printed in Turkish, at Oxford: it was translated by Dr. Lazarus Seaman, and was published at the joint expense of the Hon. Robert Boyle, and of the Levant or Turkey Company of London, for the benefit of the Christians in Turkey, by whom it was very gratefully received. In the same year a translation of the whole Bible into the Turkish language was completed by Albertus Baboosky, first dragoman or interpreter to the Porte. Some serious charges of inaccuracy, and obsoleteness of language having been brought against this version by the Revd. Dr. Henderson.

ترکي کي زبان کے ترجمے

عهد جدید اِس زبان میں بمقام اگسفرڈ سنه ۱۶۶۶ع میں چهپي اور لازارس سائمن صاحب نے بهي عهد جدیدکو اس زبان میں ترجمه کیا' اور معزز رابرٹ بائل صاحب اور لنڈن کي ترکے کمپني کے مشموله خرچ سے ترکي کے عیسائیوں کے فائده کے واسطے جنهوں نے اس ترجمه کو بهت احسانمندي سے لیا چهپا تها' اسي سال میں تمام بیبل کا ترجمه اس زبان میں البرٹس بابوسکي صاحب نے جو پورٹ کے اول مترجم هیں پوراکیا ' اور پادري ڈاکٹر هنڈرسن صاحب نے غلط ترجمه کرنے اور ایسي لفظوں کے استعمال کرنے کے جو استعمال سے خارج هوگئے هیں چند سنجیده الزام اس مترجم پر لگائي هیں *

Of the Portuguese versions.

In 1681, the New Testament was printed in the Portuguese language at Amsterdam: and some portions were printed in the former parts of the last century by the missionaries at Tranque-

پورچگال کي زبان کے ترجمي

اس زبان میں عهد جدید بمقام ایمسٹرڈیم سنه ۱۶۸۱ع میں چهپي' اور مقام ٹرینکوي بار کے مشنریز نے سترهوین صدي کے پهلے حصه میں چند متفرق حصه کتب مقدسه

bar. A Portuguese version of the Old Testament, executed by Joao Ferreira d' Almeida and Jacob Oddeen Akker, was published at *Batavia*, in 1748-53. These were Protestant versions. In 1781, Antonio Pereira published a Portuguese version of the New Testament, at Lisbon; and in 1783, the entire Bible. This translation is made from the Vulgate Latin version, and in all doctrinal points is in unision with the Church of Rome.

کے اس زبان میں چہاپے ' عہد عتیق کا اسي زبان کا ایک ترجمہ جو اس فریراایل ایلمیدا اور یعقوب الدین اقرنے کیا تہا مقام بٹیویا میں سنہ ١٧٤٨ اورسنہ ١٧٥٣ع میں چہپا ' یہہ ترجمے پروٹسٹنٹ کے کئے ہوے ہیں ' اوراین ٹونیوپیریرا صاحب نے مقام لسون میں سنہ ١٧٨١ ع میں عہد جدید کا اس زبان میں ترجمہ چہاپا ' اور سنہ ١٧٨٣ع میں تمام بیبل بہي چہاپي ' یہہ ترجمہ ولگٹ رومي ترجمہ سے ہوا ہے ' تمام مسائل مذہبي میں گرجہ روم سے اتفاق رکہتا ہے *

Of the Albanian versions.

The Albanians are a hardy people, inhabiting the countries anciently known by the name of Illyricum and Epirus: numerous tribes of them are also spread over Macedonia and the Morea or Peloponnesus. A translation of the New Testament in their language was finished in the year 1820 by Dr. Evangelos Mexicos, under the patronage and at the expense of the British and Foreign Bible Society; which it is intended to print in parallel columns, one containing the Greek text, other the Albanian version.

ایلبینین زبان کے ترجمے

ایلبینینس ایک سخت قوم اُن ملکوں میں اباد ہے جو زمانہ قدیم میں ییلیریکم اور ایپائرس کے نام سے مشہور تہے ' اُن میں سے بہت سي قومیں میسیڈونیا اور موریہ یا پیلوپونیسس کے ملکوں میں بہي پہل گئي ہیں ' ڈاکٹر ایوین جیلاس میکسي کاس صاحب نے بمدد اور خرچ برتش اور فارن بیبل سوسایٹي کے سنہ ١٨٢٠ ع میں عہد جدید کا ایک ترجمہ تیار کیا ' جسکو دو کالموں میں چہاپنے کا ارادہ ہے ' جن میں سے ایک میں یوناني متن ہوگا اور دوسرے میں ایلبینین زبان کا متن ہوگا *

On the Modern versions in the languages of Asia.

Of the Hebrew versions.

The New Testament was first translated into Hebrew by the learned Elias Hütter, who published it in his Polyglott edition of the New Testament in twelve languages, viz. Greek, Syriac, Hebrew, Latin, German, Bohemian, Italian, Spanish, French, English, Da-

ایشیا کي زبانوں کے زمانہ حال کے ترجمے

عبراني ترجمے

عالم ایلیس ہٹرصاحب نے عبري میں عہد جدید کا اول ترجمہ کیا ' اور اپنے عہد جدید کے مجموعہ میں جس میں اِن بارہ زبانوں کے متن ہیں (یعني یوناني سریا اور عبري اور رومي اور جرمني اور بوہمیا اور اٹلي اور سپین اور فرانس اور انگلستان

nish, and Polish, at Nuremberg, in 1599, 1600. From Hutter's Polyglott the Hebrew text was detached, and printed separately, with some corrections, under the superintendence of William Robertson, 8vo. London, in 1661. The late Revd. Dr. Buchanan, during his researches in the interior of India, obtained a Hebrew manuscript of the New Testament in the country of Travancore, which is now deposited in the University Library at Cambridge. It is written in the small Rabbinical or Jerusalem character. The translator was a learned Rabbi; and the translation is in general faithful: his design was to make an accurate version of the New Testament, for the express purpose of confuting it, and of repelling the arguments of his neighbours, the Syrian or St. Thome Christians.

اور ڈنمارک اور پولینڈ کي زبانیں) اس ترجمہ کو بمقام نریم برگ سنہ ۱۵۹۹ اور سنہ ۱۶۰۰ ع میں چھاپا ' اور ھٹر صاحب کے مجموعہ میں سے عبري متن معہ چند اصلاحوں کے ولیم رابرٹس صاحب کے اھتمام سے لنڈن میں سنہ ۱۶۶۱ ع میں علحدہ چھپا پادري ڈاکتر بکانن صاحب نے ھندوستان کے سفر میں ایک عبري نسخہ عہد جدید کا تراونکور کے ضلع میں سے حاصل کیا ' یہہ نسخہ بمقام کیم برج کتب خانہ یونیرسٹي میں اب موجود ھے ' اور چھوٹے عبراني حرفوں میں لکھا ھوا ھے ' اِسکا مترجم کوي یہودي عالم ھوگا ' یہہ ترجمہ عموما اصل سے مطابق ھے ' اِسکے مترجم نے عہد جدید کا بعینہ ترجمہ اس نظر سے کرنا چاھا تھا کہ عہد جدید کے بناد ڈھادي اور اپنے ھمسایہ سینٹ تھوم عیسا ئیوں کي دلایل کو رد کرے *

Of the Chaldee versions.

The New Testament has not hitherto been published in this language: but a copy in manuscript exists in the Vatican Library. The manuscript contains both the Old and New Testaments, written in Syriac characters, but the language is Chaldee.

کیلڈي زبان کے ترجمي

اس زبان میں عہد جدید اب تک نہیں چھپي ھے مگر ایک قلمي نسخہ کتب خانہ ویٹي کن میں موجود ہے ' اس قلمي نسخہ میں عہد عتیق اور عہد جدید دونوں ھیں ' اور سریا زبان کے حرفوں میں بزبان کیلڈي لکھا ھے *

Of the versions in the Oriental languages, either translated by the Baptist Missionaries at Serampoor, or printed at the Mission Press.

The Baptist Missionaries entered India in 1793, and ultimately fixed themselves at the Danish settlement of Serampoor, near Calcutta. To this Mission chiefly belongs the honor of reviving the

ترجمے مشرقي زبانوں کے جنکو بیپٹسٹ مشنریز سی رام پور نے کیا یا ھندوستان کے مشنریز نے چھاپا

بیپٹس مشنریز سنہ ۱۷۹۳ عیسوي میں ھندوستان میں آئے ' اور سي رام پور میں جو ڈنمارک والونکا قریب کلکتہ کے ھے بود باش اختیار کي ' پادریوں کے آسي گروہ سے

spirit of promoting Christian knowledge, by translations of the Bible.

The languages spoken in India form three classes, viz. (1.) The Arabic; (2.) the Sanscrit or Sungscrit; and (3.) the Chinese, with the languages respectively derived from or bearing an affinity to them.

MODERN VERSIONS IN THE ARABIC LANGUAGE AND ITS COGNATE DIALECTS.

A version of the entire Bible in Arabic has come down to us. Though highly valued by some Oriental Scholars for its general accuracy and fidelity, it has become antiquated in its dialect, and consequently unacceptable to the learned Arabians. On this account a new translation, in elegant modern Arabic was commenced by Sabat, an eminent Arabian Scholar, under the superintendence of the late Revd. Henry Martyn D. B., one of the Hon. East India Company's chaplains. An eminent edition of the Arabic New Testament, in Syriac characters, was printed in Paris, at the expense of the Bible Society in 1822.

OF THE PERSIAN VERSIONS.

The Persian version already noticed, having also become antiquated and obsolete, a new one was undertaken by Lieutt. Col. Colebrooke, who completed the Four Gospels. An entire version of the New Testament, in pure and elegant Persian, was executed by the late Revd. H. Martyn, who travelled from India to Shiraz, in Persia, for that purpose. A Persian translation of the Old Testament has been commenced

مذهب عيسائي كي ترقي بذريعة ترجموں بیبل کے خاص کر متعلق ہے *

هندوستان میں جو زبانیں بولي جاتي هيں وہ تين هيں (اول عربي) دوسرے شینسکرت) اور (تیسرے چیني) اور اور زبانیں اُن سے مشابہت رکھتي هيں یا اُن سے نکلي هيں *

زمانہ حال کے ترجمے عربي زبان اور اُسکي متعلق زبانوں کے

تمام بیبل کا ایک عربي ترجمہ همارے وقت تک پہونچا ہے ، اگرچہ اِس سبب سے کہ وہ اصل سے مطابق اور درست ہے چند مشرقي علما اُسکي بہت قدر کرتے هيں ، مگر اُسکي زبان ایسي قدیم ہے کہ اب استعمال میں نہیں رهي ، اِس وجہہ سے اب علماء عرب اُسکو پسند نہیں کرتے ، اسلیئے اب ایک نیا ترجمہ زمانہ حال کي زبان عربي میں باهتمام پادري هنري مارٹن صاحب کے مشہور عربي عالم مسمی ثبات نے کرنا شروع کیا ، عہد جدید کا ایک عربي نسخہ جو سریا زبان کے حرفوں میں لکھا ہوا ہے بیبل سوسایٹي کے خرچ سے بمقام پیرس سنہ ۱۸۲۲ ع میں چھپا *

فارسي ترجمے

جس فارسي ترجمہ کي همنے پہلے اطلاع دي ہے ، اوسکي زبان بھي بسبب قدامت کے غیر مستعمل هوگئي اسلئے لفٹنٹ کالبروک صاحب نے نیا ترجمہ کرنا شروع کیا ، عہد جدید کا تمام ترجمہ بہت عمدہ سلیس فارسي میں پادري ریورنڈ صاحب نے کیا ، انہوں نے اس غرض سے هندوستان سے شیراز کا سفر کیا ، اور عہد عتیق کا ایک فارسي ترجمہ پونا کے پادري رابنسن صاحب

by the Revd. T. Robinson, chaplain at Poonah, with the sanction of the Rt. Rev. Reginald Heber, Bishop of Calcutta.

Of the Pushtoo or Affghan versions.

This language is spoken beyond the river Indus, by a people, who, there is every reason to conclude, are descended from the ten tribes of Israel. The eminent linguist, the late John Leydon M. D., commenced a translation of the New Testament; and on his death in 1812, the Baptist Missionaries at Serampoor procured men skilled in the language to complete his undertaking.

Of the Bulocha or Buloshe versions.

This language is spoken on the Western banks of the Indus, the country of Buloochistan extending westward to Persia. Considerable progress has been made by the Missionaries in translating the New Testament into this dialect, in which they have printed the Four Gospels.

On the Versions in the Sanscrit or Sungscrit language and its cognate dialects.

Of the Sanscrit versions.

This, though the parent of all the languages spoken in western and southern India, is at present, the current language of no country, though it is spoken by the learned nearly throughout India. The New Testament was published at Serampoor in 1808: the Pentateuch and Historical books in 1811; the Hagiographa in 1816; and the

نے باجازت پادری ریجینلڈ هیبر صاحب بشپ کلکته کے کرناشروع کیا ہے *

پشتو یا افغانی زبان کے ترجمے

یہہ زبان دریای اندس کے پار ایک قوم جسکو شروع سے بہت علاقا ہے کہ اسرائیل کی دس قوموں میں سے ہے بولتی ہے ' مشہور پادری جان لیڈن صاحب نے عہد جدید کا ایک ترجمہ اس زبان میں شروع کیا اور سنہ ۱۸۱۲ع میں اونکی وفات کے بعد سیرام پور کے بیپٹس مشنریز نے اس ترجمہ کے تمام کرنے کے واسطے ایسے شخص بہم پہونچاے جو اس زبان سے واقف تہے *

بلوچی زبان کے ترجمے

یہہ زبان دریای اندس کے مغربی کنارہ پربولی جاتی ہے ' بلوچستان کا ملک ایران سے مغرب کیطرف پہلاھوا ہے ' اس زبان میں عہد جدید کاترجمہ کرنے میں مشنریز نے بہت سے ترقی کی ہے ' چنانچہ چاروں انجیلوں کو اس زبان میں چہاپا ہے *

شینسکرت اور اُن زبانوں کے ترجمے جو اُس سے مشابہ هیں یا اُس سے نکلی هیں

ترجمے شینسکرت زبان کے

اگرچہ اِس زبان سے وہ تمام زبانیں نکلی هیں ' جو مغربی اور جنوبی هندوستان میں بولی جاتی هیں ' مگر فی الحال کسی ملک میں یہہ زبان نہیں بولی جاتی البتہ هندوستان کے وسطہ کے حصہ میں علما بولتے هیں ' عہد جدید کا ترجمہ اس زبان میں بمقام سیرام پور سنہ ۱۸۰۸ع میں چہپا ' اور توریت اور کتب تواریخ کا

translation of the Prophetic books was finished in 1818.

ترجمه سنه ۱۸۱۱ ع میں اور اور مقدس
تحریروں کا ترجمه سنه ۱۸۱۶ ع میں اسي
مقام میں چهپا ' اور پیغمبروں کي کتابونکا
ترجمه سنه ۱۸۱۸ ع میں پورا هوا *

In Western India, not fewer than *twentynine* languages are derived from Sanscrit, and into *seventeen* of these the sacred volume has been wholly or in part translated, viz :—

مغربي هندوستان میں شینسکرت زبان
آےنتیس سے کم زبانیں نهیں نکلي هیں
اُن میں سے سترہ زبانوں میں کتب مقدسه
کا ترجمه کلي یا جزوي هوا هے جنکا ذیل
مَیں بیان کیا جاتا هے *

The *Sikh, Sheek* or *Punjabee* which is spoken in the province of Punjab, or the country of the five rivers (from *Punj* five, and *ab* water,) : into this language the entire Bible has been translated.

سکهه یا پنجابي زبان جو صوبه پنجاب
میں یاپانچ دریاوں کے ملک میں بولي
جاتي هے (یعنی پنج کے معنے پانچ اور آب
کے معنے پاني) اس زبان میں کل بیبل کا
ترجمه هوا هے *

The New Testament only has been translated in the following languages.

اگي انےوالي زبانوں میں صرف عهد
جدید کا هي ترجمه هوا هے

The *Assamese* or language of the kingdom of Assam.

اسام کے زبان میں عهد جدید کا ترجمه
هوا هے*

The *Kashmeree* or *Kashmeer,* which is spoken in the extensive province of Kashmeer, in the north of India.

کشمیری زبان میں بهي عهد جدید
ترجمه هوکر چهپي هے' یهه زبان کشمیر کے
بڑے صوبه میں جو هندوستان کے شمال پر
هے بولي جاتي هے*

The *Wutch* or *Mooltanee,* or dialect of Wuch, a country on the eastern bank of the Indus, which reaches from the Punjab to Auch.

زبان وچ یا ملتاني میں ' یهه ملک
دریاي اندس کے مشرقي کنارہ پر واقع ہے'
اور پنجاب سے آک تک اسکي سرحد ہے*

The *Goojurat* or *Goojratee,* which is spoken in the Peninsula of *Goojurat.*

گجرا تي زبان میں یهه زبان گجرات میں
بولي جاتي هے*

The *Bikaneer,* which is spoken to the south of the Punjab, and extends westward to the country where the Wucha begins.

زبان بیکا نیر میں ' یهه زبان پنجاب کے
جنوبمیں بولی جاتی هے' اور مغرب میں
اس ملک تک جهاں سے زبان وچ شروع
هوتی هے' یهي زبان بولی جاتی هے *

The *Kunkuna*, which language begins where the Gujuratee ceases to be vernacular, and is spoken at Bombay, and thence up the coast as far as Goa.

زبان کنکنا میں ، یہہ زبان وهاں سے شروع هوتی ہے جہاں سے گجراتي زبان موقوف هوتی ہے، اور یہہ زبان بمبئی میں اور کنارۂ سمندر پر بمقام گوبانک بولی جاتي ہے *

The New Testament is more than half printed in the undermentioned languages, *and is expected to be finished* (so it must have now been finished) *in the course of the present year* (1825).

ادهي سے زیادہ عہد جدید کا اِنے والے زبانوں میں ترجمہ هوا ہے اور امید ہے کہ اس سال (سنہ ۱۸۲۵ ع) میں اونکا باقي ترجمہ پورا هوجاوے

The *Marwar*, which is spoken to the southwest of the Bikaneer country.

مارواڑي زبان میں ، یہہ زبان بیکانیر کے مغرب جنوب میں بولي جاتي ہے *

The *Oojurinee*, or language of the province Oojein.

اوجاوني یعنے اوجین کے زبان میں *

The *Nepalese*, or language of the kingdom of Nepal.

نیپالي یعنے سلطنت نیپال کے زبان میں *

The *Hindee* or *Hindoostanee*, being spoken over an immense tract of country in India, varies much in its dialects; and not fewer than three different translations of the sacred volume have been printed.

هندی یا هندوستاني زبان سے جو زبانیں نکلي هیں اونمیں بہت اختلاف هیں اور یہہ زبان هندوستان کے بہت سے حصہ میں بولی جاتي ہے، اور تین مختلف ترجمے کتب مقدسہ کے اس زبان میں چہپے هیں *

In the *Bengalee* or language of the province of Bengal the whole of the Scriptures is published.

بنگالي یا صوبہ بنگالہ کي زبان میں تمام کتب مقدسہ چہپیں هیں *

The *Ooriya* or *Orissia* language is Spoken in the province of that name; it has a very close affinity to the Bengalee, but with different terminations and a different character. In this language the entire Bible is translated by the Baptist Missionaries.

اوڑ یا اوڑیسہ زبان اسي نام کے صوبہ میں بولي جاتي ہے، یہہ زبان بنگالي زبان سے بہت مشابہت رکھتي ہے، مگر حروف اسکے مختلف هیں اور لفظ بهي مختلف انجام هیں اس زبان میں بیپٹس مشنریز نے تمام بیبل کا ترجمہ کیا *

The *Birjbhassa* language, which is spoken in the upper province of Hindoostan, contains a greater mixture of the Sanscrit than most of the other dia-

برج بہا شا زبان میں جو هندوستان کے اوپر کے صوبہ میں بولي جاتي ہے ، نسبت کسي اور زبان کے سنسکرت کے زیادہ

lects of the Hindee. The Four Gospels have been translated in this tongue.

امیزش رکہتي ھے ' اس زبان میں چاروں انجیلوں کا ترجمہ ھوا *

The *Kurnata* or *Canarese* language is spoken in the country extending northward from Tellicherry to Goa, and eastward from the coast of Malabar to the country where the Tamul is spoken, including the whole of Mysore. In this language the New Testament was printed in 1320, from the translation of the Revd. Mr. Hands.

کرناٹا یا کنیریز زبان اُس ملک میں بولي جاتي ھے ' جو شمالي جانب پر تلي چري سے تابہ گویا ' اور مشرقي جانب میں ملیبار کے کنارہ سے لیکر اُس ملک تک جہاں تامول زبان بولي جاتي ھے ' اور تمام میسور میں بھي اِسکا استعمال ھے اِس زبان میں عہد جدید کو پادري ھینڈس صاحب کے ترجمہ سے سنہ ۱۸۲۰ ع میں چھاپا گیا تھا *

The *Tamul* language is spoken in the south-eastern part of India, from Madras to Cape Comorin. Different translations of both the New and Old Testaments have been made in this language. In 1814, an edition of the Tamul New Testament was completed at the Serampoor Press, at the expense of the Calcutta Auxiliary Bible Society; and as the lapse of years rendered further correction of it necessary, the Revd T. C. E. Rhenius, and the Revd. Dr. Rottler at Madras, were employed to revise Fabricius's version.

زبان تامول ھندوستانکے جنوبي مشرق حصہ میں مندراس سے لیکر راس کماري تک بولي جاتي ھے اس زبان میں عہد عتیق اور عہد جدید کے مختلف ترجمے ھوے ھیں ' زبان تامول کے عہد جدید کا نسخہ کلکتہ کے مددگار بیبل سوسایٹي کي خرچ سے سي رامپور کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۸۱۴ ع میں چھپ کر تیار ھوا ' اور بسبب گذرنے ایک زمانہ کے جو اس نسخہ میں کچھہ اصلاحیں ضروري ھوئیں ' پادري رینس صاحب اور پادري ڈاکٹر راٹلر صاحب مندراس والے نے فبریسیس صاحب کے نسخہ کي نظر ثاني کي *

The Telinga language, sometimes called the *Telogoo*, is spoken in the Northern Circars. In this language, which appears to be a dialect of the Tamul, the Missionary Schultz translated the Bible: but it was never printed. However both the New and Old Testaments were afterwards executed and printed in this language by other Missionaries.

زبان تلنگا جسکو کبھي تلو گو بھي کہتے ھیں ' شمالي حصہ سرکار میں بولي جاتي ھے ' اس زبان میں جو تامول زبان سے نکلي معلوم ھوتي ھے ' مشنري سیکلٹز صاحب نے بیبل کا ترجمہ کیا ' مگر یہہ ترجمہ کبھي چھپا نہیں ' لیکن بعدہ ھردو عہد عتیق اور عہد جدید کا ترجمہ مشنریز نے کیا اور چھاپا *

In the *Cingalese* or the language of Ceylon, the Scriptures have been published both by the Dutch, the late possessors of the island, and by the English, its present masters.

زبان جزیرہ سیلون (یعنے سراندیب) میں دچ قوم کے لوگوں نے جو اس جزیرہ کے پہلے قابض تھے ' اور انگریزوں نے بھي جو اوسکے حال میں قابض ھیں ' کتب مقدسہ کا ترجمہ چھاپا *

A translation of the New Testament into the *Maldivian* language, (which is spoken in the small but very numerous Maldivian islands, that lie to the south-west of Ceylon), has been published by the Missionaries at Serampoor.

زبان مالدوین میں' سیرام پور کے مشنریز نے عہد جدید کا ترجمہ چھاپا ہے' یہہ زبان مالدوین کے جزیرونمیں جو چھوٹے چھوٹے بہت کثرت سے ھیں بولي جاتي ہے *

In the *Malay* language, which is spoken not only in Malacca, but in Java and many other islands of the Indian Archipelago, there are several translations of the whole Bible; the first entire Malay Bible was published in 1731 and 1733, in Roman characters. Another edition of the whole Bible was printed in the Arabic character at Batavia, in 1758.

زبان ملیا میں جو صرف جزیرہ ملیکا ھي میں نہیں بولي جاتي ہے ' بلکہ آرکي پلیگو ھند کے بہت سے جزیروں میں بھي بولي جاتي ہے تمام بیبل کے بہت سے ترجمے ھیں ' تمام میلي زبان کي بیبل رومي حرفونمیں اول مرتبہ سنہ ۱۷۳۱ ع اور سنہ ۱۷۳۳ ع میں چھپي ' اور تمام بیبل کا ایک اور نسخہ عربي حرفوں میں بمقام بتویا سنہ ۱۷۵۸ ع میں چھپا *

The *Malayalim* or Malabar language is spoken on the coast of Malabar, in the country of Travancore. In this language the Catanars or clergy of the Syrian Church at Cotym, have translated the Scriptures.

زبان ملیبار مالابار کے کنارہ پر ملک تراونکورمیں بولي جاتي ہے اس زبان میں مقام کاٹم کے سریا کے گرجے کے پادریوں نے کتب مقدسہ کا ترجمہ کیا *

Versions in the Chinese, and the languages derived from or bearing affinity to it.

ترجمے چیني اور دیگر آن زبانونکے جو اُس سے مشابہت رکہتي ھیں یا اُس سے نکلي ھیں

The Chinese language, in the characters peculiar to it, is spoken not only throughout China, but also in Cochin-China and Japan, by a population of more than three hundred millions of persons. Two versions of the entire Bible are extant in this language, the translators of which have been aided in their arduous and expensive undertakings by the British Foreign Bible Society.

چیني زبان کو جسکے حرف اُسي سے مخصوص ھیں ' صرف چین میں ھي نہیں بلکہ کوچین اورجزایر جاپان میں بھي قریب تین کروڑ سے زیادہ ادمیونکے بولتے ھیں ' اس زبان میں تمام بیبل کے دو ترجمہ موجود ھیں ' ان ترجموں کے مترجموں کي مدد اس بڑي خرچ کے کام میں برٹش اور فارن بیبل سوسایٹي نے کي ہے *

From the Chinese language are derived seven others, which are spoken in Eastern India. Into three of these the New Testament has been translated, viz. the *Khassi* or *Kassai*, the *Munipoora*, and the *Burman*.

چيني زبان سے سات زبانيں اور نكلي هيں ' جو مشرقي هندوستان ميں بولي جاتي هيں ' اِن ميں سے تين زبانوں يعني خاصي اور مني پوره اور برهمه ميں عهد جديد كا ترجمه هوا هے *

The *Khassi* or Kassai language is spoken by an independent nation of mountaineers, lying between the eastern border of Bengal, and the northern border of the Burman empire. In this language the Baptist Missionaries have translated and printed the first Four Gospels.

خاصي زبان ايک ازاد قوم پهاڑيوں كي بولتي هے ' اور يهه قوم بنگال كے مشرقي سرحد اور برهمه كے بادشاهت كي شمالي سرحد كے درميان اباد هے ' اِس زبان ميں بيپٹست مشنريز نے چاروں انجيلوں كا ترجمه كركے چهاپا هے *

The *Munipoora* is spoken in the small kingdom of that name, which lies between Assam and the Burman empire. The Gospel of Matthew has been printed in this language.

زبان منے پوره اسي نام كي چهوٹي سي بادشاهت ميں جو درميان برهما اور آسام كے هے بولي جاتي هے ' اس زبان ميں متی كي انجيل چهپي هے *

The *Burman* language, which is spoken in the empire of that name, has borrowed the Sanskrit Alphabet. Into this language the New Testament has been translated by Mr. Felix Carey, son of the Rev. Dr. Carey, of Serampoor.

زبان برهما ميں جو اسي نامكي بادشاهت ميں بولي جاتي هے ' اور شينسكرت كے حرف لے ليئے هيں ' اس زبان ميں عهد جديد كا ترجمه فيلكس كيري صاحب بيٹے ڈاكٹر كيري صاحب سي رام پوري نے كيا هے *

Other Asiatic versions of the Holy Scriptures.

ديگر ايشيائي زبانوں كے ترجمے كتب مقدسه كے

Formosan version.—For the use of the inhabitants of the island of Formosa the Gospels of Matthew and John were translated in their language at the time the Dutch possessed the island; but the Formosans have never received any benefit from them.

ترجمے زبان فارموسا جزيرة فارموسا كے باشندوں كے واسطے متی اور يوحنا كي انجيلوں كا اُنكي زبان ميں اُسيوقت ميں ترجمه هوا ' جبكه ڈچ اُس جزيره پر قابض تهے ' مگر فارموسا والوں نے كچهه فائده اُن انجيلوں كے ترجمه سے نه اُٹهايا *

Tartar versions.—The Tartars compose a distinct nation, of Turkish origin, though now totally distinct from the Turks, and are subdivided into various tribes, each of which has its peculiar

ترجمے تاتاري زبان كے — تاتاري تركوں كي نسل ميں سے هيں ' اگرچه وه اب اُنسے بالكل مختلف اور ايک علحده قوم هيں ' اور نميں پهر اور كئي قوميں هو گئي هيں '

liar language. Into fifteen of these languages, translations of the sacred volume are printed at the expense of the Russian Bible Society, viz. the Nogai-Tartar, Mongolian, Calmuck, Orenberg-Tartar, Tschuwaschian, Tscheremissian, Tartar-Hebrew (spoken in the interior of Asia), Mordwaschian or Mordvinian, Ostiakian, Wogulian, Samoiedian, Tschapoginian, Zirian, Ossatinian, and a dialect of the Tartar spoken in Siberia.

جنمیں سے ہر ایک قوم اپنی زبان خاص رکھتی ہے ' ان قوموں کی زبانوں میں سے پندرہ زبانوں میں کتب مقدسہ کے ترجمے روسی بیبل سوسائٹی کے خرچ سے چھپے ہیں ' نام ان پندرہ زبانوں کے یہہ ہیں ' زبان نوگی تاتار ' اور مونگولیں ' اور کالمک ' اور اورن برگ تاتار ' اور سکو ویسچین ' اور سکر یمشین ' اور تاتاری عبری ' (یہہ زبان ایشیا کے درمیانی حصہ میں بولی جاتی ہے) اور موردو اسچیں ' یا موردوینیں ' اور اسٹی ایکیں ' اور واگولیں ' اور سیمائی ڈین ' اور سیکیپو جنین ' اور زیریں ' اور آسی ٹنین اور تاتار کے ایک اور زبان جو سائبریا میں بولی جاتی ہے *

The Georgian version.—At the beginning of the eighteenth century, the whole of the New Testament, together with the Psalms and the Prophets, was printed in the Georgian language, at Teflies, in Georgia, by order of the prince of Vaktaugh. The entire Bible was printed at Moscow in 1743, at the expense of Elizabeth, Empress of Russia.

زبان جارجیہ کے ترجمے '— اٹھارھویں صدی کے شروع میں شاہزادہ ویکتاغ کے حکم سے مقام ٹفلیز واقع جارجیہ میں تمام عہد جدید اور زبور اور کتب پیغمبروں کا ترجمہ جارجیہ زبان میں چھپا ' اور ایلزبت شہنشاہ زادی روس کے خرچ سے بمقام ماسکو سنہ ۱۷۴۳ع میں کل بیبل کا ترجمہ چھپا *

According to the tradition of the Greek Church, the Georgian version was originally made in the eighth century, by Euphemius the Georgian, the founder of the Ibirian or Georgian monastery at Mount Athos, where his original manuscript was discovered in the year 1817, and is preserved to this day.

بموجب یونانی گرجہ کی روایت کے زبان جارجیہ کا ترجمہ اصل میں یوفینس صاحب ساکن جارجیہ نے اٹھویں صدی میں کیا اور جنہوں نے جارجیہ کا عبادتخانہ جو کوہ ایتھاس پر ہے تعمیر کیا تھا ' اور اسی عبادتخانہ میں اونکا اصل نسخہ سنہ ۱۸۱۷ میں ملاتھا جو اجتک موجود ہے *

Modern Armenian version.—A translation of the Four Gospels into the modern Armenian language, from the ancient Armenian text, has been complet-

زمانہ حال کی زبان ارمینیہ کے ترجمے ایک ارمینیہ والے عالم نے جو پیرس کے رہنے والے ہیں ' قدیمی زبان ارمینیہ کے متن سے زمانہ حال کی ارمینیہ زبان میں چاروں

ed by a learned Armenian resident at Paris; who has undertaken a version of the entire New Testament.

انجیلوں کا ترجمہ کیا ہے ' اور اسی شخص نے تمام عہد جدید کا بھی ترجمہ کرنا شروع کیا *

Tahitan version.—The Missionaries sent to the island of Tahiti have been successful to preach the Scriptures here with effect, and likewise to translate detached portions of Scripture in the language of the inhabitants.

زبان تہیتی کے ترجمے — مشنریز جو جزیرہ تہیتی کو بھیجے گئے تھے ' وہ کتب مقدسہ کا وعظ کرنے میں کامیاب ہوے ' اور اسی طرح سے وہاں کے باشندوں کی زبان میں کتب مقدسہ کا ترجمہ کرنے میں بھی کامیاب ہوے *

On the Modern versions in the languages of Africa.

افریقہ کی زبانوں میں زمانۂ حال کے ترجمے

1 *Version in the Amharic and Tigre or vernacular tongues of Abyssinia.*—The version in the ecclesiastical or ancient language of Ethiopia or Abyssinia already noticed being only confined to the Churches, and understood by few comparatively besides the clergy, M. Asselin de Cherville, French Consul at Cairo was induced to undertake a version of the entire Bible in the *Amharic*, the royal dialect spoken at the court of Gondar, which is the dialect prevalent in the eastern parts of Africa bordering on the Equator. —A translation of the Gospels into the *Tigre*, the vernacular dialect of the extensive province of Tigre, was executed by a Mr. Nathaniel Pearce.

۱ ترجمے زبان ایمہرک اور تائیگر کے جو ایبسنیا کی زبانیں ہیں — جو ترجمہ گرجہ کے یا اتھیوپیا یا ایبسنیا کی قدیم زبان میں ہے ' جسکا ہم ابھی ذکر کرچکے ہیں وہ ترجمہ صرف گرجوں ہی کے استعمال کے لیئے منحصر ہے ' اور سوا پادریوں کے چند شخص اسکو سمجھتے ہیں اس سبب سے ایم اسیلن دی چرول صاحب نے جو مقام کیرو میں کونسل ہیں ' ایم ہیرک زبان میں جو گوندر کے دربار میں بولی جاتی ہے ' اور شاہی زبان ہے ' اور افریقہ کے اُن مشرقی حصوں کے بھی جو خط استوا کے قریب واقع ہیں یہی زبان ہے ' تمام بیبل کا ترجمہ کرنا چاہا ' اور تائیگر میں جو تائیگر کے بڑے صوبہ کی روزمرہ زبان ہے ' نے تھنیل پیر صاحب نے انجیلونکا ترجمہ کیا *

2. *Bullom Version.*—The Bulloms are a numerous people on the western coast of Africa, among whom the Missionaries sent out by the Church Missionary Society, laboured for several

۲ ترجمہ بلم زبان کا ' افریقہ کے مغربی کنارہ پر بلم ایک بہت بڑی قوم کثرت سے ہے ' جس میں گرجہ کے مشنری سوسائٹی نے مشنریز نے بہت سے برسوں تک وعظ

years. Into the language of this people, the Four Gospels and the Acts of the Apostles have been translated.

کیا ' ان لوگوں کي زبان میں چارون انجیلوں اور اعمال حواریان کا ترجمہ ھوا ھے ٭

3. *Susoo Version.*—The Susoos are also a numerous tribe on the western coast of Africa, in the vicinity of Sierra Leone. The Missionaries sent by the above Society have translated into this language, the Four Gospels, Acts of the Apostles, and other parts of the New Testament, together with several books of the Old Testament.

۳ زبان سسو کا ترجمہ قوم سسو بھي افریقہ کے مغربي کنارہ پرقریب سیرا لیون کے کثرت سے اباد ھے مذکورہ بالا سوسایٹي کے مشنریز نے چاروں انجیلوں اور اعمال حواریان اور عہد جدید کے دیگر حصوں اور عہد عتیق کے کتنی کتابوں کا ان لوگونکي زبان میں ترجمہ کیا ٭

On the Modern versions in the languages of America.

امریکہ کي زبان میں زمانہ حال کے ترجمے

Although the multiplicity of dialects spoken by the Indian tribes of North America seemed to interpose an insuperable bar to the labours of those benevolent individuals who were desirous of communicating the Scriptures to them; yet this obstacle has been diminished by the discovery, that so close an affinity subsists among them, that a young unlettered Indian of good capacity can (it is said) make himself master of them all. The following are the dialects into which the whole or part of the Bible has been translated.

اگرچہ ان زبانوں کي کثرت کے سبب سے جنکو شمالي امریکہ کي بت پرست قومیں بولتي ھیں ' یہہ معلوم ھوتا تہا کہ جو جواں مرد شخص یہہ خواھش رکہتے تہے ' کہ ان لوگونکو کتاب اقدس کے علم سے آگاہ کریں انکي تمنا برنہ آوے ' لیکن اس بات کي تحقیق سے یہہ ھرج رفع ھو گیا کہ وہ زبانیں ایک دوسرے سے اسقدر قربت رکہتي ھیں کہ ایک جوان جاھل باشندہ امریکہ اچہي سمجہہ والا اِن سب سے اپنے اپکو ماھر کرسکتا ھے ' مفصلہ ذیل وہ زبانیں ھیں کہ جنمیں تمام بیبل یا کچہہ حصہ اسکا ترجمہ ھوا ھے ٭

1. The *Virginian* Bible was translated by the Rev. John Eliat who has justly been denominated the Apostle to the Indians, from his unwearied labours to diffuse the blessings of Christianity among them.

۱ ورجنیا کي زبان میں بیبل کا ترجمہ پادري جان ایلیت صاحب نے کیا ھے ' اِنکو بسبب انکي اس مشقت کے جو انہوں نے امریکہ والوں میں مذھب عیسائي کے پہیلانے میں کي ' امریکہ والوں کا حواري خطاب دیا گیا ٭

2. The *Delaware* language is spoken through a very considerable portion of

۲ ڈلاویر کي زبان شمالي امریکہ کے بہت سے حصہ میں بولي جاتي ھے ' اس

North America. Into this language detached portions of the Scriptures have been translated.

زبان میں کتاب مقدسہ کے متفرق حصے ترجمے ھوے ھیں

3. Into the Indian Mussachussett dialect a part of Scripture has likewise been translated by the Missionaries.

۳ مساکست کي زبان میں بھي مشنریز نے کچھہ حصہ کتب مقدسہ کا ترجمہ کرکے چھاپا *

4. The *Mohawk* language, besides the tribe from whom it takes its name, is intelligible to the Five Nations, to the Tuscaroras, and to the Wyandots or Hurons. Various portions of Scripture have also been translated and printed into this language.

۴ موھاک زبان کو علاوہ اُس قوم کے جس سے اِس زبان کا نام نکلتا ھے ' مشہور پانچ قومیں امریکہ والوں کي اور قوم تسکیراز اوروي اندوٹس یا ھیرونس بھي سمجھتے ھیں اس زبان میں بھي کتب مقدسہ کے مختلف حصے چھپی ھیں *

5. The Missionaries have translated a part of the Bible into the *Mohegan* language, but it does not seem that they have as yet succeeded to print and publish it.

۵ مشنریز نے زبان موھیگن میں بھي کچھہ حصہ بیبل کا ترجمہ کیا ہے ' مگر یہہ نہیں معلوم ھوتا ہے کہ اوسکے چھاپنے اور مشتہر کرنے میں بھي وہ کامیاب ھوئی یا نہیں *

6. In the *Esquimaux* language some parts of the Bible have been translated and published, which were received with the deepest sentiments of gratitude by the people who speak this tongue.

۶ زبان اسکوئي ماکس میں بیبل کے چند بہت مفید حصے ترجمہ ھوکر مشتہر ھوئے ھیں ' جولوگ اس زبان کو بولتے ھیں اون لوگوں نے اِن حصون کے ترجموں کو بہت احسانمندي سے قبول کیا *

7. The whole New Testament has been translated in the language of Greenland and thankfully received by the inhabitants.

۷ گرین لینڈ کے زبان میں تمام عہدجدید کا ترجمہ ھوا ہے ' اوسکے باشندون نے اوسکو شکرگذاري سے لیا *

8. Lastly, the New Testament was translated into *Creolese* for the use of the Christian negroes in the Danish West Indian islands and was published at Copenhagen, 1781, at the expense of the King of Denmark.

۸ عہد جدید کا ترجمہ زبان کریي آل میں عیسائي حبشیون کے واسطے جو امریکہ کے جزیرون مقبوضہ قوم دچ میں رھتے ھیں کیا گیا تھا ' اور مقام کوپن ھیگن میں دنمارک کے بادشاہ کے خرچ سے سنہ ۱۷۸۱ ع میں مشتہر ھوا *

From the foregoing observations concerning the various versions of Scripture, it is apparent that the difficulties

یہہ تمام حالات ترجموں کے جو میںنے اوپر بیان کیئے اِن سے بخوبي ظاھر ھوتا ھے ' کہ ترجموں کي جن مشکلات کا میں نے ذکر

and obstacles inseparable from the labour of translating writings out of one language into another, are not imaginary, but that they have really been experienced and admitted by those who have set about the task. I now proceed to give an account of a version, which will contribute further to illustrate the justice of these remarks.

The Roman Catholic Ecclesiastical congregation published, in 1625, an Arabic version of the Pentateuch, together with the Latin text; and this edition has a Preface in Arabic, in which an explanation is given of the impediments and difficulties, which translators have to encounter. To bring these difficulties to the notice of my readers I here give the substance of that Preface, as follows:

کیا ھے وہ صرف خیالي ھي نہیں ھیں بلکہ وہ مشکلیں تمام ترجموں میں پیش آئي ھیں ' اور بڑے بڑے عالموں نے جو دونو زبانوں سے واقفیت رکھتے تھے ان مشکلاتکے واقع ھونے کا اقرار کیا ہے ' اب میں ایک اور ترجمہ کا ذکر کرتا ھوں جس سے آن مطالب کي زیادہ تر تصدیق ھوتي ھے *

مذھبي رومي سوسایتي نے سنہ ۱۶۲۵ ع میں کتب خمسہ حضرت موسی علیہ السلام کا ایک عربي ترجمہ معہ لیتن ترجمہ کے چھاپا ھے ' آسکي مترجم نے اپنے ترجمہ پر ایک دیباچہ لکھا ھے ' جس سے معلوم ھوتا ھے کہ ترجمہ میں آسکو کیا کیا مشکلیں پیش آئیں ھیں ' چنانچہ وہ دیباچہ بعینہ اس مقام پر لکھتا ھوں *

"The subjects revealed by the Almighty were, at first, recorded by the prophets and apostles in the languages, which were spoken either by the people of the cities in which they abode or by those of their own tribes or nations. Those words of God were, afterwards, translated into several languages, in order that all men in the world might know what were the revelations from God for their salvation. The Latin version, from which this Arabic translation of the Pentateuch has been rendered, presents just so much difference from its original, as might be expected to arise from the variety of the meanings of words; but in regard to serious and important matters, and doctrines the translation agrees in all respects with the original, and contains nothing

فاماالكلام الذي انزله الله سبحانه فكتبه اولاالانبياء والرسل بلغاتهم كلواحد منهم بلغة بلدته وقومه ثم من بعد هم نقل الى السنة مختلفة ليعرف جميع الامم ماوحى به الله لخلاصهم اجمعين وانكان في نسخة المقبولة اختلاف الكلمات كاختلاف اللغات لكثرة المعاني التي لكلواحدة من الكلمات في اصلها لاكن لكلهن حكم واحد فيما يلى الحقيقة وليس فيه شي مضاد لها فخاصة في هذه النسخة العامة المعروفة التي يستعملها الكنيسة المقدسة الرسولية الجامعة الرومانية فانها لافي المعاني فقط بل وفي اكثر الالفاظ يوافق المتن الاصلي اي العبراني واليوناني ومع ذلك كله لعلك تجد شيئا ناقصا مفسودا في بعض نسخ الكتاب المذكورة اما عند الروم واما عند غيرهم من الطوايف من

جو کلام کہ خدا پاک نے بہیجا اوسکو پہلے پہل نبیوں اور حواریوں نے اپني زبان میں لکہا ھر ایک نے اونمیں سے اپنے شھر یا اپني قوم کي بولي میں پھر اوسکے بعد مختلف زبانونمیں اوسکے ترجمے ھوي تاکہ تمام دنیا کے لوگ جان لیں کہ کیا وحي بہیجي اللہ نے آن سب کي نجات کو اور اگرچہ مقبول کیي ھوي نسخہ میں لفظوںکا اختلاف تھا جیسکہ ھر ایک لفظ کے اصل میں بہت سے معنے ھونے کے سبب سے لغت میں اختلاف

سهوالكا تبين اومن قلة اجتهاد المترجمين وكذلك في اصل العبراني واليوناني ايضا يكون نقص يسير اوغلط صغير ولايكاد يوجد كتاب من الكتب وانكان هو صحيحا كاملا الا وفيه غلط اونقص لاكن لايقول احد بالحق لاجل ذلك انه مطلقا كتاب مفسود او مرفوض اما نسخ الكتب المقدسة هي كثيرة بحسب كثرة اللغات والشعوب فكانت قديما النسخة العربية ايضا مشهورة تامة في الفاظ صادقة في المعاني حين زهر في نواحي الشرق دين المسيح ولم يكن بعد انقلبت الامور من شدة الاحزاب والهراطقة في تلك البلدان لاكن من بعد مانقص هناك العلم والايمان خسرت ايضا النسخة المذكورة وبقيت منها مصاحف قليلة فقط وفيها غلطات كثيرة ونقصانات غزيرة ذلك من قلة النساخ والعلماء ومن كثرة الغشومة والجهالة فهذا السبب دعا الاب المكرم المشهور في التقى والجود المعتبر في العلم والحكمة سركيس الهاروني من بيت الرز مطران الشام ليحسن الى طايفة ويقوم باحتياجها على حسب قدرته بما قدكان رغبوا البعض المطارنة والاساقفة من بلاد الشرق الى قدس سيدنا البابا اربانوس الثامن مستاذنين له في امره باصلاح النسخة العربية ويطبعها في رومية العظمى لمنفعة كنايسهم ورعايا هم فاذن البابا المذكور طلبتهم فولى هذا الامر للسادة المكرمين المتعالين الكردينالية المتوكلين على المجمع المقدس في انتشار الايمان المسيحي فاماهم فاوصوا المطران سركيس المقدم ذكره بجمع في داره كثيرا من العلماء اللاهوتين قسوسا ورهبانا وعلمانيين ومعلمي اللسان العبراني واليوناني والعربي وغيرها ليصلح معهم

that is contrary to fundamental truths.

The version received by the great Apostolical Church of Rome is especially close in its correspondence with the originals. Its conformity with the Hebrew and Greek originals consists not only in the meaning of words, but also in the similarity of words. But notwithstanding the agreement of this version with its originals in points of importance, some copies of it will be found, which are not free from certain defects, and these defects are to be ascribed to the negligence or mistakes of transcribers and to the indifference of translators. Even the copies of the Hebrew and Greek originals have not escaped the defects that so arise. No copies of the Hebrew or Greek original can be found, which howsoever examined and corrected, does not contain certain errors and faults. Yet no reasonable and unprejudiced man will conclude from this little superficial injury done to the originals, that they are no longer worthy of being followed. There are several languages into which copies of Scripture have been translated.—There was a very ancient copy of the Arabic version of Scripture, which was celebrated for the accuracy of its execution as regards the use of such words, as were identical and conveyed the same sense with its original.

This Arabic version existed at the time when Christianity had been propagated over the eastern countries, and when no revolution or disaster of any kind had ever visited those parts of the world. But after the learning and religion of those regions had decay-

هوتا هے ليكن اُن سب كا اُس چيز ميں جو حقيقت سے ملي هوئي هے ايك هي حكم هے اور كوئي چيز اوسميں حقيقت كي ضد نهيں هے خصوصا اس عام نسخه ميں جو مروج هے اور جسكو بڑا پاك كليسه رسوليه روم كا استعمال كرتا هے اور يهه حال صرف معنوں هي ميں نهيں هے بلكه اكثر لفظونميں بهي وه اصلي عبراني اور يوناني متن كے موافق هے باوجود إن سب باتون كے شايد تو پارے كوي بات ناقص اور خراب كسي نسخه مين اوس كتاب كے كيا روميون كے پاس كے نسخه مين اور كيا اُن كے سوا اور لوگون كے پاس كے نسخه ميں كاتبون كي بهول سے يا مترجمون كي كم سمجهي سے اور اسيطرح اصل عبراني اور يوناني نسخونميں بهي تهوڑا سا نقصان اور تهوڑي سي غلطي هے اور بعيد نهيں كه كتابون ميں سے كوئي كتاب گووه صحيح اور كامل هي هو نه پائي جاوي مگر يهه كه اُسميں كچهه غلطي يا نقصان هو مگر كوئي شخص حق گو يهه نكهے گا كه اس سبب سے وه كتاب كي كتاب هي خراب اور نكمي هوگئي اور

نسخے کتب مقدسہ کے بہت
ہیں موافق کثرت زبانوں
اور حرفوں کے سواگلے زمانہ
سے عربی نسخہ بہی مشہور
ہے لفظوں کے پورے ہونے
اور معنوں کے درست ہونے
میں جب سے کہ مشرقی
ملکونمیں دین مسیحی چمکا
ہے اور ابتک انقلاب امور
بسبب لڑائیوں اور بربادیوں
کے اُن ملکونمیں نہیں ہواتہا
لیکن جبکہ وہان علم اورایمان
ناقص ہوگیا تواوس نسخہ
نے بہی نقصان اوٹہایا اور
صرف تہوڑے نسخے آسکے
باقی رہے اور اُن میں
غلطیان بہت ہیں اورنقصان
بڑے ہیں یہہ بسبب قلت
لکہنے والوں اورعالموں کے اور
بسبب کثرت نادانی اور
جہالت کے یہی سبب
باعث ہوا پاپا بزرگ کو
تقتو اور جودت طبع میں
مشہور اور علم وحکمت میں
معتبر ہے یعنے سرکیس عارونے
خاندان زرمطران شام کو کہ
احسان کرے اپنے لوگوں پر
اور مستعد ہو آنکی حاجت
روائی پر موافق اپنی طاقت
کے اس سبب سے کہ رغبت
کی تہی بعضے مطارنہ اور
اساقفہ مشرقی ملکوں نے
حضرت سیدنا پاپا ازبانوس

النسخة العربية فبدوا يفعلون ذلك لغاية
الاجتهاد في سنه ١٦٢٥ ع الف وستماة وخمسة
وعشرين بميلاد المسيح بعون الله تعالى
وتوفيقه فاختاروا من كلواحد في المصاحف
العربية ماوجدوا فيه اصح واصلح وموافق
المصدر العبراني واليوناني وجبروا الناقص
واصلحوا الفاسد على مثل المصدر المذكور
والنقل العام الذي عند الكنيسة الرومانية
فكذلك ردوا علي قدر طاقتهم الكتب المقد
سة الى الطايفة العربية المشهورة وغيرها
من الطوايف المستعمل عندهم اللسان
العربي كما كانت لهم في الزمان القديم
اما في هذا الامر الكبير كل سعي الناس
وهم خفيف قليل فلذلك امر المجمع
المقدس ان يطبع في هذا النقل المتن
اللاطيني العام قباله المتن العربي حتى
يكون لكلواحد قانونا امينا يعرف به ويصلح
كلما بقي من العربى من نقص اوغلط لم يدره
المترجمون والمصلحون ثم اعلم ايها القاري
الحبيب اننا في اصلاحنا هذا لم نلحق
دايما المتن الاصلي كلمة بكلمة بل اقتدينا
عادة التراجمة السابقين فمرات كثيرة حفظنا
الحكم فقط وتغافلنا عن ترتيب الالفاظ وعددها
وحيث كان اختلاف بين الحكم العربي
واللاطيني بغير مضرة الحق لم نران نغيره
بشي بل ابقينا تاويل الاولين كرامة لهم
وقد صارت لاهل الشرق العادة فيه من زمان
طويل فكان التغيير يكون لهم مكروها ثم ان
المتن الاصلي ايضا قبول في خط ذلك
الحكم بالسواء وبين الحكمين اختلاف
فقط بلا متضادة وفي كليهما تصديق الامور
ثم معروض عليك اننا في اسماء التي تختص
بها الناس والمواضع وقفنا على اثار الخط

ed, almost all the copies of this version gradually disappeared and perished, except a very few, which still survived, and which carried with them numerous errors that arose from the ignorance of the time and from the want of learned men and good copyists, who could bestow their attention to the matter, and certify to the correctness of the text. Having perceived the faults that abounded in the copies of this version, and being excited and influenced by his zeal for religion the very liberal and pious Father Sircais Harvney, a member of the family of Ruzmutran of Siam, felt anxious to do an important service and supply the wants of the people of those countries, by restoring this version to its original state of purity; and Pope Urban VIII., our great patron, was solicited on this subject by bishops, clergymen, and the people in general, who besought him to republish this version in Rome after it should be restored to its primary state. Pope Urban VIII. accordingly ordered that the version should be corrected, and entrusted the performance to the famous learned men of Kurdan, who belonged to the Roman Congregation for promoting Christian knowledge. These learned men requested the Father Sircais, the Mutran, to convene at his residence an assembly of bishops and divines of the age and all those scholars, who were well versed in Hebrew, Greek, Arabic, and other languages, in order that by their united assistance and consultations, the Arabic version in question might be thoroughly corrected and purified from all errors. Thus this remark-

العبراني وحروفه الان العادة في اللسان العربي تارة منعتنا عن ذلک کقولک ابراهيم عوض ابرهم وسليمان عوض سلومه واورشليم عوض يورشليم ومثل ذلک فاما اسماء الاحجار والاشجار وسـاير النباتات والحيوانات وما تشابه بذلک انکان في اللفظ شک اوريب في معناه والمترجمون في تاويلها مختلفون فترکتها بلا تغير في المتن العربي ثم انك في هذا النقل تجد شيا من الکلام غير موافق قوانين اللغة بل مضاد اليها کالجنس المذکر بدل المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثني والرفع مکان الجر والنصب في الاسم والجزم في الفعل وزيادة الحروف عوض الحرکات وماتشابه ذلک فکان سببا لهذا کله سذاجة کلام المسيحيين فصار لهم نوع تلک اللغة مخصوصا وليکن ليس في اللسان العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني والعبراني تغافلت الانبياء والرسل والاباء الاولون عن قياس الکلام لانه لم يرد روح القدس ان تقيـد اتساع الکلمة الالهية بالحدود المضيقه التي حدتها الفرايض النحويه فقدم لنا الاسرار السماويه بغير فصاحة وبلاغة بکلمات يسيرة مستسهلة لئلا تختص قوة البشر وحيلتهم بعمل خلاعهم العجيب النظم وبدخول العالم في دين المسيح انتهي *

able work was, by the grace of God, commenced in the year 1625 of the Christian æra. The assembly of these learned emendators have decided upon retaining whatever they found in this version correct and conformable to the similar passages in the Hebrew and Greek originals; and whatever they discovered in it to be wrong and not in agreement with the original texts, they accordingly corrected and amended so as to make such passages harmonize with the original, and also with the Latin version received by the Church of Rome; and thus to the utmost of their efforts they have restored this Arabic version of Scripture to its primary state, and prepared it for the use of those whose language is Arabic. Nevertheless, all the endeavours and abilities of men can have but partial success in attempting to translate matter from one language into another, with strict fidelity as to present precisely the same sense that is conveyed in the text of the original. It is therefore commanded by the congregation that this Arabic version should be published with the original Latin in parallel columns, in order that an Arabic scholar, being acquainted with Latin, and provided with a Latin text in his copy of the Arabic version, may at once consult the Latin text for the deficiencies of the Arabic text, which its emendators and translators could not supply. The reader must observe that this Arabic version has not been literally translated by us; we have, in retranslating it, imitated the example of ancient translators. We have been, in most places, led rather by the sense than by the exact words of the text.

انهوںں سے وہ اُس سے اُسکا حکم چاهتے واسطے اصلاح اُس عربي نسخہ کے اور اُسکے چهاپنے کے روم کبیر میں واسطے فایدہ اُن کے کنیسوں اور اُنکي رعایا کے پهر اجازت دی اوس پاپا نے اُن لوگونکو پهر اسکام کا متولے کیا بزرک پیشوائوں بلند مرتبہ کردینا لیہ کو جو متعین تهے مقدس سوسائٹي پر واسطے پهلانے دین مسیحي کے پهر اُنهوں نے سمجهایا مطران سرکیس کو جسکا اوپر ذکر هوا جمع کرنیکو اپنے شهر میں بهت سے عالموں علم الهي کو اور پادریوں اور عابدوں اور عالموں اور جاننے والوں عبراني اور یوناني اور عربي وغیرہ زبانوں کو کہ اُن سب کے ساتهہ اصلاح دیجاوے عربي نسخہ کو پهر اُنهوں نے یهہ کام شروع کیا نهایت کوشش سے سنہ ١٦٢٥ ع میں الله تعالے کی مدد اور اوسکي توفیق سے پهر پسند رکها اُنهوں نے هر ایک عربی نسخہ مین سے جس چیز کو کہ اُنهوں نے پایا صحیح اور درست اور موافق صیغوں عبراني اور یوناني کے اور درست کیا ناقص کو اور اچها کیا برے کو مانند اُن صیغوں کے اور چُنکہ اُس عام نقل کے جو

Wherever we have found the old version not materially differing, in matters of importance, from the original Latin, we have, in such places, retained it without alterations of any kind, out of respect to the former venerable translators, and also to secure to the people of the east as much of their old translation as possible, to which they have been so long attached and which they are not disposed to give up entirely. Besides, as the original Latin text has been given, it is therefore thought unnecessary to alter the text of the old Arabic version even when it differs somewhat from the Latin, provided it be not entirely at variance with it.—

The names of places and persons have been, for the most part, given by us according to the Hebrew form, but sometimes from the necessity of explaining them according to the Arabic idiom we have been obliged to depart from this rule; for example, instead of the Hebrew name Ibrahim, it is given *Ibraheem* in Arabic; instead of Sooloomа,—*Soolaiman*; and instead of Urusalem,—*Orshalem*, and so on. Such names of animals and of vegetables and minerals as the translators have used in more senses than one, have not been altered by us from what they were in Hebrew. Besides, ungrammatical expressions will be found in this version, e. g., the masculine is used for the feminine; the singular for the plural; the objective case for the nominative; the consonant for the vowel; and so on. The cause of such irregularities is the simplicity of the Christian style of language, which is characterized by the use of such words. However, such incongruities and misapplication of terms are not only tolerated in this Arabic version, but also in the original Hebrew, Greek, and Latin likewise. It must be borne in mind that the prophets, the apostles and the fathers have not paid attention to the rules of Grammar, because the holy Spirit did not wish to restrict the sense of the words of God by adhesion to mere grammatical niceties. The Holy Spirit has opened out to us the mysteries of heaven in words, which are simple and plain without regard to elegancies of style: that so all men having set before them the words of God in a clear and intelligible form, may avail themselves of the great blessing bestowed upon them by the most merciful God, and may happily be led gradually to seek for and attain that blessed salvation, offered to them through the Lord Jesus Christ."

کنیسہ رومانیہ میں سے اور
اسیطرح آنہوں نے پہیرا اپنے
طاقت کے موافق کتب
مقدسہ کو مشہور عربي گروہ
کے پاس اور آن کے سوا جن
لوگوں کے هاں عربي زبان
مستعمل تہي جیسا نہ پہلے
زمانہ میں آن کے لیئے تہا
اور اس بڑے کام میں کوشش
ادمیونکي اور آن کي همت
چہوٹي اور تہوڑي هے اسلیئے
آس مقدس سوسایٹي نے
حکم دیا اِس نقل کے
ساتہہ عام لاطیني متن کے
چہپنے کا مقابل میں عربی
متن کے تاکہ هو هرایک کے
لیئے اچہا قاعدہ اور اس سے
جان لیا جاوے اور اصلاح کیا
جاوے جو کچہہ باقي رہ
گیا هو عربي مین نقصان
اور غلطي جسکو چوک گئے
هو ترجمہ کرنے والوں اور
اصلاح دینے والوں سے پس
جان لی اے میرے پیارے
پڑھنے والی هم نے اپني
اس اصلاح میں نہیں ملایا
همیشہ اصلي متن کو لفظ
بلفظ بلکہ همنے پیروي کی
هے اگلے مترجموں کی عادت
کی پس بہت جگہ همنے
نگاہ میں رکہا هے صرف
مطلب کو اور همنی دیہان
نہیں نیا لفظوں کی ترتیب
اور آن کی گنتی کا اور جہان

اس دیباچہ پرغور کرنے سے معلوم ہوتا ہے ' کہ اگلے اور پچھلے مترجموں کو ان ترجموں میں کسقدر مشکلیں پیش آئي ہیں ' اور یہي سبب ہے کہ ہم ترجمونمیں اختلاف پاتے ہیں ' با این ہمہ جسقدر اختلافات کہ ترجموں میں واقع ہوے ہیں وہ ایک نہایت بیش قیمت چیز ہے ' اُنپر غور کرنے سے ہرایک عالم کي راے معلوم ہوتي ہے ' اورخیال کیا جاتا ہے کہ اُس عالم مترجم نے کلام الہي کا کیا مطلب سمجھا تھا ' پس جو لوگ کہ کتب مقدسہ پر تحقیقات کرنے اوراصلي روشني حاصل کرنے کا اُن سے ارادہ رکھتے ہیں اُنکو چاہئیے کہ اُن اختلافات تراجم کو بہت عزیز رکہیں ' اور اُنپر نہایت تامل اور وقار سے غور کریں ' نہ یہہ کہ اُن اختلافات سے یہہ سمجھیں کہ در اصل کلام الہی میں اختلاف ہے *

On a perusal of the foregoing remarks prefixed to an Arabic version of the Pentateuch published by the Catholic ecclesiastical congregation at Rome, it will be observed what difficulties and obstacles the ancient and modern translators of the Bible have had to meet and contend against; and it is for this reason that we find several versions of Scripture so much differing from one another. Upon the whole it is to be admitted that the varieties of readings are most valuable, for they serve to show us the different opinions formed by the learned respecting them; and also in what light the several divine translators have taken the words of God, as affected by those various readings of the same passages. These varieties of subjects among versions should be much endeared to those, who wish, by a critical examination, to study the true purport of God from the Scriptures. These persons ought to proceed in their beloved study with great caution and patience, in order that from the want of agreement among different versions of Scripture they may not be rashly led to the false conclusion, that the same words of God are to be taken in different senses.

اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ چند ترجموں کا جومیرے پاس بالفعل موجود ہیں اور جنسے میں نے اپني تفسیر لکھنے میں مددلي ہے اُنکا ذکر اسمقام پر لکھوں

Now I consider it advisable to make mention, in this place, of those Scriptures, which are in my possession, and which I have used and consulted in composing my own Commentary on the Holy Bible.

۱ انگریزي ترجمہ لیٹن ولگٹ بیبل کا جسکو سواے عبري اوریوناني متنوں کے مختلف زبانوں کے اور نسخوں سے مقابلہ

1. The Holy Bible, in English, translated from the Latin Vulgate; diligently compared with the Hebrew, Greek, and other editions in divers languages;

نہیں مطلب کا اختلاف تہا عربي ولاطیني میں بغیر نقصان حق بات کي اُسکا کچہہ بہي بدلنا ہمنے مناسب نہیں دیکہا بلکہ اُسکو رہنے دیا جسطرح بیان کیا تہا پہلوں نے اُنکي بزرگي کے لحاظ سے اور ہوگئے تہے مشرق کے رہنے والے اُسیکي عادي بہت مدت سے سو اُسکا بدلنا اُنکو برا معلوم ہوتا اور جبکہ اصلي متن بہي موجود ہے اپنے خط میں تو پہر یہہ مطلب برابر ہے اور دونوں مطلبوں میں صرف اختلاف ہے بغیر تضاد کے اور اُن دونوں میں جو بات ہے اُسکي تصدیق ہے پہر تمسے یہہ بہي کہا جاتا ہے کہ ہمنے ایسے ناموں کو جو آدمیوں کے لیئے اور مقاموں کے لیئے خاص ہیں موقوف رکہا ہے اُوپر نشان عبراني خط کے اور حرفوں کے مگر زبان عربي کے محاورہ نے کبہي باز رکہا ہمکو اس سے جیسے کہ تو کہے ابراهیم بدلے ابرهم کے اور سلیمان بدلے سلومہ کے اور اورشلیم بجائي یورشلیم کے اور مانند اسکے مگر پتہروں کے نام اور درختوں کے اور نباتات کے اور جانوروں کے اورجو چیزیں کہ اُنکي مانند

دیں اگر لفظ میں شک ہے یا آسکے معني میں تردد ہے اور مترجموں میں آسکے معني بیان کرنے میں اختلاف ہے تو آسکو ہمنے بغیر بدلنے کي عربي متن میں چھوڑ دیا ہے پھر تو اس متن میں پاویگا بعض کلام خلاف قاعدہ زبان کے بلکہ آسکے برعکس جیسے مذکر بدلے مونث کے اور مفرد بدلے جمع کے اور جمع بدلے تثنیہ کے اور پیش جگہہ زیر کے اور زیر اسم میں اور جزم فعل میں اور زیادتي حرف کي بدلے حرکت کے اور مانند اسکے اس سب کا سبب ہے مدادئي کلام عیسائیوں کي بس ہوگئي ہے ایسي بولي خاص آنکي اور یہہ بات عربي هي زبان میں نہیں ہے بلکہ لاطیني اور یوناني اور عبراني میں بھي ہے دھیان نہیں کیا نبیوں اور رسولوں اور متقدمین بزرگوں نے کلام کے باقاعدہ بولنے میں اسلیئے کہ روح القدس نے یہہ بات نہیں چاہي کہ کلام الہي کي وسعت کو مقید کرے تنگ حدوں میں جنکو نکالا ہے قواعد نحویہ نے پھر پہونچے ہمارے پاس بہدل

کیا گیا ہے ' جو جمنظوري ریٹ ریورنڈ ڈاکٹر ڈن ور صاحب کے بمقام لنڈن سنہ ۱۸۴۸ ع میں چھپا *

۲ انگریزي ترجمہ بیبل کا جو اصلي زبانوں سے ترجمہ ہوا اورجسکو بادشاہ جیمس کے حکم سے پہلے ترجموں سے خوب مقابلہ اور نظر ثاني کر لیا گیا *

۳ عربي ترجمہ بیبل کا جسکو سارا ھاگسن صاحب نے بمقام نیوکسل سنہ ۱۸۱۱ ع میں چھاپا *

۴ قلمي ترجمہ عربي زبور کا بطور تفسیر کے جسپر مازني کا نام لکھا ہے * کچھہ تحقیق نہیں ہوسکتا کہ یہہ مازني کون ہے ایا وہ مشہور نحوي عالم جو سنہ ۲۰۴ ہجري مطابق سنہ ۸۱۹ ع میں مرا یا اور کوئي زمانہ تحریر بھي تحقیق نہیں ہے طرز خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سولہویں یا سترھویں صدي کا لکھا ہے جس شخص نے اول اسکو خریدا اوسنے سنہ ۱۰۹۸ ہجري مطابق سنہ ۱۶۸۶ ع اوسپر لکھے ہیں مگر تعجب یہہ ہے کہ سواي چند ورسوں کے اورکسي ورس کي مطابقت موجودہ زبور سے نہیں ہوتي معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے عربي محاورہ کي زیادہ تر پابندي کي ہے اور ترجمہ اور تفسیر اسطرح پرملادیا ہے کہ کچھہ تمیز نہیں ہوسکتي باایں ہمہ چند ورس جنکي مطابقت پائي جاتي ہے اسمقام پرنقل کرتاہوں *

and published in London, in 1848, under the approbation of the Right. Revd. Dr. Denvir.

2. The Holy Bible, in English, translated from the original languages, and with the former translations diligently compared and revised by the command of His Excellent Majesty King James.

3. The Holy Bible, in Arabic, printed by Sarah Hodgson, in Newcastle, in 1811.

4. The Book of Psalms, in Arabic; a manuscript edition, translated in the form of a paraphrase by Mauznee. It is uncertain who this Mauznee was; whether he was the learned grammarian who died in the year 204 of the Hijree æra corresponding with the year 819 of the Christian æra, or some one else. It is likewise unknown when this manuscript was written. However judging from its style of composition it is supposed to have been written in the 16th or 17th century. The person who first got possession of it, has inscribed on it the year 1098 of the Hijree æra corresponding with the year 1686 of the Christian æra. It is surprising and worthy of note to find that all the Psalms in this manuscript, except a very few, are not like those in the present Bible. The translator has very strictly followed the Arabic idiom of expressions; and he has so mingled the translation with his comments on it, that no distinction can be made between the text and the commentary. The following

آسماني بغير فصاحت و بلاغت کے لفظوں تہوڑي میں جو اسان تھي شہر کے لیئے خاص ھو قوت انسان کي اور طینت آنکي اپني نجات کے کام میں عجیب نظم کي اور بسبب داخل ھونے عالم کے دین مسیحي میں *

few verses that are identical with those in the present Bible, I copy here with their translation. Their English rendering is as follows:—

ترجمۂ مازني	ترجمۂ اُردو	
طوبی لرجل لم یسلک طرق الخطائین ولم یجلس في مجالس المستهزئین ولم یعمل باعمال المذنبین	مبارک وہ آدمی جو نہیں چلا رستہ گناہ گاروںکا اورنہ بیٹھا مجلس میں ٹھٹا کرنے والوں کی اور نہ کیئے کام گناہ گاروں کے *	"Happy is the man who has not stepped in the path of sinners, nor sat with the scornful; and whose deeds are not like those of sinners.
ولکنہ في ناموس الرب یدرس اللیل والنهار	بلکہ خداوند کي شریعت میں رات دن سوچ کرتا ھے *	But he meditateth day and night in the Law of God.
فمثله کمثل شجرة علی شط المیاه توتي اکلها وتقدس ربها ناضرة اوراقها وهي سامعة مطیعة لربها	سو آسکي مثال آس درخت کي مانند ھے جو پانیوں کے کنارہ پر ھو اور اپنے وقت پر میوے لاوے اور خدانے آسکو ستھرا کیا اور سبز ھیں پتے آسکے فرماں بردار اور اطاعت کرنے والا اپنے رب کا *	His situation is like the tree planted by the side of a fountian, and he brings forth his fruits. His Lord has sanctified him; his leaves are green. He listens to his Lord and obeys him.
لیس کذلک المنافقون لان اعمال المنافقین تسفیها الریاح	لیکن گناہ گار ایسے نہیں کیونکہ گناہ گاروں کے عمل آنکو ھوا اوڑا دیتي ھے *	The hypocrite are not so; for the wind driveth away their shaking deeds.
من اجل ان الله یعلم سبیل المنافقین وسبیل المحسنین	اسلیئے کہ الله جانتا ھے رستہ گناہ گارونکا اور رستہ نیکوں کا *	For the Lord knoweth the way of the righteous, and that of the hypocrite."

5. The New Testament, in Arabic, published at London, in 1841, by Richard Watts on the foundation of the edition which was published at Rome in 1671.

۵ ترجمهٔ عهد جدید جسکو رچارڈ واٹس صاحب نے بمقام لنڈن سنه ۱۸۴۱ ع میں اُس نسخه کے مطابق چہاپا جو سنه ۱۶۷۱ ع میں مقام روم میں چہپا تہا *

6. The Book of the Four Gospels, in Arabic; a manuscript edition. Among the rest the Gospel of St. John is imperfect. The paper and binding of this manuscript is very old, but it does not prove when and where and by whom this version was executed. It is most probable it was copied from the edition of the Four Gospels, published at Rome in 1671. The following four points in this manuscript are worthy of notice. (1.) It agrees much with the Arabic edition of the New Testament, published at London in 1841.— (2.) It has no division of verses.— (3.) It is divided into more chapters than what are to be found in the New Testament of the present Bible. Probably the arrangement is identical with that of the edition, published in 1671. The division of chapters is as follows:—The Gospel of Matthew is divided into 101 chapters; that of Mark, into 54 chapters; that of Luke, into 86 chapters; that of John, which is imperfect, has more than 61 chapters. It ends with the 60th. verse of the 6th. chapter of the present Gospel of St. John.—(4.) A verse has been annexed to the beginning of each of these Gospels, which is not to be found in the Gospels of the present Bible, and which I give as follows:—

۶ ترجمهٔ عربي قلمي چاروں انجیلونکا جسمیں یوحنا کي انجیل ناقص هے ' اگرچه اس کتاب کا کاغذ بهت کہنه اور جلد بهت پراني هے ' مگر معلوم نہیں هوتا که کس کا ترجمه اور کب کا اور کہانکا هے ' یهه نہایت غالب هے ' که یهه نسخه چاروں انجیلوں کے اُس نسخه سے جو روم میں سنه ۱۶۷۱ ع میں چہپا نقل هواهو ' چار چیزیں اِسکي قابل اطلاع هیں (اول) یهه که یهه نسخه عهد جدید کے اُس نسخه سے جو لنڈن میں سنه ۱۸۴۱ ع میں چہپا بهت مطابق هے (دویم) اسمیں ورسونکا نشان نہیں هے (سویم) اس نسخه میں بهٔ نسبت موجودهٔ بیبل کے عهد جدید کے زیاده باب هیں ' غالبًا اِسکے بابوں کي تقسیم نسخهٔ مطبوعه سنه ۱۶۷۱ ع کي تقسیم سے مطابق هے ' چنانچه هر انجیل کے بابونکا شمار اِس مقام پر لکہا جاتا هے انجیل متی ۱۰۱ باب انجیل مارک ۵۴ باب انجیل لوک ۸۶ باب انجیل یوحنا تمام نہیں هے سوله باب سے زیاده هیں موجودهٔ انجیل یوحنا کے چہٹے باب کي ساٹہویں آیت تک هے (چہارم) اِس ترجمه میں هر ایک انجیل کے سرے پر ایک عبارت لکہي هوئي هے ' که وه عبارت کسي موجودهٔ بیبل کي انجیلوں میں نہیں پائي جاتي هے ' اسلیئے اُن چاروں عبارتونکو بجنسه نقل کرتا هوں *

IN THE GOSPEL OF MATTHEW.

انجيل مقدس متى

The Evangel of Jesus Christ. The Book of Saint Matthew, one of the Apostles of Jesus Christ.

بشارة يسوع المسيح كتاب مار متى واحد من اثنى عشر من تلامذه *

IN THE GOSPEL OF MARK.

انجيل مقدس مارک

' In the name of the Father, Son, and Holy Ghost—all one God. The Evangel of Father St. Mark, the holy Apostle and Evangelist.

بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة الاب بطريرک الرسول القديس ماري مرقس الانجيلي *

IN THE GOSPEL OF LUKE.

انجيل مقدس لوک

In the name of the Father, Son, and Holy Ghost—all one God. The Evangel of Father Saint Luke, the learned evangelist.

بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة الاب الفاضل لوقا الانجيلي *

IN THE GOSPEL OF JOHN.

انجيل مقدس يوحنا

In the name of the Father, Son, and Holy Ghost— all one God. The Evangel of the sacred great Disciple and Apostle John, the son of Zebidee, and friend of our Lord Jesus Christ.

بسم الاب والابن والروح القدس الاله الواحد بشارة القديس الجليل التلميذ الرسول يوحنا ابن زبدي حبيب ربنا يسوع المسيح *

It should be borne in mind that the edition of this version of the New Testament will always be quoted by me under the name "The Arabic edition of the New Testament of 1671."

یاد رکھنا چاهیئے که عهد جدید کے اِس ترجمه کے نسخه کو میں اپني تفسیر میں عربي نسخه عهد جدید سنه ۱۶۷۱ع کے نام سے همیشه بیان کروں گا *

7. The Old Testament, in Persian, translated from the original Hebrew by the Rev. William Gillin D. D., by the command of the United Associate Synod of Scotland; and published at Edinburgh in 1845.

۷ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو بحکم سکاٹلینڈ کي مذهبي مجلس کے ولیم گلن صاحب نے اصل عبري متن سے ترجمه کیا اور بمقام ایڈن برا سنه ۱۸۴۵ع میں چهاپا *

8. The Old Testament in Persian, translated by the Rev. Thomas Robinson, Archdeacon of Madras; and published at Calcutta in 1838.

۸ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو رورنڈ طامس رابنسن صاحب آرچ ڈیکن مندراس نے ترجمه کیا اور سنه ۱۸۳۸ع میں بمقام کلکته چهاپا *

9. The Pentateuch, in Persian, translated from the original Hebrew,

۹ ترجمه کتب خمسه موسی کا جسکو رورنڈ طامس رابنسن صاحب نے اصل

by the Rev. Thomas Robinson, and published at Calcutta in 1828.

عبري سے ترجمہ کیا بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۲۸ ع میں چھاپا *

10. The Book of Psalms, in Persian, translated from the original Hebrew; and published by Richard Watts at London in 1835.

۱۰ فارسي ترجمہ زبور کا جو اصلي عبري سے هوا اور جسکو رچرڈ واٹس صاحب نے بمقام لندن سنہ ۱۸۳۵ ع میں چھاپا *

11. The Book of Psalms, in Persian, translated by the Rev. Thomas Robinson, Archdeacon of Madras; and published at Calcutta in 1838.

۱۱ فارسي ترجمہ زبور کا جسکو ریورنڈ طامس رابنسن صاحب نے ترجمہ کیا اور بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۳۸ ع میں چھپا *

12. The New Testament, in Persian, translated by the Rev. Henry Martyn B. D.; and published at Calcutta in 1828.

۱۲ فارسي ترجمہ عهد جدید کا جسکو هنری مارٹن صاحب نے ترجمہ کیا اور سنہ ۱۸۲۸ ع میں بمقام کلکتہ چھپا *

13. The New Testament, in Persian, ditto—ditto—ditto—ditto—in 1842.

۱۳ فارسي ترجمہ هنري مارٹن صاحب کا جو بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۴۲ ع میں چھپا *

14. The Bible, in Urdoo, in Roman characters; printed by William Clowes and Sons at London in 1862.

۱۴ اردو ترجمہ بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں هے جسکو ولیم کیلاس صاحب وغیرہ نے بمقام لندن سنہ ۱۸۶۲ ع میں چھاپا *

15. The Bible, in Urdoo, in Roman characters; printed at Mirzapoor Orphan School Press by R. C. Mather, Superintendent, in 1845.

۱۵ اردو ترجمہ بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں بمقام مرزا پور سپرنٹنڈنٹ میتھر صاحب نے سنہ ۱۸۴۵ ع میں چھاپا *

16. The Old Testament, in Urdoo, published at Calcultta in 1842 or 1843.

۱۶ اردو ترجمہ عهد عتیق کا جو بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۴۲ ع وسنہ ۱۸۴۳ ع میں چھپا *

17. The New Testament, in Urdoo, translated by the Revd. H. Martyn B. D., and published at London in 1819.

۱۷ اردو ترجمہ عهد جدید کا جسکو هنري مارٹن صاحب نے ترجمہ کیا اور بمقام لندن سنہ ۱۸۱۹ ع میں چھپا *

18. The New Testament, in Urdoo, translated by the Calcutta Baptist Missionaries, and published at Calcutta in 1839.

۱۸ اردو ترجمہ عهد جدید کا جو کلکتہ کے بپٹسٹ مشنریز نے ترجمہ کرکے بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۳۹ ع میں چھاپا *

19. The New Testament, in Urdoo, ditto—ditto—ditto—in 1844.

۱۹ اردو ترجمہ عهد جدید کا جو بمقام کلکتہ سنہ ۱۸۴۴ ع میں چھپا *

20. The New Testament, in Urdoo, published at London in 1860.

۲۰ اردو ترجمہ عہد جدید کا جو بمقام لندن سنہ ۱۸۶۰ ع میں چھپا *

Lastly I may notice that Scriptures have been translated into numerous languages; there is no other book in the world which has been translated into so many languages. There is given in the book entitled " the Bible of Every Land " a list of all the languages, in which the Sciptures have been translated. These are divided into eight classes, each of which shows a principal parent language with those others that have sprung from it. In order to submit the List to my readers' perusal I copy it here as follows.

کتب مقدسہ کے ترجمے بہت زبانوں میں ہوے ہیں اور حق یہہ ہے ' کہ دنیا میں اور کوئي کتاب ایسي نہیں ہے جسکے اسقدر مختلف زبانوں میں ترجمے ہوے ہوں ' چنانچہ اِس مقام پر ایک کتاب میں سے جسکا نام بیبل ہرزمین ہے ' اُن تمام زبانوں کي فہرست جنمیں کتب مقدسہ کا ترجمہ ہوا ہے ' درج کرتا ہوں اِس فہرست میں اُن زبانوں کو آٹھہ جماعتوں میں تقسیم کیا ہے ' جنمیں سے ہر جماعت میں وہ ایک مقدم زبان معہ اُن زبانوں کے ہے ' جو اُس سے نکلي ہیں *

NOTE.—THE NAMES OF LANGUAGES IN WHICH VERSIONS OF SCRIPTURE HAVE BEEN CONTEMPLATED OR PROJECTED, BUT NEVER COMPLETED OR CIRCULATED, ARE PRINTED IN ITALICS.

واضح ہو کہ جن زبانوں میں کتب مقدسہ کا ترجمہ کرنا تجویز کیا گیا تھا ' یا خیال میں تھا ' مگر پورا نہیں ہوا یا رایج نہیں ہوا ' اُن زبانوں کے ناموں کو باریک حرفوں میں چھاپا ہے *

CLASS I.

MONOSYLLABIC.

پہلي جماعت

مانو سیلابیک

Chinese	چیني
Burmese	برہمي
Arakanese or *Rukkeng*	اراکاني یا رکینگ
Siamese	سیامي
Laos or Law	لاوس یا لا
Cambojan	کیم بوجي
Anamite	اینمائیت
Peguese, Talain, or Mon	پیگوئي یا تلین یا مان
Karen	کارن
Munipoora	منی پوري
Khassee	خاسي
Tibetan	تبتي
Lepcha.	لپچا

CLASS II.	دوسري جماعت
SHEMITIC.	شمیٹک
Hebrew of the Old Test.	پراني عبري
Hebrew of the New Test.	نئي عبري
Samaritan	سامري
Chaldee	کالڈي
Syriac	سريا
Syro-Chaldaic	سريا کي کالڈي
Modern Syriac	حال کي سريا
Carshun	کارشن
Arabic	عربي
Mogrebin or *African Arabic*	افريقي عربي
Ethiopic	اتہيو پيا
Tigre	تائيگر
Amharic.	امہرک
CLASS III.	تيسري جماعت
INDO-EUROPEAN.	انڈويوروپين
A. MEDO-PERSIAN FAMILY.	(الف) خاندان ميڈو پرشين
Persic	فارسي
Pushtoo or Affghan	پشتو يا افغاني
Belochee or Bulochee	بلوچي
Ancient Armenian	پوراني آرميني
Modern Armenian	نئي آرميني
Ararat-Armenian	ارارت آرميني
Kurdish	کردش
Ossitinian.	آسي ٹنين
B. SANSCRIT FAMILY.	(ب) خاندان شينسکرت
Sanscrit	شينسکرت
Pali	پالي
Hindustani or Urdu	اردو
Hinduwee	ہندوي
Bruj or Brij-bhasa	برج يا برج بہاشا
Canoj or Canyacubja	قنوجي
Kousulu or Koshala	کسولي
Bhojepoora	بہوجپوري
Hurriana	ہرياني
Bundelcundee	بنديلکہنڈي

Bughelcundee	بگهیل‌کهنڌي
Oojein or Oujjuyunce	اوجیني
Harrotee	هراتي
Oodeypoora	اودےپوري
Marwar	مازواڑي
Juyapoora	جیپوري
Shekawutty	شیکهاواٹي
Bikaneera	بیکانیري
Buttaneer	بٹانیري
Bengalee	بنگالي
Magadha	مگادها
Tirhitiya or Mithili	ترهتی یا میتهیلي
Assamese	اسامي
Uriya or Orissa	اوریا یا اوڑیسه
Cutchee	کچهي
Sindhee	سندهي
Moultan, Wuch, or Ooch	ملتاني
Punjabee or Sikh	پنجابي
Dogura or Jumboo	جنبو
Cashmerian	کاشمیري
Nepalese or Khaspoora	نیپالي
Palpa	پاپا
Kumaon	کماوں
Gurwhal or Schreenagur	گڈهوالي یا سرے نگري
Gujerattee	گجراتي
Mahratta	مرهٹي
Kunkuna	کانکني
Rommany or Gipsy	رومیني یا گپسي
Tamul or Tamil	تامول
Telinga or Teloogoo	تلنگا یا تلگو
Karnata or Canarese	کرناٹا
Tulu	تلو
Malayalim	ملایا
Cingalese	سنگالي
Maldivian.	مالدیوي
C. Celtic Family.	(ت) خاندان سلتک
Welsh	ویلش

Gaelic	گیالک
Irish	آئرش
Manks	میںکس
Breton or Armorican.	بریٹن یا ارموری‌کن
D. Teutonic Family.	(ث) خاندان ٹیو ٹانک
Gothic	گاتھک
Ancient Low Saxon	قدیم سیکسن
Anglo-Saxon	اینگلو سیکسن
English	انگلش
Flemish	فلیمش
Dutch	ڈچ
Alemannic or Old High German	ایلمینک یا پورانی جرمنی
German	جرمني
Norse or Icelandic	آئیسلینڈک
Danish	دینش
Swedish	سوئیڈش
Faroese.	فارويز
E. Greco-Latin Family.	(ج) خاندان گریکولیٹن
Ancient Greek	پوراني يوناني
Modern Greek	نئي يوناني
Latin	رومي
French	فرانسيسي
Spanish	سپيني
Portuguese	پورچیگیز
Italian	اٹلین
Daco-Romana or Wallachian	ڈاکو رومینا یا ویلیکین
Provencal or Romant	پورا وینکل یا رومانت
Vaudois	واڈایس
Piedmontese	پیڈمانٹیز
Romanese or Upper and Lower Engadine	رومینیز
Catalan	کیٹیلن
Dialect of Toulouse.	زبان ٹلوس
F. Thraco-Illyrian Family.	(ح) خاندان تھریکو ایلرین
Albanian.	ایلبیڈین
G. Sclavonic Family.	(خ) خاندان سکلیوانک
Sclavonic	سکلیوانک

Russ	روسي
Lettish or Livonian	لیٹش یا لیوونین
Polish	پولش
Lithuanian	لتھیواینین
Samogitian	سیموجٹین
Wendish, Upper	اوپر کي وینڈش
Wendish, Lower	نیچے کي وینڈش
Wendish, Hungarian	هنگري کي وینڈش
Bohemian	بوهیمین
Carniolan	کارنیولن
Croatian or Dalmatian-Servian	کروٹین یا ڈلمیشین سروین
Bulgarian	بلگیرین
Bosnian.	باسنین

CLASS IV. — چوتھي جماعت

Ugro-Tartarian. — اگروتاتار

A. Euskarian Family.	(الف) خاندان یوس کیرین
French Basque	فرنچ بیسکیو
Spanish Basque or Escuara.	سپینش بیسکیو یا اسکیوایرا
B. Finnish Family.	ب) خاندان فنش
Finnish Proper	فنش پراپر
Lapponese	لیپونیز
Quanian or Norwegian Laplandish	کواینین یا ناروینن لیپ لینڈش
Hungarian	هنگیرین
Karelian	کاري لین
Dorpat Esthonian	ڈارپٹ استهانین
Reval Esthonian	ریول استهانین
Tscheremissian	سیکیرمسین
Mordvinian or Morduin	مارڈي وینین یا مارڈوین
Zirian or Sirenian	زرین یا سائرنین
Olonetzian	اولونتزین
Wogulian	واگولین
Ostiacan or *Ostjakian*	استي ایکن یا آست جیکین
Wotagian or *Wotjakian.*	واٹیجین یا وات جیکین
C. Tungusian Family.	(ت) خاندان تنگوسین
Mantchou	مینٹ کو
Tungusian Proper.	تنگوسین پراپر

D. Mongolian Family.	**(ث) خاندان مانگولین**
Mongolian Proper	مانگولین پراپر
Calmuc	کالمک
Buriat.	بریت
E. Turkish Family.	**(ج) خاندان ٹرکش**
Turkish	ترکي
Karass or Turkish Tartar	کیراس یا ترکي تاتار
Orenburgh Tartar	اورن برگ تاتار
Crimean Tartar	کریمین تاتار
Trans-Caucasian Tartar	ٹرینس کاکیشین تاتار
Tschuwaschian.	سیکوویسچین
F. Caucasian Family.	**(ح) خاندان کاکیشین**
Georgian.	جارجین
G. Samoiede Family.	**(خ) خاندان سیموئیڈي**
Samoiede.	سیموئیڈي
II. Dialects of the Islands of Eastern Asia, and of Corea.	**(د) خاندان اُن زبانوں کا جو مشرقي ایشیا اور کوریه کے جزیروں میں بولي جاتي هیں**
Japanese	جاپاني
Loochooan	لوچوئن
Aleutian	ایلیوٹین
Corean.	کورین
CLASS V.	**پانچویں جماعت**
Polynesian or Malayan.	**پولي نیسین یا ملینین**
Malay	ملایا
Low Malay	نیچے کي ملایا
Formosan	فارموسن
Javanese	جوانیس
Dajak	ڈجک
Batta	بٹا
Bima	بما
Bugis	بیوبس
Macassar	مینکسر
Hawaiian	هوائي
Tahitian	تہیتي
Rarotonga	رارو ٹونگا
Marquesan	مارکوئیسن
Tonga	ٹونگا

New Zealand or Maori	نیوزیلینڈ یا ماوری
Malagasse	میلاگاسي
Samoan	ساموآن
Feejeean	فیجین
New South Wales, Aboriginal.	نیوسئوتهه ویلز کي ایباري جینل

CLASS VI. — چهتّي جماعت

AFRICAN. — افریقن

Coptic	کاپٹک
Sahidic	سہدک
Bashmuric	باشمورک
Berber	بربر
Ghadamsi	گہدمسي
Mandingo	مان‌ڈنگو
Jalloof	جلوف
Susoo	سسو
Bullom	بلم
Sherbro	شربرو
Yarriba or Yoruba	یاریبا یا یاروبا
Haussa	ھاسا
Timmanee	تیماني
Bassa	باسا
Grebo	گریبو
Accra	ایکرا
Fante	فانٹ
Ashantee or Odjii	اشانٹي یااوجي
Dewalla	دیوالا
Isubu	اِسوبو
Fernandian	فرنین‌ڈین
Mpongwe	پونگوي
Sechuana	سیکوآنا
Sisuta	سسوتا
Caffre	کافر
Namacqua	نماکوا
Galla	گالا
Kisuaheli	کسواهیلي
Kikamba	کیکمبا
Kinika.	کنیکا

CLASS VII.	**ساتویں جماعت**
AMERICAN	امریکن
Esquimaux	اسکوئماکس
Greenlandish	گرین لنڈش
Virginian	ورگینین
Massachussett Indian	میسی چسٹ انڈین
Mohegan	موھیگن
Delaware	دلاویر
Cree	کری
Chippeway or Ojibway	چپی وي یا وجبوئي
Ottawa	اوٹاوا
Pottawattomie	پاٹاوٹومي
Micmac	مکمیک
Abenaqui	ابیناکوئي
Shawanoe	شانو
Mohawk	مہاک
Seneca	سنیکا
Cherokee	چروکي
Choctaw	چوکٹا
Dacota or Sioux	ڈیکاٹا یا سي اوکس
Iowa	آئي اووا
Pawnee	پانِي
Mexican	میکسي کن
Otomi	آٹومي
Terasco	ٹیراسکو
Misteco	مستی کو
Zapoteca	زپاٹیکا
Mayan	می آن
Mosquito	ماسکوئیٹو
Peruvian or Quichua	پیروین یا کوئچیوآ
Aimara	ای مارا
Guarani	گوارني
Brazilian	برازیلین
Karif or Carib	کارف یا کارب
Arawack.	اروک
CLASS VIII.	**آٹھویں جماعت**
MIXED OR PATOIS LANGUAGES.	آمیزش یا پٹائیس زبانیں
Maltese	مالٹیز
Judeo-Spanish	جوڈیوسپینش
Jewish-German	جوئش جرمن
Judeo-Polish	جوڈیوپولش
Creolese	کریولیز
Negro Dialect of Surinam	نیگرو زبان سورینم
Negro Dialect of Curacoa	نیگرو یا کوریکو
Indo-Portuguese.	انڈوپارچوگیز

TENTH DISCOURSE.

مسلمانوں کے مذهب میں ناسخ ومنسوخ کیا ہے

WHAT is meant, according to the Mohomedan faith, by one commandment of God cancelling another, or being cancelled by another?

There is no religion in the world, which does not furnish us with instances of one command of God being cancelled by another. Although the Jews persist in asserting that the Laws of Moses were intended to be of permanent force, yet they cannot deny but that some of their laws given prior to those of Moses, although of no less divine origin, were annulled and superseded by the subsequent laws of Moses.

اول یہہ بات جان لیني چاهئے ' کہ جس قدر مذهب دنیا میں هیں اُن سب میں ناسخ اور منسوخ احکام پاے جاتے هیں ' اگرچہ یہودي حضرت موسیٰ علیہ السلام کي شریعت کو ابدي بتاتے هیں ' لیکن اُنکو اِسبات کا اقرار کرنا ناگزیر ہے ' کہ اُس سے پہلے کي شریعت بهي خدا کي طرف سے تهي ' اور اُسکے بعض احکام حضرت موسیٰ کي شریعت سے منسوخ هوگئے *

Most Christians and certain sects among the Mohomedans agree in thinking that a new command from God does not abrogate a former one; for, they argue, that such an idea is opposed to the uniformity of God's truth and justice. But those (whether Jews, Christians, or Mohomedans) who believe in the Heavenly Books, must acknowledge, that the former or older commands of God are abolished or cancelled by the latter or newer ones, when we find different commands relating to the same point in different parts of the Scriptures. That this does actually happen will appear from the following examples :—

اکثر عیسائیوں نے اور مسلمانوں میں کے بعض فرقوں نے احکام الہي کے منسوخ هونے سے انکار کیا اور کہاکہ خدا کے احکام میں ناسخ اورمنسوخ هونا خداے تعالی کے تقدس کے برخلاف ہے ' مگر جو لوگ کہ کتب سماویہ پر اعتقاد رکهتے هیں خواہ یہودي خواہ عیسائي خواہ مسلمان اُنکو کچهہ چارہ نہیں ہے بجز اِسکے کہ وہ اقرار کریں کہ بلاشبهہ احکام الہي میں ناسخ اور منسوخ ہے ' چنانچہ هم چند مثالیں بیان کرتے هیں جنسے ناسخ ومنسوخ کا احکام الہي میں هونا ثابت هوتا ہے *

Deut. 24-1.

1. Moses permitted a man to put away his wife if he did not like her, directing him to give her a writing of

† استثنا ٢٤— ١

١ † حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اجازت دي ' کہ بعد نکاح کے اگر کسي سبب سے جورو ناپسند هو تو اُسے طلاق دے

divorcement. This direction of Moses was afterwards cancelled by Jesus, when he said that it is not lawful to put away a wife for any other cause than adultery.

Matt. 5-31.

Gen. 1-30.

2. In the days of Adam it was lawful to make use of the allowed species of birds, and fourfooted beasts, with their blood and fat.

Gen. 9-3.

In the time of Noah the eating of blood was pronounced to be forbidden; and in the time of Moses both blood and fat, as well as swine and some other species of animals, were disallowed as articles of food.

Deut. 14-9.
Isaiah 11-4 to 8.

Gen. 20-12.

3. In Abraham's time it was allowable for a man to marry his step-sister, but by the laws of Moses such an union was prohibited.

Levit. 18-9.
20-17.
Deut. 27-22.

Gen. 29.

4. In the time of Jacob a man might marry two sisters, both being alive; in the ordinances of Moses this was forbidden.

Levit 18-18.

Exo. 6-29.

5. In the early ages it was lawful to marry a father's sister; but Moses forbade the provision.

Levit. 18-12.
20-19.

In like manner

اورطلاقنامہ لکھدے حضرت عیسی علیہ السلا
نے اُسکو منسوخ کیا اور فرمایا ‡ کہ بجز
زنا کے اورکسي سبب سے طلاق دینا درست
نہیں *

متی ۵—۳۱

۲ حضرت آدم علیہ السلام کي ¶
شریعت میں حلال جانور چرند وپرند کا
خون وچربي بهي حلال تهي § حضرت
نوح علیہ السلام کي شریعت میں وہ حکم
منسوخ هوا ' اور خون جانوروں کا حرام هوا
‡ حضرت موسی کي شریعت میں وہ حکم
بهي منسوخ هوا ' اور خون اور چربي اور
سور اور بعض اقسام جانوروں کے حرام
هوے *

¶ پیدائش ۱—۳۰
§ پیدایش ۹—۳
‡ استثنا ۱۴—۹
احبار ۱۱—۴
لغایت ۸

۳ حضرت ابراهیم کي ‡ شریعت میں
سوتیلي بهن سے نکاح درست تها ' حضرت
موسی کي § شریعت میں یهہ حکم منسوخ
هوا *

‡ پیدائش ۲۰—۱۲
§ احبار ۱۸—۹
۲۰—۱۷
استثنا ۲۷—۲۲

۴ حضرت یعقوب کي شریعت میں
حقیقي دو بهنوں سے ایک کے جیتے جي
§ نکاح کرنا درست تها ' حضرت موسی
کي شریعت میں منسوخ هوا *

§ پیدایش ۲۹—
احبار ۱۸—۱۸

۵ پہلي شریعتوں میں پهوپهي سے ||
نکاح درست تها ' حضرت موسی کي
شریعت میں منسوخ هوا ‡ اور علی هذ
القیاس اور بهت سے احکام هیں جو
منسوخ هوگئے ' مگر بحث هے دو باتوں

|| خروج ۶—۲۹
‡ احبار ۱۸—۱۲
۲۰—۱۹

there were various other practices and customs allowable in primitive times, which were forbidden by succeeding ordinances and commands.

میں ایک یہہ کہ نسخ کے معنی کیا ھیں ' دوسرے یہہ کہ نسخ کس چیز میں ھوتا ھے *

However we have now especially to decide, (first) what is the abrogating or cancelling of a command, and (2ndly) what are those commands which fall under the necessity of being thus cancelled.

The sense ordinarily attached to the word cancelling is apparently this:—that if any law or command of prior date be found, after trial and experience, to be objectionable, or open to improvement, it is superseded and mullified by a new law, designed so as to remedy any injury or inconvenience caused by the old one.—But we Mohomedans do not allow this to be the meaning of the word when we use it with reference to the commands of God. For, the cancelling of a previous command would, if thus understood, be irreconcilable with God's omniscience and immutability. To attribute anything of this kind to God we look upon with the greatest abhorence; and we should regard those who maintained such an opinion, to be little better than *Kafirs* or infidels.

جاننا چاهیئے کہ نسخ کے لفظ کے ظاهري معنی یہہ سمجھہ میں آتے ھیں ' کہ جو حکم پہلے دیا گیا تھا یا جو کام پہلے کیا گیا تھا ' اُس میں کچھہ نقصان معلوم ھوا یا اُس سے زیادہ اچھا حکم سمجھہ میں آیا اسلیئے اُس پہلے حکم کو منسوخ کرکر دوسرا حکم جاري کیا ' مگر یہہ معنی نسخ کے هم مسلمانوں کے نزدیک هرگز نہیں هیں ' بلکہ اِسکو خدا کے تقدس کے برخلاف سمجھتے هیں ' اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اُسکو کافر جانتے هیں *

By *cancelling* we understand simply expiration of the period; that is to say, it refers to the lapse of the limited time for which any particular law or command was given, whether the duration of that period be, or be not, specified from the beginning; e. g., if it be ordered that some special rule, or custom, be observed for the space of a year, then,

هم مسلمانوں کے مذهب میں نسخ کے معنی صرف گذر جانے میعاد ایک حکم کے هیں ' خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم هو خواہ نہو ' مثلاً اگر حکم دیا جاوے کہ فلاں کام ایک برس تک کیا جاوے تو جب وہ میعاد گذر جاوے گي تو کہیں گے کہ وہ حکم منسوخ هوگیا ' مگر درحقیقت وہ منسوخ نہیں هوا ' بلکہ پورا هوا صرف

اتني بات هوئي كه اسكے بجالانے كي ميعاد باقي نرهي *

when that year has expired, the order necessarily becomes obsolete, or annulled; but it does not, in reality, become void or null, but, on the contrary, perfect in itself insomuch as the period of its observance has ended.

يا مثلا ايك طبيب حاذق نے جسكي تشخيص اور تجويز اور تدبير ميں كسيطرح كي غلطي كا احتمال بهي نهيں ايك مريض كے ليئے پهلي دفعه ايك دوا تجويز كي ' اور اسكو يهه نه بتايا كه كب تك اسكو استعمال ميں لاوے ' مگر وه طبيب پهلے سے خوب جانتا تها كه اتني دنوں تك جب يهه مريض اس دوا كو استعمال كرليگا تو اسكا مزاج دوسري دوا كے دينے كے لائق هوگا جب وه دن گذر گئے اور اسكا مزاج دوسري دوا كے استعمال كے لائق هوا اس طبيب نے وه دوسري دوا اسكو بتادي اور پهلي دوا كے استعمال كو منع كرديا ' ظاهر ميں پهلي دوا كا استعمال منسوخ كيا مگر در حقيقت منسوخ نهيں هوا بلكه ' طبيب نے صرف پهلي دوا كے استعمال كي ميعاد بتادي *

Let us suppose the case of an able physician, of whose skill and judgment there can be no question; he prescribes a certain medicine for his patient, without telling him how long it is to be continued; yet he knows perfectly well that after the medicine had been used for a certain time, it will bring about such a change in the patient's system as to make him fit for some further remedies; so when the stated period has expired, and the desired result been attained, the medicine is changed as a matter of course; and the former medicine forbidden to be any longer used. Yet though, to outward seeming, the use of the former medicine has been given up or cancelled, still it is not in fact cancelled or corrupted; but the physician has now simply declared, the period to its use is limited, but which he did not mention at the first.

پس حقيقت ميں كوئي حكم خدا كا منسوخ نهيں هوتا انكو منسوخ كهنا صرف ايك اصطلاح هے ' يهاں تك كه جو حكم اب منسوخ هوگئے هيں اگر فرض كيا جاوے كه اس زمانه كے آدميوں كا ايسا حال اور ايسي طبيعت هو جاوے جو اس زمانه كے آدميوں كي تهي جب وه حكم جاري تهے ' تو اب بهي سب كو انهي حكموں پر چلنا پڑيگا ' جيسے كه فرض كرو كه اس بيمار كو پهر وهي مرض شروع هو جو پهلے هوا تها تو

Thus it is that no commands of God are, in truth, ever cancelled or corrupted. To call them cancelled is merely a way of expressing that they are no longer required; because the commands which are now cancelled, may be still readopted: suppose the wants of the present time assume the form of those of the past, when those commands were originally promulgated. In like manner, suppose the patient is again involved in the same kind of disease, from which he was cur-

ed by the application of the former medicine, he will then necessarily be obliged to give up the new medicine, and to resume the former.

اُسکو رهي دوا استعمال کرني پريگي جسکا اسنے پهلي دفعه استعمال کيا تها ❊

This view with regard to the abrogation of a divine command is exactly the same with that of Jesus Christ on the subject, as when he said to the Pharisees that "Moses permitted you to abandon your wives, because of the hardness of your hearts; but it was not so from the beginning." It is obvious from the above passage that the command given to the Jews by Moses was considered suitable to the inclinations and wants of the men of that time, and that when on the advent of Christ the hearts of men became softer and were occupied with greater affections for one another, the other law adapted to the altered circumstances of the time was given; i. e. the law of divorce was abolished.

Matt. 19-8.
Mark 10-5.

† متى ۱۹ — ۸
مارک ۱۰ — ۵

يهه مذهب هم مسلمانوں کا جو نسخ کے باب میں هے بالکل حضرت مسيح عليه السلام کے ارشاد کے مطابق هے ' جبکه طلاق کے باب میں آپ نے فروسيوں سے فرمايا که † موسى نے تمهاري سخت دلي کے سبب تمکو اجازت دي که اپني جورو کو چهوڑدو ' پر ابتدا میں ايسا نه تها " اس سے صاف پايا جاتا هے که وه حکم خدا کا اُس زمانه کے لوگوں کے مزاج کے مناسب تها ' جب حضرت مسيح عليه لسلام کے آنے سے دلوں میں رحمت اور شفقت پيدا هوئي تو اُسوقت دوسري دوا کا استعمال کيا گيا ' يعني طلاق دينے کا حکم منسوخ هوگيا ❊

Now to attend to the other part of the question, or to explain the special commands which may be said to undergo cancelling or alteration, we may state, under the guidance of our religion, that there can be no change or rescission in what all the prophets have told us about the attributes of God; about the resurrection; about the past and the future. In like manner there can be no room for cancelling or alteration of any kind in the instructions of the messengers and apostles of God, about imploring blessings from above, and about the manner of worshipping and praising God. Likewise there can be no change or abrogation in the divine purposes in send-

باقي رهي دوسري بات اُسکي نسبت هم مسلمانوں کا يهه مذهب هے که تمام انبياء نے جسقدر صفات خدا تعالى کي بيان فرمائي هيں ' اور حالات قيامت کے بتائے هيں يا جو گذشته واقعات کي خبريں دي هيں ' يا جو آينده کے واقعات کي پيشيں گوئي کي هے اُسمیں کبهي نسخ نهيں هو سکتا ' اور اسيطرح جو دعائيں که انبيا نے خود مانگيں يا اُنکے مانگنے کي اجازت دي ' يا جو مناجاتيں خدا کے سامنے اُنهوں نے کيں يا کرنے کي اجازت دي ' اُن میں بهي کسيطرح پر نسخ نهيں هو سکتا ' اور اسيطرح جو اصلي مقصد انبياء کے بهيجنے سے هے جسپر انسان کي نجات

ing down his prophets to teach mankind what it is to their eternal advantage to know: i. e. to believe in the unity of God, to worship him in truth and faith, to keep the soul untainted by sin, and to strive to lead a holy life according to his holy word and commandment. Now all that remains is the question in what way can we imitate the attributes of God, and how to worship Him. On this point there may certainly be room for abrogation or alteration (but only in the sense above specified): for man's intellect and knowledge daily acquire greater strength and expansion, and it is therefore necessary that until the manner of his imitating the attributes of God becomes perfect, it must always be undergoing some improvement.

Those who imagine it to be part of the Mohomedan creed that one law has totally repealed another, are utterly mistaken, and we do not believe that the *Zuboor* (Book of Psalms) abrogated the *Toureit* (Pentateuch); that the Toureit in turn gave way to the *Injeel* (New Testament); and that the New Testament was suppressed by the Holy Koran. We hold no such doctrine, and if any ignorant Mohomedan should assert to the contrary, he simply knows nothing whatever about the doctrines and articles of his faith.

God be thanked and praised for his enabling me to finish the preliminary discourses to my Commentary on the Holy Bible. I shall now proceed to the body of my work after having added two important Appendices.

ابدي موقوف ہے ' یعني خدا کو واحد جاننا اور اُسکي عبادت کرنا اور اپني روح کو بري باتوں سے پاک کرنا ' اور جو صفتیں خدا کي ذات میں هیں اُن صفات کو بقدر طاقت بشري اپنے میں پیدا کرنا ' اُسمیں بهي کسيطرح نسخ نہیں هوسکتا ' صرف باقي رہ گئي یهہ بات کہ خدا کي عبادت کسطرح پرکي جاوے ' اور اپنے نفس میں کسطرح پر وہ صفات پیدا کي جاویں ' اس میں البتہ نسخ کا احتمال ہے مگر اُنهي معنوں میں جو اُوپر مذکور هوئے ' کیونکہ رفتہ رفتہ انسان کي عقل اور اُسکا علم روز بروز ایک حد تک ترقي پاتا ہے ' پس ضرور ہے کہ جب تک طریقہ اُن صفات کے حاصل کرنے کا غایت حد تک نہ پهونچ جاوے اُسوقت تک اُس طریقہ میں ترقي هوتي رہے ٭

اب سمجهنا چاهیئے کہ جو لوگ یهہ بات سمجهتے هیں کہ هم مسلمانوں کے مذهب میں یهہ بات هے ' کہ زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے آنے سے زبور اور قران کے آنے سے انجیل اس مراد سے منسوخ هوگئي کہ اُنمیں کچهہ نقص تها ' یهہ اُنکي سمجهہ محض غلط هے نہ هم مسلمانوں کے مذهب میں یهہ بات هے نہ همارا یهہ اعتقاد هے ' اور اگر کوئي جاهل مسلمان اسکے برخلاف کہے تو وہ اپنے مذهب اور اپنے مذهب کے احکام سے واقف نہیں ٭

الحمدللہ کہ میري تفسیر کے مقدمات تمام هوئے ' اب میں ان مقدمات کے دو تتمہ لکهہکر تفسیر شروع کرتا هوں ٭

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

پہلا تتمہ

APPENDIX No. I.

هولي بيبل كي تاريخانه واقعات كے بيان ميں

Of the dates of the principal events recorded in the Holy Bible.

As those whose object is to study the Holy Bible with deep consideration will find it necessary to make themselves occasionally acquainted with the dates of the several events related in the Bible, I attempt to assist them, in this respect, by annexing to my Commentary a list of such events with their respective dates.

جو شخص هولي بيبل پر غور كرني چاهتا هے اسكو ضرور هے كه وه اس سے واقف هو كه جو واقعات بيبل ميں هيں وه كن كن برسوں ميں واقع هوئے تهے اس ليئے مجهكو ضرور هوا كه ايك فهرست اسي تفسير ميں لگاوں ' جس سے هر واقعات مندرجه بيبل كا زمانه معلوم هو *

The method of calculating dates is, to count so many years before the Christian æra, if the event mentioned had happened before it; and again, to count so many years after its commencement, if the event had happened after it. It is however to be remembered that the true date of the birth of Christ is four years before the common Christian æra.

عام قاعده يهه ٹهرگيا هے كه جتنے واقعات قبل ولادت حضرت مسيح عليه السلام گذرے هيں آنكو اس طرح پر بيان كيا جاتا هے كه اتنے سال پيشتر سنه عيسوي كے يهه واقعه هوا ' اور جو بعد هوے هيں آنكو بيان كيا جاتا هے كه اتني مدت بعد هوے ' چنانچه مينے بهي اسي قاعده كي پيروي كي هے ' مگر يهه بات ياد رهے كه ولادت حضرت مسيح كي چار سال پيشتر سنه مروج سے هوئي هے *

The great difficulty is the difference between the dates of the same events given in the original Hebrew, from those in the Samaritan and Septuagint texts. Hence, it may happen that we get three different dates of an event from those texts. But as the Jews and Protestant Christians admit the

واقعات كا زمانه جو بيان كيا جاتا هے آس ميں بڑي مشكل يهه پيش آئي هے كه عبري زبان كي كتابهاے اقدس ميں جو مدت لكهي هے آس سے وه مدت جو سمارٹين اور سپتو اجنٹ يعني يوناني ترجمه ميں هے مختلف هے ' اسليئے هر واقع كا زمانه آن متنوں كے بموجب

dates of events given in the original Hebrew, as generally correct, and account for the dates of all events according to them, I have adopted, in this list, the system authorized by the original Hebrew. I have also supplied another compendious list which will show the difference found between those texts, in variously calculating the period of the same event, and enable the reader to ascertain the date of an event in conformity to the respective systems of calculation followed by those texts.

This compendious list will also show how many years before the Hijree æra each event happened. This will be useful particularly to the Mohomedans.

مختلف نکلتا هے ' مگر بالفعل تمام یهودي اور پروتستنت عیسائي اُس زمانه کو جو عبري کتابهاے اقدس میں مندرج هے صحیح مانتے هیں ' اور تمام حساب اُسي پرکرتے هیں ' اسلیئے میں نے بهي اس فهرست میں وهي حساب قایم رکها هے جو عبري کتاب هاے اقدس کے بموجب هے ' مگر اُس تاریخانه فهرست سے پهلے ایک مختصر فهرست لگادي هے ' جو اُن تینوں کتابوں کے اختلاف کو ظاهر کرتي هے ' اوربذریعه اُس فهرست کے هر شخص هرواقعه کا اُن تینوں کتابوں کے بموجب حساب کرسکتا هے *

اسي مختصر فهرست میں میں نے ایک خانه ایسا رکها هے جس سے یهه بهي معلوم هوسکتا هے که هرایک واقعه کسقدر پیشتر سال هجري سے هوا تها ' که اس کے سبب هم مسلمان بهي اس فهرست سے ایک عمده فایده حاصل کرسکتے هیں *

فہرست تفاوت تاریخات عبري اور یوناني اور سامري نسخوں کي

Table showing the difference of the dates of events given in the Hebrew, Greek, and Samaritan texts respectively.

سال قبل ہجرت Year before the Hijree æra.			سال قبل سنۂ حضرت مسیح Year B. C.			سنۂ پیدایش عالم Year of the world.			تفاوت ایام بین الواقعات Space of time in years between two Events.			واقعات Events
سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Sam.	یوناني Sep.	عبراني H.	سامري Samaritan.	یوناني Septuagint.	عبراني Hebrew.	
۴۹۲۷ 4927	۶۰۱۲ 6012	۴۶۲۶ 4626	۴۳۰۵ 4305	۵۳۹۰ 5390	۴۰۰۴ 4004	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	خلقت آدم Birth of Adam.
۴۷۹۷ 4797	۵۷۸۲ 5782	۴۴۹۶ 4496	۴۱۷۵ 4175	۵۱۶۰ 5160	۳۸۷۴ 3874	۱۳۰ 130	۲۳۰ 230	۱۳۰ 130	۱۳۰ 130	۲۳۰ 230	۱۳۰ 130	ولادت شیث " Seth.
۴۶۹۲ 4692	۵۵۷۷ 5577	۴۳۹۱ 4391	۴۰۷۰ 4070	۴۹۵۵ 4955	۳۷۶۹ 3769	۲۳۵ 235	۴۳۵ 435	۲۳۵ 235	۱۰۵ 105	۲۰۵ 205	۱۰۵ 105	انوش " Enos.
۴۶۰۲ 4602	۵۳۸۷ 5387	۴۳۰۱ 4301	۳۹۸۰ 3980	۴۷۶۵ 4765	۳۶۷۹ 3679	۳۲۵ 325	۶۲۵ 625	۳۲۵ 325	۹۰ 90	۱۹۰ 190	۹۰ 90	.. قینان " Cainan.
۴۵۳۲ 4532	۵۲۱۷ 5217	۴۲۳۱ 4231	۳۹۱۰ 3910	۴۵۹۵ 4595	۳۶۰۹ 3609	۳۹۵ 395	۷۹۵ 795	۳۹۵ 395	۷۰ 70	۱۷۰ 170	۷۰ 70	.. مہلائیل " Mahalaleel.
۴۴۶۷ 4467	۵۱۵۲ 5152	۴۱۶۶ 4166	۳۸۴۵ 3845	۴۵۳۰ 4530	۳۵۴۴ 3544	۴۶۰ 460	۸۶۰ 860	۴۶۰ 460	۶۵ 65	۶۵ 65	۶۵ 65	.. یارد " Jared.
۴۴۰۵ 4405	۴۸۹۰ 4890	۴۰۰۴ 4004	۳۷۸۳ 3783	۴۲۶۸ 4268	۳۳۸۲ 3382	۵۲۲ 522	۱۱۲۲ 1122	۶۲۲ 622	۶۲ 62	۲۶۲ 262	۱۶۲ 162	حنوک یا ادریس " Enoch.
۴۳۴۰ 4340	۴۸۲۵ 4825	۳۹۳۹ 3939	۳۷۱۸ 3718	۴۲۰۳ 4203	۳۳۱۷ 3317	۵۸۷ 587	۱۱۸۷ 1187	۶۸۷ 687	۶۵ 65	۶۵ 65	۶۵ 65	.. متوسالح " Methuselah.
۴۲۷۳ 4273	۴۵۳۸ 4538	۳۷۵۲ 3752	۳۶۵۱ 3651	۳۹۱۶ 3916	۳۱۳۰ 3130	۶۵۴ 654	۱۴۷۴ 1474	۸۷۴ 874	۶۷ 67	۲۸۷ 287	۱۸۷ 187	.. لامک " Lamech.
۴۲۲۰ 4220	۴۳۵۰ 4350	۳۵۷۰ 3570	۳۵۹۸ 3598	۳۷۲۸ 3728	۲۹۴۸ 2948	۷۰۷ 707	۱۶۶۲ 1662	۱۰۵۶ 1056	۵۳ 53	۱۸۸ 188	۱۸۲ 182	.. نوح " Noah.
۳۷۲۰ 3720	۳۸۵۰ 3850	۳۰۷۰ 3070	۳۰۹۸ 3098	۳۲۲۸ 3228	۲۴۴۸ 2448	۱۲۰۷ 1207	۲۱۶۲ 2162	۱۵۵۶ 1556	۵۰۰ 500	۵۰۰ 500	۵۰۰ 500	سام حام یافث " Shem, Ham, Japheth.
۳۶۲۰ 3620	۳۷۵۰ 3750	۲۹۷۰ 2970	۲۹۹۸ 2998	۳۱۲۸ 3128	۲۳۴۸ 2348	۱۳۰۷ 1307	۲۲۶۲ 2262	۱۶۵۶ 1656	۱۰۰ 100	۱۰۰ 100	۱۰۰ 100	.. طوفان " deluge.
۳۶۱۸ 3618	۳۷۴۸ 3748	۲۹۶۸ 2968	۲۹۹۶ 2996	۳۱۲۶ 3126	۲۳۴۶ 2346	۱۳۰۹ 1309	۲۲۶۴ 2264	۱۶۵۸ 1658	۲ 2	۲ 2	۲ 2	.. ارفکسد B. of Arphaxad
* 0	۳۶۱۸ 3618	* 0	* 0	۲۹۹۶ 2996	* 0	* 0	۲۳۹۴ 2394	* 0	* 0	۱۳۰ 130	* 0	.. قینان " Cainan.
۳۴۸۳ 3483	۳۴۸۳ 3483	۲۹۳۳ 2933	۲۸۶۱ 2861	۲۸۶۱ 2861	۲۳۱۱ 2311	۱۴۴۴ 1444	۲۵۲۹ 2529	۱۶۹۳ 1693	۱۳۵ 135	۱۳۵ 135	۳۵ 35	.. صالح " Salah.

فهرست تفاوت تاريخات عبري اور يوناني اور سامري نسخون كي

Table showing the difference of the dates of events given in the Hebrew, Greek, and Samaritan texts respectively.

سال قبل هجرت Year before the Hijree æra.			سال قبل سنه حضرت مسيح Year B. C.			سنه پيدايش عالم Year of the world.			تفاوت ايام بين الواقعات Space of time in years between two Events.			واقعات Events
سامري Sam.	يوناني Sep.	عبري Heb.	سامري Sam.	يوناني Sep.	عبري Heb.	سامري Sam.	يوناني Sep.	عبري Heb.	سامري Samaritan.	يوناني Septuagint.	عبري Hebrew.	
۳۳۵۳ 3353	۳۳۵۳ 3353	۲۹۰۳ 2903	۲۷۳۱ 2731	۲۷۳۱ 2731	۲۲۸۱ 2281	۱۵۷۴ 1574	۲۶۵۹ 2659	۱۷۲۳ 1723	۱۳۰ 130	۱۳۰ 130	۳۰ 30	.. عبر B. of Eber
۳۲۱۹ 3219	۳۲۱۹ 3219	۲۸۶۹ 2869	۲۵۹۷ 2597	۲۵۹۷ 2597	۲۲۴۷ 2247	۱۷۰۸ 1708	۲۷۹۳ 2793	۱۷۵۷ 1757	۱۳۴ 134	۱۳۴ 134	۳۴ 34	.. فلج .. Peleg
۳۰۸۹ 3089	۳۰۸۹ 3089	۲۸۳۹ 2836	۲۴۶۷ 2467	۲۴۶۷ 2467	۲۲۱۷ 2217	۱۸۳۸ 1838	۲۹۲۳ 2923	۱۷۸۷ 1787	۱۳۰ 130	۱۳۰ 130	۳۰ 30	.. رعو .. Reu
۲۹۵۷ 2957	۲۹۵۷ 2957	۲۸۰۷ 2807	۲۳۳۵ 2335	۲۳۳۵ 2335	۲۱۸۵ 2185	۱۹۷۰ 1970	۳۰۵۵ 3055	۱۸۱۹ 1819	۱۳۲ 132	۱۳۲ 132	۳۲ 32	.. سروج .. Serug
۲۸۲۷ 2827	۲۸۲۷ 2827	۲۷۷۷ 2777	۲۲۰۵ 2205	۲۲۰۵ 2205	۲۱۵۵ 2155	۲۱۰۰ 2100	۳۱۸۵ 3185	۱۸۴۹ 1849	۱۳۰ 130	۱۳۰ 130	۳۰ 30	.. ناحور .. Nahor
۲۷۴۸ 2748	۲۷۴۸ 2748	۲۷۴۸ 2748	۲۱۲۶ 2126	۲۱۲۶ 2126	۲۱۲۶ 2126	۲۱۷۹ 2179	۳۲۶۴ 3264	۱۸۷۸ 1878	۷۹ 79	۷۹ 79	۲۹ 29	.. تارح .. Terah
۲۶۸۸ 2688	۲۶۸۸ 2688	۲۶۸۸ 2688	۲۰۶۶ 2066	۲۰۶۶ 2066	۲۰۶۶ 2066	۲۲۳۹ 2239	۳۳۲۴ 3324	۱۹۳۸ 1938	۶۰ 60	۶۰ 60	۶۰ 60	* 0
۲۶۱۸ 2618	۲۶۱۸ 2618	۲۶۱۸ 2618	۱۹۹۶ 1996	۱۹۹۶ 1996	۱۹۹۶ 1996	۲۳۰۹ 2309	۳۳۹۴ 3394	۲۰۰۸ 2008	۷۰ 70	۷۰ 70	۷۰ 70	ابراهيم ناحور هاران .. Abraham. Nahor. Haran.
۲۵۴۳ 2543	۲۵۴۳ 2543	۲۵۴۳ 2543	۱۹۲۱ 1921	۱۹۲۱ 1921	۱۹۲۱ 1921	۲۳۸۴ 2384	۳۴۶۹ 3469	۲۰۸۳ 2083	۷۵ 75	۷۵ 75	۷۵ 75	بعثت ابراهيم Prophecy of Abraham.
۶۲۲ 622	۶۲۲ 622	۶۲۲ 622	* 0	* 0	* 0	۴۳۰۵ 1305	۵۳۹۰ 5390	۴۰۰۴ 4004	۱۹۲۱ 1921	۱۹۲۱ 1921	۱۹۲۱ 1921	سنه مسيح Christian æra.
* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	* 0	۴۹۲۷ 1927	۶۰۱۲ 6012	۴۶۲۶ 1626	۶۲۲ 622	۶۲۲ 622	۶۲۲ 622	هجرت Hijree æra.

It is to be known, that the Septuagint and Samaritan texts likewise differ from their counterparts in relation of the dates of events; of this defference I shall treat in proper passages in the body of my Commentary. However, the present List is given according to those texts which are

جاننا چاهيئے كه سپتواجنت اور سمارٹين نسخے بهي آپس ميں مختلف هيں جنكا ذكر ميري تفسير ميں آويگا مگر تاريخيں واقعات كي جو اس فهرست ميں لكهي هيں وه اُس نسخه كي بموجب هيں

received by the Christian divines. In authority of this I give the following Appendix from a Persian translation of the Pentateuch by the Revd. Thomas Robinson, published in 1828.

APPENDIX.

(Taken from a Persian translation of the Pentateuch by the Revd. Thomas Robinson, published in 1828.)

"It is to be observed that the dates of events, related in this my Persian translation of the Pentateuch, have been given in conformity with the original Hebrew text still possessed by the Jews. This existing Hebrew text differs, however, considerably, with regard to dates, from the Hebrew text from which was made the Greek translation by the seventy Jews of Alexandria, now known as the *Septuagint,* or version of the LXX., and followed by a great number of Christians. The chief difference is this, that, though the Septuagint agrees perfectly with the existing Hebrew text, in regard to the ages of the patriarchs from Adam to Abraham, yet it adds to each of their ages (taken at the time of their sons' births) 100 years more than what is allowed by the O. H. text, except in the cases of Jared, Methuselah, Noah, Shem, and Terah.

To the age of Lamech at the time of his son Noah's birth, it further adds six years, and to the age of Nahor at his son Terah's birth, fifty years over and above the usual additional hundred years, in excess of the ages given in the existing Hebrew text. Between Arphaxad and Salah, it mentions, contrary to the O. H. text, the existence of *Cainan;* and it says that Salah was born to Cainan at the 120th year of his age. This disputed Cainan is introduced by St. Luke in his genealogy of Christ. Thus then, the Greek text assigns 100 years more than

چنانچہ اسکی سند کے واسطے اسمقام پر ایک تتمہ کی نقل کرتا هوں جسکو توما رابنسن صاحب قسیس نے توریت کے اپنے فارسی ترجمہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۸ع کے اخیر میں شامل کیا ہے *

تتمہ

جو پادری طامس رابنسن صاحب کے
فارسی ترجمۂ توریت
میں مندرج هے

مخفی نماند که درین رساله تاریخهارا موافق آن نسخه‌هاے اصل توریت نوشتیم که یهود فی زماننا درمیان خود نگاه میدارند لیکن در نسخ همین توریت که یهود سکندریه که مشهور بسبعین اند (یعنی هفتاد مترجم) بعبارت یونانی ترجمه نمودند که آنرا اکثر نصاری قبول کردند اینقدر اختلاف افتاد که با وجود آنکه عمر آبا واجداد از آدم تا ابراهام برابر تاریخهاے یهود باشد اما یونانیان عمر هریکرا بوقت تولد آن پسر که در سلسلهٔ نسب نامه داخل می شود یکصد سال زیاده کردند جز یارد و متوسلح و نوح و سیم و تارح که در عمر ایشان اختلافی نیست و جز لامک که عمرش بوقت تولد نوح شش سال زیاده کردند و ناحور که در عمرش بوقت تولد تارح پنجاه سال افزودند و دیگر آنکه درمیان ارفکسد و صالح کسی دیگر قینان نام داخل کردند که او یکصد و سی ساله شده پدر صالح گردید و همان قینان را لوقا در نسب نامهٔ حضرت یشوع مسیح مندرج کرده است پس معلوم می شود که یونانیان چون هریک ازان پنج

طبقه از آدم تا یارد و آن طبقه را نیز از حنوک تا متوسلح یکصد سال زیاده کردند و در آن طبقه از لامک تا نوح شش سال افزودند تمامی مدت را از پیدایش زمین تا طوفان نوح ششصد و شش سال زیاده کردند از آنکه ما درین رساله نوشتیم یعنی ۲۲۶۲ بعوض ۱۶۵۶ و چون طبقهٔ دیگر مدت یکصد و سی سال بعد از ارفکسد پسر سیم درمیان انداختند و هم در هریک از آن شش طبقهٔ دیگر از ارفکسد تا ناحور یکصد سال زیاده کردند و یک طبقه از ناحور تا تارح پنجاه سال زیاده کردند ظاهر است که مدتی از طوفان تا بمبعوث شدن ابراهام هفصد و هشتاد سال زیاده کردند بر آنکه ما درین رساله نوشتیم یعنی ۱۲۰۸ بعوض ۴۲۷ و این مدت معقول مینماید تا تمامی روی زمین معمور شود و مملکت مصر در انواع علوم و فنون بحد کمال رسد پس چون همه متفق الکلام بر اینمعنی شدند که ابراهام یکهزار و نهصد بست و یک سال پیش از تولد حضرت مسیح مبعوث شد معلوم می شود که موافق تاریخهای یونانی طوفان ۳۱۲۸ عوض ۲۳۴۸ پیش از مسیح و پیدایش زمین ۵۳۹۰ عوض ۴۰۰۴ و درآن نسخه‌های توریت عبرانی که سامریان درمیان خود تا این زمان نگاه میدارند قدری اختلاف افتاده است چه در طبقاتی که پیش از طوفان واقع شد اگرچه با نسخ یهود در هرجای که یونانیان مختلف اند برابر آیند لیکن یکصد سال از عمر یارد و یکصد

the O. H. text, to the age of each of the five patriarchs between Adam and Jared, and again between Enoch and Methuselah; and one hundred and six years to the age of the patriarch between Lamech and Noah. Hence the Greek text makes the period between the creation of the world and Noah's deluge 2262 years instead of 1656: that is, it makes the interval to be 606 years longer than the present Hebrew text does.

Further, as the Greek text has, in opposition to the O. H. text, counted 130 years additional after the time of Arphaxad, the son of Shem; and has increased the age of each of the six ancestors who lived in the period between Arphaxad and Nahor, by 100 years; and the age of one of these six ancestors, who came between Nahor and Terah, by 50 years still more, the result is that the Greek text makes the period from the Deluge to the Call of Abraham, 780 years longer than the O. H. text does; that is, it makes it to have been 1207 years instead of 427 years. With regard to this point, the Greek text seems to be right, because thus an interval sufficiently long might be given to account for the earth being inhabited again after the deluge, and for learning and the arts to have flourished in Egypt as we find they had done. However, both texts, (viz. the Greek or Septuagint and the O. H. Hebrew) agree in fixing the date of the Prophecy of Abraham 1921 years before the birth of Christ: whence it follows, that the Greek text places the deluge 3128 years before Christ, and the O. H. text only 2348 years; and, likewise, the creation

و بست سال از عمر متوسلح و یکصد و بست و نه از عمر لامک کم کردند چنانچه مدتي که از پیدایش زمین تا طوفان واقع شد سه صد و چهل و نه سال کم کردند از آنکه ما نوشتیم یعني ۱۳۰۷ بعوض ۱۶۵۶ اما آن نسخه‌هاے سامریان بعد از طوفان بانسخ یهود متفق اند برینکه قینان ثاني را ذکر نکردند لیکن در عرصهٔ هر طبقهٔ دیگر که از ارفکسد تا تارح واقع شد با یونانیان موافق اند چنانچه از طوفان تا بمبعوث شدن ابراهام مدت شش صد و پنجاه سال زیاده کردند برآنکه ما نوشتیم یعني ۱۰۷۷ بعوض ۴۲۷ لهذا چون ابراهام ۱۹۲۱ سال پیش از مسیح مبعوث شد طوفان موافق سامریان ۲۹۹۸ پیش از مسیح خواهد بود بعوض ۲۳۴۸ و پیدایش زمین ۴۳۰۵ پیش از مسیح بعوض ۴۰۰۴ *

of the world is assigned by the former to the year 5390 B. C., and by the latter to 4004. B. C.

The Pentateuch posessed by the Samaritans also varies, in certain respects, from the O. H. text. It corresponds with the O. H. text with regard to the ages of the patriarchs who lived before the deluge, in which the Greek text differs; but in it the age of Jared is shortened by 100 years; that of Methuselah by 120 years; and that of Lamech by 129 years, from what they are in the O. H. text. Thus the Samaritan text makes the period from the Creation to the Deluge, less by 349 years than what it is stated to be in the O. H. text; that is, the former states it to have been 1307 years long instead of 1656.

In its account after the deluge it concurs, with the O. H. text in this point also, that it does not mention *Cainan;* but in its account of the ages of those patriarchs who lived in the period between Arphaxed and Terah, it agrees with the Greek text. Thus the Samaritan text makes the period from the Deluge to the Call of Abraham, 650 years longer than what is given in this version; that is, it maintains it to have been 1077 years long instead of 427 given by the O. H. text. And if it be admitted that the Call of Abraham took place 1921 years before Christ, the deluge will then, according to the Samaritan text, be assigned to the year 2998 before Christ instead of 2348 as given in the O. H. text; and the creation of the world to the year 4305 before Christ instead of 4004."

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

Anno Mundi, or Year of the World.	Period I. *From the Creation to the deluge,* 1656 *years.*	Year before Christ 4000, before A. D.	[illegible]	زمانہ اول ۱۶۵۶ برس کا پیدا یش خلق سے طوفان حضرت نوح علیہ السلام تک	[illegible]
1	The creation.			پیدایش	
	Eve, tempted by the serpent, disobeys God, and persuades her husband Adam to disobedience also. God drives them out of paradise.	4004	۴۰۰۴	حوا نے بتر غیب سانپ کے خدا کی نافرمانبرداری کی اور اپنے خاوند آدم کو بھی اِس نافرمانبرداري میں اپنا شریک کیا اور خدا نے اُنکو جنت میں سے نکالدیا	۱
2	Cain born, Adam's eldest son.	3999	۳۹۹۹	قاین آدم کے سب سے بڑے بیٹے کا پیدا ہونا	۲
3	Abel born, Adam's second son.	3998	۳۹۹۸	ھابیل آدم کے دوسرے بیٹے کا پیدا ہونا	۳
129	Cain kills his brother Abel.	3871	۳۸۷۱	قاین نے اپنے بھائی ھابیل کو قتل کیا	۱۲۹
130	Seth born, son of Adam and Eve.	3870	۳۸۷۰	شیث آدم کے بیٹی کا پیدا ہونا	۱۳۰
235	Enos born, son of Seth.	3765	۳۷۶۵	اِنوش بیٹی شیث کا پیدا ہونا	۲۳۵
325	Cainan born, son of Enos.	3675	۳۶۷۵	قینان بیٹی انوش کا پیدا ہونا	۳۲۵
395	Mahalaleel born, son of Cainan.	3605	۳۶۰۵	مہللئیل بیٹی قینان کا پیدا ہونا	۳۹۵
460	Jared born, son of Mahalaleel.	3540	۳۵۴۰	یرد بیٹی مہللئیل کا پیدا ہونا	۴۶۰
622	Enoch born, son of Jared.	3378	۳۳۷۸	اخنوخ بیٹي یرد کا پیدا ہونا	۶۲۲
687	Methuselah born, son of Enoch.	3313	۳۳۱۳	متوشلح بیٹی اخنوخ کا پیدا ہونا	۶۸۷
874	Lamech born, son of Methuselah.	3126	۳۱۲۶	لمک بیٹی متوشلح کا پیدا ہونا	۸۷۴
930	Adam dies, aged 930 years.	3070	۳۰۷۰	آدم کا ۹۳۰ برس زندگي کرکے وفات پانا	۹۳۰
987	Enoch translated: he had lived 365 years.	3013	۳۰۱۳	اخنوخ کا ۳۶۵ برس زندہ رهکرناپدید ہونا	۹۸۷
1042	Seth dies, aged 912 years.	2958	۲۹۵۸	شیث کا ۹۱۲ برس زندہ رہ کر وفات پانا	۱۰۴۲
1056	Noah born, son of Lamech.	2944	۲۹۴۴	نوح بیٹی لمک کا پیدا ہونا	۱۰۵۶
1140	Enos dies, aged 905 years.	2860	۲۸۶۰	اِنوش کا ۹۰۵ برس زندہ رهکر وفات پانا	۱۱۴۰
1235	Cainan dies, aged 910 years.	2765	۲۷۶۵	قینان کا ۹۱۰ برس زندہ رهکر وفات پانا	۱۲۳۵
1290	Mahalaleel dies, aged 895 years.	2710	۲۷۱۰	مہللئیل کا ۸۹۵ برس زندہ رهکروفات پانا	۱۲۹۰
1422	Jared dies, aged 962 years.	2578	۲۵۷۸	یرد کا ۹۶۲ برس زندہ رهکر وفات پانا	۱۴۲۲
1536	God informs Noah of the future deluge, and commissions him to preach repentance to mankind, 120 years before the deluge.	2464	۲۴۶۴	خداے تعالی نے طوفان نوح سے ۱۲۰ برس بیشتر نوح کو طوفان کي اطلاع دي اور اُنکو انسانوں سے توبہ کرانے کا کام سپرد کیا	۱۵۳۶
1556	Japhet born, the eldest son of Noah.	2444	۲۴۴۴	یافث سب سے بڑے بیٹی نوح کا پیدا ہونا	۱۵۵۶
1558	Shem born, the second son of Noah.	2442	۲۴۴۲	شام دوسرے بیٹی نوح کا پیدا ہونا	۱۵۵۸
1551	Lamech dies, the father of Noah, aged 777 years.	2353	۲۳۵۳	لمک نوح کے باپ کا ۷۷۷ برس کي عمر کے بعد وفات پانا	۱۵۵۱
1656	Methuselah dies, the oldest of men, aged 969 years, in the year of the deluge.	2349	۲۳۴۹	متوشلح جسکي سب انسانوں سے زیادہ عمر ہوئي ۹۶۹ برسکي عمر میں سنہ طوفان میں فوت ہوا	۱۶۵۶

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	The same year, Noah, being 600 years old, by divine command enters the ark.			اسي سال میں نوح کا ۶۰۰ برس کي عمر میں خداے تعالی کے حکم سے کشتي میں داخل هونا *	
	Period II. *From the Deluge to the First Call of Abraham, 420 years and six months.*			زمانہ دوسرا ۴۲۰ برس چهه مهینے کا طوفان سے اُسوقت تک کہ خداے تعالی نے ابراهیم کو اول مرتبہ طلب کیا	
1657	Noah, being now 601 years old takes off the roof of the ark on the first day of the first month; and on the twenty-seventh day of the second month Noah quits the ark. He offers sacrifices of thanksgiving. God appoints the rainbow as a pledge that he would send no more an universal deluge.	2347	۲۳۴۷	نوح کا ۶۰۱ برس کي عمر میں سنہ ۱۶۵۷ دنیوي کے اول مهینی کي پہلي تاریخ کو کشتي کي چهت کو اوتار لینا اور دوسرے مهینی کي ۲۷ تاریخ کو نوح کا کشتي سے اُترکر شکریہ میں خدا کے قرباني دینااور خدا کا قوس قزح کو اِسبات کے اقرار کي علامت مقرر کرنا کہ آیندہ میں کوئي عام طوفان نهیں برپا کرنگا	۱۶۵۷
1658	Arphaxad born, the son of Shem.	2346	۲۳۴۶	ارفکشد بیٹی سام کا پیدا هونا	۱۶۵۸
1693	Salah born, son of Arphaxad.	2311	۲۳۱۱	شلح بیٹی ارفکشد کا پیدا هونا	۱۶۹۳
1723	Heber born, son of Salah.	2281	۲۲۸۱	عبر بیٹی شلح کا پیدا هونا	۱۷۲۳
1757	Phaleg born, son of Heber.	2247	۲۲۴۷	پلگ بیٹی عیبر کا پیدا هونا	۱۷۵۷
1770	The building of the tower of Babel; the confusion of languages, and dispersion of the nations.	2230	۲۲۳۰	تعمیر بابل کے مینار کي اور زبانوں کا مختلف هونا اور قومونکا متفرق هوجانا	۱۷۷۰
1771	The beginning of the Babylonian or Assyrian monarchy by Nimrod; and of the Egyptian empire by Ham, the father of Mizraim.	2234	۲۲۳۴	نمرود سے بابل یا سریا کي بادشاهت کا شروع هونا اور حام پدر مصریم سے شهنشاهي مصرکا شروع هونا	۱۷۷۱
1787	Reu born, the son of Phaleg.	2217	۲۲۱۷	رعو بیٹی پلگ کا پیدا هونا	۱۷۸۷
1819	Serug born, son of Reu.	2185	۲۱۸۵	سروگ بیٹی رعو کا پیدا هونا	۱۸۱۹
1824	The trial of Job.	2130	۲۱۳۰	ایوب کا اظهار	۱۸۲۴
1849	Nahor born, son of Serug.	2155	۲۱۵۵	ناحور بیٹی سروگ کا پیدا هونا	۱۸۴۹
1878	Terah born, the son of Nahor.	2126	۲۱۲۶	ترح بیٹی ناحور کا پیدا هونا	۱۸۷۸
1948	Haran born, the son of Terah.	2056	۲۰۵۶	هاران بیٹی ترح کا پیدا هونا	۱۹۴۸
2006	Noah dies, aged 950 years.	1998	۱۹۹۸	نوح کا ۹۵۰ برس کي عمر کے بعد وفات پانا	۲۰۰۶
2008	Abram born, the son of Terah.	1996	۱۹۹۶	ابرام بیٹی ترح کا پیدا هونا	۲۰۰۸
2018	Sarai born, wife of Abram.	1986	۱۹۸۶	ساری زوجہ ابرام کا پیدا هونا	۲۰۱۸
2083	The call of Abram from Ur of the Chaldees to Haran in Mesopotamia, where his father Terah died, aged 205 years.	1921	۱۹۲۱	ابرام کا اورکلد نیان سے حاران واقع میسو تیمیا میں جہان اُسکے باپ ترح نے ۲۰۵ برس کي عمر میں وفات پاي بلایا جانا	۲۰۸۳
	Period III. *From the Second Call of Abraham to the Departure of the Israelites out of Egypt, 430 years.*			تیسرا زمانہ ۴۳۰ برسکا ابراهیم کے دوسري دفعہ طلب هو نے سے بني اسرائیل کے مصر سے نکلتی تک	
2083	The second call of Abram from Haran.	1921	۱۹۲۱	ابرام کا حاران سے دوبارہ طلب کیا جانا	۲۰۸۳

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	He comes into Canaan with Sarai his wife, and Lot his nephew; and dwells at Sichem.			ابرام کا اپنی زوجہ ساری اور بھتیجہ لوط کے ساتھہ کنعن میں آنا اور شکم میں سکونت کرنا	
2084	Abram goes into Egypt; Pharaoh takes his wife, but soon restores her again. Abram returns from Egypt; he and Lot separate.	1920	١٩٢٠	ابرام کا مصر میں جانا اور فرعون کا اُسکی بی‌بی کو چھین لینا اور پھر جلد واپس کردینا اور ابرام کا مصر سے واپس آنا اور اُسکا لوط سے جدا ہونا	٢٠٨٤
2092	Abram's victory over the five kings, and rescue of Lot.	1912	١٩١٢	ابرام کا پانچ باد شاہوں پرفتح پانا اور لوط کا چھوڑا لینا	٢٠٩٢
2093	Sarai gives her maid Hagar, for a wife, to her husband Abram.	1911	١٩١١	ساری کا اپنی کنیز ہاجر کو ابرام کي زوجیت میں دینا	٢٠٩٣
2094	Ishmael born, the son of Abram and Hagar. Abram was 86 years old. Gen. xvi. 16.	1910	١٩١٠	ابرام اور ہاجر سي اِسمعیل کا پیدا ہونا اُسوقت میں ابرام کي عمر ٨٦ برس کي تھي پیدایش باب ١٦—١٦	٢٠٩٤
2107	The new covenant of the Lord with Abram: God promises him a numerous posterity: his name changed to Abraham, and that of Sarai to Sarah. Gen. xvii. Circumcision instituted. Abraham entertains three angels, under the appearance of travellers; they promise him Isaac.	1897	١٨٩٧	خدا کا ابرام کے ساتھہ نیا عہد وپیمان ہونا اور اُس سے خداکا وعدہ کرنا کہ تیري اولاد بہت سي کثرت سے پھیلیگا اور اسکے بعد ابرا کا نام ابراھام [یعني ابراھیم] قرار پانا اور ساری کا نام سارہ ہونا— پیدایش باب ١٧ اور ختنہ کا مقرر ہونا اور ابراھیم کا تین فرشتوں کي جو مسافروں کي صورت میں آے مہمانداري کرنا اور اُن فرشتوں کا اُس سے اِسحق کا وعدہ کرنا	٢١٠٧
	Sodom, Gomorrah, Admah, and Zeboim, burnt by fire from heaven. Lot is preserved; retires to Zoar.			سدوم اور عامورہ اور ادما اور زبوئیم کا آسمان پر سے آگ نازل ہونے سے جلایا جانا اور لوط کا اُس سے بچکر صوغر کو چلا جانا	
2108	Abraham departs from the plains of Mamre to Beer-sheba. Isaac born.	1896	١٨٩٦	ابراھیم کا ممرے کے میدانوں سے بئیر شبع کو جانا اور اسحق کا پیدا ہونا	٢١٠٨
2133	Abraham offers his son Isaac to God for a burnt-offering.	1871	١٨٧١	ابراھیم کا اپنے بیٹے اسحق کو خدا کے لیئے قرباني میں دینا	٢١٣٣
2145	Sarah dies, aged 127 years.	1859	١٨٥٩	سارہ کا ایک سو ستائیس برس کي عمر کے بعد وفات پانا	٢١٤٥
2148	Isaac marries Rebekah.	1856	١٨٥٦	اسحق کا ربقاہ سے شادي کرنا	٢١٤٨
2168	Jacob and Esau born, Isaac being 60 years old.	1836	١٨٣٦	یعقوب اور عیسو کا اسحق کي ٦٠ برس کي عمر میں پیدا ہونا	٢١٦٨
2184	Abraham dies, aged 175 years.	1821	١٨٢١	ابراھیم کا ایک سو پچھتر برس زندہ رھکر وفات پانا	٢١٨٤
2200	Isaac covenants with Abimelech king of Gerar.	1804	١٨٠٤	اسحق کا ابي ملک بادشاہ گرار سے عہد و پیمان ہونا	٢٢٠٠
2208	Esau marries Canaanitish women.	1796	١٧٩٦	عیسو کا کنعني عورتوں سے شادي کرنا	٢٢٠٨

نقشہ تاریخ واقعات جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2245	Issac blesses Jacob, who withdraws into Mesopotamia, to his uncle Laban; and marries first Leah, and then Rachel.	1759	۱۷۵۹	اِسحق کا یعقوب کو برکت دینا اور یعقوب کا میسو پوتیمیا میں اپنے خالو لابان کے پاس جانا اور پہلے لیاہ سے شادي کرنا پھر راحیل سے شادي کرنا	۲۲۴۵
2246	Reuben born, son of Jacob and Leah.	1758	۱۷۵۸	یعقوب اور لیاہ کے بیٹی رؤبن کا پیدا ھونا	۲۲۴۶
2247	Simeon born, son of Leah.	1757	۱۷۵۷	لیاہ کے بیٹی شمعون کا پیدا ھونا	۲۲۴۷
2248	Levi born, son of Leah.	1756	۱۷۵۶	لیاہ کے بیٹی لیوي کا پیدا ھونا	۲۲۴۸
2249	Judah born, son of Leah.	1755	۱۷۵۵	لیاہ کے بیٹی یہوداہ کا پیدا ھونا	۲۲۴۹
2259	Joseph born, son of Jacob and Rachel, Jacob being 90 years old.	1745	۱۷۴۵	یعقوب اور .راحیل کے بیٹی یوسف کا پیدا ھونا جبکہ یعقوب کي عمر نوہ برسکي تھي	۲۲۵۹
2265	Jacob returns to Canaan. Esau comes to meet him, and receives him, with much affection. Jacob arrives at Shechem.	1739	۱۷۳۹	یعقوب کا کنعن کو جانا اور عیسو کا اُسکے استقبال اور ملاقات کو بہت محبت سے آنا اور اُسکا شکم میں پہونچنا	۲۲۶۵
2270	Benjamin born, son of Rachel.	1734	۱۷۳۴	بن یامین بیٹی راحیل کا پیدا ھونا	۲۲۷۰
2276	Joseph, being 17 years old, tells his father Jacob his brothers' faults; they hate him, and sell him to strangers, who take him into Egypt. Joseph sold again, as a slave, to Potiphar.	1728	۱۷۲۸	یوسف کا سترہ برس کي عمر میں اپنے بہائیوں کي خطا سے اپنے باپ کو خبردار کرنا اور اُنکا اُسکي حقارت کرنا اور بیگانوں کے ھاتھہ بیچنا جو اُسکو مصر میں لیگئے اور یوسف کا پھر دوبارہ غلام کي مانند پوطیفر کے ھاتھہ بیچا جانا	۲۲۷۶
2286	Joseph, tempted by the wife of Potiphar, refuses her, and is put in prison.	1718	۱۷۱۸	یوسف کا پوطیفر کي زوجہ کي خواھش سے انکار کرنا اور قید خانہ میں ڈالا جانا	۲۲۸۶
2287	Joseph explains the dreams of the two officers of Pharaoh.	1717	۱۷۱۷	یوسف کا فرعون کے دوعہدہ دارون کے خواب کي تعبیر کہنا	۲۲۸۷
2289	Pharaoh's dreams explained by Joseph, who is made governor of Egypt.—The beginning of the seven years of plenty foretold by Joseph.	1715	۱۷۱۵	یوسف کا فرعون کي خواب کي تعبیر کھنا اور فرعون کا یوسف کو مصر کا حاکم کردینا اور یوسف کا پیشین گوي کرنا سات برس تک غلہ افراط سے پیدا ھونے کے شروع کي	۲۲۸۹
2296	The beginning of the seven years of scarcity foretold by Joseph.	1708	۱۷۰۸	یوسف کا پیشین گوئي کرنا سات برسکے قحط کے شروع کي	۲۲۹۶
2297	Joseph's ten brethren come into Egypt to buy corn. Joseph imprisons Simeon.	1707	۱۷۰۷	یوسف کے دس بہائیوں کا مصر میں غلہ خرید نے کو آنا اور یوسف کا شمعون کو قید کرلینا	۲۲۹۷
2298	Joseph's brethren return into Egypt, with their brother Benjamin. Joseph discovers himself, and engages them to come into Egypt with their father Jacob, then 130 years old.	1706	۱۷۰۶	یوسف کے بہائیونکا معہ اپنے بہائي بن یامین کے مصر کو واپس جانا اور یوسف کا اپنے تئیں ظاھر کرنا اور اپنے بہائیوں سے اقرار اِسبات کا لینا کہ وہ یعقوب اپنے باپ کو جو اُسوقت میں ایک سوتیس برس کي عمر کے تھے اپنے ساتھہ مصر میں لاویں	۲۲۹۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		[illegible]
2300	Joseph gets all the money of Egypt into the royal treasury.	1704	۱۷۰۴	یوسف کا تمام مصر کے روپیہ کو خزانہ شاہي میں داخل کرنا	۲۳۰۰
2301	Joseph gets all the cattle of Egypt for the king.	1703	۱۷۰۳	یوسف کا تمام مصر کي مویشي کو بادشاہ کے لیئے لینا	۲۳۰۱
2302	The Egyptians sell their lands and liberties to Pharaoh.	1702	۱۷۰۲	مصر کے باشندوں کا اپني اراضیات کو اور اپنے آپ کو فرعون کے ہاتھہ بیچنا	۲۳۰۲
	The end of the seven years of scarcity. Joseph returns the Egyptians their cattle and their lands.			سات برس کے قحط کا تمام ہونا اور یوسف کا اہل مصر کو اُن کي مویشي اور اراضي واپس دینا	
2315	Jacob's last sickness: he adopts and blesses Ephraim and Manasseh; foretels the characters of all his sons; and dies, aged 147 years.	1689	۱۶۸۹	یعقوب کي اخیر بیماري اور افریم اور منسہ کو متبنٰی کرنا اور دعاي خیر دینا اور اپنے تمام بیٹوں کي خصلتوں کي پیشین گوئي کرني اور ایک سو سینتالیس برس کي عمر میں وفات پانا	۲۳۱۵
2369	Joseph dies, aged 110 years. He foretels the departure of the Israelites from Egypt, and desires that his bones may be taken with them into Canaan.	1635	۱۶۳۵	یوسف کا ایک سو دس برس کي عمر میں وفات پانا اور اُسکي یہہ پیشین گوئي کرنا کہ بني اسرائیل مصر میں سے چلي جائیں گے اور ان سے یہہ وصیت کرنا کہ میري ہڈیاں اپنے ساتھہ کنعان کو لیتے جاویں	۲۳۶۹
2385	Levi dies, aged 137 years.	1619	۱۶۱۹	لیوي کا ایک سو سینتیس برس کي عمر میں وفات پانا	۲۳۸۵
2427	A revolution in Egypt. Rameses Miamun, the king, who knew neither Joseph nor his services, persecutes the Israelites.	1577	۱۵۷۷	مصر میں ہنگامہ کا ہونا رعمسیس میامن بادشاہ کاجو یوسف اور یوسف کي کار گذاریوں سے بالکل ناواقف تہا بني اسرائیل پر ظلم کرنا	۲۴۲۷
	About this time, according to Calmet, lived Job, famous for his wisdom, virtue, and patience.			بموجب قول کالمت صاحب کے اسي زمانہ کے قریب ایوب جو داناي اور نیکي اور صبر میں مشہور تہا ہوا	
2430	Aaron born, son of Amram and Jochebed.	1574	۱۵۷۴	ہارون بیٹے عمرام اور جوکیبد کا پیدا ہونا	۲۴۳۰
2433	Moses born; exposed on the banks of the Nile; and found by Pharaoh's daughter, who adopts him.	1571	۱۵۷۱	موسیٰ کا پیدا ہونا اور اُسکا دریاے نیل کے کنارہ پر پہینک دیا جانا اور فرعون کي بیٹي کا اسے پانا اور گود لینا	۲۴۳۳
2473	Moses kills an Egyptian: flees into Midian: marries Zipporah, the daughter of Jethro: has two sons by her, Gershon and Eliezer.	1531	۱۵۳۱	موسیٰ کا ایک مصري کو قتل کرنا اور مدیان کو بہاگ جانا اور صفوراہ بیٹي یترو کے ساتھہ شادي کرنا اور اُس سے دو بیٹے گرشوم اور الي عزر کا پیدا ہونا	۲۴۷۳
2513	Moses, commissioned by God, returns into Egypt. Pharaoh refuses to set the Israelites at liberty. Moses inflicts ten plagues on Egypt; after which the Israelites are liberated.	1491	۱۴۹۱	خدا کا موسیٰ کو اپني طرف سے مصر کو بہجنا اور فرعون کا بني اسرائیل کے آزاد کرنے سے انکار کرنا اور موسیٰ کا مصر پر دس وبائیں نازل کرنا اور بعد اُسکے بني اسرائیل کا رہا ہونا	۲۵۱۳

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	PERIOD IV. *From the Departure of the Israelites out of Egypt to their Entrance into the Land of Canaan*, 40 *years*.			چوتھا زمانہ ۴۰ برس کا بني اسرئیل کے مصرسے نکلنے سے کنعن کي زمین میں پہونچنے تک	
2513	Pharaoh pursues the Israelites with his army, and overtakes them at Pi-hashiroth. The waters divided. The Israel go through on dry ground. The Egyptians drowned; 21st of the first month.	1491	۱۴۹۱	فرعون کا تعاقب کرنا بني اسرائیل کا اور اُنپر حملہ کرنا مقام پیہا حیروت میں اور پانیوں کے تقسیم ھوجانے سے زمین کاخشک رہجانا اور اُسپر بني اسرائیل کا گذرجانا اور مصریوں کا غرق ھونا اول مہینے کي ۲۱ تاریخ میں	۲۵۱۳
2514	After the delivery of the law, with various circumstances of terror, the covenant of the Israelites with God, their gross idolatry, and many other events, the tabernacle is erected on the first day of the first month of the second year after the Exodus. The priesthood is established on the arrival of the Israelites at Kadesh-barnea; whence they send twelve chosen men, one out of each tribe, to examine the land of Canaan. After forty days these menreturn to Kadesh-barnea, and exasperate the people, saying that this country devoured its inhabitants, and that they were not able to conquer it. Caleb and Joshua withstand them; the people mutiny. God swears that none of the murmurers should enter the land, but be consumed in the desert. The people resolve on entering Canaan, but are repulsed by the Amalekites and the Canaanites.	1490	۱۴۹۰	قانون دیئے جانے کےبعد اور بہت سے واقعات خوفناک کے بعد اور بني اسرائیل سے خدا کے عہد وپیمان کے بعد اور بني اسرائیل کي بت پرستي اور بہت سي اور وارداتوں کے بعد اور خروج کے بعد دوسرے سال کے اول مہینے کے پہلے روز معبد کا تیار ھونا اور بني اسرائیل کے مقام قادیش برنیع میں پہونچنے کے بعد کاھنوں کا مقرر ھونا اور جہاں سے اُنہوں کا ھر ایک قوم میںسے ایک ایک آدمي منتخب کرکے بارہ آدمیوں کو زمین کنعن کے دیکھنے کے واسطے بھیجنا اور چالیس دن کے بعد اُن آدمیوں کا اسي مقام پر واپس آکر لوگوں کو بھڑکانا کہ یہہ ملک اپنے باشندوں کو نگل جاتا ھے ھمسے ھرگزفتح نہوگا اور کالیب اوریوشع کا اُنکے مخالف ھونا اور لوگوں کا سرکشي کرنا اور خدا کا قسم کھانا کہ واویلاکرنے والونمیںسے کوي زمین موعود میں نہیں داخل ھوگا اور وہ جنگل میں جلا دیا جاویگا لوگوں کا کنعن میں داخل ھونے کا مصمم قصد کرنا مگر قوموں عما لیقیان اور کنعنیان کا بني اسرائیل کو ھٹا دینا	۲۵۱۴
2515	The people continue a considerable time at Kadesh-barnea, whence they go toward the Red Sea.	1489	۱۴۸۹	بني اسرائیل کا بہت روزوں تک قادیش برنیع میں قیام کرنے کے بعد بحراحمر کي طرف جانا	۲۵۱۵
	The sedition of Korah, Dathan and Abiram, is supposed to have happened at the encampment of Kadesh-barnea.			خیال کیا جاتا ھے کہ فساد قورح اور داثان اور ابیرام کا مقام قادیش برنیع کے ھي لشکر میں واقع ھوا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2552	After wandering in the deserts of Arabia Petraea and Idumaea thirty-seven years, they return to Mozeroth, near Kadesh-barnea, in the thirty ninth year after the Exodus.	1452	۱۴۵۲	عرب پیٹریا اور اِدومیا کے بیابانوں میں ۳۷ برس پھرکر موسیرُوت میں جو قریب قادیش برنیع کے هي بنياسرائیل کا خروج کے اُنتالیسویں سال میں واپس جانا	۲۵۵۲
	Moses sends ambassadors to the king of Edom, who refuses a passage through his territories.			موسی کا پادشاہ اِدوم کے پاس قاصدوں کا بھیجنا اور اُسکا اپنے ملک میں راستہ دینے سے انکار کرنا	
	The Israelites arrive at Kadesh. Miriam dies, aged 130 years.			بني اسرائیل کا قادیش برنیع میں پھونچنا اور مریام کا اُس مقام میں ایک سوتیس برس کي عمر میں وفات پانا	
	The Israelites murmur for want of water. Moses brings it from the rock; but he, as well as Aaron, having shown some distrust, God forbids their entrance into the land of promise.			بني اسرائیل کا پاني کے واسطے فریاد کرنا اور موسی کا پہاڑ سے پاني کا لانا مگر موسی نے اور اسي طرح سے هارون نے بھي کچھہ نااعتمادي ظاهر کي اِسلیئے خدا کا حکم کرنا کہ وہ زمین اقرار کي هوئي میں نہیں داخل هونگے	
	From Kadesh they go to mount Hor, where Aaron dies, aged 123 years.			قادیش سے بني اسرائیل کا کوہ هور میں جانا جہاں کہ هارون نے ایک سوتیئیس برس کي عمر میں وفات پائي	
	The king of Arad attacks Israel, and takes several captives.			بادشاہ عراد کا بني اسرائیل پر حملہ کرنا اور بہت سونکو قید کرنا	
	From mount Hor they come to Zalmonah, where Moses raises the brazen serpent. Others think this happened at Punon.			کوہ هور سے اُنکا صلموناہ میں جانا اور وهاں موسی کا پیتل کا سانپ بنانا اور بعض خیال کرتے هیں کہ یہہ بات پونو میں واقع هوئي	
2553	Sihon king of the Amorites refuses the Israelites a passage through his dominions. Moses attacks him and takes his country.	1451	۱۴۵۱	سیحون ملک اموریان کا بني اسرائیل کو اپنے ملک میں رستہ دینے سے انکار کرنا اورموسی کا اُسپر حملہ کرکے اُسکا ملک لے لینا	۲۵۵۳
	Og king of Bashan attacks Israel, but is defeated.			عوگ بادشاہ باشان کا بني اسرائیل پر حملہ کرنا اور شکست پانا	
	Distribution of the countries of Sihon and Og to the tribes of Reuben and Gad, and to the half tribe of Manasseh.			سیحون اور عوگ کے ملکوں کا قوموں بني روبن اور بني گاد اور نصف قوم منسہ میں تقسیم هونا	
	Moses renews the covenant of Israel with the Lord.			موسی کا بني اسرائیل کے عهد وپیمان کو خداے تعالی سے ازسر نو کرنا	
	The death of Moses, who is succeeded by Joshua.			موسی کا وفات پانا اور یوشع کا اُسکا جانشین هونا	
	Joshua sends spies to Jericho.			یوشع کا یریحو میں جاسوس بھیجنا	

نقشہ تاریخ واقعات جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدائش
	PERIOD V. *From the Entrance of the Israelites into the Land of Canaan to the Building of Solomon's Temple,* 447 *years.*			پانچواں زمانہ ۴۴۷ برس کا بني اسرائیل کے زمیں کنعان میں داخل ہونے سے سلیمان کے معبد بنا نے تک	
2553	The people pass the river Jordan.	1451	۱۴۵۱	لوگوں کا دریاے اردن سے گذرنا	۲۵۵۳
	Joshua restores circumcision.			یوشع کا ختنہ کي رسم بحال کرنا	
	Manna ceases. The first passover after the passing over Jordan.			من وسلوا بند ہونا اور اردن سے پار ہونے کے بعد اول عید فصح کا ہونا	
	Jericho taken. The Gibeonites make a league with Joshua.			یریحو پر قبضہ کرنا اور ساکنان گبعون کا یوشع سے عہد و اقرار کرنا	
	War of the five kings against Gibeon, whom Joshua defeats; the sun. and moon stand still.			اور پانچ بادشاہوں کا گبعون پر لڑنا اور یوشع سے شکست کہانا اور چاند اور سورج کا ساکن ہو جانا	
2554	War of Joshua against the kings of Canaan.	1450	۱۴۵۰	یوشع کا کنعان کے بادشاہوں سے لڑنا	۲۵۵۴
2559	Joshua divides the conquered country among Judah, Ephraim, and the half tribe of Manasseh.	1445	۱۴۴۵	یوشع کا ملک مفتوحہ کو یہودا اور افریم اور منسہ کي آدھي قوم میں تقسیم کرنا	۲۵۵۹
2560	The ark and the tabernacle fixed at Shiloh in the tribe of Ephraim.	1444	۱۴۴۴	مقام شیلوہ میں خیمہ عبادت اور تابوت کا قوم افریم میں قرار پانا	۲۵۶۰
	Joshua finishes the division of the country.			یوشع کا تقسیم ملک سے فارغ ہونا	
2561	Joshua renews the covenant between the Lord and the Israelites.	1443	۱۴۴۳	خداتعالی اور بني اسرائیل کے درمیان میں یوشع کا عہد و پیمان کے تجدید کرنا	۲۵۶۱
	Joshua dies, aged 110 years.			یوشع کا ایک سو ۱۰ برس کي عمر کے بعد وفات پانا	
	After his death the elders govern about eighteen or twenty years, during which time happen the wars of Judah with Adoni-bezek.			بعد وفات یوشع کے بني اسرائیل کے بزرگوں کا حکومت کرنا اور اس عرصہ میں یہودا اور ادونیبزق میں لڑائیوں کا ہونا	
	During the succeeding anarchy happened the idolatry of Micah, and the war of the twelve tribes against Benjamin, to revenge the outrage committed on the wife of a Levite.			آیندہ کي سلطنت نوعیہ میں میکاہ کا بت پرستي کرنا اور بارہ قوموں کا ایک لیوي کي بي بي پر جبر ہونے کا عوض لینے کے واسطے بنیا میں سے لڑنا	
	God sends his prophets in vain to reclaim the Hebrews. He permits, therefore, that they should fall into slavery under their enemies.			عبرانیوں کو بت پرستي سے باز رکھنے کے لیئے خداتعالی کا پیغمبروں کو بھیجنا اور اُنکا نہ ماننا اسلیئے خدا کا اُنکو اُنکے دشمنوں کي غلامي میں ڈالنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2591	I. Servitude of the eastern Israelites under Cushanrishathaim, king of Mesopotamia, eight years.	1413	١۴١٣	١ مشرقي بني اسرائيل کا کوشن رشعاتیم ملک ارمنہرین کي آٹھہ برس غلامي کرنا	٢۵٩١
2599	Othniel delivers them; conquers Cushanrishathaim: judges the people forty years.	1405	١۴٠۵	عثنیئیل کا بني اسرائیل کو چھوڑانا اور ملک کوشن رشعاثیم پر فتح پانا اور چالیس برس تک عدالت کرنا	٢۵٩٩
2661	II. Servitude of the eastern Israelites under Eglon, king of Moab, about sixty-two years after the peace of Othniel.	1343	١٣۴٣	٢ مشرقي بنياسرائیل کا عثنیئیل کے امن کے ٦٢ برس بعد عگلون ملک مواب کي غلامي میں رهنا	٢٦٦١
2679	Ehud delivers them, after about twenty years.	1323	١٣٢٣	قریب بیس برس کے بعد ایہودکا بنیاسرائیل کو عگلون کي غلامي سے رهائي دینا	٢٦٧٩
2699	III. Servitude of the Israelites under the Philistines. Shamgar delivers them.	1305	١٣٠۵	٣ بنیاسرائیل کا فلسطیان کي غلامي کرنا اور شمگر کا انکو رها کرانا	٢٦٩٩
2719	IV. Servitude of the northern Israelites under Jabin king of Hazor. Deborah and Barak deliver them after twenty years. From 2699 to 2719.	1285	١٢٨۵	۴ مشرقي بنياسرائیل کا یابین ملک حاصور کي غلامي میں هونا دبوراہ اور باراق کا بیس برس بعد بني اسرائیل کو رها کرانا یعنی سنہ ٢٦٩٩ دنیوي سے سنہ ٢٧١٩ دنیوي تک غلام رهکر رها هونا	٢٧١٩
2752	V. Servitude of the eastern and northern Israelites under the Midianites.	1252	١٢۵٢	۵ مشرقي اور شمالي بني اسرائیل کاقوم مدیانیان کي غلامي میں هونا	٢٧۵٢
2759	Gideon delivers Israel. He governs them nine years.	1245	١٢۴۵	گدعون کا بني اسرائیل کو نجات دیکر نو برس حکومت کرنا	٢٧۵٩
2768	Abimelech son of Gideon procures himself to be made king of Shechem.	1236	١٢٣٦	ابي ملک بیٹے گدعون کا شکم کي باشاهت حاصل کرنا	٢٧٦٨
2771	Abimelech killed after three years.	1233	١٢٣٣	ابي ملک کا تین برس کے بعد مارا جانا	٢٧٧١
2772	Tola judge of Israel after Abimelech: governs twenty-three years.	1232	١٢٣٢	تولع کا ابي ملک کے بعدبني اسرائیل کا قاضيهونا اور تیئیس برس حکمراني کرنا	٢٧٧٢
2795	Jair judges Israel, chiefly beyond Jordan: governs twenty-two years.	1210	١٢١٠	یائیر کا بنياسرائیل میں بائیس برس عدالت کرنا خاصکر دریاے اردن کے پار	٢٧٩۵
2799	VI. Servitude under the Philistines and the Ammonites.	1206	١٢٠٦	٦ بنياسرائیل کا فلسطیان اور بني عمون کي غلامي میں هونا	٢٧٩٩
2817	Jephthah delivers the Israelites beyond Jordan.	1187	١١٨٧	یفتاح کا اردن کے پار والے بني اسرائیل کو رهائي دلوانا	٢٨١٧
2823	Jephthah dies, and is succeeded by Ibzan.	1182	١١٨٢	یفتاح کا وفات پانا اور ابصان کا اُسکا جانشین هونا	٢٨٢٣
2830	Ibzan dies, and Elon succeeds him.	1175	١١٧۵	ابصان کا وفات پانا اور ایلون کا اُسکا جانشین هونا	٢٨٣٠

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		بیدایش
2840	Elon dies; Abdon succeeds him.	1165	١١٦٥	ایلون کا وفات پانا اور عبدون کا جانشین هونا	٢٨٤٠
2848	Abdon dies. The high priest Eli succeeds as judge of Israel.	1157	١١٥٧	عبدون کا وفات پانا اور عیلي بڑےکاهن کا بني اسرائیل کا قاضي هونا	٢٨٤٨
	VII. Servitude under the Philistines forty years. Judges xiii. 1.			٧ بني اسرائیل کا فلسطیوں کي غلامي میں چالیس برس رهنا قضاة باب ١٣ — ١	
2849	Samuel born.	1155	١١٥٥	شموئل کا پیدا هونا	٢٨٤٩
	Under his judicature God raises Samson, born 2849.			خداے تعالی کا شموئیل کے عهد عدالت میں شمشون کو جو سنه ٢٨٤٩ دنیوي میں پیدا هوا سربلند کرنا	
2867	Samson marries at Timnath.	1137	١١٣٧	شمشون کي مقام تمنات میں شادي هونا	٢٨٦٧
2868	Samson burns the ripe corn of the Philistines.	1136	١١٣٦	شمشون کا فلسطیان کي پکي هوئي کهیتي کو جلانا	٢٨٦٨
2887	Samson delivered to the Philistines by Dalilah; kills himself under the ruins of the temple of Dagon, with a great multitude of Philistines. He defended Israel twenty years, from 2867 to 2887.	1117	١١١٧	دلیلاه کا شمشون کو فلسطیون کے حواله کردینا اور شمشون کا داگون بت کے قریب معه بهت سے فلسطیوں کے مرنا شمشون نے بني اسرائیل کي بیس برس حفاظت کي یعني سنه ٢٨٦٧ دنیوي سے سنه ٢٨٨٧ تک	٢٨٨٧
2888	War between the Philistines and the Israelites. The ark taken by the Philistines. Death of the high priest Eli: he governed Israel forty years.	1116	١١١٦	فلسطیان اور بني اسرائیل میں لڑائي کا هونا اور فلسطیون کا تابوت کو چهین لینا اور بڑے کاهن عیلي کا مرنا عیلي بني اسرائیل کا چالیس برس حاکم رها	٢٨٨٨
	The Philistines send back the ark with presents. It is deposited at Kirjath-jearim.			فلسطیان کا تابوت کو معه کچهه تحفوں کے واپس کرنا اور اُس کا مقام قریت یعاریم میں رکها جانا	
	Samuel is acknowledged chief and judge of Israel thirty-nine or forty years. Victory of the Israelites over the Philistines.			شموئیل کا اُنتالیس یا چالیس برس سردار اور قاضي بني اسرائیل کا مانا جانا اور فلسطیوں پر بني اسرائیل کا فتح پانا	
2908	The Israelites ask a king of Samuel.	1096	١٠٩٦	بني اسرائیل کا شموئیل سے ایک بادشاه مانگنا	٢٩٠٨
2909	Saul is appointed, and consecrated king.	1095	١٠٩٥	شاؤل کا بادشاه مقرر هونا	٢٩٠٩
2911	War of the Philistines against Saul, who, having disobeyed Samuel's orders, is rejected by God.	1093	١٠٩٣	فلسطیان کا شاؤل سے لڑنا اور شاؤل کو شموئیل کے احکام کي نافرماني کرنے سے خدا کا بادشاهت سے رد کرنا	٢٩١١
	Jonathan's victory over the Philistines.			یوناتان کا فلسطیان پر فتحیاب هونا	
2919	The birth of David, the son of Jesse.	1085	١٠٨٥	داؤد بیٹے یشي کا پیدا هونا	٢٩١٩

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2941	Samuel sent by God to Bethlehem to anoint David.	1063	۱۰۶۳	سموئیل کو خدا کا مقام بیت لحم میں داؤد کے روغن ملنے کے واسطے بھیجنا	۲۹۴۱
2942	War of the Philistines against the Israelites. David kills Goliah.	1062	۱۰۶۲	فلسطیان کا بنی اسرائیل سے لڑنا اور داؤد کا گلیات کو مارنا	۲۹۴۲
2943	Saul, urged by jealousy, endeavours to slay David.	1061	۱۰۶۱	شاؤل کا رشک سے برانگیختہ ہوکر داؤد کے قتل کرنے کی کوشش کرنا	۲۹۴۳
2944 to 2948	David flees to various places to avoid the jealousy of Saul.	1060 to 1056	۱۰۶۰ سےلغایت ۱۰۵۶	داؤد کا شاؤل کے رشک سے محفوظ رہنے کو مختلف مقامون میں ہجرت کرنا	۲۹۴۴ سےلغایت ۲۹۴۸
2949	War of the Philistines against Saul. Saul causes the ghost of Samuel to be raised. He loses the battle, and kills himself.	1055	۱۰۵۵	فلسطیوں کا شاؤل سے لڑنا اور شاؤل کا سموئیل کی روح کو اُٹھانا اور شاؤل کا شکست کھانا اور آپکو قتل کرنا	۲۹۴۹
	Ishbosheth son of Saul acknowledged king; reigns at Mahanaim beyond Jordan.			ایش بوشت پسر شاؤل کا بادشاہ پکارا جانا اور اُسکا دریاے اردن کے پار مخیم میں سلطنت کرنا	
	David acknowledged king by Judah, and consecrated a second time. Reigns at Hebron.			یہوداہ کا داؤد کو بادشاہ پکارا جانا اور دوسری بار بادشاہت سے مخصوص ہونا اور اُسکا حبرون میں سلطنت کرنا	
2956	Abner quits Ishbosheth; resorts to David. Is treacherously slain by Joab.	1048	۱۰۴۸	ابنیر کا ایش بوشت سے کنارہ کرنا اور داؤد کے پاس چلا جانا اور اُسکو یواب کا فریب سے قتل کرنا	۲۹۵۶
	Ishbosheth being assassinated David is acknowledged king over all Israel, and consecrated the third time at Hebron.			ایش بوشت کا دغا سے مارا جانا اور داؤد کا تمام بنی اسرائیل کا بادشاہ مانا جانا اور اُسکا تیسری دفعہ مقام حبروم میں بادشاہی سے مخصوص کیا جانا	
2957	Jerusalem taken from the Jebusites by David, who makes it the royal city.	1047	۱۰۴۷	داؤد کا یبوسیوں سے اورشلیم کو لینا اور اُسکو دارالسلطنت بنانا	۲۹۵۷
2959	David brings the ark from Kirjath-jearim to Jerusalem.	1045	۱۰۴۵	داؤد کا تابوت کو قریت یعاریم سے اورشلیم کو لے جانا	۲۹۵۹
2960	David designs to build a temple to the Lord; is diverted from it by the prophet Nathan. David's war against the Philistines, against Hadadezer, against Damascus, and against Idumæa continued about six years.	1044	۱۰۴۴	داؤد کا خداے تعالی کی عبادت کے لیئے ایک معبد تیار کرنے کا ارادہ کرنا اور ناتان نبی کا اُسکو اس ارادہ سے باز رکھنا داؤد کا فلسطیان اور ہدد عزر اور ملک دمشق اور ادومیان سے چھ برس تک لڑتے رہنا	۲۹۶۰
2967	David's war against the king of the Ammonites, who had insulted his ambassadors.	1037	۱۰۳۷	داؤد کا بادشاہ بنی عمون سے جسنے اُسکے ایلچیوں پر طعنہ زنی کی تھی لڑنا	۲۹۶۷

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
2968	David's war against the Syrians, who had assisted the Ammonites.	1036	١٠٣٦	داؤد کا سوریا والوں سے لڑنا جنھوں نے بني عمون کي مدد کي تھي	٢٩٦٨
2969	Joab besiegeth Rabbah, the capital of the Ammonites.	1034	١٠٣٤	یواب کا رباہ دارالسلطنت بني عمون کا محاصرہ کرنا اور رباہ کا فتح ھونا	٢٩٦٩
2971	Solomon born.	1033	١٠٣٣	سلیمان کا پیدا ھونا	٢٩٧١
2981	Absalom's rebellion against his father David.	1023	١٠٢٣	ابیشالوم کا داؤد سے فساد کرنا	٢٩٨١
	Absalom killed by Joab.			یواب کا ابیشالوم کو مار ڈالنا	
	Sedition of Sheba, the son of Bichri, appeased by Joab.			یواب کا شبع بیٹے بکري کے فتنہ کو فرو کرنا	
2983	The beginning of the famine sent by God, to avenge the death of the Gibeonites, unjustly slain by Saul; ended in 2986.	1021	١٠٢١	آغاز قحط کا ھونا جو خداے تعالی نے واسطے عوض لینے قتل گبعونیان کے جنکو شاؤل نے بے رحمي سے مارا تھا نازل کیا اور اس قحط کا سنہ ٢٩٨٦ دنیوي میں انجام ھونا	٢٩٨٣
2987	David numbers the people.	1017	١٠١٧	داؤد کا اپني قوم کو شمار کرنا	٢٩٨٧
2988	David prepares for the building of the temple on Mount Zion, in the threshing-floor of Araunah.	1016	١٠١٦	داؤد کا کوہ صیون اور خرمنگاہ ارونا پر لوازمات تعمیر معبد کا جمع کرنا	٢٩٨٨
	Rehoboam son of Solomon born.			رحبعام بیٹے سلیمان کا پیدا ھونا	
2989	Abishag the Shunamite given to David.	1015	١٠١٥	ابیشگ شونمي کا داؤد کو دیا جانا	٢٩٨٩
	Adonijah aspires to the kingdom. David causes his son Solomon to be crowned, who is proclaimed king by all Israel.			ادونیاہ کا بادشاہ ھونے کي بلند نظري کرنا اور داؤد کا اپنے بیٹے سلیمان کے سرپر تاج رکھوانا اور تمام بني اسرائیل کا اُسکو بادشاہ پکارنا	
2990	The death of David, aged 70 years.	1014	١٠١٤	داؤد کا ستر برس کي عمر کے بعد وفات پانا	٢٩٩٠
	Solomon reigns alone, having reigned about six months in the lifetime of his father David. He reigned in all 40 years.			سلیمان کا اپنے باپ داؤد کي زندگي میں چھہ مھینے تنھا سلطنت کرنا اور سلیمان کا کل چالیس برس سلطنت کرنا	
	Adonijah slain, and Abiathar deprived of the office of high priest; Zadok in future enjoys it alone.			ادونیا کا مارا جانا اور ابیاثار کا بڑي عھدۂ کاھني سے محروم کیا جانا اور صادوق کا اس عھدہ پر مقرر رھنا	
	Joab slain in the temple.			اور یواب کا معبد میں مارا جانا	
2991	Solomon marries a daughter of the king of Egypt.	1013	١٠١٣	سلیمان کا مصر کے بادشا کي بیٹي سے شادي کرنا	٢٩٩١
2992	Hiram king of Tyre congratulates Solomon on his accession to the crown; Solomon requires of him timber and workmen to assist him in building the temple.	1012	١٠١٢	حیرام بادشاہ صور کا سلیمان کو بادشاہ ھونے کي مبارکباد دینا اور سلیمان کا اُس سے واسطے تعمیر معبد کے لکڑي اور کاریگرون کي مدد چاھنا	٢٩٩٢
	Solomon lays the foundation of the temple.			سلیمان کا معبد کي بنیاد ڈالنا	

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3000	The temple of Solomon finished, being seven years and a half in building.	1005	۱۰۰۵	سلیمان کے معبد کا ساڑهے سات برس میں تمام هونا	۳۰۰۰
	Period VI. *From the Building of the Temple to the Babylonish Captivity, 400 years.*			چهٹا زمانه ۴۰۰ برس کا معبد کي تعمیر سے بني اسرائیل کے بیبلن میں قید هونے تک	
3001	Dedication of the temple.	1004	۱۰۰۴	معبد کا عبادت کے لیئے مخصوص هونا	۳۰۰۱
3012	Solomon finishes the building of his palace, and of that of his queen, the daughter of Pharaoh.	992	۹۹۲	سلیمان کا اپنے اور اپني بي بي شاه مصر کي بیٹي کے محل کو پورا کرنا	۳۰۱۲
3026	Jeroboam rebels against Solomon. He flies into Egypt to Shishak.	978	۹۷۸	یاربعام کا سلیمان سے سرکشي کرنا اور مصر کو شیشق کے پاس بهاگ جانا	۳۰۲۶
3029	The death of Solomon, succession of Rehoboam, and the revolt of the ten tribes. Jeroboam the son of Nebat acknowledged king of the ten tribes.	975	۹۷۵	سلیمان کا وفات پانا اور رحبعام کا اُسکے جانشین هونا اور دس قوموں کا هنگامه برپا کرنا اور یاربعام پسر نباط کا اُن دس قوموں کا بادشاه قرار پانا	۳۰۲۹

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

قبل مسیح	پیدایش	۲۶۳ برس تک بادشاهوں بني اسرائیل کا زمانه	۳۸۸ برس تک بادشاهوں یهوداه کا زمانه	قبل مسیح	پیدایش
۹۷۵	۳۰۲۹	یاربعام پسر نباط کا بني اسرائیل یا دس قوموں مفسد کا اول بادشاه هونا	رحبعام کو اِس اراده سے باز رهنے کا حکم هونا که دس قوموں کو اپنا مطیع کرے اور اسکا ستره برس سلطنت کرنا	۹۷۵	۳۰۲۹
۹۷۴	۳۰۳۰	یاربعام پسر نباط بادشاه بني اسرائیل کا خدا کي پرستش موقوف کرکے سونے کے بچھڑوں کي پرستش قرار دینا	بهت سے کاهنوں اور بني اسرائیل خداترس کا بني اسرائیل کي سلطنت میں سے نکلکر یهوداه کي سلطنت میں جانا	۹۷۴	۳۰۳۰
			رحبعام کا ناخدا پرست هوجانا	۹۷۲	۳۰۳۲
			شیشق بادشاه مصر کا اورشلیم میں آنا اور معبد اور بادشاه کو تاراج کرنا	۹۷۱	۳۰۳۳
			رحبعام کا وفات پانا اور ابیام کا جانشین هوکر تین برس سلطنت کرنا	۹۵۸	۳۰۴۶
۹۵۷	۳۰۴۷	یاربعام کا ابیام سے مغلوب هونا اور ابیام کا پانچ لاکهه آدمي قتل کرنا	ابیام کا یاربعام پر فتح پانا اور یاربعام کي بهت سي فوج کا ضایع هونا	۹۵۷	۳۰۴۷
۹۵۴	۳۰۵۰	یاربعام کا مرنا اور اُسکے بیٹے ناداب کا جانشین هونا اور دو برس سلطنت کرنا	ابیام کا فوت هونا اور اسا کا تخت نشین هونا	۹۵۵	۳۰۴۹
۹۵۰	۳۰۵۴	ناداب کا مرنا اور بعشاه کا اُسکي جگهه بادشاه هونا اور بیس برس سلطنت کرنا	آسا کا یهوداه میں بت پرستي کو پست کرنا	۹۵۱	۳۰۵۳
			یهوشافاط پسر آسا کا پیدا هونا	۹۴۹	۳۰۵۵
			اسا کا فتح پانا زیرا بادشاه اتهیوپیا یاکش پر	۹۴۱	۳۰۶۳
۹۴۰	۳۰۶۴	بعشاه کا راماه کي بنا کرنا بني اسرائیل کو اورشلیم کے جانے سے باز رکهنے کے لیئے اور اُسکے ضلعوں پر بن هدد بادشاه مصر کا حمله کرنا	آسا کا بن هدد بادشاه سریا سے عهد لینا که وه بني اسرائیل کے ضلعوں میں بهت سي فوج لیکر چڑه جائي اور بعشاه کو جو راماه کے کام میں مصروف هے باز رکهے	۹۴۰	۳۰۶۴
۹۳۰	۳۰۷۴	بعشاه کا مرنا اور ایلاه کا تخت نشین هونا اور دو برس سلطنت کرنا			
۹۲۹	۳۰۷۵	زمري کا ایلاه کو قتل کرنا اور سات روز بادشاهت غصباً کرنا			
		عمري کا محاصره کرنا زمري کو مقام ترصیاه میں اور زمري کا اپنے تئیں محل میں جلانا			
۹۲۵	۳۰۷۹	عمري کا تبني پر غالب آنا اور اسا کے اکتیسویں سال میں تنها سلطنت کرنا			
۹۲۴	۳۰۸۰	عمري کا شومرون تعمیر کرنا اور اُسے اپني دارالسلطنت ٹهرانا	یهورام بیٹے یهوشافاط کا پیدا هونا	۹۲۴	۳۰۸۰
		پیغمبر ایلیاه کا بني اسرائیل میں هونا			
۹۰۸	۳۰۹۶	ایلیاه کا اپنے تئیں احاب کے روبرو پیش کرنا اور بعل کے جهوٹے پیغمبروں کو قتل کرنا	آسا کا لنگڑا هوکر خداتعالی سے زیاده طبیبوں پر اُسکي صحت کا بهروسا کرنا	۹۱۷	۳۰۸۷
			اکتالیس برس سلطنت کرکے آسا کا مرنا	۹۱۴	۳۰۹۰
		ایلیاه کا الیشاع سے پیشین گوي کرنا	یهوشافاط کا بجاے آسا کے تخت نشین هونا		
			یهوشافاط کا جهوٹي پرستش کو خارج کرنا	۹۱۲	۳۰۹۲

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah, for 388 years.*	*Kings of Israel, for 254 years.*	A. M.	B. C.
3029	975	Rehoboam, intending to subdue the ten tribes, is commanded to forbear. Reigned 17 years.	Jeroboam, son of Nebat, the first king of Israel, or of the revolted ten tribes.	3029	975
3030	974	The priests and Israelites that fear the Lord, withdraw in great numbers from the kingdom of Israel into that of Judah.	Jeroboam, son of Nebat, king of Israel abolishes the worship of the Lord, and sets up two golden calves. Reigned 19 years.	3030	974
3032	972	Rehoboam gives himself up to impiety.			
3033	971	Shishak king of Egypt comes to Jerusalem; plunders the temple and the king.			
3046	958	Rehoboam dies. Abijam succeeds him; reigns three years.			
3047	957	Abijam's victory over Jeroboam; who loses many thousands of his troops.	Jeroboam overcome by Abijam, who kills 500,000 men.	3047	957
3049	955	Abijam dies. Asa succeeds him.	Jeroboam dies: Nadab his son succeeds: reigns two years.	3050	954
3053	951	Asa suppresses idolatry in Judah.			
3055	949	Jehoshaphat son of Asa born.	Nadab dies; Baasha succeeds him. Reigns 20 years.	3054	950
3063	941	Asa's victory over Zerah king of Ethiopia, or Cush.			
3064	940	Asa engages Ben-hadad king of Syria to make an irruption into territories of the kingdom of Israel, to force Baasha to quit his undertaking at Ramah.	Baasha builds Ramah, to hinder Israel from going to Jerusalem. His territories invaded by Ben-hadad king of Damascus.	3064	940
			Baasha dies; Elah his son succeeds him; reigns two years.	3074	930
			Elah killed by Zimri, who usurps the kingdom seven days.	3075	929
			Omri besieges Zimri in Tirzah; he burns himself in the palace.		
			Omri prevails over Tibni. Reigns alone in the 31st year of Asa.	3079	925
3080	924	Jehoram son of Jehoshaphat born.	Omri builds Samaria; makes it the seat of his kingdom.	3080	924
3087	917	Asa troubled with a lameness (probably the gout), places his confidence in physicians, rather than in God.	Omri dies. Ahab his son succeeds: reigns 22 years. The prophet Elijah in the kingdom of Israel.	3096	908
3090	914	Asa dies, having reigned 41 years. Jehoshaphat succeeds Asa.	He presents himself before Ahab, and slays the false prophets of		

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

بیدایش	قبل مسیح	
۳۰۹۷	۹۰۷	احزیاہ بیتی یہورام اور عتلیاہ پوتے یہوشافاط کا پیدا ہونا
۳۱۰۶	۸۹۸	یہوشافاط کا اپنے بیتے یہورام کو ولیعہد قرار دینا اور اپنا نایب کرنا
۳۱۰۷	۸۹۷	یہوشافاط کا احاب کے ساتھہ اُس مہم میں جانا جو راموت گلعاد پر ہوئي اور وہاں اُسکا ایک خطرہ عظیم سے بڑي مشکل سے بچنا
۳۱۰۸	۸۹۶	یہوشافاط کا جہازوں کا ایک بیڑہ اوفیر کي مہم کے واسطے تیار کرنا اور احزیاہ بني اسرائیل کے بادشاہ کا اُسکے اِس قصد میں شریک ہونا اور بیڑہ کا طوفان سے تباہ ہونا
		اِس زمانہ کے قریب یہوشافاط پر بني عمون اور موابیان کا حملہ کرنا اور یہوشافاط کا اُنپر ایک معجزہ کی برکت سے فتح پانا
		ایلیاہ کا ایک ایسے روشن رتھہ میں جسپر نظر نہ ٹہرے دنیا سے چلے جانا
۳۱۱۲	۸۹۲	یہوشافاط کا اپنے بیتے یہورام کو بادشاہي مرتبہ دینا
۳۱۱۵	۸۸۹	یہوشافاط کا پچیس برس سلطنت کرکے فوت ہونا اور یہورام کا بجاے اُسکے تخت نشین ہونا
۳۱۱۶	۸۸۸	یہورام کا اپني بي بي عتلیاہ کي بڑي آرزو سے یہوداہ میں بعل کي پرستش کا رواج دینا
۳۱۱۷	۸۸۷	خدا کا یہورام کو ایک لاعلاج بیماري سے مارنا
۳۱۱۸	۸۸۶	یہورام کا اپنے بیتے احزیاہ کو ولیعہد کرنا اور یہورام کا چالیس برس سلطنت کرکے مرنا
۳۱۱۹	۸۸۵	احزیاہ کا ایک برس سلطنت کرنا
		یواش کا پیدا ہونا
		ہومر یوناني شاعر کا فروغ پانا
۳۱۲۰	۸۸۴	احزیاہ اور یہورام بادشاہ بني اسرائیل کا شامل ہوکر راموت گلعاد کے محاصرہ کو جانا
		ییہو کا احزیاہ کو مار ڈالنا
		عتلیاہ کا تمام شاہي خاندان کو قتل کرنا اور سلطنت کو غصب کرنا اور یواش کا معبد میں چھپي ہوئے چھہ برس محفوظ رہنا

	بیدا یش	قبل مسیح
بن ہدد بادشاہ سریاکا شومرون کا محاصرہ کرنا اور محاصرہ اُٹھا لینے کو مجبور ہونا	۳۱۰۳	۱۰۶
بن ہدد کا دوسرے بار واپس آنا اور مقام افیق میں شکست کہانا	۳۱۰۴	۹۰۰
احاب کا اپنے بیتے احزیاہ کو بادشاہي اختیار اور مرتبہ دینا	۳۱۰۶	۸۹۸
احاب کا راموت گلعاد پر لڑنا اور بہیس بدلی ہوے ہونیکي حالت میں مارا جانا	۳۱۰۷	۸۹۷
احزیاہ کا اپنے مکان کے دریچہ میں سے گر کر بہت زخمي ہونا اور مرجانا اور اُسکے بہائي یہورام کا تخت نشین ہونا اور مواب سے لڑنا	۳۱۰۸	۸۹۶
الیشاع کا بني اسرائیل کي فوج کو فتح کي پیشین گوئي کرنا اور افراط کے ساتھہ بہت سا پاني بہم پہونچانا	۳۱۰۹	۸۹۵
بن ہدد بادشاہ آرم کا شومرون کو محاصرہ کرنا اور اُسکي فوج میں ایک ہل چل پڑني اور اُسکا رات میں بہاگ جانا	۳۱۱۹	۸۸۵
الیشاع کا دمشق میں پہونچکر بن ہدد کي موت اور حزائیل کي بادشاہت کي پیشین گوئي کرنا	۳۱۲۰	۸۸۴
یہورام کا احزیاہ کے ساتھہ راموت گلعاد کیطرف کوچ کرنا اور سخت زخمي ہونا اور یزرعیل کو بہیجا جانا		

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
3097	907	Ahaziah born, son of Jehoram and Athaliah, and grandson of Jehoshaphat.	Gives the prophetic unction to Elisha.		
			Ben-hadad king of Syria besieges Samaria; is forced to quit it.	3103	901
			Returns the year following; is defeated at Aphek.	3104	900
3106	898	Jehoshaphat nominates his son Jehoram king; makes him his viceroy.	Ahab invests his son Ahaziah with the royal power and dignity.	3106	898
3107	897	Jehoshaphat accompanies Ahab in his expedition against Ramoth-gilead; where he narrowly escapes a great danger.	Ahab wars against Ramoth-gilead; is killed in disguise. Ahaziah succeeds; reigns 2 years.	3107	897
3108	896	Jehoshaphat equips a fleet for Ophir: Ahaziah king of Israel partaking of the design, the fleet is destroyed by tempest.	Ahaziah, falling from the lattice of his house, is dangerously wounded, and dies; Jehoram his brother succeeds him, and makes war against Moab.	3108	896
		About this time Jehoshaphat is invaded by the Ammonites and Moabites, over whom he obtains a miraculous victory.	Elisha foretels victory to the army of Israel, and procures water in abundance.	3109	895
		Elijah removed from this world in a fiery chariot.			
3112	892	Jehoshaphat invests his son Jehoram with the royal dignity.			
3115	889	Jehoshaphat dies; having reigned 25 years. Jehoram succeeds him.			
3116	888	Jehoram, at the importunity of his wife Athaliah, introduces into Judah the worship of Baal.			
3117	887	Jehoram smitten by God with an incurable distemper in his bowels			
3118	886	Jehoram makes his son Ahaziah viceroy, or associate in his kingdom. Jehoram dies; having reigned four years.			
3119	885	Ahaziah reigns but one year. Joash or Jehoash born. Homer the Greek poet flourishes.	Samaria besieged by Ben-hadad king of Syria.--Ben-hadad and his army, seized with a panic, flee during the night.	3119	885
3120	884	Ahaziah accompanies Jehoram king of Israel to the siege of Ramoth-gilead. Ahaziah slain by Jehu. Athaliah kills all the royal fami-	Elisha, going to Damascus foretels the death of Ben-hadad, and the reign of Hazael. Jehoram marches with Ahaziah	3120	884

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح			پیدا یش	قبل مسیح
٣١٢٦	٨٧٨	یہویاداع بڑی کاہن کا یواش کو یہوداہ کے تخت پر بیٹھانا اور عتلیاہ کو قتل کرنا یواش کا چالیس برس سلطنت کرنا	یہو کا یہورام سے سرکشی کرنا اور اُسکو قتل کرنا اور یہوکا اٹھائیس برس سلطنت کرنا (سلاطین ۲ باب ۱۰ — ۳۶)		
٣١٤٠	٨٦٤	امصیاہ بیٹے یواش کا پیدا ہونا			
٣١٤٧	٨٥٧	یواش کا معبد کی مرمت کرنا	یہو کا مرنا اور اُسکے بیٹے یہواحاز کا جانشین ہونا اور سترہ برس سلطنت کرنا	٣١٤٨	٨٥٦
٣١٦٤	٨٤٠	زکریاہ بیٹے یہویاداع کا یواش کے حکم سے معبد میں مارا جانا حزائیل بادشاہ سریا کا یواش سے لڑنا			
٣١٦٥	٨٣٩	حزائیل کا یواش پر پھر چڑھ کرآنا اور جبراً اُس سے بہت سا روپیہ لینا (تاریخ ۲ باب ۲۳ — ۲۴)	یہواحاز کا مرنا اور یواش کا جسکو یہواحاز نے سلطنت میں اپنا شریک رکھا سنہ ٣١٦٢ دنیوی میں اُسکا جانشین ہونا	٣١٦٥	٨٣٩
		یواش کا مرنا اور امصیاہ کا تخت نشین ہونا اور اُنتیس بر سلطنت کرنا	الیشاع کا وفات پانا		
			حزائیل بادشاہ سریا کا مرنا اور بن ہدد کا اُسکا جانشین ہونا	٣١٦٨	٨٣٦
٣١٧٧	٨٢٧	امصیاہ کا ادومیاں سے لڑنا	یواش کا بن‌ہدد سے لڑنا		
٣١٧٨	٨٢٦	امصیاہ کا یواش بادشاہ بنی اسرائیل سے لڑنا اور شکست پانا عزریاہ بیٹے امصیاہ کا پیدا ہونا	یواش کا امصیا بادشاہ یہوداہ پر بڑی فتح حاصل کرنا	٣١٧٨	٨٢٦
٣١٩٤	٨١٠	امصیاہ کا مرنا اور عزریاہ کا تخت نشین ہونا اور ۵۲ برس سلطنت کرنا اس بادشاہ کی سلطنت میں اشعیاہ اور عاموص کا یہوداہ میں پیشین‌گوئی کرنا	یواش بادشاہ بنی اسرائیل کا مرنا یاربعام دوم کا تخت نشین ہونا اور اکتالیس برس سلطنت کرنا یوناہ اور ہوشیع اور عاموص کا اس سلطنت میں پیشین گوئی کرنا	٣١٧٩	٨٢٥
٣٢٢١	٧٨٣	یوثام بیٹے عزریاہ کا پیدا ہونا	یاربعام دوم کا وفات پانا اور اُسکے بیٹے زکریاہ کا چھہ مہینے یا شاید دس برس سلطنت کرنا اس سلطنت کی تاریخ بہت پریشان ہے دوسرے سلاطین باب ۱۵ آیت ۸ اور ۱۲ میں زکریاہ کی وفاتکو عزریاہ کے اٹھتیسویں سال میں قرار دیا ہے جس سے اُسکی سلطنت کے زمانہ کا عرصہ چھہ مہینے جایز رکھا مگر باوجود اِسکے یہہ شمار کرکے کہ بنی اسرائیل کی سلطنت کے انجام تک کسقدر زمانہ باقی رہا ہمکو خواہ تو یاربعام دوم اورزکریاہ کے زمانوں کے درمیاں میں نو یا گیارہ برس کا ایسا زمانہ ماننا چاہئے کہ جسمیں تخت خالی رہا جیسا کہ آرچ بشپ عشر صاحب نے مانا ہے یا ہمکو یہہ خیال کرنا چاہیئے کہ یاربعام دوم نے ۵۱ برس سلطنت کی یا یہہ	٣٢٢٢	٧٨٢

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
		ash is preserved and kept secretly in the temple six years.	gerously wounded, and carried to Jezreel.		
3126	878	Jehoiada the high priest set Jehoash on the throne of Judah, and slays Athaliah.	Jehu rebels against Jehoram; kill him. Jehu reigns 28 years. (2 Kings x. 36.)		
		Jehoash reigns 40 years.			
3140	864	Amaziah son of Joash born.			
3147	857	Jehoash repairs the temple.	Jehu dies, Jehoahaz his son succeeds him. Reigns 17 years.	3148	856
3164	840	Zechariah the high priest, son of Jehoiada, killed in the temple by order of Jehoash.			
		Hazael king of Syria wars against Jehoash.			
3165	839	Hazael returns against Jehoash; and forces large sums from him (2 Chron. xxiv.23.)	Jehoahaz dies. Joash or Jehoash, whom he had associated with himself on the throne A. M. 3162, succeeds him.	3165	839
		Jehoash dies, and is succeeded by Amaziah, who reigns 29 years.	The death of Elisha.		
3177	827	Amaziah wars against Idumaea.	Hazael king of Syria dies; and Ben-hadad succeeds him.	3168	836
3178	826	Amaziah wars against Jehoash, king of Israel; is defeated by him.	Jehoash wars against Ben-hadad.		
			Jehoash obtains a great victory over Amaziah king of Judah.	3178	826
		Uzziah or Azariah, son of Amaziah, born.			
3194	810	Amaziah dies; Uzziah or Azariah succeeds him; reigns 52 years.	Jehoash king of Israel dies; Jeroboam II. succeeds him; reigns 41 years.	3179	825
		Isaiah and Amos prophesy in Judah under this reign.	Jonah, Hosea, and Amos in Israel, prophesy during this reign.		
3221	783	Jotham son of Uzziah born.	Jeroboam II. dies; Zachariah his son succeeds him: reigns 6 months; perhaps 10 years. The chronology of this reign is very perplexed. 2 Kings xv. 8. 12. places the death of Zachariah in the 38th year of Uzziah, allowing him a reign of but six months; yet, reckoning what time remains to the end of the kingdom of Israel, we must either admit an interregnum of 9 or 11 years between Jeroboam II. and Zachariah, as Archbishop Usher does; or we must suppose that Jeroboam II. reigned 51	3222	782

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

قبل مسیح	پیدایش	واقعات	واقعات	قبل مسیح	پیدایش
		که اُسکي سلطنت کا زمانه سنه ۳۱۹۱ دنیوي میں شروع هوا اور سنه ۳۲۳۲ دنیوي میں جو زکریاه کي وفات کي تاریخ هے ختم هوا			
۷۷۲	۳۲۳۲	شلوم نے زکریاه کو جبکه وه چهه مهینے سلطنت کرنے پایا تها قتل کیا			
۷۷۱	۳۲۳۳	شلوم کا ایک مهینے سلطنت کرنا اور منحیم کا اُسکو قتل کرکے تخت نشین هونا اور دس برس سلطنت کرنا			
		پول بادشاه سریا کا بني اسرائیل پر حمله کرنا منحیم کا اُسکے اطاعت کرنا اور خراج گذار هونا			
۷۶۱	۳۲۴۳	منحیم کا وفات پانا اور فقحیاه اُسکے بیٹے کا تخت نشین هونا			
۷۵۹	۳۲۴۵	فقحیاه کو فقح بیٹے رملیاه کا مار ڈالنا اور اور ۲۸ برس سلطنت کرنا	عزریاه کا مرنا اور یوثام اُسکے بیٹے کا تخت نشین هونا اور ۱۶ برس سلطنت کرنا	۷۵۸	۳۲۴۶
۷۵۰	۳۲۵۴	آربیسز حاکم میڈیا اور بلیسز حاکم بابل کا پول بادشاه اشور کو مقام نینویه میں محاصره کرنا	اشعیاه کا حضرت عیسی کے جلوه کو دیکهنا (اشعیاه باب ۶) اور اشعیاه اور هوشیع کا پیشین گوئیاں کرتے رهنا		
۷۴۷	۳۲۵۷	تین برس کے محاصره کے بعد پول کا معه اپنے خزانوں کے اپنے تئیں اپنے محل میں جلانا اور آربیسز کا میڈیا کا بادشاه قرار پانا اور بلیسز کا بابل کا بادشاه مانا جانا			
		بلیسز کا جسکو بلادان یا نبونصر بهي کهتے هیں بیبلن کي شهنشاهي کي بنیاد ڈالنا نبونصر کا یهه مشهور زمانه سنه ۷۴۳ قبل مسیح اور ۷۴۷ برس قبل سنه مسیح کے هوتا هے اور نائینس جسکو کتاب اقدس میں تگلث پلنسر کهتے هیں جو جانشین پول کا هوا شهنشاهي اشور کو قائم رکهنا مگر شهنشاهي کا حال بهت ابتر هوجانا اس بادشاه اشور کا اُنیس برس اور اوروں کے قول کے بموجب تیس برس سلطنت کرنا	رصین بادشاه آرم اور فقح بادشاه اسرائیل کا یهوداه پر حمله کرنا	۷۴۳	۳۲۶۱
			یوثام کا فوت هونا اور احاز کا تخت نشین هونا اور ۱۶ برس سلطنت کرنا	۷۴۲	۳۲۶۲
			رصین بادشاد آرم اور فقح بادشاد اسرائیل کا یهوداه پر لڑائي جاري رکهنا		
			اشعیاه کا احاز سے حضرت مسیح کي پیدایش اور اپنے اِن دونوں دشمن بادشاهوں سے احاز کے جلد نجات پانے کي پیشین گوئي کرنا باوجود اسکے دوسرے سال اُن دونوں کا پهر آنا اور اُسکے ملک کو تباه کرنا	۷۴۱	۳۲۶۳
۷۴۰	۳۲۶۴	تگلث پلنسر کا رصین بادشاه دمشق کو شکست دیکر قتل کرنا اور ملک میں بني اسرائیل کے داخل هونا اور بهت سے لوگوں کو خاص کر قوم روبن اور قوم گاد اور قوم منسه میں سے قید کرنا یهه اول قید بني اسرائیل کي هے	ادومیان اور فلسطیان کا یهوداه پر حمله کرنا اور احاز کا تگلث پلنسر کو اپني مدد کے لیئے بولانا اور اسکو خراج دینا قبول کرنا	۷۴۰	۳۲۶۴

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	Kings of Judah.	Kings of Israel.	A. M.	B. C.
			years; or that his reign did rot begin till 3191, and ended in 3232, which is the year of the death of Zachariah.		
			Zachariah killed by Shallum, after reigning six months.	3232	772
			Shallum reigns 1 month; is killed by Menahem, who reigns 10 years.	3233	771
			Pul (or Sardanapalus) king of Assyria invades Israel; Menahem becomes tributary to him.		
			Menahem dies; Pekahiah his son succeeds.	3243	761
3246	758	Uzziah dies; Jotham his son succeeds; reigns 16 years.	Pekahiah assassinated by Pekah, son of Remaliah, who reigns 28 years.	3245	759
		Isaiah sees the glory of Christ. (Isa. vi.) Isaiah and Hosea continue to prophesy.	Arbaces, governor of Media, and Belesis, governor of Babylonia, besiege Sardanapalus king of Assyria in Nineveh.	3254	750
			After a siege of 3 years, Sardanapalus burns himself in his palace, with all his riches. Arbaces is acknowledged king of Media, and Belesis of Babylon.	3257	747
3261	743	Rezin king of Syria, and Pekah king of Israel, invade Judah.	Belesis, otherwise Baladan or Nabonassar, founds the Babylonian empire. This famous epoch of Nabonassar falls 743 years before Christ, 747 before A. D. Ninus junior, called in Scripture Tiglath-pileser, successor of Sardanapalus, continues the Assyrian empire, but reduced into very narrow limits. Reigned 19 years; according to others, 30 years.		
3262	742	Jotham dies; Ahaz succeeds him; reigns 16 years.			
		Rezin king of Syria, and Pekah king of Israel, continue their hostilities against Judah.			
3263	741	Isaiah foretells to Ahaz the birth of the Messiah, and a speedy deliverance from the two kings his enemies. Nevertheless, the year following they return again and spoil his country.			
3264	740	The Idumæans and Phillistines also invade Judæa.	Tiglath-pileser defeats and slays Rezin king of Damascus; enters the land of Israel, and takes many cities and captives, chiefly from Reuben, Gad, and the half	3264	740
		Ahaz invites to his assistance Tiglath-pileser king of Assyria, and submits to pay him tribute.			

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

پیدایش	قبل مسیح	
۳۲۷۷	۷۲۷	احاز کا اپنے بیٹے حزقیاہ کو اختیار بادشاہي دینا
۳۲۷۸	۷۲۶	احاز بادشاہ یہوداہ کا مرنا
		حزقیاہ کا خداے تعالی کي عبادت کو بحال کرنا جسکو احاز نے تہ و بالا کردیا تھا
۳۲۷۹	۷۲۵	لاویوں کي پرورش کے لیئے پھر لوگوں کا معبد میں اول پھلوں اور اپني پیداواري کا دسواں حصہ جمع کرنا شروع ہونا
۳۲۹۰	۷۱۴	حزقیاہ کا باشندوں اشور سے فساد کرنا اور ملک مصر اور کش سے بمخالفت سنحیریب اتفاق کرنا
۳۲۹۱	۷۱۳	سنحیریب کا حزقیاہ پر حملہ کرنا اور یہوداہ کے بہت سے شہروں پر قابض ہونا
		حزقیاہ کا بیمار ہونا اور کرامات سے شفا پانا
		سنحیریب کا لاکیش کا محاصرہ کرنا
		حزقیاہ کا سنحریب کو روپیہ دینا اور اُسکا اُس سے لڑے جانا اور حزقیاہ کا ربشاقیہ کو اورشلیم کو بھیجنا اور بمقابلہ ترھاقاہ بادشاہ حبش کے خود کوچ کرنا اور اُسکے یہوداہ میں واپس آنے پر خداے تعالی کے فرشتہ کا اُسکي فوج میں سے ہزاروں کو ہلاک کرنا اور اُسکا مقام نینویہ کو چلا جانا اور وھاں اپنے بیٹوں کے ھاتھہ سے مارا جانا

	پیدایش	قبل مسیح
ھوشیع پسر ایلاہ کا پقح کو قتل کرنا اور سلطنت کو غصب کرنا	۳۲۶۵	۷۳۹
ھوشیع کا امن کے ساتھہ احاز کے بارھویں سنہ میں سلطنت کرنا (سلاطین دوم باب ۱۸ — ۱) اور ۹ برس سلطنت کرنا	۳۲۷۴	۷۳۰
شلمنئسر کا تگلت پلنسر بادشاہ نینویہ کا جانشین ہونا	۳۲۷۶	۷۲۸
ھوشیع کا سؤ بادشاہ مصر سے رفاقت پیدا کرنا اور شلمنئسر کي اطاعت سے باھر ھوجانے کے لیئے کوشش کرنا	۳۲۷۹	۷۲۵
شلمنئسر کا شومرون کو محاصرہ کرنا اور تین	۳۲۸۰	۷۲۴
برس کے محاصرہ کے بعد اُسپر قابض ہونا اور جن قوموں کو ابھي تگلت پلنسر نے قید نہیں کیا تھا دریاے فرات کے پار لیجانا ھوشیع کے نویں سال اور حزقیاہ کے چھٹے سال میں قیدیوں میں جو شلمنئسر لیگیا توبت قوم نفتالي نینویہ والے کو بھي جانا	۳۲۸۳	۷۲۱
بني اسرائیل کي بادشاھت کا دو سو چون برس قائم رھکر ختم ہونا		

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	B. C.	*Kings of Judah.*	*Kings of Israel.*	A. M.	B. C.
3277	727	Ahaz resigns the royal authority to his son Hezekiah.	tribe of Manasseh. The first captivity of Israel.		
3278	726	Ahaz king of Judah dies.	Hoshea son of Elah slays Pekah, and usurps the kingdom.	3265	739
		Hezekiah restores the worship of the Lord in Judæa, which Ahaz had subverted.	Reigns peaceably the 12th year of Ahaz. (2 Kings xviii. 1.) Reigns nine years.	3274	730
3279	725	They begin again to gather into the temple first fruits and tithes, for the maintenance of the priests and ministers.	Shalmaneser succeeds Tiglath-pileser king of Nineveh.	3276	728
			Hoshea makes an alliance with So king of Egypt, and endeavours to shake off the yoke of Shalmaneser.	3279	725
			Shalmaneser besieges Samaria;	3280	724
			takes it after three years siege, and carries beyond the Euphrates the tribes that Tiglath-pileser had not already carried into captivity in the ninth year of Hoshea; of Hezekiah the sixth.	3283	721
3290	714	Hezekiah revolts from the Assyrians; makes a league with Egypt and Cush, against Sennacherib.	Among the captives carried away by Shalmaneser was Tobit, of the tribe of Naphthali, at Nineveh.		
3291	713	Sennacherib invades Hezekiah, and takes several cities of Judah.	*End of the kingdom of Israel, after it had subsisted two hundred and fifty-four years.*		
		Hezekiah's sickness and miraculous cure.			
		Sennacherib besieges Lachish.			
		Hezekiah gives money to Sennacherib, who still continues his war against him. He sends Rabshakeh to Jerusalem, and marches himself against Tirhakah king of Cush or Arabia. Returning into Judæa, the angel of the Lord destroys many thousands of his army; he retires to Nineveh, where he is slain by his sons.			

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح	صرف یہوداه کي سلطنت کا حال	پیدایش
3292	Esar-haddon succeeds Sennacherib.	712	۷۱۲	ایسر حدون کا سنحیریب کا جانشین ہونا	۳۲۹۲ ق
	Probably about this time Baladan, or Merodach-Baladan, king of Babylon, sends to congratulate Hezekiah on the recovery of his health, and to inquire about the prodigy on that occasion.			غالباً اسي زمانه کے قریب بلادان یا برودک بلادان بادشاه بابل کا حزقیاه کي بیماري سے صحت پانے کي مبارک‌باد دینے کو قاصد بہیجنا	
	Micah the Morasthite, and Nahum, prophesy.			میکاه مورشتي اور ناحوم کي پیشین گوئي کرنا	
3293	Tartan sent by Esar-haddon against the Philistines, the Idumæans, and the Egyptians.	711	۷۱۱	ایسر حدون کا بمقابلۂ فلسطیوں ادومیوں اور مصریوں کے ترتان کو بہیجنا	۳۲۹۳
3294	Esar-haddon sends an Israelitish priest to the Cuthites settled at Shechem.	710	۷۱۰	ایسرحدون کا ایک بني‌اسرائیل کے ایک کاهن کو کوث‌والوں کے پاس جو شکم میں بستے تھے بهیجنا	۳۲۹۴
3306	Hezekiah dies; Manasseh succeeds him; reigns 55 years.	698	۶۹۸	حزقیاه کا مرنا اور منسه کا اُسکي جگهه تخت نشین هونا اور ۵۵ برس سلطنت کرنا	۳۳۰۶
3323	Esar-haddon becomes master of Babylon; reunites the empires of Assyria and Chaldæa.	681	۶۸۱	ایسرحدون کا بابل کا مالک هوجانا اور اسور اور کلدانیان کي سلطنت کا شامل کرلینا	۳۳۲۳
3328	Manasseh taken by the Chaldæans, and carried to Babylon.	676	۶۷۶	منسه کو کلدانیان کا گرفتار کرکے بابل کو لیجانا	۳۳۲۸
3347	The war of Holofernes, who is slain in Judæa by Judith.	657	۶۵۷	هولوفرنس کي لڑائي اور یہودت کا اُسکو یہوداه میں قتل کرنا	۳۳۴۷
3361	Manasseh dies. He returned into Judæa a considerable time before, but the period is not exactly known.	643	۶۴۳	منسه کا مرنا اور اپنے مرنے سے پیشتر یہوداه میں اُسکا پهر واپس چلا جانا مگر اسبات کے زمانه کي تحقیق نہیں	۳۳۶۱
	Amon succeeds him; reigns two years.			آمون کا تخت نشین هونا اور دو برس سلطنت کرنا	
3363	Amon dies; Josiah succeeds him.	641	۶۴۱	آمون کا مرنا اور یوشیاه کا اُسکي بجاے تخت نشین هونا	۳۳۶۵
	Zephaniah prophesies at the beginning of his reign.			صفنیاه کا اس بادشاه کي سلطنت کے شروع میں پیشین گوئي کرنا	
3370	Josiah endeavours to reform abuses. He restores the worship of the Lord.	634	۶۳۴	یوشیاه کا مذهبي خرابیوں کے دور کرنے میں کوشش کرنا اور خداے تعالی کي عبادت کا بحال کرنا	۳۳۷۰
3376	Jeremiah begins to prophesy, in the thirteenth year of Josiah.	628	۶۲۸	یوشیاه کي سلطنت کے تیرهویں سال میں یرمیاه کي پیشین‌گوئي کرنا	۳۳۷۶
3380	The high priest Hilkiah finds the Book of the Law in the treasury of the temple; in the 18th year of Josiah. 2 Kings xxii. 3. xxiii. 23.	624	۶۲۴	مقدم کاهن خلقیاه کا یوشیاه کي بادشاهت کے اٹهارهویں سال میں توریت کو معبد میں سے پانا	۳۳۸۰

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Judah alone. 2 Chron. xxxiv. 8. xxxv. 19. Money collected for repairing the temple.			سلاطین ۲ باب ۲۲ — ۳ اور باب ۲۳ — ۲۳ اور تاریخ ۲ باب ۳۴ — ۸ اور باب ۳۵ — ۱۹ معبد کي مرمت کے لیئے روپیہ جمع کیا جانا	
	The prophetess Huldah foretells the calamities that threaten Judah.			خلداہ نبیہ کا یہوداہ پر واقع ہونے والي مصیبتوں کي پیشین‌گوئي کرنا	
3381	A solemn passover by Josiah and all the people.	623	۶۲۳	یوشیاہ اور تمام لوگوں کا ایک بڑي عید فصح کرنا	۳۳۸۱
	Joel prophesies under Josiah.			یوشیاہ کي سلطنت میں پیغمبر یوئیل کا پیشین گوئي کرنا	
3394	Josiah opposes the expedition of Necho king of Egypt against Carchemish, is mortally wounded, and dies at Jerusalem. Jeremiah composes lamentations on his death.	610	۶۱۰	یوشیاہ کا نکوہ بادشاہ مصر کي اُس مہم کا جو اُسنے کرکمیش پر کي مقابلہ کرنا اور بہت زخمي ہونا اور اورشلیم میں مرنا اور یرمیاہ کا اُسکي موت پر مرثیہ بنانا	۳۳۹۴
	Jehoahaz is placed on the throne by the people; but Necho, returning from Carchemish, deposes him, and installs Eliakims, or Jehoiakim, his brother, son of Josiah; who reigns 11 years.			لوگوں کا یہواحاز کو تخت پر بیٹھانا اور نکوہ کا کرکمیش سے واپس آکر اُسکو تخت پر سے اُتار دینا اور الیاقیم اپنے بہائي بسر یوشیاہ کو تخت پر بیٹھانا اور اُسکا گیارہ برس سلطنت کرنا	
3395	Habakkuk prophesies under his reign.	609	۶۰۹	حبقوق کا اِس بادشاہ کے عہد میں پیشین گوئي کرنا	۳۳۹۵
3398	Nebuchadnezzar besieges and takes Carchemish; comes into Palestine; besieges and takes Jerusalem; leaves Jehoiakim there, on condition of paying him a large tribute. Daniel and his companions led captive to Babylon. 2 Kings xxiii. 36. 2 Chron. xxxv. 5, 6. Jerem. xxvi. 1. xlvi. 2.	606	۶۰۶	نبوکدنصرکا کرکمیش کو محاصرہ کرنا اور اُسپر فتح پانا اور فلسطین میں انا اور یورشلیم کا محاصرہ کرنا اور قابض ہونا اور یہویاقیم کو وہاں پر اِس شرط سے چھوڑنا کہ بہت سا خراج دیا کرے دانیال اور اُسکے دوستونکا گرفتار ہوکر بابل میں جانا سلاطیں ۲ باب ۲۳ — ۳۶ تاریخ ۲ باب ۳۵ — ۵ و ۶ یرمیاہ باب ۲۶ — ۱ و باب ۴۶ — ۲	۳۳۹۸
3399	Jeremiah begins to commit his prophecies to writing.	605	۶۰۵	یرمیاہ کا اپنے پیشین گوئیوں کو قلمبند کرنا	۳۳۹۹
3402	Nebuchadnezzar's dream of a great statue explained by Daniel.	602	۶۰۲	نبوکد نصرکا ایک بڑے بت کو خواب میں دیکھنا اور دانیال کا اُسکي تعبیر کہنا	۳۴۰۲
3404	The history of Susanna at Babylon.	600	۶۰۰	بابل سسینا کي تاریخ	۳۴۰۴
	Jehoiakim revolts against Nebuchadnezzar, who sends an army from Chaldæa, Syria, and Moab, which ravages Judæa, and brings away 3023 Jews to Babylon, in			یہویاقیم کا نبوکد نصرسے سرکشي کرنا اور نبوکد نصرکا کالدیا اور آرم سے ایک فوج جمع کرکے بیہجنا اور اُس فوج کا یہوداہ کو غارت کرنا اور تین ہزار تیئیس یہودیوں کو ساتویں سال یہویاقیم کو قید کر کے بابل میں لانا (سلاطین	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	the seventh year of Jehoiakim. (2 Kings xxiv. 2. Jerem. lii. 28.)			۲ باب ۲۴ — ۲) (یرمیاہ باب۵۲—۲۸)	
3405	Cyrus born, son of Cambyses and Mandane.	599	۵۹۹	کورش بیٹے کیمبسس اور میندین کا پیداھونا	۳۴۰۵
	Jehoiakim revolts a second time against Nebuchadnezzar; is taken, put to death, and cast to the fowls of air. Reigned 11 years.			یہویاقیم کا دوسري دفعہ نبوکد نصر سے سرکشي کرنا اور گرفتار ہوکر مارا جانا اور اُسکاجسم چیل کوؤں کودیدینا اس بادشاہ نے گیارہ برس سلطنت کي	
3406	Jehoiachin or Coniah, or Jeconiah succeeds him.	598	۵۹۸	یہویاکین کا اُسکا جانشین ہونا	۳۴۰۶
	Nebuchadnezzar besieges him in Jerusalem, and takes him after he had reigned three months and ten days. He is carried to Babylon, with part of the people. Mordecai is among the captives.			نبوکد نصرکا یہویاکین کو اورشلیم میں محاصرہ کرنا اور ساڑے تین مہینی کي سلطنت کے بعد اُسکو گرفتار کرنا اور معہ کچھہ تھوڑے لوگوں کے بابل کو لیجانا اِن قیدیوں میں ماردیکے کا جانا	
	Zedekiah, his uncle, is left at Jerusalem in his place, and reigns 11 years.			صدقیاہ یہویاکین کے خالو کا اورشلیم میں چھوڑا جانا اور اُسکا وھاں گیارہ برس سلطنت کرنا	
	Zedekiah sends ambassadors to Babylon.			صدقیاہ کا بابل کو قاصد بھیجنا	
	Jeremiah writes to the captive Jews there. (Baruch vi.)			یرمیاہ کا بابل کے مقید یہودیوں کو نامہ لکھنا (باروق باب ۶)	
3409	Seraiah and Baruch sent by Zedekiah to Babylon.	595	۵۹۵	صدقیاہ کا سریاہ اور باروک کو بابل میں بھیجنا	۳۴۰۹
3410	Ezekiel begins to prophesy in Chaldæa.	594	۵۹۴	حزقیل کا کالدیا میں پیشیں گوئي کرنا	۳۴۱۰
3411	He foretells the taking of Jerusalem and the dispersion of the Jews. (Ezek. iv. v. viii. ix. x. xi. xii.)	593	۵۹۳	حزقیل کا اورشلیم کے قبضہ سے نکل جانے اور یہودیوں کے منتشر ھوجانے کي پیشیں گوئي کرنا (حزقیل باب ۴ و۵ و۸ و۹ و۱۰ و۱۱ و۱۲)	۳۴۱۱
	Zedekiah takes secret measures with the king of Egypt to revolt against the Chaldæans.			صدقیاہ کا کالدیا والوں سے سرکش ہونے میں مصر کے بادشاہ سے خفیہ سازش کرنا	
3414	Zedekiah revolts.	590	۵۹۰	صدقیاہ کا سرکشي کرنا	۳۴۱۴
	Nebuchadnezzar marches against Jerusalem; besieges it; quits the siege to repel the king of Egypt, who comes to assist Zedekiah; returns to the siege.			نبوکد نصر کا اورشلیم پر لشکر کشي کرنا اور اُسکا محاصرہ کرنا بادشاہ مصر کو شکست دینے کے لیئے جو صدقیاہ کي مدد کو آتا تھا محاصرہ اوٹھا لینا اور پھر محاصرہ کرلینا	
	Jeremiah continues prophesying during the whole of the siege, which continued almost three years.			یرمیاہ کا تمام محاصرہ کي مدت میں جو تین برس تک رہا پیشیں گوئي کئے جانا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	[illegible]	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Ezekiel also describes the same siege in Chaldæa.			حزقیل کا کالدیا میں اسي محاصرہ کي خبر دینا	
3416	Jerusalem taken on the ninth day of the fourth month (July), the 11th year of Zedekiah.	588	٥٨٨	اورشلیم کا چوتھے مہینے (جولائي) کے نویں روز صدقیاہ کے گیارھویں سال میں مفتوح ہونا	٣٤١٦
	Zedekiah endeavouring to flee by night, is taken, and brought to Riblah, to Nebuchadnezzar; his eyes are put out, and he is carried to Babylon.			صدقیاہ کا رات میں بھاگ جانے کي کوشش کرنے میں پکڑا جانا اور مقام ربلاہ میں نبوکدنصر کے پاس پہونچایا جانا اور اوسکے آنکھیں نکلواکر بابل کو بھیجا جانا	
	Jerusalem and the temple burnt; seventh day of the fourth month. The Jews of Jerusalem and Judæa carried captive beyond the Euphrates; the poorer classes only left in the land.			اورشلیم میں چوتھے مہینے کي ساتویں تاریخ معبد کا جلایا جانا اور اورشلیم اور یہوداہ کے یہودیوں کو دریاے فرات کے پار لیجانا اور صرف محتاج یہودیوں کا رھجانا	
	Thus ends the kingdom of Judæa, after it had subsisted four hundred and sixty-eight years, from the beginning of the reign of David: and three hundred and eighty-eight years from the separation of Judah and the ten tribes.			یہوداہ کے ملک کي سلطنت میں ٤٦٨ برس شروع بادشاہت داود سے اور تین سو اٹھائیس برس یہودا اور دس قوموں کے جدا ہو جانے سے بعد کو قائم رہکر زوال آنا	
	PERIOD VII. *From the Babylonish Captivity to the Birth of Christ,* 588 *years.*			ساتواں زمانہ ٥٨٨ برس کا بابل کي قید سے مسیح کي پیدایش تک	
3416	The beginning of the seventy years captivity foretold by Jeremiah.	588	٥٨٨	یرمیاہ کا سات برس کي قید کے شروع ہونے کي پیشینگوئي کرنا	٣٤١٦
	Gedaliah made governor of the remains of the people. He is slain.			گدلیاہ کو باقي رہتے ہوے لوگونکا حاکم کرنا اور اُسکا مارا جانا	
3417	Jeremiah carried into Egypt by the Jews, after the death of Gedaliah; prophesies in Egypt. (Jerem. xliv.)	587	٥٨٧	یہودیونکا یرمیاہ کو بعد مرنے گدلیاہ کے مصر میں لیجانا اور اُسکا پیشین گوئي کرنا (یرمیاہ باب ٤٤)	٣٤١٧
	Ezekiel in Chaldea prophesies against the captives of Judah (Ezek. xxxiii.)			حزقیل کا کالدیا میں یہوداہ کے قیدیوں کے برعکس پیشینگوئي کرنا (حزقیل باب ٣٣)	
3419	The siege of Tyre by Nebuchadnezzar lasted thirteen years. During this interval Nebuchadnezzar wars against the Idumæans, the Ammonites, and Moabites.	585	٥٨٥	نبوکدنصر کا صور کو تیرہ برس محاصرہ کرنا اور اس عرصہ میں نبوکدنصر کا ادومیوں اور بني عمون اور بني موآب سے لڑتے رھنا	٣٤١٩

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Obadiah prophesies against Idumæa.			عوبدیاہ کا ادومیا کے برعکس پیشین‌گوئي کرنا	
3432	Tyre taken by Nebuchadnezzar.	572	٥٧٢	نبوکدنصر کا صور کو فتح کرنا	٣٤٣٢
	Nebuchadnezzar wars against Egypt.			نبوکدنصر کا مصر سے لڑنا	
3433	He returns to Babylon.	571	٥٧١	نبوکدنصر کا بابل کو واپس انا	٣٤٣٣
3434	Nebuchadnezzar's dream of a great tree.	570	٥٧٠	نبوکدنصر کا ایک بڑے درخت کو خواب میں دیکھنا	٣٤٣٤
3435	His metamorphosis into an ox.	569	٥٦٩	نبوکدنصر کا بیل کي صورت بنجانا	٣٤٣٥
3442	His return to his former condition.	562	٥٦٢	نبوکدنصر کا پھر اپني صورت اصلي پر آجانا	٣٤٤٢
3444	He sets up a golden statue for worship.	560	٥٦٠	نبوکدنصر کا سونے کا بت پرستش کے لیئے قائم کرنا	٣٤٤٤
	Daniel's three companions cast into the fiery furnace.			دانیال کے تین دوستوں کا جلتي هوئي بھٹي میں ڈال دیا جانا	
	Nebuchadnezzar's death, after reigning forty-three years from the death of Nabonassar his father, who died in 3399.			نبوکدنصر کا اپنے باپ نبونصر کے مرنے سے جس نے سنہ ٣٣٩٩ دنیوي میں وفات پائي تینتالیس برس سلطنت کرکے فوت هونا	
	Evil-Merodach his son succeeds him; reigns but one year.			اویل مرودک اُسکے بیٹے کا تخت نشین هونا اور ایک برس سلطنت کرنا	
3445	Belshazzar his son succeeds him.	559	٥٥٩	بلشصر اویل مرودک کے بیٹے کا تخت‌نشین هونا	٣٤٤٥
	Daniel's visions of the four animals. (Dan. vii.)			دانیال کا چار جانوروں کو خواب میں دیکھنا (دانیال باب ٧)	
3446	Cyrus liberates the Persians, and takes the title of king.	558	٥٥٨	کورش کا ایرانیوں کو آزاد کرنا اور بادشاہ کا خطاب پانا	٣٤٤٦
3448	Belshazzar's impious feast; his death.	556	٥٥٦	بلشصر کا ناخدا پرستي سے دعوت کرنا اور فوت هونا	٣٤٤٨
	Darius the Mede succeeds Belshazzar.			دارایوس مداینے کا تخت نشین هونا	
3449	Daniel's prophecy of the seventy weeks. (Dan. ix. x.)	555	٥٥٥	دانیال کا ستر هفتوں کي پیشین گوئي کرنا (دانیال باب ٩ و ١٠)	٣٤٤٩
3450	Darius decrees that supplication should be made to no other God but himself.	554	٥٥٤	دارایوس کا حکم دینا کہ سواے میرے اور کسي کي پرستش نہ کي جاے	٣٤٥٠
3450	Daniel cast into the lion's den.	554	٥٥٤	دانیال کا شیرخانہ میں ڈالا جانا	٣٤٥٠
	Cyrus meditates the destruction of the empire of the Medes and Chaldæans; begins with the Medes; having overcome Astyges king of the Medes, his uncle by the mother's side, he gives him the government of Hyrcania.			کورش کا میدیان اور کلدانیان کے شهنشاهي کي بربادي کي فکر کرنا اور میدیان کي بربادي اول شروع کرنا اور ایستي ایجس بادشاہ میدیان کو جو اُسکا ماموں تھا مغلوب کرکے پھر کینان کي حکومت بخشنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.	*Judah alone.*	B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3155	Cyrus marches against Darius the Mede, his uncle; but first wars against the allies of his uncle Darius: particularly against Crœsus king of Lydia.	549	٥٤٩	کورش کا دارا یوس مدائی اپنے چچا کے مقابلہ کے لیئے کوچ کرنا مگر اول اپنے چچا کے رفیقوں سے خاص کر کریسس بادشاہ لیدیا سے لڑنا	٣٤٥٥
3156	He attempts Babylon, and takes it.	548	٥٤٨	کورش کا بابل کے فتح کرنے کا قصد کرنا اور فتح کرلینا	٣٤٥٦
3157	He sets the Jews at liberty, and permits their return into Judæa. The first year of his reign over all the East.	547	٥٤٧	کورش کا یہودیوں کو آزاد کرنا اور یہوداہ کو واپس جانے کي اجازت دینا اور تمام مشرقي ملکوں پر اُسکي سلطنت کرنے کا اول سال	٣٤٥٧
3158	The Jews returning from captivity, renew the sacrifices in the temple.	546	٥٤٦	یہودیوں کا قید سے واپس آکر پھر قربانیاں کرنا	٣٤٥٨
3175	Cyrus dies, aged 70 years. Cambyses succeeds him. The Cuthites, or Samaritans, obtain a prohibition forbidding the Jews to continue the building of their temple.	529	٥٢٩	کورش کا ستر برس کي عمر میں مرنا کیمبسس کا اُسکي جگہہ تخت نشین ہونا اور کوت‌والوں یا سامریوں کا ایک حکم حاصل کرنا کہ یہودي اپنے معبد کي تعمیر نکریں	٣٤٧٥
3178	Cambyses wars in Egypt five years.	526	٥٢٦	کیمبسس کا مصر میں پانچ برس لڑنا	٣٤٧٨
3180	He kills his brother Smerdis.	524	٥٢٤	کیمبسس کا اپنے بھائي سمردس کو قتل کرنا	٣٤٨٠
3183	Cambyses dies.	521	٥٢١	کیمبسس کا مرنا	٣٤٨٣
	The seven Magi usurp the empire. Artaxata (or Artaxerxes), one of them, forbids the building of the temple.			سات ساحروں کا بادشاہي کو غصب کرنا یعني آرتحششتا بشلم کا جو ان سات میں سے ایک تہا معبد کي تعمیر کي ممانعت کرنا	
	Seven chiefs of the Persians slay the Magi.			ایرانیوں کے سات سرداروں کا ساحرونکو قتل کرنا	
3183	Darius, son of Hystaspes, otherwise Ahasuerus, acknowledged king of the Persians; marries Atossa, the daughter of Cyrus.	521	٥٢١	دارایوس بیٹے ہشتاسپس کا جسکو اہازورس یعني احشویروش بھي کہتے ہیں ایرانیوں کا بادشاہ مانا جانا اور اتوسا بیٹي کورش سے شادي کرنا	٣٤٨٣
3184	Haggai begins to prophesy; reproaches the Jews for not building the house of the Lord.	520	٥٢٠	حجي کا پیشین گوئي کرنا اور خداے تعالي کے مکان کی تعمیر نکرنے پر ملامت کرنا	٣٤٨٤
3185	The Jews re-commence building the temple.	519	٥١٩	یہودیوں کا معبد کي تعمیر پھر شروع کرنا	٣٤٨٥
	About this time Zechariah begins to prophesy.			اِس زمانہ کے قریب زکریاہ کي پیشین گوئي کرنا	
3186	Darius allows the Jews to rebuild their temple.	518	٥١٨	دارایوس کا یہودیوں کو اپنے معبد بنانے کي پھر اجازت دینا	٣٤٨٦

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Here, properly, end the seventy years of captivity foretold by Jeremiah, which began A. M. 3416.			اس موقع پر ستو برس کي قيد کا جسکي پيشين گوئي يرمياہ نے کي اور جو سنہ ۳۴۱۶ دنيوي ميں شروع هوي تهي انجام هونا	
3187	The feast of Darius, or Ahasuerus; he divorces Vashti.	517	۵۱۷	دارايوس يا اخازورس يعني احشويروش کا دعوت کرنا اور وشتي کو طلاق دينا	۳۴۸۷
3488	He espouses Esther.	516	۵۱۶	دارايوس کا استير سے شادي کرنا	۳۴۸۸
3489	The dedication of the temple of Jerusalem, rebuilt by Zerubbabel.	515	۵۱۵	اورشليم کے معبد کا پرستش کے ليئے مخصوص کيا جانا جسکو زربابل نے تعمير کيا	۳۴۸۹
3495	The beginning of the fortune of Haman.	509	۵۰۹	هامان کے اقبال کا شروع هونا	۳۴۹۵
	He vows the destruction of the Jews, and procures from Ahasuerus an order for their extermination.			هامان کا يهوديوں کے تباہ کرنے کي قسم کهانا اور احشويروش سے اُنکے نکال دينے کا حکم حاصل هونا	
3496	Esther obtains a revocation of this decree.	508	۵۰۸	استير کا اس حکم کو منسوخ کرانا	۳۴۹۶
	Haman hung on the gallows which he had prepared for Mordecai.			هامان کا پهانسي ديا جانا جو اُسنے مردکي کے واسطے تجويز کي تهي	
	The Jews punish their enemies at Shushan, and throughout the Persian empire.			يهوديوں کا شوشن اور ايران ميں اپنے دشمنوں کو سزا دينا	
3519	Darius, or Ahasuerus, dies; Xerxes succeeds him.	485	۴۸۵	دارايوس يا احشويروش کا مرنا اور زرکسيز کا اُسکي جگهہ تخت نشين هونا	۳۵۱۹
3531	Xerxes dies; Artaxerxes succeeds him.	473	۴۷۳	زرکسيز کا مرنا اور ارتحششتا بشلام کا تخت نشين هونا	۳۵۳۱
3537	He sends Ezra to Jerusalem, with several priests and Levites, in the seventh year of Artaxerxes. (Ezra vii. 1, 7, 8.)	467	۴۶۷	ارتحششتا کا عزرا کو بهت سے کاهنوں اور خادموں کے ساتهہ اپنے سلطنت کے ساتويں سال اورشليم ميں بهيجنا (عزرا باب ۷—۱ و ۷ و ۸)	۳۵۳۷
3538	Ezra reforms abuses among the Jews, especially concerning their strange wives.	466	۴۶۶	عزرا کا يهوديوں ميں خرابيوں کا نکالنا بالتخصيص اُنکي غير قوم کي بي بيونميں	۳۵۳۸
3550	Nehemiah obtains leave of Artaxerxes to visit Jerusalem, and to rebuild its gates and walls.	451	۴۵۴	نحمياہ کا ارتحششتا سے اورشليم ميں جانے اور اُسکے دروازوں اور فصيل کي مرمت کرنے کي اجازت حاصل کرنا	۳۵۵۰
	Dedication of the walls of Jerusalem.			اورشليم کي فصيل کا مخصوص هونا	
	Nehemiah prevails with several families in the country to dwell in Jerusalem.			نحمياہ کا معہ بهت سے خاندانوں کے اورشليم ميں رهنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3551	The Israelites put away their strange wives.	453	٤٥٣	بني اسرائيل كا اپني غير قوم كي بي بيوں كو علحده كرنا	٣٥٥١
	Nehemiah renews the covenant of Israel with the Lord.			نحمیاه كا بني اسرائيل كے عهد و پیمان كو خداے تعالى سے نيا كرنا	
3563	Nehemiah returns to king Artaxerxes.	441	٤٤١	نحمیاه کا بادشاه ارتحششتا کے پاس پهر جانا	٣٥٦٣
3565	Nehemiah comes a second time into Judæa, and reforms abuses.	439	٤٣٩	نحمیاه کا یهوداه میں پهر آنا اور خرابیونکو سنوارنا	٣٥٦٥
	Zechariah prophesies under his government; also Malachi, whom several have confounded with Ezra.			نحمیاه کے عهد میں زكرياه کا پیشین گوئي کرنا اور ملاكي کا بهي پیشین گوئي کرنا جسکو بعض لوگ عزرا سمجهتے هیں	
3580	Nehemiah dies.	424	٤٢٤	نحمیاه کا وفات پانا	٣٥٨٠
	Eliashib, the high priest who lived under Nehemiah, is succeeded by Joiada, who is succeeded by Jonathan, who is killed in the temple by Jesus his brother: the successor of Jonathan is Jaddus or Jaddua. The exact years of the deaths of these high priests are not known.			بجاے الیاشیب مقدم كاهن کے جو نحمیاه کے عهد میں هوا یویاداع کا جانشین هونا اور بجاے یویاداع کے یوناثان کا جانشین هونا اور اسکے بهائي جیسس کا اُسکو قتل كرنا بجاے یوناثان کے یدوع کا هونا اِن مقدم كاهنوں كي وفات کے صحیح سنہ معلوم نهیں	
3654	Artaxerxes Ochus sends into Hyrcania several Jews whom he had taken captive in Egypt.	350	٣٥٠	آرتازرکسیز اوکس یعني ارتحششتا کا بهت یهودیوں کو جنکو اُسنے مصر میں گرفتار کیا تہا هرکینیا میں بهیجنا	٣٦٥٤
3671	Alexander the Great enters Asia.	333	٣٣٣	سکندر اعظم کا ایشیا میں داخل هونا	٣٦٧١
3672	Besieges Tyre; demands of the high priest Jaddus the succours usually sent to the king of Persia; Jaddus refuses.	332	٣٣٢	سکندر کا صور کو محاصره کرنا اور مقدم كاهن یدوع سے اُن مددوں كي درخواست کرنا جو شاه ایران کو همیشه بهیجي جاتي تهیں اور اُسکا انکار کرنا	٣٦٧٢
	Alexander approaches Jerusalem; shews respect to the high priest; is favourable to the Jews; and grants them an exemption from tribute every Sabbatical year.			سکندر کا اورشلیم کے قریب پهونچنا اور اُس مقدم كاهن کے ساتهه عذاب سے پیش آنا اور یهودیوں سے کچهه برائي نکرنا اور اُنکو عرسبت کے سال پر خراج میں سے کچهه معافي کرنا	
	The Samaritans obtain Alexander's permission to build a temple on Mount Gerizim.			سامریوں کا سکندر سے تعمیر کرنے معبد كي پهاڑ گرزم پر اجازت حاصل کرلینا	
3673	Alexander conquers Egypt; returns into Phœnicia; chastises the Samaritans, who had killed Andromachus the governor: gives the Jews part of their country.	331	٣٣١	سکندر کا مصر کو فتح کرنا اور فنشیا میں واپس آنا اور سامریوں پر غصه کرنا جنهوں نے اندرومیکس حاکم کو قتل کرڈالا تها اور اُن کے ملک کا کچهه حصه یهودیوں کو بخشنا	٣٦٧٣

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3674	Darius Codomannus, the last king of the Persians, dies.	330	۳۳۰	دارایوس کا تومینس ایرانیوں کے آخر بادشاہ کا مرنا	۳۶۷۴
3681	Alexander the great dies, first monarch of the Grecians in the East.	323	۳۲۳	سکندر اعظم کا جو یونانیوں کا اول بادشاہ مشرقي ملکوں کا ھوا مرنا	۳۶۸۱
	Judæa in the division of the Kings of Syria.			یہوداہ کا آرم کے بادشاھوں کي قسمت میں آنا	
3684	Ptolemy son of Lagus conquers it: carries many Jews into Egypt.	320	۳۲۰	تولیمي بیٹی لائیکس کا یہوداہ کو فتح کرنا اور بہت سے یہودیوں کو مصر میں لانا	۳۶۸۴
3690	Antigonus retakes Judæa from Ptolemy.	311	۳۱۴	اینٹي گونس کا یہوداہ کو تولیمي سے پھر چھین لینا	۳۶۹۰
3692	Ptolemy son of Lagus conquers Demetrius son of Antigonus near Gaza: becomes again master of Judæa.	312	۳۱۲	تولیمي بیٹی لائیکس کا دیمیریاہ بیٹی اینٹي گونس کو غازا کے قریب فتح کرنا اور یہوداہ کا پھر مالک ھوجانا	۳۶۹۲
	Judæa returns to the jurisdiction of the kings of Syria; the Jews pay them tribute some time. According to the Pseudo-Artisteas's narrative concerning the Septuagint, Judæa is in subjection to the kings of Egypt under the reign of Ptolemy Philadelphus.			یہوداہ کا سریا کے بادشاھوں کے انتظام میں پھر آنا اور یہودیوں کاکسي وقت اُنکو کچھہ خراج دینا بموجب بیان سیوڈو کے جو اُسنے درباب سپٹوایجنٹ ترجمہ کے کیا ھے یہوداہ کا تولیمي فیلیڈلفس کي سلطنت کے عہد میں مصر کے بادشاھوں کي اطاعت میں ھونا پایا جاتا ھے	
3727	The Septuagint version supposed to be really made about this time.	277	۲۷۷	سپٹوایجنٹ کا لکھا جانا حقیقت میں اِس زمانہ کے قریب پایا جاتا ھے	۳۷۲۷
3743	Antiochus Theos king of Syria begins to reign, and grants to the Jews the privileges of free denizens throughout his dominions.	261	۲۶۱	اینٹي اوکس کا یہوداہ میں سلطنت کرنا اور یہودیوں کو اپني حکومت میں ازاد شہریوں کے حقوق بخشنا	۳۷۴۳
3758	Ptolemy Euergetes makes himself master of Syria and Judæa.	216	۲۴۶	تولیمي ارجیٹس کا اپنے تئیں ارم اور یہوداہ کا مالک کرنا	۳۷۵۸
	The high priest Jaddus dying in 3682, Onias I. succeeds him, whose successor is Simon the Just, in 3702. He dying in 3711, leaves his son Onias II. a child; his father's brother Eleazar discharges the office of high priest about thirty years. Under the priesthood of Eleazar, the version of the Septuagint *is said* to			مقدم کاھن یدوع کا سنہ ۳۶۸۲ دنیوي میں مرنا اور اونیس اول کا بجاے اُسکے قایم ھونا اور سائمن عادل کا سنہ ۳۷۰۲ میں بجاے اونیس قایم ھونا اور سنہ ۳۷۱۱ میں سائیمن کا اپنے بیٹی اونیس دوم کو صغیر سن چھوڑکر وفات پانا اور اُسکے چچا الیعزر کا مقدم کاھن کے عہدہ کا قریب تیس برس کے اھتمام کرنا بیان کیا جاتا ھے کہ الیعزر کے عہد میں سپٹو ایجنٹ ترجمہ ھوا اور الیعزر	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	be made. After the death of Eleazar in 3711, Manasseh, great uncle of Onias, and brother of Jaddus, is invested with the priesthood.			كي وفات کے بعد سنہ ۳۷۴۴ میں منسہ کا جو اونیس دوم کا چچا یدوع کا بھائي تہا مقدم کاھن کے عہدہ کو حاصل کرنا	
3771	Manasseh dying this year, Onias II. possesses the high-priesthood. Incurs the indignation of the king of Egypt, for not paying his tribute of twenty talents: his nephew Joseph gains the king's favour, and farms the tributes of Cœlo-Syria, Phœnicia, Samaria, and Judæa.	233	۲۳۳	منسہ کا اِس سال میں وفات پانا اور اونیس دوم کا مقدم کاھن کے عہدہ پر معیں ھونا اور بیس ٹیلنت کا خراج نہ اداکرنے کے سبب سے بادشاہ مصر کو اپنے وپر برھم کرنا اور اُسکے بھتیجی یوسف کا بادشاہ كي عنایت حاصل کرنا اور سیلو سریا اور فنشیا اور یھوداہ کے خراج کا ٹھیکہ لینا	۳۷۷۱
3783	Ptolemy Euergetes king of Egypt dies; Ptolemy Philopator succeeds him.	221	۲۲۱	ٹولیمي ارجیتس بادشاہ مصر کا مرنا اور ٹولیمي فلوپیٹر کا بجاے اُسکے تخت نشین ھونا	۳۷۸۳
3785	Onias II., high priest, dies; Simon II. succeeds him.	219	۲۱۹	اونیس دوم مقدم کاھن کا وفات پانا اور منسہ دوم کا اُسکا جانشین ھونا	۳۷۸۵
3786	Antiochus the Great wars against Ptolemy Philopator.	218	۲۱۸	اینٹي اوکس اعظم کا ٹولیمي فلوپیٹر سے لڑنا	۳۷۸۶
3787	Ptolemy Philopator defeats Antiochus at Raphia in Syria. Ptolemy attempts to enter the temple of Jerusalem, but is prevented by the priests. He returns into Egypt; condemns the Jews in his dominions to be trodden to death by elephants. God delivers his people.	217	۲۱۷	ٹولیمي فلوپیٹر کا اینٹي اوکس کو مقام ریفیا واقع سریا میں شکست دینا ٹولیمي کا اورشلیم کے معبد کے اندر جانے کا قصد کرنا مگر کاھنوں کا اُسکو باز رکھنا اور اُسکا مصر میں واپس آنا اور اپني حکومت میں یہودیوں کو ھاتیوں سے کھندلوانا اور خدا کا اپني قوم کو آزاد کرانا	۳۷۸۷
3788	The Egyptians rebel against Ptolemy Philopator; the Jews take his part.	216	۲۱۶	مصریوں کا ٹولیمي فلوپیٹر سے سرکشي کرنا اور یھودیوں کا اُسکي طرفداري کرنا	۳۷۸۸
3800	Ptolemy Philopator dies; Ptolemy Epiphanes, an infant, succeeds him.	204	۲۰۴	ٹولیمي فلوپیٹر کا مرنا اور ٹولیمي اپي فینس صغیر سن کا جانشین ھونا	۳۸۰۰
3802	Antiochus the Great conquers Phœnicia and Judæa.	202	۲۰۲	اینٹي اوکس اعظم کا فنشیا اور یھوداہ کو فتح کرنا	۳۸۰۲
3805	Simon II., high priest, dies; Onias III. succeeds him.	199	۱۹۹	سائیمن دوم مقدم کاھن کا وفات پانا اور اونیس سوم کا بجا اُسکے مقرر ھونا	۳۸۰۵
3806	Scopas, the general of Ptolemy Epiphanes, retakes Judæa from Antiochus.	198	۱۹۸	ٹولیمي اپي فینس کے جنرل سکوپس کا یھوداہ کو اینٹي اوکس سے چھین لینا	۳۸۰۶

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3807	Antiochus defeats Scopas; is received by the Jews into Jerusalem. (polyb. lib. xvi. Joseph lib. Antiq. xiii. c. 3.)	197	۱۹۷	اینٹي اوکس کا سکوپس کو شکست دینا اور یہودیوں کا اُسکو اورشلیم میں اِستقبال کرکے لیجانا	۳۸۰۷
3807	Arius king of Lacedemon writes to Onias III., and acknowledges the kindred of the Jews and Lacedemonians. The year uncertain. Perhaps it was rather Onias I.	197	۱۹۷	ایریس بادشاہ لیسیدیمن کا اونیس سوم کو نامہ لکھنا اور یہودیوں اور لیسیدیمن والوں سے قرابت کا دارومدار ہونا مگر اِسبات کي تاریخ تحقیق نہیں زیادہ تر اونیس اول پر گمان جاتا ہے	۳۸۰۷
3812	Antiochus the Great gives his daughter Cleopatra in marriage to Ptolemy Epiphanes king of Egypt; and as a dowry, Cœlo-Syria, Phœnicia, Judæa, and Samaria.	192	۱۹۲	اینٹي اوکس اعظم کا اپني بیٹي کلیوپیٹرا کي ٹولیمي ایپي فینس بادشاہ مصر کے ساتھہ شادي کرنا اور سیلو اور آرم اور یہوداہ اورشومرون کو جہیز میں دینا	۳۸۱۲
3815	Antiochus, declaring war against the Romans, is overcome, and loses great part of his dominions. He preserves Syria and Judæa.	189	۱۸۹	اینٹي اوکس کا رومیوں سے لڑنا اور مغلوب ہونا اور اپني حکومت کا بہت سا حصہ کہو دینا اور سریا اور یہوداہ کا اُسکے پاس باقي رہنا	۳۸۱۵
3817	Antiochus dies; leaving Seleucus Philopator his successor.	187	۱۸۷	اینٹي اوکس کا مرنا اور سلوکس فلوپیٹر کو بجاے اپنے چہوڑنا	۳۸۱۷
	Antiochus, his other son, surnamed afterwards Epiphanes, at Rome as an hostage.			اینٹي اوکس اُسکے دوسرے بیٹے کا جسکا خطاب بعد ازان ایپي فینس ہوا شرایط کے ادا کرنے کے لیئے بطور گرو کے روم میں رکہا جانا	
3828	Heliodorus, by order of Seleucus. attempts to rifle the treasure of the temple at Jerusalem. Is prevented by an angel.	176	۱۷۶	ہلیو دورس کا سلوکس کے حکم سے اورشلیم کے معبد کے خزانہ کے لوٹنے کا قصد کرنا مگر ایک فرشتہ کا اُسکو باز رکہنا	۳۸۲۸
	Onias III. goes to Antioch to vindicate himself against calumnies.			اونیس سوم کا انتاخیا کو بد گوئیوں سے اپنے تئیں بري کرنے کے لیئے جانا	
	Seleucus sends his son Demetrius to Rome to replace his brother Antiochus, who had been a hostage there fourteen years.			سلوکس کا اپنے بیٹے دیمیریاہ کو بجاے بہائي اینٹي اوکس کي روم کو بہیجنا جو وہاں پر چودہ برس گرو رہا اینٹي اوکس کے سریا کو واپس آنے کے زمانہ میں سلوکس کا ہلیو دورس کي سازشوں سے جسنے سلطنت کو غصب کرنا چاہا تہا قتل ہونا	
	Antiochus journeying to return into Syria, Seleucus is put to death by the machinations of Heliodorus, who intends to usurp the kingdom.				
	Antiochus, at his arrival, is received by the Syrians, as a tutelar deity; and he receives the name of Epiphanes.			اینٹي اوکس کو سریا میں پہونچنے پر سریا والونکا بطور ایک معاون دیوتا کے سمجہنا اور اُسکا ایپي فینس خطاب ہونا	

سلسلہ تواریخ و معاملات عظیمہ جنکا بائبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3829	Jason, son of Simon II., high priest, and brother of Onias III., now high priest, buys the high priesthood of Antiochus Epiphanes.	175	١٧٥	جیسن بیٹے سائمن دوم اور بھائي انیس سوم موجودہ مقدم کاھن کا اینٹي اوکس ایپي فینس سے کاھني کے عہدہ کو خریدنا	٣٨٢٩
	Several Jews renounce Judaism, for the religion and ceremonies of the Greeks.			بہت سے یہودیوں کا یونانیوں کے مذھب اور رسومات کو اختیار کرکے یہودیت سے برخلاف ھو جانا	
3831	Antiochus Epiphanes meditates war against Ptolemy Philometor king of Egypt. Is received with great honour in Jerusalem.	173	١٧٣	اینٹي اوکس ایپي فینس کا ٹولیمي فلومیٹر بادشاہ مصر سے لڑنے کا خیال کرنا اور اورشلیم میں اُسکا بہت عزت سے استقبال ھونا	٣٨٣١
3834	Menelaus offers three hundred talents of silver for the high priesthood more than Jason had given for it; he obtains a grant of it from Antiochus.	170	١٧٠	مینيلس کا مقدم کاھن کے عہدہ کے واسطے تین سو ٹیلنٹ کا جیسن سے زیادہ پیش کرکے اینٹي اوکس سے اُس عہدہ کو حاصل کرنا	٣٨٣٤
	Menelaus, not paying his purchase-money, is deprived of the high priesthood; Lysimachus, his brother, is ordered to perform the functions of it.			مینيلس کا بسبب نداداکرنے اسکے زر نذرانہ کے مقدم کاھن کے عہد سے محروم کیا جانا اور اُسکے بھائي لیسي میکس کو اُس عہدہ کا کام انجام دینے کا حکم ھونا	
	Menelaus, gaining Andronicus governor of Antioch in the absence of Antiochus Epiphanes, causes Onias III., the high priest, to be killed.			مینيلس کا اینٹي اوکس ایپي فینس کے موجود نہ ہونے میں انتاخیا سے حاکم اینڈرونیکس سے ملکر انیس سوم مقدم کاھن کو قتل کرانا	
	Lysimachus, thinking to plunder the treasury of the temple of Jerusalem, is put to death in the temple.			لیسي میکس کا اورشلیم کے معبد کے خزانہ کے لوٹنے کے قصد میں معبد میں مارا جانا	
	Antiochus prepares to make war in Egypt. Prodigies are seen in the air over Jerusalem.			اینٹي اوکس کا مصر سے لڑنے کے لیئے لڑائي کا سامان کرنا اور اورشلیم میں ھوا پر ایک مہیب اژدھے کا دیکھا جانا	
	A report that Antiochus Epiphanes was dead in Egypt; Jason attempts Jerusalem, but is repulsed.			اینٹي اوکس ایپي فینس کے مصر میں مرنے کي افواہ اوڑنا اور جیسن کا اورشلیم پر قبضہ کرلینے کا قصد کرنا مگر کامیاب نہونا	
	Antiochus, being informed that some Jews had rejoiced at the false news of his death, plunders Jerusalem, and slays 80,000 men.			اینٹي اوکس کا یہہ اطلاع پاکر کہ چند یہودي میرے مرنے کي خبر سنکر خوش ھوئے اورشلیم کو لوٹنا اور ٨٠ ھزار آدمیوں کو قتل کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3836	Apollonius, sent into Judæa by Antiochus Epiphanes. He demolishes the walls of Jerusalem, and oppresses the people. He builds a citadel on the mountain near the temple, where the city of David formerly stood.	168	۱۶۸	اینٹی اوکس ایپی فینس کا اپالونیس کو یہوداہ میں بھیجنا اور اپالونیس کا اورشلیم کی فصیل کو ڈھا دینا اور لوگوں پر ظلم کرنا اور اُس پہاڑ پر جو اُس معبد کے قریب ہے اور جسپر داؤد کا شہر بستا تھا ایک معبد بنانا	۳۸۳۶
	Judas Maccabæus, with nine others, retires into the wilderness.			یہودا میکیبیس کا معہ نو آدمیوں کے بیابان میں چلا جانا	
3837	Antiochus Epiphanes published an edict, to constrain all the people of his dominions to uniformity with the religion of the Grecians.	167	۱۶۷	اینٹی اوکس ایپی فینس کا اپنی حکومت کے تمام لوگوں پر جبراً مذہب یونانی اختیار کرکے یکساں ہو جانے کے لیئے فرمان جاری کرنا	۳۸۳۷
	The sacrifices of the temple interrupted; the statue of Jupiter Olympius set up on the altar of burnt sacrifices.			معبد کی قربانیوں میں خلل آنا اور قربانی سوختنی کی جگہہ میں جوپٹر اولیمپیس کے بت کو قایم کرنا	
	The martyrdom of Eleazar at Antioch; of the seven brethren Maccabees and their mother.			انتاخیا میں الیعزر اور سات بھائیوں مسمی میکیبیس اور اُن کی ماں کا شہید ہونا	
	Mattathias and his seven sons retire into the mountains: the Assidæans join them.			میتھی آز اور اُسکے سات بیٹوں کا پہاڑوں میں چلا جانا اور ایسیڈینس کا اُنسے ملجانا	
	About this time flourishes Jesus, the son of Sirach, author of the book of Ecclesiasticus.			اِس زمانہ کے قریب جیسن بیٹے سرک مصنف کتاب وعظ کا ہوجانا	
3838	Mattathias dies; is succeeded by Judas Maccabæus. Judas defeats Apollonius, and afterwards Seron.	166	۱۶۶	میتھی آز کا مرنا اور یہودا میکیبیس کا جانشین ہونا اور یہودا کا اپالونیس اور بعد ازاں سیرون کو شکست دینا	۳۸۳۸
3839	Antiochus Epiphanes, wanting money to pay the Romans, goes to Persia. Nicanor and Gorgias, and Ptolemy son of Dorymenes, enter Judæa, at the head of their armies.	165	۱۶۵	اینٹی اوکس ایپی فینس کا رومیوں کا روپیہ ادا کرنے کے لیئے روپیہ کا حاجتمند ہوکر ایران کو چلا جانا نکانور اور گارجیس اور تولیمی بیٹے ڈوریمینس کا اپنی فوج لیکر یہوداہ میں داخل ہونا	۳۸۳۹
	Judas Maccabæus defeats Nicanor. Gorgias declines a battle against Judas.			یہودا میکیبیس کا نکانور کو شکست دینا اور گارجیس کا یہودا سے لڑنے سے انکار کرنا	
3840	Lysias, coming into Judæa with an army, is beaten and forced to return to Antioch.	164	۱۶۴	لیسیس کا فوج لیکر یہوداہ میں آنا اور پٹکر بمجبوری انتاخیا کو واپس جانا	۳۸۴۰

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبدل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدا ــ
	Judas purifies the temple, after three years defilement by the Gentiles. The anniversary of this purification is called Encœnia in John x. 22.			تین برس تک کفار کے ہاتوں معبد کے خراب رهنے کے بعد یہودا کا اُسکو پاک کرنا اس پاک کرنے کے سال کو یوحنا کے باب ۱۰ ــــ ۲۲ میں انسینیا کے نام سے پکارا گیا	
	Timotheus and Bacchides, generals of the Syrian army, are beaten by Judas.			تمتھي اور بیکدس ارم کي فوج کے جنرلوں کو یہودا کا شکست دینا	
	Antiochus Epiphanes dies in Persia; his son Antiochus Eupator, aged nine years, succeeds him; under the regency of Lysias.			اینٹی اوکس ایپي فینس کا ایران میں مرنا اور ساتہہ نیابت لیسیس کے نو برس کي عمر میں اُسکے بیٹے اینٹي اوکس یوپیٹر کا تخت نشین هونا	
	Judas wars against the enemies of his nation in Idumæa, and beyond Jordan.			یہودا کا اپني قوم کے ادومیا اور اردن کے پار والی دشمنوں سے لڑنا	
	Timotheus a second time overcome by Judas.			یہودا کا تمتھي کودوبارہ مغلوب کرنا	
3841	The people beyond Jordan and in Galilee conspire against the Jews: are suppressed by Judas and his brethren.	163	۱۶۳	اردن کے پار والے اور جلیل کے لوگوں کا یہودیوں کے برخلاف سازش کرنا اور یہودا اور اُسکے بہائیوں کا اُن کو مغلوب کرنا	۳۸۴۱
	Lysias, coming into Judæa, is forced to make peace with Judas; and returns to Antioch.			لیسیس کا یہوداہ میں آکر یہودا سے صلح کرنے کو مجبور هونا اور انتاخیا کو واپس جانا	
	A letter of king Antiochus Eupator in favour of the Jews.			بادشاہ اینٹي اوکس کا یہودیوں کے حق میں ایک فرمان جاري کرنا	
	The Roman legates write to the Jews, and promise to support their interests with the king of Syria.			سلطنت روم کے نائبونکا یہودیوں کو نامہ لکھنا اور بادشاہ آرم سے اُنکي اغراض کي پرورش کرنے کا اقرار کرنا	
	The treachery of Joppa and Samaria chastised by Judas.			یہودا کا یافو اورشومروں والوں کو دغابازي پر تنبیہ کرنا	
	Judas wars beyond Jordan; defeats a general of the Syrian troops, called Timotheus, different from the former Timotheus.			یہودا کا اردن کے پار لڑنا اور آرم والوں کے ایک جنرل مسمی تمتھي کو جو پہلے تمتھي سے غیر تہا شکست دینا	
	Judas attacks Gorgias in Idumæa; having defeated him, finds Jews killed in the fight who had concealed gold under their clothes, which they had taken from an idol's temple at Jamnia.			یہودا کا ادوم میں گارجیس پر حملہ کرنا اور اُسکو شکست دیکر یہہ معلوم کرنا کہ جن یہودیوں نے ایک بت خانہ مقام جیمنیا میں سے سونا چراکر اپنے کپڑوں میں چھپایا تہا وہ مارے گئے	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Antiochus Eupator invades Judæa in person; besieges Bethshur, and takes it; besieges Jerusalem.			اینٹي اوکس یوپیٹر کا بذات خود یہوداہ پر حملہ کرنا اور بت شر کا محاصرہ کرکے فتح پانا اور اُسپر قبضہ کرنا اور اورشلیم کا محاصرہ کرنا	
	Philip, who had been appointed regent by Antiochus Epiphanes, coming to Antioch, Lysias prevails with the king to make peace with the Jews, and return to Antioch; but before he returns, he enters Jerusalem, and causes the wall to be demolished that Judas had built, to secure the temple from the insults of the citadel.			فلپ کا انتاخیامیں آنا جسکو اینٹئے اوکس ایپے فینس نے نایب مقرر کیا تھا اور لیسیس کا یہودیوں کي امن کے واسطے اورانتاخیا کو واپس جانے کے لیئے بادشاہ سے کہتے رہنا مگر پیشتر واپس جانے کے بادشاہ کا اورشلیم میں داخل ہونا اور یہودا نے جو دیوار بتخانہ کے طعنوں سے معبد کے محفوظ رہنے کے لیئے بنائي تهي ڈھوادینا	
3842	Menelaus the high priest dies; is succeeded by Alcimus, an intruder.	162	۱۶۲	میني لاس مقدم کاهن کا وفات پانا اور الیسیمس غیرشرعي قابض کا جانشین ہونا	۳۸۴۲
	Onias IV. son of Onias III., lawful heir to the dignity of high priest, retires into Egypt, where some time after he built the temple Onion. Vide *infra*, 3854.			اونیس چهارم بیٹی اونیس سوم کا جو مقدم کاهن کے مرتبہ کا شرعي وارث تها مصر کو چلا جانا اور وهاں تهوڑے عرصہ کے بعد معبد اونین کا تعمیر کرنا	
	Demetrius son of Seleucus sent to Rome as an hostage; escapes from thence and comes into Syria, where he salys his nephew Eupator; also Lysias, regent of the Kingdom; and is acknowledged king of Syria.			ڈیمیریاہ بیٹی سلیوکس کا بطریق گروکے روم کو بهیجا جانا اور وہاں سے بهاگ کر سریا میں آنا اور اپنے بهتیجی یوپیٹر اور لیسیس نایب سلطنت کو قتل کرنا اور بادشاہ ہو جانا	
	Alcimus intercedes with Demetrius for the confirmation of the dignity of high priest which he had received from Eupator.			ایلسیمس کا عہدہ مقدم کاهن کے استحکام کے واسطے جو اُسنے یوپیٹر سے حاصل کیا تها ڈیمیریاہ سے معاملہ کرنا	
3843	Alcimus returns into Judæa with Bacchides, and enters Jerusalem.	161	۱۶۱	ایلسیمس کا بیکیڈس کے همراہ یہوداہ کو واپس جانا اور اورشلیم میں پهونچنا	۳۸۴۳
	Alcimus is drived thence, and returns to Demetrius, who appoints Nicanor, with troops, to take him back to Judæa. Nicanor makes an accommodation with Judas, and lives for some time in good intelligence with him.			ایلسیمس کا یہوداہ سے بهگادیا جاکر ڈیمیریاہ کے پاس واپس آنا اور ڈیمیریاہ کا نکانور کو معہ فوج کے ایلسیمس کے یہوداہ میں واپس لیجانے کے لیئے مقرر کرنا اور نکانور کا یہودا سے اتفاق کرنا اور کچھہ عرصہ تک اُسکے ساتهہ اچهي طرح بسر کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		
	Alcimus accuses Nicanor of betraying the king's interest. Demetrius orders Nicanor to bring Judas to him.			ایلسیمس کا نکانور کو اِسبات کا الزام دینا کہ اُسنے بادشاہ کي حکم عدولي کي اور ڈیمیریاہ کا نکانور کو حکم دینا کہ یہودا کو ھمارے پاس لے آو	
	Judas attacks Nicanor, and kills about 5000 men.			یہودا کا نکانور پر حملہ کرنا اور قریب پانچہزار آدمیوں کے قتل کرنا	
	Death of Rhazis, a famous old man who chooses rather to die by his own hand than to fall alive into the hands of Nicanor.			رازز کا جو ایک بوڑھا مشہور آدمي تھا اپنے اپ سے مرنا تاکہ نکانور کے ھاتھہ زندہ نہ لگے	
	Judas obtains a complete victory, in which Nicanor is killed.			یہوداہ کا کامل فتح حاصل کرنا اور نکانور کا اِس لڑائي میں قتل ھونا	
	Bacchides and Alcimus again sent to Judæa.			بیکیدیس اور ایلسیمس کا یہوداہ کو بھیجا جانا	
	Judas gives them battle, and dies like a hero, on a heap of enemies slain by him.			یہودا کا اُن سے لڑنا اور دشمنوں کي لاشوں کے انبار پر جو اُسنے قتل کیئے تھے بہادرانہ مرنا	
	Jonathan Maccabæus chosen chief of his nation, and high priest, in the place of Judas.			بعوض یہودا کے یوناثان میکبیس کا مقدم کاھن اور اپني قوم کا سردار مقرر ھونے کے لیئے پسند کیا جانا	
	The envoys return, whom Judas had sent to Rome, to make an alliance with the Romans.			اُن ایلچیوں کا واپس آنا جنکو یہودا نے روم سے رفاقت حاصل کرنیکو بھیجا تھا	
	Bacchides pursues Jonathan; he, after a slight combat, swims over the Jordan in sight of the enemy.			بیکیدیس کا یوناثان کا تعاقب کرنا اور یوناثان کا تھوڑي لڑائي کے بعد اردن میں تیرکر دشمنوں کے روبرو پار ھوجانا	
3844	Alcimus dies.	160	١٦٠	ایلسیمس کا مرنا	٣٨٤٤
3846	Jonathan and Simon Maccabæus are besieged in Bethbesson, or Bethagla. Jonathan goes out of the place, raises soldiers, and defeats several bodies of the enemy.	158	١٥٨	یوناثان اور سائمن میکبیس کا بتھہ بسن یا بسیگلہ میں محصور ھونا اور یوناثان کا وھاں سے نکل جانا اور فوج بھرتي کرنا اور دشمن کے بہت سے گروھوں کو شکست دینا	٣٨٤٦
	Simon, his brother, makes several sallies, and opposes Bacchides.			سائمن یوناثان کے بھائي کا دشمن پر بہت سے تیز حملے کرنا اور بیکیدیس کا مقابلہ کرنا	
	Jonathan makes proposals of peace to Bacchides, which are accepted.			یوناثان کا بیکیدیس سے صلح کي درخواست کرنا اور اُسکا قبول کرنا	
	Jonathan fixes his abode at Mikmash, where he judges the people.			یوناثان کا اپني سکونت مکماش میں قرار دینا اور عدالت کرنا	
3851	Alexander Balas, natural son of Antiochus Epiphanes, comes into Syria to be acknowledged king.	153	١٥٣	سکندر بلس حقیقي بھائي اینٹي اوکس ایپي فینس کا بادشاہ ھونے کے لیئے آرم میں آنا	٣٨٥١

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3852	Demetrius Soter king of Syria writes to Jonathan, to ask soldiers against Alexander Balas.	152	۱۵۲	ڈیمریاہ سوتر بادشاہ آرم کا یوناثان کو سکندر بلس سے لڑنے کے واسطے فوج کي طلب میں نامہ لکھنا اور سکندربلس کا بھي یوناثان کو دوستي اور مقدم کاھن کا عہدہ پیشکش کرکے نامہ لکھنا	۳۸۵۲
	Balas also writes to Jonathan, with offers of friendship and the dignity of high priest.				
	Jonathan assists Balas, puts on the purple, and performs the functions of high priest for the first time at Jerusalem, which he makes his ordinary residence, in the year of the Greeks 160.			یوناثان کا سکندربلس کو مدد دینا اور مقدم کاھن کا تاج سرپر رکھنا اور اُس عہدہ کے کام کو اول دفعہ سنہ ۱٦۰ یوناني میں اورشلیم میں جہاں اُسنے بودوباش اختیار کي انجام دینا	
	Demetrius's second letter to Jonathan.			ڈیمیریاہ کا یوناثان کو دوسرا نامہ لکھنا	
3854	Demetrius Soter dies. Alexander Balas is acknowledged king of Syria.	150	۱۵۰	ڈیمیریاہ سوتر کا مرنا اور سکندر بلس کا آرم کا بادشاہ ھو جانا	۳۸۵۴
	Onias IV., son of Onias III., builds the temple Onion in Egypt.			اونیس چہارم بیٹی اونیس سوم کا مصر میں معبد اونین تعمیر کرنا	
	A dispute between the Jews and Samaritans of Alexandria concerning their temple. The Samaritans are condemned by the king of Egypt, and the temple of Jerusalem is preferred to that of Gerizim.			سکندریہ کے یہودیوں اور سامریوں میں جھگڑا ھونا اور مصر کے بادشاہ کا سامریوں کے دعوی کي تردید کرنا اور اورشلیم کے معبد کو گریزم کے معبد پر ترجیح دینا	
	Aristobulus, a Peripatetic Jew, flourishes in Egypt under Ptolemy Philopator.			ایرستابولس ایک یہودي ارسطو کے پیروکا مصر میں تولیمي فلوپیٹر کے عہد میں فروغ پانا	
	Demetrius Nicanor, eldest son of Demetrius Soter, comes into Cilicia to recover the kingdom of his father.			ڈیمیریاہ نکانور سب سے بڑے بیٹی ڈیمیریاسوتر کا اپنے باپ کي سلطنت کے حاصل کرنے کے واسطے سلسیا میں آنا	
	Apollonius, to whom Alexander Balas had trusted his affairs, revolts to Demetrius Nicanor.			ایپا لونیس کا جسکو سکندر نے اپنا مہتمم کار مقرر کیا تھا ڈیمیریاہ نکانور سے سرکشي کرنا	
	He marches against Jonathan Maccabæus, who continues in the interest of Alexander Balas. Apollonius he put to flight.			ڈیمیریاہ نکانور کا یوناثان میکیبیس پر جوسکندر بلس کي اغراض میں آب بھي ساعي تھا چڑہ کے جانا اور اُسکا ایپا لونیس کو بھگا دینا	
3858	Ptolemy Philometor king of Egypt comes into Syria, pretending to assist Alexander Balas,	146	۱۴۶	تولیمي فلومیٹر بادشاہ مصر کا سکندربلس کي مدد کے بہانہ سے آرم میں آنا اور باطن میں اُسکو تخت سے محروم کرنے کا ارادہ کرنا	۳۸۵۸

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	but he really designs to dethrone him.				
3859	Alexander Balas gives battle to Philometor and Demetrius Nicanor; he loses it, and flies to Zabdiel king of Arabia, who cuts off his head.	145	۱۴۵	سکندر بلس کا فلومیٹر اور ڈیمیریاہ نکانور سے مقابلہ کرنا اور شکست کھاکر زبدئیل بادشاہ عرب کے پاس بھاگ جانا اور اُس بادشاہ کا اُسکے سر کو قلم کرنا	۳۸۵۹
	Ptolemy Philometor dies in Syria. Cleopatra, his queen, gives the command of her army to Onias, a Jew, son of Onias III.			ٹولیمي فلومیٹر کا آرم میں مرنا اور کلیوپٹرا اُسکي بي‌بي کا ایک یہودي اونیس بیٹے اونیس سوم کوفوج کااختیار دینا	
	Onias restrains Ptolemy Physcon son of Philometor.			اونیس کا ٹولیمي فسکن بیٹے تولیمي فلومیٹرکو بندش میں رکھنا	
	Jonathan besieges the fortress of the Syrians at Jerusalem.			یوناتان کا اورشلیم کے آرمیوں کے قلعہ کا محاصرہ کرنا	
	Demetrius comes into Palestine; Jonathan finds means to gain him by presents.			دیمریاہ کا فلسطاین میں آنا اور یوناتان کا نذریں دیکر اسکي رفاقت حاصل کرنا	
3860	Demetrius Nicanor attacked by the inhabitants of Antioch, who had revolted. Jonathan sends him soldiers, who deliver him.	144	۱۴۴	انتاخیا کے سرکش باشندوں کا دیمیریاہ نکانور پر حملہ کرنا اور یوناتان کا سپاہ بھیجکر اسکو بچانا	۳۸۶۰
	Tryphon brings young Antiochus son of Alexander Balas, out of Arabia, and has him acknowledged king of Syria. Jonathan espouses his interest against Demetrius Nicanor.			ٹرائي فن کا اینٹي اوکس بیٹے سکندر بلس کو عرب سے لانا اور آرم کے تخت پر بیٹھانا اور یوناتان کا برخلاف نکانور کے اُسکے حق میں کوشش کرنا	
	Jonathan renews the alliance with the Romans and Lacedemonians.			یوناتان کا رومیوں اور لیسیدیمن والوں سے موافقت تازہ کرنا	
	He is treacherously taken by Tryphon in Ptolemais, who some time afterwards puts him to death.			ٹرائي‌فن کا مقام ٹولمیس میں یوناتان کو فریب سے گرفتار کرکے تھوڑے دنوں بعد مارڈالنا	
3861	Simon Maccabeus succeeds Jonathan.	143	۱۴۳	سائمن میکبیس کا یوناتان کا جانشین ہونا	۳۸۶۱
	Tryphon slays the young king Antiochus Theos, and usurps the kingdom of Syria.			ٹرائي‌فن کا صغیر سن بادشاہ اینٹي اوکس تھیئوس کو قتل کرکے آرم کي بادشاہت کو غصب کرلینا	
	Simon acknowledges Demetrius Nicanor, who had been dispossessed of the kingdom of Syria, and obtains from him the entire freedom of the Jews.			سائیمن کا دیمیریاہ نکانور کي جسکے ہاتھہ سے آرم کي سلطنت نکل گئي تھي اطاعت کرنا اور اُس سے یہودیوں کي کامل آزادي حاصل کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3862	The Syrian troops that held the citadel of Jerusalem capitulate.	142	۱۴۲	آرم کي فوج کا اورشلیم کے بتخانہ کے قابضوں سے عہد و پیمان کرنا	۳۸۶۲
	Demetrius Nicanor goes into Persia with an army; is taken by the king of Persia.			ڈیمي ٹیریس نکیٹر یا دیمیریاہ نکانور کا فوج لیکر ایران میں جانا اور شاہ ایران کا اُسکو گرفتار کرنا	
3862	Simon acknowledged high priest and chief of the Jews, in a great assembly at Jerusalem.	142	۱۴۲	سائمن کا ایک بڑي مجلس میں جو اورشلیم میں جمع ھوئي ایک مقدم کاھن اور سردار یہودیوں کا قرار پانا	۳۸۶۲
3864	Antiochus Sidetes, brother of Demetrius Nicanor, becomes king of Syria; allows Simon to coin money, and confirms all the privileges the Syrian kings had granted to the Jews.	140	۱۴۰	اینٹي اوکس سڈیٹس بھائي دیمیریاہ نکانور کا آرم کا بادشاہ ھونا اور سائمن کوسکہ بنانے کي اجازت دینا اور آرم کے بادشاھوں نے جو کچھہ حقوق یہودیوں کو بخشے تھے اُنکا مستحکم کرنا	۳۸۶۴
3865	The return of the ambassadors Simon had sent to Rome to renew his alliance with the Romans.	139	۱۳۹	جن ایلچیوں کو سائیمن نے رومیوں سے موافقت تازہ کرنے کو بھیجا تھا اُنکا واپس آنا	۳۸۶۵
3866	Antiochus Sidetes quarrels with Simon, and sends Cendebeus into Palestine to ravage the country.	138	۲۳۸	اینٹي اوکس سڈیٹس کا سائیمن سے فساد کرنا اور سنڈیبیس کو ملک کے لوٹ نے کےواسطے فلسطائن کو بھیجنا	۳۸۶۶
	Cendebeus is beaten by John and Judas, Simon's sons.			یوحنا اور یہودا سائیمن کے بیٹونکا سڈیبیس کو شکست دینا	
3869	Simon killed by treachery, with two of his sons, by Ptolemy his son-in-law, in the castle of Docus.	135	۱۳۵	تولمي سائیمن کے داماد کا سائیمن اور اُس کے دوبیٹونکو فریب سے قتل کرنا	۳۸۶۹
3870	Hyrcanus, or John Hyrcanus, succeeds his father Simon.	134	۱۳۴	ھرکینس یا جان ھرکینس کا اپنے باپ سائیمن کا جانشین ھونا	۳۸۷۰
	Antiochus Sidetes besieges Hyrcanus in Jerusalem.			اینٹي اوکس سڈیٹس کاھرکینس کو اورشلیم مین گھیرنا	
	Hyrcanus obtains a truce of eight days to celebrate the feast of tabernacles; makes peace with Antiochus.			ھرکینس کا معبد کي دعوت پھونچانے کے لیئے اٹھہ روز کا وقفہ حاصل کرنا اور اینٹي اوکس سے صلح کرنا	
	Hyrcanus finds money in David's tomb, or rather the hidden treasures of the kings of Judah.			ھرکینس کا داؤد کي قبر میں روپیہ یا زیادہ تر یہوداہ کے بادشاھوں کا مدفون خزانہ پانا	
3873	Antiochus Sidetes goes to war against the Persians; Hyrcanus accompanies him.	131	۱۳۱	اینٹي اوکس سڈیٹس کا ایرانیوں سے لڑنے کو جانا اور ھرکینس کا اُسکے ھمراہ جانا	۳۸۷۳
	Antiochus is conquered and slain.			اینٹي اوکس کا شکست کھانا اور قتل ھونا	

نقشه تاریخ واقعات عظیمه جنکا بیبل میں ذکر آیا هے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		سنه
3874	Hyrcanus shakes off the yoke of the kings of Syria, sets himself at perfect liberty, and takes several cities from Syria.	130	١٣٠	هرکینس کا آرم کے بادشاهوں کي اطاعت چهوڑ کر اپنے تئیں بالکل ازاد کرنا اور آرم کے علاقه میں سے بهت سے شهروں پر قبضه کرلینا	٣٨٧٤
3875	He attacks the Idumæans, and obliges them to receive circumcision.	129	١٢٩	هرکینس کا ادومیوں پر حمله کرکے اُن کو ختنه کرنے کے لیئے مجبور کرنا	٣٨٧٥
3877	He sends ambassadors to Rome, to renew his alliance with the Roman power.	127	١٢٧	هرکینس کا سلطنت روم سے رفاقت تازه کرنے کے لیئے ایلچیوں کو بهیجنا	٣٨٧٧
	While the two kings of Syria, both of them called Antiochus, war against each other, Hyrcanus strengthens himself in his new monarchy.			اینتي اوکس نامي آرم کے دوبادشاهوں کا آپس میں لڑنا اور هرکینس کا وقت پاکر اپني نئي سلطنت کو مستحکم کرنا	
3894	He besieges Samaria; takes it after a year's siege. (Joseph. Antiq. lib. xiii. c. 18.)	110	١١٠	هرکینس کا شومرون کا محاصره کرکے ایک برس میں فتح کرنا	٣٨٩٤
3895	Hyrcanus dies after a reign of twenty-nine years.	109	١٠٩	هرکینس کا اونتیس برس سلطنت کرکے مرنا	٣٨٩٥
3898	Under his government the three principal Jewish sects, the Pharisees, the Sadducees, and the Essenes, are supposed to have first appeared, but their exact epochas are not known.	106	١٠٦	اسي کاهن کي سلطنت میں اِن تین مقدم یهودي فرقوں یعني فراسیز اور سادوسیز اور اسینز کا قایم هونا مگر اِن کا صحیح زمانه معلوم نهیں	٣٨٩٨
	Judas, otherwise called Aristobulus, or Philellen, succeeds John Hyrcanus; associates his brother Antigonus with him in the government; leaves his other brethren and his mother in bonds; suffers his mother to starve in prison; takes the diadem and title of king; and reigns one year.			یهودا کا جسکو ایرستا بولس یا فیلي لن بهي کهتے هیں هرکینس کا جانشیں هونا اور اپنے بهائي اینتي گونس کو حکومت میں شریک کرنا اور اپنے بهائیوں اور اپني ماں کو قید میں رکهنا اور فاقه مارنا اور بادشاه خطاب پاکر ایک برس سلطنت کرنا	
	He declares war against the Ituræans. Antigonus his brother defeats them and obliges them to be circumcised. (Joseph. Antiq. lib. xiii. c. 19.)			یهودا کا ایتوریا والوں سے لڑائي مشتهر کرنا اور اینتي گونس اُسکے بهائي کا اُن کو شکست دیکر جبراً ختنه قبول کرانا	
	Antigonus slain at his return from this expedition, by order of his brother Aristobulus.			اینتي گونس کا اپنے بهائي ارستابولس کے حکم سے اِس مهم سے واپس آنے پر قتل کیا جانا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3899	Aristobulus, dies, after reigning one year. Alexander Jannæus, his brother succeeds him: reigns 26 years. He attempts Ptolemais; but hearing that Ptolemy Lathurus is coming to relieve the city he raises the siege and ravages the country.	105	۱۰۵	ایک برس سلطنت کرکے ایرستابولس کا وفات پانا اور بجاے اُسکے سکندر جانیس اُسکے بھائي کا قایم ہوکر چھبیس برس سلطنت کرنا اور تولیمیس کے فتح کرنے کا قصد کرنا مگر یہہ خبر پاکر کہ تولیمي لاتھورس اِس شہر کي مدد کو آتا ھے محاصرہ اُتھا کر ملک کو تاراج کرنا	۳۸۹۹
3900	Ptolemy Lathurus obtains a great victory over Alexander king of the Jews.	104	۱۰۴	تولیمي لاتھورس کا سکندر بادشاہ یہودیوں پر بڑي فتح حاصل کرنا	۳۹ ۰
3901	Cleopatra queen of Egypt, fearing that Lathurus would give her disturbance in Egypt, sends the Jews, Helcias and Ananias, against him with a powerful army. She takes Ptolemais.	103	۱۰۳	کلیوپٹرا شاھزادي مصر کا اِس خوف سے کہ لاتھورس مصر میں آکر اُسکے ملک میں خلل ڈالیگا یہودیوں ھاسیس اور اینینیس کو بڑي فوج دیکر اُسکے مقابلہ کو بھیجنا	۳۹۰۱
3902	Alexander Jannæus king of the Jews makes an alliance with Cleopatra, and takes some places in Palestine.	102	۱۰۲	سکندر جانیس بادشاہ یہودیوں کا کلیوپٹرا سے موافقت پیدا کرنا اور فلسطان میں چند مقاموں پر قبضہ کرنا	۳۹۰۲
3906	Attacks Gaza, takes it and demolishes it.	98	۹۸	سکندر جانیس کا غازہ پر حملہ کرکے اُسکو فتح کرنا اور برباد کرنا	۳۹۰۶
3907	The Jews revolt against him, but he subdudes them.	97	۹۷	یہودیوں کا سکندر جانیس سے سرکشي کرنا لیکن مغلوب ھونا	۳۹۰۷
	He wages several wars abroad with success.			سکندر جانیس کا باھر بہت سي لڑائیوں میں کامیاب ھونا	
3907	His subjects war against him during six years, and invite to their assistance Demetrius Eucerus king of Syria.	97	۹۷	اُسکي رعایا کا چھہ برس تک لڑتے رھنا اور ڈیمیریاہ یوسرس بادشاہ آرم کو اپني مدد کے لیئے بولانا	۳۹۰۷
	Alexander loses the battle; but the consideration of his misfortune reconciles his subjects to him.			سکندر جانیس کا شکست پانا مگر اُسکي مصیبت کے خیال سے اُسکي رعایا کا اُس سے مصالحت کرنا	
	Demetrius Eucerus obliged to retire into Syria. The years of these events are not accurately known.			ڈیمیریاہ یوسرس کا مجبور ھوکر آرم کو چلاجانا اِن واقعات کي تاریخ صحت کے ساتھہ معلوم نہیں	
3919	Antiochus Dionysius king of Syria invades Judæa; attacks the Arabians, and beats them: but is defeated and slain. Aretas king of the Arabians attacks	85	۸۵	اینتي اوکس ڈایونیس بادشاہ آرم کا یہوداہ پر اور اھل عرب پر حملہ کرنا اور پس پاکردینا مگر پھر خود شکست پانا اور قتل ھونا اور ارتس بادشاہ عرب کا سکندر پر حملہ کرنا اور غالب آکر اُسکي تواضع کرنا اور چلا جانا	۳۹۱۹

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Alexander; having overcome him, treats with him, and retires.				
3920	Alexander Jannæus takes the cities of Dion, Gerasa, Gaulon, Seleucia, &c.	84	۸۴	سکندر جانیس کا داؤن اور گراسا اور گالون او سلوسیا وغیرہ شہروں پر قابض ہونا	۳۹۲۰
3926	Alexander Jannæus dies, aged 49 years. (Joseph. Antiq. lib. xiii c. 23.)	78	۷۸	سکندر جانیس کا ۴۹ برس زندہ رہ کر وفات پانا	۳۹۲۶
	Alexandra, otherwise Salome or Saline, his queen succeeds him: gains the Pharisees to her party by giving them great power. Reigns nine years.			سکندرہ اُسکی بی بی کا جسکو سالوم یا سیلائن بھی کہتے ہیں اُسکا جانشین ہونا اور فراسیز کو بہت سا اختیار دیکر اپنی طرف کر لینا اور ۹ برس تک سلطنت کرنا	
3933	Aristobulus II., son of Alexander Jannæus, heads the old soldiers of his father; is discontented with the government of his mother and the Pharisees.	71	۷۱	یرستا بولس دوم بیٹے سکندر جانیس کا اپنے باپ کی قدیم سپاہ کا سردار ہونا اور اپنی ماں اور فراسیز کی حکومت سے ناراض ہونا	۳۹۳۳
3934	Takes possession of the chief places of Judæa during his mother's sickness.	70	۷۰	یرستا بولس دوم کا اپنی ماں کی بیماری میں یہودا کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کرنا	۳۹۳۴
3935	Alexandra dies. Hyrcanus her eldest son, and brother of Aristobulus, is acknowledged king. Reigns peaceably two years.	69	۶۹	سکندرہ کا مرنا اور اُسکے سب سے بڑے بیٹے ہرکینس ایرستابولس کے بھائی کا بادشاہ ہونا اور دوبرس امن سے سلطنت کرنا	۳۹۳۵
	Battle between Hyrcanus and Aristobulus; Hyrcanus is overcome at Jericho. Hyrcanus had been high priest under the reign of his mother nine years; then is king and pontiff two years; is afterwards only priest four years; after which he is ethnarch 19 years. At last he is Herod's captive and sport eight years. So that he survived his father Alexander Jannæus 48 years.			ہرکینس اور ایرستا بولس میں لڑائی ہونا اور مقام یریکو میں ہرکینس کا مغلوب ہونا اپنی ماں کی سلطنت میں ہرکینس کا ۹ برس مقدم کاہن رہنا اور بعد کو دو برس بادشاہ اور مقدم کاہن رہنا اور بعد ازاں چار برس صرف کاہن رہنا بعد اِسکے اُنیس برس حاکم رہنا آخر کار اُسکا کئی برس تک ہیرود کا مشغلہ اور قیدی رہنا الغرض وہ اپنے باپ سکندر جانیس سے ۴۸ برس زیادہ زندہ رہا	
3938	Peace concluded between the brothers, on condition that Hyrcanus should live privately in the enjoyment of his estate, and Aristobulus be acknowledged	66	۶۶	دونوں بھائیوں میں اِس شرط سے امن اور صلح ہونا کہ ہرکینس صرف اپنی جائداد کی آمدنی پر قانع رہے اور ایرستا بولس مقدم کاہن اور بادشاہ رہے پس ہرکینس کا تین	۳۹۳۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Hyrcanus, having reigned three years and three months, resigns the kingdom to Aristobulus II. who reigns three years and three months.			کے حوالہ کرنا اور ایرستا بولس کا تین برس تین مہینے سلطنت کرنا	
3939	Hyrcanus, at the instigation of Antipater, seeks protection from the king of the Arabians.	65	۶۵	ھرکینس کا اینٹی پیٹر کی تحریک سے بادشاہ عرب سے حمایت چاھنا	۳۹۳۹
	Aretas king of the Arabians undertakes to replace Hyrcanus on the throne.			ارتس بادشاہ عرب کا ھرکینس کو تخت پر دوبارہ بیٹھانے کا قصد کرنا	
	Aristobulus is worsted, and forced to shut himself up in the temple of Jerusalem.			ایرستا بولس کا تنگ حال ھونا اور مجبور ھوکر اپنے تئیں اورشلیم کے معبد میں بند کرنا	
	He sends deputations, first to Gabinius, and then to Scaurus, who were sent by Pompey into Syria; offers them great sums of money to engage on his side, and to oblige Aretas to raise the siege of the temple.			ایرستا بولس کا اول تو گیبنیس کے پاس اور بعد کو سیکیرس کے پاس جنکو پومپی نے آرم میں بھیجا تھا ایلچیوں کا بھیجنا اور اپنی مدد اور ارتس کے محاصرہ اُٹھانے کے لیئے اُنکو بہت سا روپیہ پیش کرنا	
	Scaurus writes to Aretas, and threatens to declare him an enemy to the Roman people if he does not retire.			سیکیرس کا ارتس کو لکھنا اور یہہ دھمکی دینا کہ وہ اگر نہ چلا جائگا تو اپنے تئیں رومیونکا دشمن جانے	
	Aretas withdraws his forces: Aristobulus pursues him, gives him battle, and obtains a victory over him.			ارتس کا اپنی فوج کو ھٹا لینا اور ایرستا بولس کا اُسکا تعاقب کرنا اور لڑنا اور شکست دینا	
3940	Pompey comes to Damascus, and orders Aristobulus and Hyrcanus to appear before him. Hears the cause of the two brothers and advises them to live in good understanding with each other.	64	۶۴	پومپی کا دمشق کو آنا اور ایرستا بولس اور ھرکینس کو طلب کرنا اور اُن دونوں بھائیونکا مقدمہ سنکر اُنکو فہمایش کرنا کہ وہ باھم اتفاق سے رھیں	۳۹۴۰
3941	Aristobulus withdraws into Jerusalem, and maintains the city against Pompey, who besieges it. The city and temple taken. Aristobulus taken prisoner; Hyrcanus made high priest and king of the Jews, but not allowed to wear the diadem. Judæa reduced to its ancient limits, and ob-	63	۶۳	ایرستابولس کا اورشلیم کو چلا جانا اور پومپی کا مقابلہ کرنا اور پومپی کا اُسکو محاصرہ کرنا شہر اور معبد کا فتح ھونا اور ایرستابولس کا گرفتار ھونا اور ھرکینس کا یہودیوں میں شہزادہ اور مقدم کاھن قرار پانا لیکن تاج سر پر رکھنے کی اجازت نہونا اور یہوداہ کا زوال ھونے سے اپنی قدیمی حدود پر آجانا اور رومیوں کا خراج گذار ھونا	۳۹۴۱

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	liged to pay tribute to the Romans.				
	Alexander the son of Aristobulus having escaped from the custody of those who were carrying him to Rome, comes into Judæa, and raises soldiers.			سکندر بیٹے ایرستا بولس کا اُن لوگوں میں سے بھاگ کر جو اُسکو روم کو لیئے جاتے تھے یہوداہ میں آنا اور فوج بھرتی کرنا	
3941	Augustus, afterwards emperor, is born.	63	٦٣	اگستس کا جو بعد ازاں شہنشاہ ہوا پیدا ہونا	٣٩٤١
3947	Gabinius, a Roman commander, defeats Alexander and besieges him in the castle of Alexandrion. Alexander surrenders, with all his strong places.	57	٥٧	گیبنیس رومی حاکم کا سکندر کو شکست دیکر سکندرین کے قلعہ میں محاصرہ کرنا اور سکندر کا معہ اپنے اور قلعوں کے مطیع ہونا	٣٩٤٧
3948	Aristobulus, escaping from Rome, returns into Judæa and endeavours to repair the castle of Alexandrion. Is hindered by the Romans, who put his little army to flight. He flies to Machæron, with a design to fortify it; but he is presently besieged in it. After some resistance he is taken and sent a second time prisoner to Rome.	56	٥٦	ایرستا بولس کا روم سے بھاگ کر یہوداہ میں آنا اور سکندرین قلعہ کی مرمت میں کوشش کرنا اور رومیوں کا اسکو اِس ارادہ سے باز رکھنا اور اُسکی قلیل فوج کو بھگادینا اور ایرستا بولس کا میکرن کو اِس ارادہ سے بھاگنا کہ اُسکو جاکر مستحکم کرے مگر وہاں محصور ہو جانا اور تھوڑے مقابلہ کے بعد گرفتار ہوکر دوبارہ روم کو بھیجا جانا	٣٩٤٨
3949	Ptolemy Auletes king of Egypt by money induces Gabinius to come into Egypt to restore him to the throne. John Hyrcanus furnishes Gabinius with provisions for his army; and writes to the Jews in Pelusium to favour the passage of the Romans.	55	٥٥	تولیمی انلیتس بادشاہ مصر کا گیبنیس کو روپیہ کی ترغیب دیکر مصر میں اسلئے بولانا کہ اُسکی مدد سے تخت پر بحال ہو اور جان ہرکینس کا گیبنیس کی فوج کے لیئے رسدونکا سرانجام کرنا اور فلوشیم کے یہودیوں کو لکھنا کہ وہ رومیوں کی راہ میں خبر گیری کریں	٣٩٤٩
	While Gabinius is in Egypt, Alexander son of Aristobulus wastes Judæa. Gabinius defeats him at the foot of Mount Tabor.			گیبنیس کے مصر میں ہونے کے وقت میں سکندر بیٹے ایرستا بولس کا یہوداہ کو خراب کرنا اور گیبنیس کا کوہ تیبر کے قریب اُسکو شکست دینا	
3950	Crassus succeeds Gabinius in the government of Syria.	54	٥٤	آرم کی حکومت میں کریسیس کا بجائے گیبنیس کے معین ہونا	٣٩٥٠
	Crassus, passing into Syria, and finding the province quiet, makes war against the Parthians.			کریسیس کا آرم میں پہونچکر اور اُس صوبہ کو امن میں پاکر پارتھیا والوں سے لڑنا	
3951	He comes to Jerusalem, and takes	53	٥٣	کریسیس کا اورشلیم میں آنا اور معبد میں	٣٩٥١

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	He marches against the Parthians; is defeated, and killed by Orodes.			کیرسیس کا پارتھیا والوں سے لڑنے کے لیئے کوچ کرنا اور شکست پانا اور اُرودِس کے هاتهہ سے مارا جانا	
3952	Cassius brings the remains of the Roman army over the Euphrates; takes Tirhakah, and brings from thence above 30,000 Jewish captives.	52	۵۲	کیسیس کا باقي رومي فوج کو دریاے فرات پر لیجانا اور ترحکا کو فتح کرنا اور قریب تیس هزار یهودیوں کے گرفتار کرنا	۳۹۵۲
	He restrains Alexander, son of king Aristobulus.			کیسیس کا سکندر بیٹی ایرستا بولس کوبندش میں کرنا	
	Civil war between Cæsar and Pompey.			قیصر اور پومپي میں ملکي لڑائي هونا	
3955	Julius Cæsar making himself master of Rome, sets Aristobulus at liberty, and sends him with two legions into Syria.	49	۴۹	جولیس قیصر کا روم کے مالک هونے پر ایرستا بولس کو آزاد کرنا اور بهت سي فوج کي حفاظت میں اُسکو آرم میں بهیجنا	۳۹۵۵
	Those of Pompey's party poison Aristobulus.			پومپي کے گروہ کے لوگوں کا ایرستا بولس کو زهر دینا	
	Scipio slays young Alexander, son of Aristobulus.			سپیو کا سکندر جوان بیٹی ایرستا بولس کو قتل کرنا	
	The battle of Pharsalia. Antipater governor of Judæa.			فارسیلیاد کي لڑائي کا هونا اور اینتي پیٹر کا یهوداه کا حاکم هونا	
	The library of Alexandria burnt.			سکندریه کے کتب خانه کا جلنا	
3957	Antipater, by order of Hyrcanus, joins Mithridates, who was going into Egypt with succours for Cæsar, and assists him in reducing the Egyptians.	47	۴۷	اینتي پیٹر کا هرکینس کے حکم سے متهري دیٹس سے جو قیصر کي مدد کے لیئے مصر کو جاتا تها شامل هونا اور مصریوں کے مطیع کرنے میں مدد کرنا	۳۹۵۷
	Cæsar, having finished the war in Egypt, comes into Syria; confirms Hyrcanus in the high priesthood.			قیصر کا بعد ختم هونے مصر کي لڑائي کے آرم کو جانا اور هرکینس کو مقدم کاهن کے عهدہ پر مستقل کرنا	
	Antigonus son of Aristobulus remonstrates to Cæsar: but Cæsar is prejudiced against him by Antipater.			اینتي گونس بیٹی ارستا بولس کا قیصر سے شکایت کرنا مگر اینتي پیٹر کا اُسکي طرف سے بدگمان کرنا۔	
	Antipater takes advantage of the indolence of Hyrcanus; makes his eldest son Phazael governor of Jerusalem, and Herod, another of his sons, governor of Galilee.			اینتي پیٹر کا هرکینس کي کاهلي سے اپنے فائدہ کا موقع پاکر اپنے سب سے بڑے بیٹی فازائیل کو اورشلیم کا حاکم اور اپنے دوسرے بیٹے ایراد کوگیللي کا حاکم کرنا	
	Herod is summoned to Jerusalem to give an account of his con-			ایراد کا اپنے چلن کي جوابدهي کے واسطے اورشلیم میں بولا یا جانا مگر اُسکا اپنے تئیں ملزم	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	duct; but finding himself in danger of being condemned, retires to his government.			سمجھہ کر اپني دارالحکومت کو چلا جانا	
	Hillel and Shammai, two famous Rabbins, live about this time. Shammai was master to Hillel. Jonathan son of Uzziel, author of the Chaldee paraphrase, was a disciple of Hillel. Josephus says that Pollio was master of Shammai. Jerome says that Akiba succeeded Shammai and Hillel in the school of the Hebrews.			ہلل اور شامع کا جو مشہور عالم تھے اس زمانہ کے قریب ہونا اِن میں شامع ہلل کا اوستاد تھا اور یوناتان بیٹا عزیل مصنف تفسیر زبان کالدي ہلل کا شاگرد تھا جوزیفس بیان کرتا ہے کہ پولیو شامع کا اُستاد تھا اور جیروم بیان کرتا ہے کہ شامع اور ہلل کے بعد یہودیوں کے مدرسہ میں ایکیبا معلم ہوا	
	Cæsar passes into Africa. Cato kills himself at Utica.			قیصر کا افریقہ میں گذرنا اور کیٹو کا اپنے تئیں ایٹکا میں ہلاک کرنا	
3959	Hyrcanus sends ambassadors to Julius Cæsar to renew alliance. The alliance renewed in a manner very advantageous to the Jews.	45	٤٥	ہرکینس کا جولیس قیصر کے پاس موافقت تازہ کرنے کے لیئے ایلچیوں کو بھیجنا اور اِس موافقت کا اس طرح سے ہونا جس سے یہودیونکو بہت فائدہ رہا	٣٩٥٩
3960	After the death of Julius Cæsar the ambassadors of the Jews are introduced into the senate, and obtain their whole request.	44	٤٤	جولیس قیصر کے بعد یہودیوں کے ایلچي کا دربار میں رومي امراء کے پہونچنا اور تمام اپني درخواست کا حاصل کرنا	٣٩٦٠
	The Jews of Asia confirmed in their privilege of not being compelled to serve in the wars.			ایشیا کے یہودیوں کا یہہ حق مستحکم ٹھہرنا کہ لڑائي میں اُنسے جبراً خدمت نہ لیجاوے	
3961	Cassius demands 700 talents from Judæa. Malchus causes Antipater to be poisoned.	43	٤٣	کیسیس کا یہوداہ سے سات سو ٹیلنٹ طلب کرنا اور مالکس کا اینٹي پیٹر کو زہر دلوانا	٣٩٦١
3961	Herod causes Malchus to be killed, to revenge the death of his father Antipater.	43	٤٣	ہیرود کا اپنے باپ کے خون کا بدلا لینے کے لیئے مالکس کو قتل کرانا	٣٩٦١
3962	Felix, having attacked Phazael, is shut up by him in a tower, from whence Phazael would not release him but on composition.	42	٤٢	فیلکس کا فزاعیل پر حملہ کرنا اور فزاعیل کا اُسکو برج میں بند کردینا اور یہہ کہنا کہ میں تجکو نچھوڑوں گا جب تک اپنی کو ایذا نہ پہونچانے کا عہد نکر لی	٣٩٦٢
	Herod and Phazael tetrarchs of Judæa.			ہیرود اور فزاعیل کا اُسوقت میں یہوداہ کا حاکم ہونا	
3963	Antigonus II., son of Aristobulus, gathers an army and enters Judæa.	41	٤١	اینٹي گونس دوم بیٹی ایرسٹا بولس کا فوج جمع کرکے یہوداہمیں داخل ہونا	٣٩٦٣
	Herod gives him battle, and routs			ہیرود کا اسکو شکست فاش دینا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Mark Antony coming into Bithynia, some Jews resort to him and accuse Herod and Phazael before him; but Herod coming thither, wins the affections of Antony.			مارک اینٹاني کا بتھنیا میں آنا اور چند یہودیونکا اسکے پاس جاکر ہیرودؔ اور فزاعیل پر الزام لگانا مگر ہیرودؔ کا اُسکے پاس جاکر اُسکي محبت حاصل کرنا	
	Mark Antony, being at Ephesus, grants the liberty of their nation to such Jews as had been taken captive by Cassius; and causes the lands to be restored that had been unjustly taken away from the Jews.			مارک اینٹاني کا جسوقت میں کہ وہ افیسس میں تھا اُن یہودیونکو جنکو کہ کیسیس نے گرفتار کیا تھا قومي ازادي بخشنا اور جو اراضیات کہ یہودیوں سے ظلماً چھین لي گئي تھیں اُنکا پھر بحال کرنا	
	Mark Antony coming to Antioch, some principal Jews accuse Herod and Phazael; but instead of hearing them, he established the two brothers tetrarchs of the Jews.			مارک اینٹاني کے انطاکیا میں پھونچنے پر چند مقدم یہودیونکا ہیرودؔ اور فزاعیل پر الزام لانا مگر اُسکا بجاے سنے اُنکي شکایت کے دونوں بھائیو نکو حاکم مقرر کرنا	
	The Jews afterwards send a deputation of a thousand of their most considerable men to Antony, then at Tyre, but in vain.			یہودیوں کا بعد ازاں اپنے بڑے بڑے عماید میں سے ایک ہزار کو اینٹاني کے پاس جو اُس وقت صور میں تھا بھیجنا مگر اس سے کچھہ فائدہ حاصل نکرنا	
3964	Antigonus, son of Aristobulus, prevails with the Parthians to place him on the throne of Judæa. The Parthians seize Hyrcanus and Phazael, and deliver them up to Antigonus.	40	٤٠	اینٹي گونس بیٹی ایرسٹا بولس کا پارتھیا والونکو اپنے ساتھہ اس امر میں موافق کرلینا کہ وہ اُسکو یہوداہ کے تخت پر بٹھائیں اور پارتھیا والوں کا ہرکینس اور فزاعیل کو گرفتار کرکے اینٹي گونس کے حوالہ کرنا	٣٩٦٤
	Phazael commits suicide; the Parthians carry Hyrcanus beyond the Euphrates, after Antigonus had cut off his ears.			فزاعیل کا خود کشي کرنا اور پارتھیا والوں کا ہرکینس کو دریاے فرات کے پار بعد اِسکے لیجانا کہ اینٹي گونس نے اُسکے کان کٹواے	
	Herod forced to flee to Jerusalem, and thence to Rome, to implore assistance from Antony. He obtains the kingdom of Judæa from the senate, and returns with letters from Antony, who orders the governors of Syria to assist him in obtaining the kingdom. He reigned 37 years.			ہیرودؔ کا اورشلیم کو مجبور ہوکر بھاگنا اور وہاں سے اینٹاني کي مدد چاہنے کے لیئے روم کو بھاگنا اور مجلس عماید میں سے یہوداہ کي سلطنت حاصل کرنا اور اینٹاني سے فرمان آرم کے حاکموں کے نام اِسمضمون کے لیکر واپس آنا کہ وہ اِسکو سلطنت دلانے میں مدد دیں اور ٣٧ برس سلطنت کرنا	
3965	He first takes Joppa, then goes to Massada, where his brother Jo-	39	٣٩	ہیرودؔ کا اول جاپا کو فتح کرنا اور بعدہ مسادا کو جانا جہاں اُسکے بھائي یوسف کو اینٹي گونس	٣٩٦٥

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		[illegible]
	seph was besieged by Antigonus.			نے کہیر رکھا تھا	
	He raises that siege, and marches against Jerusalem; but the season being too far advanced, he could not then besiege it.			هیرود کا وهاں جاکر اِس محاصرہ کو اُٹھانا اور اورشلیم پر چڑھکر جانا مگر موسم لڑائی کا گذرجانے کے سبب سے اُسکا محاصرہ نکرسکنا	
	He takes the robbers that hid themselves in the caves of Galilee, and slays them.			اُسکا غارتگروں کو گرفتار کرنا جنہوں نے گیللي کے غارونمیں اپنے تئیں چھپا رکھا تھا اور اُنکو قتل کرنا	
	Macherus, a Roman captain, and Joseph, Herod's brother, carry on the war against Antigonus, while Herod goes with troops to Antony, then besieging Samosata.			میکیرس ایک رومي کپتان اور یوسف بھائي هیرود کا اینٹي گونس سے لڑائي جاري رکھنا اور هیرود کا اینٹاني کے پاس جو اسوقت میں سیموسٹیا کا محاصرہ کي هوئي تھا فوج لیکر جانا	
3966	After the taking of Samosata, Antony sends Sosius with Herod into Judæa to reduce it.	38	۳۸	سیموسیٹا کے فتح کرنے کے بعد اینٹاني کا سوسیس کو هیرود کے ساتھہ یہودا کے فتح کرنے کو بھیجنا	۳۹۶۶
3967	After several battles Herod marches against Jerusalem; the city is taken; Antigonus surrenders himself to Sosius, who insults him.	37	۳۷	بہت سي لڑائیوں کے بعد هیرود کا اورشلیم پر چڑھکرجانا اوراوسکو فتح کرنا اور اینٹي گونس کا اپنے تئیں سوسیس کے حوالہ کردینا اور اوسکا اوسکو طعنہ زني کرنا	۳۹۶۷
	Antigonus carried prisoner to Antony at Antioch, who orders him to be beheaded. End of the reign of the Asmonæans, after 126 years.			اینٹي گونس کا قید هوکر اینٹاني کے پاس لیجایا جانا اوراوسکا اوسکے قتل کا حکم دینا اور ایسمو نینز کے سلطنت کا ایک سو چھبیس برس رهکر ختم هونا	
	Ananel high priest the first time.			انانل کا اول دفعہ مقدم کاهن هونا	
3968	Hyrcanus is treated kindly by the king of the Parthians. Obtains leave to return into Judæa.	36	۳۶	پارتھیا والوں کے بادشاہ کا هرکینس کے ساتھہ مہرباني سے پیش آنا اور یهوداہ میں واپس جانے کے لئے اجازت دینا	۳۹۶۸
	Because Hyrcanus could no longer exercise the functions of the high priesthood, Herod bestows that dignity on Ananel.			هیرود کا مقدم کاهن کے عہدہ کو بسبب هرکینس کے ناقابل هونے کے انانل کو بخشنا	
3969	Alexandra, mother of Mariamne and Aristobulus, obtains of Herod that Aristobulus might be made high priest.	35	۳۵	سکندرہ میري ایمن اور ایرسٹا بولس کي ماں کا هیرود سے ایرسٹا بولس کو مقدم کاهن کے عہدہ پر معین کرانا	۳۹۶۹
3970	Herod causes Aristobulus to be drowned after he had been high priest one year.	34	۳۴	هیرود کا ایرسٹا بولس کو ایک برس مقدم کاهن رهنے کے بعد غرق کرادینا	۳۹۷۰
	Ananel high priest the second time.			انانل کا دوسري بار مقدم کاهن هونا اور اینٹاني کا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
	Herod is sent for by Antony to justify himself concerning the murder of Aristobulus.			هیرود کو اسواسطے طلب کرناکہ وہ ایرستا بولس کے قتل کي جوابدهي کرے	
	War between Augustus and Mark Antony. Herod sides with Antony.			اگستي اور مارک اینٹاني میں لڑائي هونا اور هیرود کا اینٹاني کي طرفداري اختیارکرنا	
3973	Herod's wars with the Arabians.	31	۳۱	هیرود کا اهل عرب سے لڑنا	۳۹۷۳
	A great earthquake in Judæa.			یہوداہ میں ایک زلزلہ عظیم کا واقع هونا	
	The battle of Actium; Augustus obtains the victory over Antony.			ایکٹیم کي لڑائي هونا اور اگستي کا اینٹاني پر فتح پانا	
3973	Herod seizes Hyrcanus, who attempted to take shelter with the king of the Arabians; and puts him to death.	31	۳۱	هیرود کا هرکینس کو جسنے بادشاہ عرب کي پناہ لینے کا قصد کیا تها گرفتار کرکے قتل کرا دینا	۳۹۷۳
3974	He goes to Rome to make his court to Augustus, obtains the confirmation of the kingdom of Judæa.	30	۳۰	هیرود کا اگستي کے حضور میں اداب اداکرنےکو جانا اور یہوداہ کي بادشاهت کا استحکام حاصل کرنا	۳۹۷۴
	Antony and Cleopatra kill themselves.			اینٹاني اور کلیو پٹرا کا خود کشي کرنا	
	The end of the kings of Alexandria, 294 years from the death of Alexander the Great.			سکندریہ کے بادشاهوں کي سلطنت کا سکندر اعظم کي وفات سے دوسو چورانوے برس تک رهکر انجام هونا	
3975	Augustus comes into Syria; passes through Palestine; is magnificently entertained by Herod.	29	۲۹	اگستي کا عرب میں آنا اور فلسطان میں گذرنا اور هیرود کا بڑي شان و شوکت سے اسکي مدارات کرنا	۳۹۷۵
3976	Herod puts to death his wife Mariamne, the daughter of Alexandra.	28	۲۸	هیرود کا اپني زوجہ میري ایمن دختر سکندرہ کو قتل کرنا	۳۹۷۶
3978	Salome, Herod's sister, divorces herself from Costobarus.	26	۲۶	سیلوم هیرود کي بهن کا کاستوبارس اپنے شوهر سے علیحدہ هونا	۳۹۷۸
3979	Plague and famine rage in Judæa.	25	۲۵	سخت وبا اور قحط کا یہوداہ میں هونا	۳۹۷۹
3982	Herod undertakes several buildings contrary to the religion of the Jews. Builds Cæsarea of Palestine.	22	۲۲	هیرود کا بهت سي عمارتیں برخلاف مذهب یہودیوں کے تعمیر کرنا اور فلسطان والے قلعہ سیساریا کا تعمیر کرنا	۳۹۸۲
3983	Agrippa, Augustus's favourite, comes into Asia; Herod visits him.	21	۲۱	اگرپاہ اگستي کے رفیق کا ایشیا میں انا اور هیرود کا اُس سے ملاقات کرنا	۳۹۸۳
3984	Augustus gives Trachonitis to Herod.	20	۲۰	اگستي کا تراخونیتي کو هیرود کو بخشنا	۳۹۸۴
3985	Herod undertakes to rebuild the temple of Jerusalem.	19	۱۹	هیرود کا اورشلیم کے معبد کو دوبارہ تعمیر کرنیکا قصد کرنا	۳۹۸۵
3988	Herod makes a journey to Rome to recommend himself to Augustus.	16	۱۶	هیرود کا اگستي کي نوازش حاصل کرنے کے لیئے روم کو سفر کرنا	۳۹۸۸

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		B. C.	قبل مسیح		پیدایش
3989	He marries his two sons Alexander and Aristobulus.	15	۱۵	هیروۃ کا اپنے دوبیٹوں سکندر اور ایرستا بولس کي شادي کرنا	۳۹۸۹
3990	Herod comes to meet Agrippa, and engages him to visit Jerusalem.	14	۱۴	هیروۃ کا اگرپاد کي ملاقات کو آنا اور اورشلیم میں آنے کا اُس سے وعدہ لینا	۳۹۹۰
3991	Domestic divisions in Herod's family. Salome, Pheroras, and Antipater at variance with Alexander and Aristobulus.	13	۱۳	هیروۃ کے خاندان میں نا اتفاقي پڑنا یعني سیلوم اور فروراز اور اینٹي پیٹر کا سکندر اور ایرستا بولس سے علیحدہ هو جانا	۳۹۹۱
3993	Herod goes to Rome, and accuses his two sons Alexander and Aristobulus to Augustus.	11	۱۱	هیروۃ کا روم کو جانا اور اپنے دوبیٹوں سکندر اور ایرستابولس کو اگستي کے روبرو ملامت کرنا	۳۹۹۳
3994	The Solemn dedication of the city of Cæsarea that Herod had built in honour of Augustus.	10	۱۰	شهر سیساریا کا جسکو هیروۃ نے اگستي کي عزت میں تعمیر کیا تھا بڑي دهوم دهام سے مخصوص هونا	۳۹۹۴
3995	Augustus continues the Jews of Alexandria in their ancient rights and privileges.	9	۹	اگستي کا سکندریه کے یهودیوں کے قدیم حقوق خاص و عام کو برقرار رکهنا	۳۹۹۵
	Herod causes David's tomb to be opened, to take out treasure.			هیروۃ کا خزانه نکالنے کے لیئی داؤد کي قبر کو کهدوانا	
	New disturbances in Herod's family.			هیروۃ کے خاندان میں نئے خلل واقع هونا	
3996	Archelaus, king of Cappadocia, reconciles his son-in-law Alexander to his father Herod.	8	۸	ارخلۃ بادشاه کپپي دوشیا کا اپنے داماد سکندر کي اُسکے باپ هیروۃ سے صلح کرانا	۳۹۹۶
	Archelaus goes to Rome with Herod.			ارخلۃ کا هیروۃ کے همراه روم کو جانا	
3997	Herod makes war in Arabia.	7	۷	هیروۃ کا عرب میں آنا	۳۹۹۷
3998	Herod is accused to Augustus of killing several Arabs.	6	۶	بهت سے اهل عرب کے قتل کرنے کے سبب سے اگستي کے روبرو هیروۃ کا ملامت کیا جانا	۳۹۹۸
	An angel appears to Zacharias. The conception of John the Baptist, September 24.			زکریا کے پاس ایک فرشته کا آنا یحیی اصطباغ کرانے والے کے قیاس کا ۲۴ ستمبر کو ظهور میں آنا	
3999	Annunciation of Jesus Christ son of the Virgin Mary, March 25.	5	۵	حضرت مسیح کے پیدا هونے کي بشارت حضرت مریم کو ۲۵ مارچ کو پهونچنا	۳۹۹۹
	Herod condemns and slays his two sons Alexander and Aristobulus.			هیروۃ کا اپنے دونو بیٹوں سکندر اور ایرستا بولس کو ملزم ٹهرا کر قتل کرنا	
	Antipater son of Herod aims at the kingdom.			اینٹي پیٹر بیٹی هیروۃ کا سلطنت کے لینے کا قصد کرنا	
	Herod sends Antipater to Rome.			هیروۃ کا اینٹي پیٹر کو روم میں بهیج دینا	
	The artifices of Antipater are discovered.			اینٹي پیٹر کي فطرتوں کا ظاهر هونا	
	Birth of John the Baptist, six			یحیی اصطباغ دلانے والے کا حضرت مسیح سے	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

		Y. of J. C.	B. V. Æ.	قبل عام مسیح	پیدایش مسیح		
4000	The birth of Jesus Christ, the 4th year before A. D.	1	4	۴	۱	حضرت مسیح کا پیدا ہونا چار برس پیشتر عام سنہ عیسوی سے	۴۰۰۰
	Period VIII. *From the Birth of Jesus Christ to the Completion of the Canon of the New Testament.*					**زمانہ آٹھواں پیدایش مسیح سے** عہدجدید کی کتابوں کی ترتیب ہونے تک	
4001	The circumcision of Jesus Christ.		3	۳		عیسی مسیح کا ختنہ ہونا	۴۰۰۱
	Antipater returns from Rome; is accused and convicted of a design to poison Herod.					اینتی پیٹر کا روم سے واپس آنا اور اُسپر هیرودؔ کو زهر دینے کا جرم قایم هوکر ثابت هونا	
	Wise men come to worship Jesus Christ.					دانا شخصونکا حضرت مسیح کی زیارت کوآنا	
	Purification of the Holy Virgin. Jesus presented in the temple forty days after his birth.					مقدس کنواری مریم کا طاهر هونا اور مسیح کا چالیس روز بعد اپنی پیدایش کے معبدمیں پیش کیا جانا	
40. 1	Flight into Egypt.		3	۳		حضرت مریم کا مصر کو هجرت کرنا	۴۰۰۱
	Massacre of the innocents at Bethlehem.					بیت لحم میں بیگناهوں کا قتل هونا	
	Antipater put to death by order of Herod.					هیرودؔ کے حکم سے اینتی پیٹر کا مارا جانا	
	Herod dies five days after Antipater.					هیرودؔ کا اینتی پیٹر کے پانچ روز بعد مرنا	
	Archelaus appointed king of Judæa by the will of Herod.					هیرودؔ کی وصیت کے بموجب ارخلا کا یهوداہ میں بادشاہ مقرر هونا	
	Return of Jesus Christ out of Egypt; he goes to dwell at Nazareth.					حضرت مسیح کا مصر سے واپس آنا اور ناصرت میں جاکر رهنا	
	Archelaus goes to Rome to procure of Augustus the confirmation of Herod's will in his favour.					ارخلا کا هیرودؔ کی وصیت کو جو اُسکے حق میں کی گئی تهی اِستحکام حاصل کرنے کے لیئے اگستی کے پاس روم میں جانا	
	The Jews revolt; Varus keeps them in their duty.					یهودیوں کا هنگامہ کرنا اور ویرس کا ان کو اُن کے فرض پر قایم رکهنا	
	Archelaus obtains a part of his father's dominions, with the title of tetrarch, and returns to Judæa.					ارخلا کو اپنے باپ کے علاقہ میں سے ایک حصہ معہ خطاب حاکم کے ملنا اور اُسکا یهوداہ میں واپس آنا	
	An impostor assumes the character of Alexander son of Herod and Mariamne.					ایک فریبی کا سکندر بیٹے هیرودؔ اور میریایمن کے چال چلن اختیار کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	B. V. A.	قبل عام مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
4002	Archelaus takes the high priesthood from Joazar, and gives it to Eleazar.	2	2	٢	٢	ارخلا کا جوزر سے مقدم کاھن کے عہدہ کو لیکر الیزر کو دینا	۴۰۰۲ع
4004	The Vulgar Æra, or Anno Domini; the 4th year of Jesus Christ, the first of which has but eight days.		V. E. or A. D.	عام سنہ مسیح		عام سنہ مسیح کا مسیح کي پیدایش کے چوتھے برس شروع هونا جنمیں سے پہلا سال صرف اٹھہ روز کا ھے	۴۰۰۴ع
4009	Archelaus banished to Vienne in Gaul.	9	6	٦	٩	ارخلا کا ویننی واقع فرانس میں جلا وطن کرکے بھیجا جانا	۴۰۰۹ع
4010	The enrolment or taxation made by Cyrenius in Syria. This was his second enrolment.	10	7	٧	١٠	سرینیس کا آرم میں دوبارہ محصول لگانا	۴۰۱۰ع
	Revolt of Judas the Gaulonite chief of the Herodians.					یہوداہ گال والے هیرود کے خاندان کے سردار کا ھنگامہ کرنا	
4012	Jesus Christ, at twelve years of age, goes into the temple of Jerusalem: continues there three days unknown to his parents.	12	9	٩	١٢	حضرت مسیح کا بارہ برس کي عمر میں اورشلیم کے معبد میں جانا اور وهاں اپنے مربیوں کي بیخبري میں تین روز رهنا	۴۰۱۲ع
4013	Marcus Ambivius governor of Judæa.	13	10	١٠	١٣	مارکس ایمبیویس کا یہوداہ کا حاکم هونا	۴۰۱۳ع
4017	Death of the emperor Augustus: reigned 57 years, 5 months, and 4 days.	17	14	١۴	١٧	شہنشاہ اگستي کا ستاون برس پانچ مهنے چار دن سلطنت کرکے مرنا	۴۰۱۷ع
	Tiberius succeeds him: reigns 22 years, 6 months, and 28 days.					تبریاہ کا اُسکے جانشین هوکر بائیس برس چهہ مهنے اٹھہ دن سلطنت کرنا	
4023	Tiberius expels from Italy all who profess the Jewish religion, or Egyptian superstitions.	23	20	٢٠	٢٣	تبریاہ کا اٹلي سے اُن سب شخصوں کو جو یہودي مذهب رکھتے تھے یا اور اُن لوگونکو جو جھوٹا مذهب مصریوں کا تسلیم کرتے تھے نکال دینا	۴۰۲۳ع
4031	Pilate sent governor into Judæa.	31	28	٢٨	٣١	پلات کا یہوداہ میں حاکم هوکر بھیجا جانا	۴۰۳۱ع
	He attempts to bring the Roman colours and ensigns into Jerusalem, but is opposed by the Jews.					پلات کا رومي فوج کے نشانوں کا اورشلیم میں لانے کا ارادہ کرنا اور یہودیونکا اِس امر میں اسکے روکش هونا	
4032	John the Baptist begins to preach.	32	29	٢٩	٣٢	یحیی اصطباغ دلانے والے کا وعظ کرنا شروع کرنا	۴۰۳۲ع
4033	Jesus Christ baptised by John the Baptist.	33	30	٣٠	٣٣	یحیی اصطباغ دلانے والے کا حضرت مسیح کو اصطباغ کرانا	۴۰۳۳ع
	Jesus goes into the desert.					مسیح کا جنگل میں جانا	
	After forty days Jesus returns to John; he calls Andrew, Simon, Philip, and Nathanael.					چالیس روز بعد مسیح کا یحیی کے پاس واپس آنا اور اندریاہ اور شمعون اور فلپ اورنتهنئیل کو طلب کرنا	
	The marriage of Cana, where Jesus changes water into wine.					قانائی جلیل میں کسي شادي کا هونا جسمیں حضرت مسیح نے پاني کو شراب کردیا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Jesus comes to Capernaum: thence to Jerusalem, where he celebrates the first passover after his baptism, this year.					مسیح کا کفرنا حوم مقام میں آنا اور وہاں سے اورشلیم کو جاکر اپنی اصطباغ کے بعد اول عید فصیح کا کرنا	
	Nicodemus comes to Jesus by night.					نکدیمہ کا مسیح کے پاس رات میں آنا	
	Jesus goes to the banks of Jordan, where he baptises.					مسیح کا اردن کے کنارہ پر جاکر لوگوں کو اصطباغ کرانا	
	Herod Antipas marries Herodias his brother Philip's wife, he being yet alive.					هیرود اینٹیپس کا هیرودیا اپنے بھائي فلپ کي زوجہ سے اپنے بھائي کي حالت زندگي میں شادي کرنا	
	John the Baptist declares vehemently against this marriage; he is put in prison.					یحیی کا اس شادي کي نسبت بہت شورش کرنا اور اُن کا قید هو جانا	
	Jesus withdraws into Galilee; converts the Samaritan woman, and several Samaritans. Preaches at Nazareth, and leaves this city to dwell in Capernaum.					مسیح کا جلیل میں چلا جانا اور وهاں ایک سامري عورت اور بہت سے سامریوں کو عیسائي کرنا اور ناصرت میں وعظ کرنا اور وهاں سے کفرنا حوم میں سکونت کرنے کے لیئے هجرت کرنا	
	Calling of Simon, Andrew, James and John.					شمعون اندریاہ اور یعقوب اور یوحنا کوطلب کرنا	
	Jesus works several miracles.					حضرت مسیح کا بہت معجزہ دیکھانا	
	Matthew called.					متی کو بلانا	
4034	The second passover of Jesus Christ's public ministry.	34	31	۳۱	۳۴	حضرت مسیح کے عام وعظ کرنے پر دوسري عید فصح کا هونا	۴۰۳۴ع
	Jesus heals one sick of the palsy on the sabbath-day.					مسیح کا یکشنبہ کے روز ایک بیمار کو فالج سے شفا دینا	
	The Jews resolve to put Jesus to death.					یہودیوں کا مسیح کے مارنے کا قصد کرنا	
	Jesus Christ's sermon on the mount.					مسیح کا پہاڑ پر وعظ کرنا	
	John the Baptist, in prison, sends a deputation to Jesus Christ, to inquire if he was the Messiah.					یحیی جو قید میں تہا اُسکا لوگونکو عیسی کے پاس یہہ دریافت کرنے کو بھیجنا کہ ایا تو مسیح هے	
4035	Missions of the apostles into several parts of Judæa.	35	32	۳۲	۳۵	حواریوں کا یہوداہ کے مختلف حصوں میں جانا	۴۰۳۵ع
	John the Baptist slain by order of Herod, at the instigation of Herodias in the 17th year of Tiberius.					یحیی کا هیرود کے حکم سے بتحریک هیرودیا کے تبریاہ کے سترهویں سال میں قتل هونا	
	Jesus Christ feeds 5000 men with five loaves and two fishes.					حضرت مسیح کا پانچ روٹیوں اور دومچھلیوں سے پانچ هزار آدمیونکو شکم سیر کرنا	
	Jesus Christ's third passover after his baptism.					حضرت مسیح کا اپنے اصطباغ کے بعد تیسري عید فصح کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے
A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	سنہ عام مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	He passes through Judæa and Galilee, teaching and doing miracles.					حضرت مسیح کا یہوداہ اور جلیل میں جانا اور لوگوں کو تعلیم کرنا اور معجزے دیکھانا	
	Transfiguration of Jesus Christ.					حضرت مسیح کی صورت کا تبدیل ہو جانا	
	Mission of the seventy two disciples.					بہتر شاگردونکا وعظ کو جانا	
	Jesus goes to Jerusalem at the feast of Pentecost.					مسیح کا اورشلیم کو عید فصح کی دعوت میں جانا	
	His relations would have him go to the feast of tabernacles: He tells them his hour is not yet come; however he goes thither about the middle of the feast.					مسیح کے رشتہ داروں کا اُن سے یہہ خواہش کرنا کہ وہ خیمہ عبادت کی دعوت میں جاے اور اُنکا یہہ فرمانا کہ میرا دعوت میں جانے کا وقت ابھی نہیں آیا مگر وسط دعوت میں اُنکا جانا	
4036	At the beginning of the 36th year of Jesus Christ, Lazarus falls sick and dies; Jesus comes beyond Jordan, and raises him to life again.	36	33	۳۳	۳۶	حضرت مسیح کی عمر کے چھتیسویں سال میں العازر کا بیمار ہوکر مرنا اور حضرت مسیح کا اردن کے پار سے آکر اُسکو پھر زندہ کرنا	۴۰۳۶
	Jesus retires to Ephraim on the Jordan, to avoid the snares and malice of the Jews of Jerusalem.					مسیح کا افرایم کو جو اردن کے پاس ہے اورشلیم کے یہودیوں کے کینہ اور جعلوں اور پھندوں سے بچنے کے لیئے جانا	
	He comes to Jerusalem to be present at his FOURTH and LAST passover.					حضرت مسیح کا چوتھی اور آخیر عید فصح میں موجود ہونے کے لیئے اورشلیم کو آنا	
	Institutes the Lord's supper; is betrayed and crucified. His resurrection and appearance to many. Ascension into Heaven. and the miraculous effusion of the Holy Spirit.					حضرت مسیح کا خدا کے نام کا کہانا مقرر کرنا اور فریب دیا جانا اور صلیب پر چڑھنا اور پھر زندہ ہونا اور بہت سوں کو دیکھائی دینا اور آسمان پرچلے جانا اور حواریوں پرمعجزہ سے روح القدس کو چھڑکنا	
4037	Seven deacons chosen.	37	34	۳۴	۳۷	سات خادموں کا منتخب ہونا	۴۰۳۷
	Stephen martyred.					ستفن کا شہید ہونا	
	Saul presecutes the church.					ساول کا جماعت پر تعدی کرنا	
	James the Less made Bishop of Jerusalem.					یعقوب صغیر کا اورشلیم کا بشپ ہونا	
	Philip the deacon baptises the eunuch of queen Candace.					فلپ خادم کا شاہزادی کانداکی کے خواجہ سرا کو عیسائی کرنا	
	The dispersion of the apostles from Jerusalem.					حواریوں کا اورشلیم سے علیحدہ ہوکر متفرق ہو جانا	
4038	The conversion of Saul.	38	35	۳۵	۳۸	ساول کا عیسائی ہونا	۴۰۳۸
	Matthew writes his Gospel in this or the following year.					متی کا اس سال میں یا دوسرے سال میں انجیل لکھنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
4040	Pilate ordered into Italy.	40	37	۳۷	۴۰	پلات کو اٹلي میں حاضر ہونے کا حکم ہونا	۴۰۴۰
	Tiberius dies; Caius Caligula succeeds.					شہنشاہ تبریاہ کا مرنا کیئس کیلي گولا کا جانشین ہونا	
4041	Paul escapes from Damascus by being let down in a basket.	41	38	۳۸	۴۱	پال کا ایک ٹوکرہ میں بند ہوکر دمشق سے ہجرت کرنا	۴۰۴۱
	He comes to Jerusalem; is introduced to the apostles and disciples; and goes to Tarsus in Cilicia, his own country.					پال کا اورشلیم میں داخل ہوکر حواریوں اور شاگردوں مسیح کے پاس پہونچنا اور اپنے ملک تارسي واقع کیلیکیا میں جانا	
	Caligula gives Agrippa the tetrarchy of his uncle Philip.					شہنشاہ کیلي گولا کا اگرپاہ کو اُسکے چچا فلپ کي حکومت بخشنا	
	Pilate kills himself.					پلات کا خود کشي کرنا	
4042	Herod the tetrarch goes to Rome, in hopes of obtaining some favour from the emperor; but Caligula, being perpossessed by Agrippa, banishes him to Lyons.	42	39	۳۹	۴۲	ہیرود حاکم کا شہنشاہ کي نوازش حاصل کرنے کي امید میں روم کو جانا مگر کیلي گولا کا پیشتر سے اگرپاہ کا خیال ہونے کے سبب سے ہیرود کو مقام لاینز میں جلا وطن کرکے بھیجنا	۴۰۴۲
4043	Caligula orders Petronius to place his statue in the temple of Jerusalem. The Jews obtain some delay from Petronius.	43	40	۴۰	۴۳	کیلي گولا کا پیٹرونیس کو اورشلیم کے معبد میں اپنا بت رکھنے کے لیئے حکم دینا اور یہودیوں کا پیٹرونیس سے تھوڑي مہلت حاصل کرنا	۴۰۴۳
	Agrippa endeavours to divert the emperor from this design, and at length obtains as a great favour, that this statue should not be set up.					اگرپاہ کا شہنشاہ کو اس قصد سے باز رکھنے میں کوشش کرنا اور آخر کار یہہ حکم بڑي عنایت سے حاصل کرنا کہ اورشلیم کے معبد میں بت نہ قایم کیا جاوے	
4044	Philo the Jew goes with a deputation from the Jews at Alexandria to Caligula.	44	41	۴۱	۴۴	فلو یہودي کا سکندریہ کے یہودیوں کے ایلچي لیکر کیلي گولا پاس جانا	۴۰۴۴
	Philo obtains an audience of the emperor, at the hazard of his life.					فلو کا اپني جان کے خطرہ سے شہنشاہ کے دربار عام میں پہونچنا	
	The Jews quit Babylon, and retire to Seleucia.					یہودیوں کا بابل سے ہجرت کرکے سلوکیا میں جاکر رہنا	
	Caius Caligula dies; Claudius succeeds him. Agrippa persuades him to accept the empire offered by the army. Claudius adds Judæa and Samaria to Agrippa's dominions.					کیئس کیلي گولا کا مرنا اور کلودیاہ کا شہنشاہ ہونا اور اگرپاہ کا کلودیاہ کو سمجھانا کہ شہنشاہي جو تجکو فوج پیش کرتي ہے قبول کرلی اور کلودیاہ کا یہوداہ اور شومرون کا اگرپاہ کے علاقہ پرزیادہ کرنا	
	Agrippa returns into Judæa; takes the high priesthood from Theophilus son of Ananus, and gives it to Simon Cantharus; soon					اگرپاہ کا یہوداہ کو واپس آنا اور مقدم کاہن کے عہدہ کو تھیوفیلس بیٹی حننیاہ سے چھین کر کین تھارس کو دینا اور تھوڑے ہي دنوں کے	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ھے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	after he takes this dignity from Cantharus, and gives it to Matthias.					بعد کین تھارس سے چھین کر میتھیي آز کو دینا	
4045	Saul preaches at Antioch.	45	42	۴۲	۴۵	سال کا انتاخیا میں وعظ کہنا	۴۰۴۵ع
4046	Agrippa deprives the high priest Matthias of the priesthood, and bestows it on Elioneus son of Citheus.	46	43	۴۳	۴۶	اگرپاہ کا میتھیي آز کو مقدم کاھن کے عہدہ سے محروم کرنا اور ایلونیس بیٹی سیتھیس کو بخشنا	۴۰۴۶ع
4047	Causes James the Great to be seized, and beheads him.	47	44	۴۴	۴۷	اگرپاہ کا یعقوب اعظم کو گرفتار کراکے قتل کرانا	۴۰۴۷ع
	Imprisons Peter, who is liberated by an angel.					اگرپاہ کا پیٹر کو قید کرنا جسکو ایک فرشتہ نے رہا کیا	
	Some time afterwards Agrippa at Cæsarea receives a sudden stroke from heaven, and dies in great misery.					تھوڑے عرصہ بعد اگرپاہ پر دفعۃ آسمان سے مقام قیصریہ میں صدمہ پہونچنا اور بڑي بدبختي سے اُسکا مرنا	
	Paul and Barnabas go to Jerusalem with the contributions of the believers of Antioch.					پال اور برنباہ کا انتاخیا کے ایمان والوں کي طرف سے اورشلیم کو نذریں لیجانا	
	At their return to Antioch, the church sends them forth to preach to the Gentiles.					پال اور برنباہ کو انتاخیا میں واپس آنے پر گرجہ کا کافرونکی وعظ کرنے کو روانہ کرنا	
4048	Cuspius Fadus sent into Judæa as governor.	48	45	۴۵	۴۸	کسپیس فادس کا یہوداہ میں حاکم ھونا	۴۰۴۸ع
	A great famine in Judæa.					یہوداہ میں ایک قحط عظیم کا ھونا	
	Paul and Barnabas go to Cyprus: thence to Pamphylia, Pisidia, and Lycaonia.					پال اور برنباہ کا کپرس میں جانا اور وھاں سے پامفلیا اور پسدیا اور لکاونیا میں جانا	
	At Lystra the people prepare sacrifices to them as gods.					مقام لوسترا میں لوگوں کا اُنکو دیوتا کي مانند سمجھکر قربانیاں تیار کرنا	
4049	They return to Antioch.	49	46	۴۶	۴۹	پال اور برنباہ کا انتاخیا کو واپس آنا	۴۰۴۹ع
	Cuspius Fadus recalled; the government of Judæa given to Tiberius Alexander.					کسپیس فادس کا بولا لیا جانا اور یہوداہ کي حکومت کا تبریاہ سکندر کو بخشا جانا	
4051	Herod king of Chalcis takes the pontificate from Joseph son of Camides; gives it to Ananias son of Nebedeus.	51	48	۴۸	۵۱	ھیرود بادشاہ کیلس کا یوسف بیٹی کیمیس سے مقدم کاھن کے عہدہ کو لیکر حننیا بیٹی نبیدیس کو بخشنا	۴۰۵۱ع
	Herod king of Chalcis dies.					ھیرود بادشاہ کیلس کا مرنا	
	Ventidius Cumanus made governor of Judæa in place of Tiberius Alexander.					بجاے تبریاہ سکندر کے وینتیدیس کیومینس کا یہوداہ کا حاکم کیا جانا	
4052	Troubles in Judæa under the government of Cumanus.	52	49	۴۹	۵۲	کیومینس کي حکومت میں یہوداہ میں پریشانیوں کا ھونا	۴۰۵۲ع

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Judaising Christians enforce the law on the converted Gentiles.					یہودي عیسائیوں کا کفار پر قانون میں توجہ کرنے کي تاکید کرنا	
	The council of Jerusalem determines that the converted Gentiles should not be obliged to observation of legal ceremonies.					اورشلیم کي کونسل کا یہہ بات مقرر کرنا کہ جو کافر عیسائي ہوئے ہیں ان سے شرعي رسومات پر توجہہ جبر سے نچاھي جایاکرے	
	Peter comes to Antioch, and is reproved by Paul.					پیٹرکا انتاخیا میں آنا اور پال کا اُسکو ملامت کرنا	
4053	Paul and Barnabas part on account of John Mark.	53	50	۵۰	۵۳	پال اور برنباس کا بسبب یوحنا مارک کے آپس سے جدا ہونا	۴۰۵۳
	Timothy adheres to Paul, and receives circumcision.					تمتھي کا پال سے رفاقت کرنا اور ختنہ کرانا	
	Luke at this time with Paul.					لوک کا اُسوقت میں پال کے ساتھہ ہونا	
	Paul passes out of Asia into Macedonia.					پال کا ایشیا میں سے مقدونیہ میں جانا	
	Paul comes to Athens.					پال کا آتھیني میں پہونچنا	
4054	From Athens goes to Corinth.	54	51	۵۱	۵۴	پال کا آتھیني سے کارنتھہ کو جانا	۴۰۵۴
	The Jews expelled from Rome under the reign of Claudius.					یہودیونکا کلودیاہ کے عہد سلطنت میں روم سے نکالا جانا	
	Felix sent governor into Judæa instead of Cumanus.					بجاے کیومینس کے فیلکس کو یہوداہ کا حاکم کرکے بھیجا جانا	
4055	First Epistle of Paul to the Thessalonians.	55	52	۵۲	۵۵	پال کا تھسلنیکیوں کو اول نامہ بھیجنا	۴۰۵۵
	His second Epistle to the Thessalonians, some months after the first.					چند مہینی کے بعد تھسلنیکیوں کو پال کا دوسرا نامہ بھیجنا	
	His Epistle to the Galatians, written at the end of this, or early in the following year.					پال کا گالاتیا والوں کے نام اس سال کے اخیر یا دوسرے سال کے شروع میں نامہ بھیجنا	
4056	Paul leaves Corinth, after a stay of eighteen months: takes ship to go to Jerusalem; visits Ephesus in his way.	56	53	۵۳	۵۶	پال کا اٹھارہ مہینی رہ کر کارنتھہ سے ہجرت کرنا اور اورشلیم کو جانے کے لیئے جہاز کرنا اور راہ میں مقام اِفسي میں گذرنا	۴۰۵۶
	Apollos arrives at Ephesus: preaches Jesus Christ.					اپلوہ کا اِفسي میں پہونچنا اور عیسی مسیح کے باب میں وعظ کرنا	
4057	St. Paul, having finished his devotion at Jerusalem, goes to Antioch.	57	54	۵۴	۵۷	سینٹ پال کا اورشلیم میں عبادت سے فارغ ہوکر انتاخیا کو جانا	۴۰۵۷
	Passes into Galatia and Phrygia, and returns to Ephesus, where he continues three years.					پال کا گالاتیا اور فروگیا میں گذرنا اور اِفسي کو واپس آنا اور وہاں تین برس رہنا	
	Claudius the emperor dies, being poisoned by Agrippina. Nero succeeds him.					ایگرپینا کا کلودیاہ کو زہر دیکر مارنا اور نیرو کا شہنشاہ ہونا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chrono[illegible]l Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سند مسیح	ابدایش مسیح		ابدایش
4059	The first Epistle of Paul to the Corinthians.	59	56	٥٦	٦٩	پال کا کارنتھہ والوں کے نام اول نامہ بھیجنا	٤٠٥٩
	Paul forced to leave Ephesus on account of the uproar raised against him by Demetrius the silversmith.					بسبب شررو فریاد ڈیمیریاہ زرگر کے پال کا اِفسي سے مجبور ہوکر ھجرت کرنا	
	He goes into Macedonia.					پال کا مقدونیہ میں جانا	
	Second Epistle to the Corinthians.					پال کا کارنتھہ والوں کے نام دوسرا نامہ بھیجنا	
4060	Epistle to the Romans.	60	57	٥٧	٦٠	پال کا رومیوں کو نامہ لکھنا	٤٠٦٠
4061	Paul goes into Judæa, to carry contributions.	61	58	٥٨	٦١	پال کا نذریں لیکر یہوداہ کو جانا	٤٠٦١
	Is seized in the temple of Jerusalem.					پال کا اورشلیم کے معبد میں پکڑا جانا	
	Is sent prisoner to Cæsarea.					پال کا قیصریہ کو گرفتار ہوکر بھیجاجانا	
4061	Ishmael son of Tabei made high priest instead of Ananias.	61	58	٥٨	٦١	اسمعیل بیٹی تبي کا بجاے حننیاہ کے مقدم کاھن ہونا	٤٠٦١
	Disturbances between the Jews of Cæsarea and other inhabitants.					قیصریہ کے یہودیوں اور باشندوں میں تنازع ہونا	
4063	Porcius Festus made governor of Judæa in the room of Felix.	63	60	٦٠	٦٣	بجاے فیلکس کے پرتیاہ فیستہ کا یہوداہ میں حاکم ہونا	٤٠٦٣
	Paul appeals to the emperor. He is put on shipboard, and sent to Rome.					پال کا شہنشاہ سے نالش کرنا اور اُسکو جہاز پر سوار کرکے روم کو بھیجا جانا	
	Paul shipwrecked at Malta.					پال کے جہاز کا مقام مالٹا میں پھٹ جانا	
4064	He arrives at Rome, and continues there a prisoner two years.	64	61	٦١	٦٤	پال کا روم میں پہونچنا اور وھاں پر دوبرس قید رھنا	٤٠٦٤
	The General Epistle of James written about this time.					اِس زمانہ کے قریب یعقوب کا عام نامہ لکھنا	
	The Jews build a wall, which hinders Agrippa from looking within the temple.					یہودیونکا ایک ایسي دیوار تعمیر کرنا جسکے سبب سے ایگرپا معبد میں نہ دیکھہ سکے	
	Ishmael the high priest deposed; Joseph, surnamed Cabei, is put in his place.					اسمعیل مقدم کاھن کا جلا وطن ہونا اور یوسف مخاطب بہ کابي کا بجاے اُسکے مقرر ہونا	
4065	Epistle of Paul to the Philippians.	65	62	٦٢	٦٥	پال کا فلپیوں کے نام نامہ لکھنا	٤٠٦٥
	Epistles to the Colossians, Ephesians, and Philemon.					کلسیوں اور اِفسي والوں اور فلیمن کے نام پال کا نامی لکھا	
	Martyrdom of James the Less, bishop of Jerusalem.					یعقوب صغیر بشپ اورشلیم کا شہید ہونا	
4066	Epistle of Paul to the Hebrews, written from Italy soon after he	66	63	٦٣	٦٦	پال کا عبریوں کے نام اُسوقت اٹلي سے نامہ لکھنا جبکہ اسنے قید سے رھائي پائي	٤٠٦٦

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایس
	Luke writes his Gospel and the Acts of the Apostles in this or the following year.					لوک کا اپنی انجیل اور اعمال حواریان کا اِس یا دوسرے سال میں لکھنا	
	Peter arrives at Rome.					پیٹر کا روم میں پھونچنا	
	Albinus, successor of Felix, arrives in Judæa.					ایلبینس جانشین فیلکس کا یہوداہ میں پھونچنا	
	Epistle of Paul to Titus, and his first Epistle to Timothy.					پال کا تیتي کو نامہ لکھنا اور تمتھي کو اول نامہ لکھنا	
	Mark writes his Gospel about this time.					اِس زمانہ کے قریب مارک کا اپنی انجیل لکھنا	
4067	Paul comes out of Italy into Judæa: visits the churches in Crete, Ephesus, Macedonia, and Greece.	67	64	۶۴	۶۷	پال کا اِٹلي سے یہوداہ میں آنا اور جزیرہ کریتي اور اِفسي ومقدونیہ اور یونان میں گذرنا	۴۰۶۷ع
	Agrippa takes the high priesthood from Jesus son of Gamaliel; gives it to Matthias son of Theophilus.					اگرپاہ کا جیسس بیٹی گمالیل سے مقدم کاھن کے عہدہ کو لیکر میتھي آز بیٹی تھیوفیلس کو بخشنا	
	Gessius Florus made governor of Judæa in place of Albinus.					جسیس فلورس کا بجاے ایلبینس کے یہوداہ کا حاکم ھونا	
	Nero sets fire to the city of Rome; throws the blame on the Christians, several of whom are put to death.					نیرو کا شہر روم کو آگ لگادینا اور اُسکا عیسائیوں پر الزام رکھنا جنمیں سے بہت مارے گئے	
	Peter writes his first Epistle, probably, from Rome.					پیٹر کا غالباً روم سے اول نامہ لکھنا	
4068	Peter writes his second Epistle, probably, from Rome, about the beginning of this year.	68	65	۶۵	۶۸	اِس سال کے شروع کے قریب غالبا روم سے پیٹر کا دوسرا نامہ لکھنا	۴۰۶۸ع
	Several prodigies at Jerusalem, this year, during the passover.					اِس سال کي عید فصح میں اورشلیم میں بہت سے واقعات عجیب کا پیش انا	
	Paul goes to Rome the last time; is there put into prison; also Peter.					پال کا اخیر مرتبہ روم کو جانا اور قید ھونا اور پیٹر کا بھي قید ھونا	
	Second Epistle of Paul to Timothy.					پال کابنام تمتھي کے دوسرا نامہ لکھنا	
	The Epistle of Jude written in this or the following year.					اِس یادوسري سال میں یہودا کا اپنا نامہ لکھنا	
4069	The martyrdom of Paul and Peter at Rome.	69	66	۶۶	۶۹	پال اور پیٹر کا روم میں شہید ھونا	۴۰۶۹ع
	Cestius Gallus governor of Syria comes to Jerusalem; enumerates the Jews at the passover.					سستیس گیلس حاکم ارم کا اورشلیم میں انا اور عید فصح میں یہودیونکو شمار کرنا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	Disturbances at Cæsarea, and at Jerusalem.					قیصریہ اور اورشلیم میں فسادوں کاھونا	
	Florus puts several Jews to death.					فلورس کا بہت سے یہودیوں کو قتل کرنا	
	The Jews rise, and kill the Roman garrison at Jerusalem.					یہودیونکا برانگیختہ ھونا اوررومي فوج کو جو اورشلیم میں تہی قتل کرنا	
	A massacre of the Jews of Cæsarea and Palestine.					قیصریہ اور فلسطاین کے یہودیونکا قتل عامھونا	
	All the Jews of Scythopolis slain in one night.					سائیتہو پالس کے یہودیونکا ایک رات میں بالکل قتل ھونا	
	Cestius governor of Syria comes into Judæa.					ارم کے حاکم سستیس کایہوداہ میں آنا	
	He besieges the temple of Jerusalem; retires; is defeated by the Jews.					سستیس کا اورشلیم کے معبد کو محاصرہ کرنا اورمحاصرہ اُوٹھاکر چلا جانا اور یہودیوں سے شکست پانا	
	The Christians of Jerusalem, seeing a war about to break out, retire to Pella, in the kingdom of Agrippa, beyond Jordan.					اورشلیم کے عیسائیونکا یہہ معلوم کرکے کہلڑائي واقع ھونے کو ھي پلّہ واقع سلطنت اگرپاہ میں اردن کے پار چلا جانا	
	Vespasian appointed by Nero for the Jewish war.					نیروکا یہودیوں سے لڑنے کےلئے ویسپیشین کو مقرر کرنا	
	Josephus made governor of Galilee.					جوزیفس کا جلیل کا حاکم ھونا	
	Vespasian sends his son Titus to Alexandria; comes himself to Antioch, and forms a numerous army.					ویسپیشین کا اپنے بیٹی کو سکندریہ میں بہیجنا اور خود انتاخیا میں جانا اور فوج تیار کرنا	
1070	Vespasian enters Judæa; subdues Galilee.	70	67	۹۷	۷۰	ویسپیشین کا یہوداہ میں آنا اور جلیل کو فتح کرنا	۴۰۷۰
	Josephus besieged in Jotapata.					جوزیفس کا جوتا پاتا میں محصور ھونا	
	Jotapata taken; Josephus surrenders to Vespasian.					جوتاپاتا کا فتح ھونا اور جوزیفس کا اپنے تئیں ویسپیشین کے حوالہ کرنا	
4070	Tiberias and Tarichea, which had revolted against Agrippa, reduced to obedience by Vespasian.	70	67	۹۷	۷۰	تبریاد اور تیریچي والوں کا جنہوں نے اگرپاہ سے سرکشي کي تہي ویسپیشین کا مطیعھونا	۴۰۷۰
	Division in Jerusalem.					اورشلیم کي تقسیم ھونا	
	The Zealots seize the temple, and commit violences in Jerusalem.					زي اولاٹس کا معبد کا چہین لینا اور اور شلیم میں ظلم کرنا	
	They depose Theophilus from being high priest, and put Phannias in his place.					زي اولاٹس کا تہیو فیلس کو مقدم کاھن کے عہدہ سے معزول کرنا اور فینیس کو اُسکي جگہہ مقرر کرنا	
	The Zealots send for the Idumæans to succour Jerusalem.					زي اولاٹس کا اورشلیم کي مدد کے لیئے ادومیونکو بلانا	
	They slay Ananus, Jesus son of Gamala, Zacharias son of Baruch,					زي اولاٹس اینینس اور جیسس بیٹی گیمیلہ اور زکریا بیٹی باروق کو قتل کرنا	

نقشۂ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. H.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنۂ مسیح	پیدایش مسیح		پیدایش
	The Idumæans retire from Jerusalem.					ادومیوں کا اورشلیم سے چلا جانا	
4071	Nero the emperor dies; Galba succeeds him.	71	68	۶۸	۷۱	نیرو شہنشاہ کا مرنا اور گیلبا کا اُس کا جانشیں ہونا	۴۰۷۱
	Vespasian takes all the places of strength in Judæa about Jerusalem.					ویسپیشین کا اورشلیم کے گرد نواح کے تمام مستحکم مقاموں یہوداہ پر قابض ہونا	
	Simon son of Gioras ravages Judæa and the south of Idumæa.					سائیمن بیتی گیوراس کا یہوداہ اور جنوبی حصۂ ادوم کو تاراج کرنا	
	In this or the following year John writes his three Epistles.					اِس سال یا دوسرے میں یوحنا کا اپنے تینوں نامی لکھنا	
4072	Galba dies; Otho declared emperor.	72	69	۶۹	۷۲	گیلبا کا مرنا اور اوتھو کا شہنشاہ قرار پانا	۴۰۷۲
	Otho dies; Vitellius proclaimed emperor.					اوتھو کا مرنا اور ویتلیس کا شہنشاہ ہونا	
	Vespasian declared emperor by his army; is acknowledged all over the East.					ویسپیشین کو سپاہ کا شہنشاہ کرنا اور تمام مشرقی ملکوں میں شہنشاہ ماناجانا	
	Josephus set at liberty.					جوزیفس کا رهائي پانا	
	John of Giscala heads the Zealots.					یوحنا گسکلا والے کا زيِاولاتس کا سردار ہونا	
	Eleazar, son of Simon, forms a third party; makes himself master of the inner temple, or the court of the priests.					الیعزر بیتی سائیمن کا تیسرا گروہ بنانا اوراندر کے حصۂ معبد یا کاہنوں کي عدالت پر قابض ہونا	
4073	Titus marches against Jerusalem to besiege it.	73	70	۷۰	۷۳	تائیٹس کا اورشلیم کے محاصرہ کرنے کو جانا	۴۰۷۳
	Comes down before Jerusalem some days before the passover.					تائیٹس کا عید فصح سے چند روز بیشتر اورشلیم کے روبرو آنا	
	The factions unite at first against the Romans, but afterwards divide again.					سازش کرنے والوں کا اول رومیوں سے مقابلہ کرنے کے لیئے متفق ہونا بعدہ جدا ہوجانا	
	The Romans take the first inclosure of Jerusalem; open the second; they make a wall all round the city, which is reduced to distress by famine.					رومیوں کا اورشلیم کي اول فصیل کو لینا اور بعدہ دوسرے حاطہ پر قبضہ کرنا اور اُن کا تمام شہر کے گرد ایک دیوار بنانا جسکے سبب قحط سے اہل شہر کا تباہ ہونا	
	July 17, the perpetual sacrifice ceases in the temple.					معبد میں سترھویں جولائي کو دایمي قرباني کا بند ہونا	
	The Romans become masters of the court of the Gentiles, and set fire to the galleries.					رومیوں کا کفار کي عدالت پر قابض ہونا اور اُسکے برآمدوں میں آگ لگادینا	

نقشہ تاریخ واقعات عظیمہ جنکا بیبل میں ذکر آیا ہے

A Chronological Table of the Principal Events Recorded in the Bible.

A. M.		Y. of J. C.	A. D.	عام سنہ	پیدایش		پیدایش
	A Roman soldier sets the temple on fire, notwithstanding Titus commands the contrary.					ایک رومي سپاهي کا باوجود ٹائیٹس کے برخلاف حکم کے معبد میں آگ لگادینا	
	The Romans, being now masters of the city and temple, offer sacrifices to their gods.					رومیوں کا شہر اور معبدکے مالک هونے پر اپنے دیوتاؤں کو قربانیاں چڑهانا	
	The last inclosure of the city taken.					رومیوں کا شہر کي اخیر فصیل کو لینا	
	John of Giscala and Simon son of Gioras conceal themselves in the common sewers.					یوحنا گسکلي والے اور سائیمن بیٹی گیارس کا اپنے تئیں بدررو میں چھپانا	
4074	Titus demolishes the temple to its very foundation.	74	71	۷۱	۷۴	ٹائیٹس کا معبد کي بالکل بیخ کني کرنا	۴۰۷۴
	He also demolishes the city, reserving the towers of Hippicos, Phasael, and Mariamne.					ٹائیٹس کا بجز هیپکاس اور فزائیل اور میري ایمی کے برجوں کے شهر کو بهي مسمار کرنا	
	Titus returns to Rome with his father Vespasian; they triumph over Judæa.					ٹائیٹس کا اپنے باپ ویسپیشین کے همراہ روم کو جانا اور یهوداہ کي فتح پر خوشي کرنا	
4083	On the death of Vespasian Domitian is declared emperor.	83	80	۸۰	۸۳	ویسپیشین کے مرنے کے بعد ڈومیشین کا شهنشاہ پکارا جانا	۴۰۸۳
4098	John banished to Patmos.	98	95	۹۵	۹۸	یوحنا کا پٹمس کو جلا وطن کیا جانا	۴۰۹۸
4099	Domitian dies: Nerva declared emperor.	99	96	۹۶	۹۹	ڈومیشین کا مرنا اور نروا کا شهنشاہ هونا	۴۰۹۹
4100	John liberated from exile.	100	97			یوحنا کا جلا وطني سے خلاصي پانا	
	John writes his Gospel and Revelation about this time.			۹۷	۱۰۰	یوحنا کا اِس زمانہ کے قریب اپني انجیل اور مشاهدہ لکهنا	۴۱۰۰

APPENDIX No. 2.

هجري اور عيسوي سنوں كي مطابقت ميں

On the correspondence between the Hijree and Christian æras.

The readers of my Commentary will be anxious to know at what time before the beginning of the Hijree æra those historical events happened, which are spoken of in the Bible, as well as to compare the Hijree æra with the Christian æra, I therefore think it advisable to annex a table which will show the conformity of the one æra with the other.

ميري تفسير کے پڑھنے والونکو، درباب واقعات تاريخانه مندرجه هولي بيبل کے، اسباب کے دريافت کرنيکي خاجت پڑے گي، که وه واقعات کسقدر پيشتر سنه هجري کے واقع هوئے، اورنيز بعضي دفعه هجري سالوں كي مطابقت عيسوي سالوں سے ديکهني پڑے گي، اسواسطے مناسب هے، که ايک مشهور جدول مطابقت هجري برسوں كي عيسوي برسوں سے لکهدوں، تا کہ ايک سنه سے دوسرا سنه معلوم هوجاوے *

This table will give the Christian dates of the beginning of every new year of the Hijree æra, and thus the reader will easily find out every Hijree æra corresponding with the Christian æra. When, for instance, it is seen that the 1st. of the month of *Moohurrum* of the 1st. year of the Hijree æra corresponds with the 17th July of the 622nd. year of the Christian æra, the reader will then infer that all those events which happened towards the close of the month *Jumadalsanee*, must belong to the year 622 A. D; and those which took place afterwards till the month *Zilhij*, must be comprehended under the year 623 A. D; and so on.—

اِس جدول ميں يهه بات بيان كي گئي هے، که هرسال هجري كي ابتدا انگريزي مهينه كي كونسي تاريخ سے تهي، اِس سے مطابقت هرسال هجري كي عيسوي سال سے معلوم هو سکتي هے، مثلا جب يهه معلوم هوا که يکم محرم سنه ۱ هجري مطابق تها ۱۶ جولائي سنه ۶۲۲ عيسوي کے، تو پڑهنے والا جان سکتا هے، که تمام واقعات جو قريب اختتام جمادالثاني تک هوئے هيں، وه سنه ۶۲۲ عيسوي کے مطابق هيں، اور آسکي بعد جو واقعات ذوالحجه تک هوئے، وه سنه ۶۲۳ ع کے مطابق هيں، وعلى هذالقياس *

The days of the beginning of every new year of the Hijree æra have also been stated in this table. For the sake of brevity the undermentioned signs are used :—

هرسال هجري کے شروع پر جو دن تها، وه بهي اِس جدول ميں لکها گيا هے، مگر واسطے اختصار کے هردن کے ليئے، حسب تفصيل ذيل حرفونکے نشان مقرر کيئے هيں *

Su.	for	Sunday.	ا	اتوار
M.	...	Monday.	ب	پیر یا سوموار
Tu.	...	Tuesday.	ج	منگل
W.	...	Wednesday.	د	بدھ
Th.	...	Thursday.	ه	جمعرات
Fr.	...	Friday.	و	جمعه
S.	...	Saturday.	ز	هفته یا سنیچر

Our Hijree æra is according to the *Lunar year*, and the beginning of our months is conformed to the appearance of the *New* moon. No month exceeds 30 days; and no month contains less than 29 days. The Mohomedan lawful months cannot therefore be reduced to a certain system, by which to account for all their months. Hence astronomers have, for regulating them, appointed 30 days to one month, and 29 days to the next one following it, and so on respectively in the whole year. In 30 years they add 11 days to certain years for the purpose of making every Hijree year agree with the yearly motion of the moon, and it is by this method of calculation that all our regulated Hijree years are reckoned:—

هجري سال قمري هیں ' اور شرع میں ابتدا مهینے کي رویت هلال سے معتبر هے ' مگر کوئي مهینه ۳۰ دن سے زیادہ ' اور ۲۹ دن سے کم نهیں هوتا ' پس شرعي مهینے حساب میں نهیں اسکتے ' اسلیئے اهل نجوم حساب بندا نیکو ایک مهینه ۳۰ دن کا ' اور ایک مهینه ۲۹ دن کا شمار کرتے هیں ' اور چاند کے دورہ کا حساب پورا کرنیکو ' تیس برس میں گیارہ دن سالهاء معین میں ایک ایک کرکر بڑها لیتے هیں ' اور اسي قاعدہ پر تمام حسابي سال لکے جاتے هیں *

The Christian, Latin, and Coptic æras are according to the *Solar year*, and there is a fixed number of days in every month of the year of those æras. A table showing every month of the year in the four æras (Hijree, Christian, Latin, and Coptic) and the number of days contained in it, is subjoined.

انگریزي اور رومي اور قبطي سال شمسي هیں اور هرایک مهینه کے لیئے دن مقرر هیں چنانچه اِس جدول سے جو هم لکهتے هیں هرایک مهینه اور اُسکے دنونکي تعداد معلوم هو گي *

اِس جدول میں رومي اور قبطي مہینے جس انگریزي مہینہ کے مطابق ہوتے ہیں آسکے مقابل لکہے گئے ہیں، مگر ہجري مہینے اسطرح پر نہیں ہیں، کیونکہ بسبب اِختلاف شمسی اور قمري کے وہ کبہي کسي مہینہ کے مطابق ہو جاتے ہیں اور کبہي کسي مہینہ کے *

The Latin and Coptic months, which correspond with each Christian month, are written opposite it. But the Hijree months are not so placed because of the inconsistency of the Solar year with the Lunar, whence a Hijree month sometimes corresponds with one Christian month and sometimes with another.

انگریزي اور رومي اور قبطي اور هجري مهینے اور ان کے دنوں کي تعداد

انگریزي مهینے	رومي مهینے	دونوں مهینوں کي تعداد	قبطي مهینے انگریزي مهینوں کے اوسط سے شروع هوتي هیں	دنوں کي تعداد	هجري مهینے	دنوں کي تعداد
جنوري شروع سال	کانون الثاني	۳۱	شیر	۲۶	محرم شروع سال	۳۰
فبروري	شباط	۲۸ یا ۲۹	برمهات	۲۵	صفر	۲۹
مارچ	اذار	۳۱	برموده	۲۷	ربیع الاول	۳۰
اپریل	نیسان	۳۰	بشنس	۲۶	ربیع الثاني	۲۹
مئي	ایار	۳۱	یوونه	۲۶	جمادي الاولی	۳۰
جون	خیزران	۳۰	ابیب	۲۵	جمادي الثانیة	۲۹
جولائي	تاموز	۳۱	مسري النسی	۲۵ ۳۰	رجب	۳۰
اگست	آب	۳۱	توت شروع سال	۲۹	شعبان	۲۹
ستمبر	ایلول	۳۰	بابه	۲۸	رمضان	۳۰
اکتوبر	تسرین الاول شروع سال	۳۱	هاتور	۲۸	شوال	۲۹
نومبر	تسرین الثاني	۳۰	کیهک	۲۷	ذوالقعده	۳۰
دسمبر	کانون الاول	۳۱	طوبه	۲۷	ذوالحجه	۲۹

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

ہجری سنہ Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	عیسوی سنہ Christian æra.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۱ 1	و Fr.	۱۶ 16	جولائي July.	۶۲۲ 622
۲ 2	ج Tu.	۵ 5	جولائي July.	۶۲۳ 623
۳ 3	ا Su.	۲۴ 24	جون June.	۶۲۴ 624
۴ 4	ه Th.	۱۳ 13	جون June.	۶۲۵ 625
۵ 5	ب M.	۲ 2	جون June.	۶۲۶ 626
۶ 6	ز S.	۲۳ 23	مئي May.	۶۲۷ 627
۷ 7	د W.	۱۱ 11	مئي May.	۶۲۸ 628
۸ 8	ب M.	۱۰ 10	مئي May.	۶۲۹ 629
۹ 9	و Fr.	۲۰ 20	اپریل April.	۶۳۰ 630
۱۰ 10	ج Tu.	۹ 9	اپریل April.	۶۳۱ 631
۱۱ 11	ا Su.	۲۹ 29	مارچ March.	۶۳۲ 632
۱۲ 12	ه Th.	۱۸ 18	مارچ March.	۶۳۳ 633
۱۳ 13	ب M.	۷ 7	مارچ March.	۶۳۴ 634
۱۴ 14	ز S.	۲۵ 25	فبروری February.	۶۳۵ 635
۱۵ 15	د W.	۱۴ 14	فبروری February.	۶۳۶ 636
۱۶ 16	ا Su.	۲ 2	فبروری February.	۶۳۷ 637
۱۷ 17	و Fr.	۲۳ 23	جنوري January.	۶۳۸ 638
۱۸ 18	ج Tu.	۱۲ 12	جنوري January.	۶۳۹ 639
۱۹ 19	ا Su.	۲ 2	جنوري January.	۶۴۰ 640
۲۰ 20	ه Th.	۲۱ 21	دسمبر December.	۶۴۰ 640
۲۱ 21	ب M.	۱۰ 10	دسمبر December.	۶۴۱ 641
۲۲ 22	ز S.	۳۰ 30	نوامبر November.	۶۴۲ 642
۲۳ 23	د W.	۱۹ 19	نوامبر November.	۶۴۳ 643
۲۴ 24	ا Su.	۹ 9	نوامبر November.	۶۴۴ 644
۲۵ 25	و Fr.	۲۸ 28	اکتوبر October.	۶۴۵ 645
۲۶ 26	ج Tu.	۱۷ 17	اکتوبر October.	۶۴۶ 646

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

عيسوي سنہ Christian era	انگريزي تاريخ جو ہجري ہر سال کے شروع پرتہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مہينہ Month	تاريخ Date	دن Day	ہجري سنہ Hijree year	عيسوي سنہ Christian era	انگريزي تاريخ جو ہجري ہر سال کے شروع پرتہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مہينہ Month	تاريخ Date	دن Day	ہجري سنہ Hijree year
۶۵۹ [illegible]	مئي May.	۱۷ 17	۱ Su.	۴۰ 40	۶۴۷ 647	اکتوبر October.	۷ 7	۱ Su.	۲۷ 27
۶۶۰ [illegible]	مئی May.	۷ 7	و Fr.	۴۱ 41	۶۴۸ 648	ستمبر September.	۲۵ 25	۵ Th.	۲۸ 28
۶۶۱ [illegible]	ابريل April.	۲۶ 26	ج Tu.	۴۲ 42	۶۴۹ 649	ستمبر September.	۱۴ 14	ب M.	۲۹ 29
۶۶۲ [illegible]	ابريل April.	۱۵ 15	ز S.	۴۳ 43	۶۵۰ 650	ستمبر September.	۴ 4	ز S.	۳۰ 30
۶۶۳ [illegible]	ابريل April.	۴ 4	۵ Th.	۴۴ 44	۶۵۱ 651	اگست August.	۲۴ 24	د W.	۳۱ 31
۶۶۴ [illegible]	مارچ March.	۲۴ 24	ب M.	۴۵ 45	۶۵۲ 652	اگست August.	۱۲ 12	۱ Su.	۳۲ 32
۶۶۵ [illegible]	مارچ March.	۲۳ 23	و Fr.	۴۶ 46		اگست August.	۲ 2	و Fr.	۳۳ 33
۶۶۶ [illegible]	مارچ March.	۳ 3	د W.	۴۷ 47	۶۵۳ 653	جولائي July.	۲۲ 22	ج Tu.	۳۴ 34
۶۶۷ [illegible]	فبروري February.	۲۰ 20	۱ Su.	۴۸ 48	۶۵۴ 654	جولائي [illegible]	۱۱ 11	ز S.	۳۵ [illegible]
۶۶۸ 668	فبروري February.	۹ 9	و Fr.	۴۹ 49	۶۵۵ 655	جون June	۳۰ [illegible]	۵ [illegible]	۳۶ [illegible]
۶۶۹ [illegible]	جنوري January.	۲۹ 29	ج Tu.	۵۰ 50	۶۵۶ 656	جون June.	۱۹ 19	ب M.	۳۷ [illegible]
۶۷۰ [illegible]	جنوري January.	۱۸ 18	ز S.	۵۱ 51	۶۵۷ 657	جون June	۹ 9	ز S.	۳۸ [illegible]
۶۷۱ 671	جنوري January.	۸ 8	د Th.	۵۲ 52	۶۵۸ 658	مئي May.	۲۹ 29	د W.	۳۹ 39

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنه Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنه Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
٥٣ 53	ب M.	٢٧ 27	دسمبر December.	٦٧٢ 672
٥۴ 54	و Fr.	١٦ 16	دسمبر December.	٦٧٣ 673
٥٥ 55	د W.	٦ 6	دسمبر December.	٦٧۴ 674
٥٦ 56	ا Su.	٢٥ 25	نوامبر November.	٦٧٥ 675
٥٧ 57	و Fr.	١۴ 14	نوامبر November.	٦٧٦ 676
٥٨ 58	ج Tu.	٣ 3	نوامبر November.	٦٧٧ 677
٥٩ 59	ز S.	٢٣ 23	اكتوبر October.	٦٧٨ 678
٦٠ 60	ه Th.	١٣ 13	اكتوبر October.	٦٧٩ 679
٦١ 61	ب M.	١ 1	اكتوبر October.	٦٨٠ 680
٦٢ 62	و Fr	٢٠ 20	ستمبر September.	٦٨١ 681
٦٣ 63	د W.	١٠ 10	ستمبر September	٦٨٢ 682
٦۴ 64	ا Su.	٣٠ 30	اگست August.	٦٨٣ 683
٦٥ 65	ه Th.	١٣ 13	اگست August.	٦٨۴ 684
٦٦ 66	ج Tu.	٨ 8	اگست August.	٦٨٥ 685
٦٧ 67	ز S.	٢٨ 28	جولائي July.	٦٨٦ 686
٦٨ 68	ه Th.	١٨ 18	جولائي July.	٦٨٧ 687
٦٩ 69	ب M.	٦ 6	جولائي July.	٦٨٨ 688
٧٠ 70	و Fr	٢٥ 25	جون June.	٦٨٩ 689
٧١ 71	د W.	١٥ 15	جون June.	٦٩٠ 690
٧٢ 72	ا Su.	۴ 4	جون June.	٦٩١ 691
٧٣ 73	ه Th.	٢٣ 23	مئى May.	٦٩٢ 692
٧۴ 74	ج Tu.	١٣ 13	مئى May.	٦٩٣ 693
٧٥ 75	ز S.	٢ 2	مئى May.	٦٩۴ 694
٧٦ 76	د W.	٢١ 21	اپريل April.	٦٩٥ 695
٧٧ 77	ب M.	١٠ 10	اپريل April.	٦٩٦ 696
٧٨ 78	و Fr.	٣٠ 30	مارچ March.	٦٩٧ 697

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

ہجری سنہ Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	عیسوی سنہ Christian æra.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع ہوتی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
٧٩ 79	د W.	٢٠ 20	مارچ March.	٦٩٨ 698
٨٠ 80	ا Su.	٩ 9	مارچ March.	٦٩٩ 699
٨١ 81	ه Th.	٢٦ 26	فبروری February.	٧٠٠ 700
٨٢ 82	ج Tu.	١٥ 15	فبروری February.	٧٠١ 701
٨٣ 83	ز S.	۴ 4	فبروری February.	٧٠٢ 702
٨۴ 84	د W.	٢۴ 24	جنوری January.	٧٠٣ 703
٨٥ 85	ب M.	١۴ 14	جنوری January.	٧٠۴ 704
٨٦ 86	و Fr.	٢ 2	جنوری January.	٧٠٥ 705
٨٧ 87	د W.	٢٣ 23	دسمبر December.	
٨٨ 88	ا Su.	١٢ 12	دسمبر December.	٧٠٦ 706
٨٩ 89	ه Th.	١ 1	دسمبر December.	٧٠٧ 707
٩٠ 90	ج Tu.	٢٠ 20	نومبر November.	٧٠٨ 708
٩١	ز	٩	نومبر	٧٠٩

ہجری سنہ Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	عیسوی سنہ Christian æra.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع ہوتی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
٩٢ 92	د W.	٢٩ 29	اکتوبر October.	٧١٠ 710
٩٣ 93	ب M.	١٩ 19	اکتوبر October.	٧١١ 711
٩۴ 94	و Fr.	٧ 7	اکتوبر October.	٧١٢ 712
٩٥ 95	ج Tu.	٢٦ 26	ستمبر September.	٧١٣ 713
٩٦ 96	ا Su.	١٦ 16	ستمبر September.	٧١۴ 714
٩٧ 97	ه Th.	٥ 5	ستمبر September.	٧١٥ 715
٩٨ 98	ج Tu.	٢٥ 25	اگست August.	٧١٦ 716
٩٩ 99	ز S.	١۴ 14	اگست August.	٧١٧ 717
١٠٠ 100	د W.	٣ 3	اگست August.	٧١٨ 718
١٠١ 101	ب M.	٢٣ 23	جولائی July.	٧١٩ 719
١٠٢ 102	و Fr.	١٢ 12	جولائی July.	٧٢٠ 720
١٠٣ 103	ج Tu.	١ 1	جولائی July.	٧٢١ 721
١٠۴	ا	٢١	جون	٧٢٢

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

عيسوي سنہ Christian æra.	مہينہ Month (انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.)	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۷۲۳ 723	جون June.	۱۰ 10	ه Th.	۱۰۵ 105
۷۲۴ 724	مئي May.	۲۹ 29	ب M.	۱۰۶ 106
۷۲۵ 725	مئي May.	۱۹ 19	ز S.	۱۰۷ 307
۷۲۶ 726	مئي May.	۸ 8	د W.	۱۰۸ 108
۷۲۷ 727	اپريل April.	۲۸ 28	ب M.	۱۰۹ 109
۷۲۸ 728	اپريل April.	۱۶ 16	و Fr.	۱۱۰ 110
۷۲۹ 729	اپريل April.	۵ 5	ج Tu.	۱۱۱ 111
۷۳۰ 730	مارچ March.	۲۶ 26	ا Su.	۱۱۲ 112
۷۳۱ 731	مارچ March.	۱۵ 15	ه Th.	۱۱۳ 113
۷۳۲ 732	مارچ March.	۳ 3	ب M.	۱۱۴ 114
۷۳۳ 733	فبروري February.	۲۱ 21	ز S.	۱۱۵ 115
۷۳۴ 734	فبروري February.	۱۰ 10	د W.	۱۱۶ 116
۷۳۵ 735	جنوري January.	۳۱ 31	ب M.	۱۱۷ 117

عيسوي سنہ Christian æra.	مہينہ Month (انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.)	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۷۳۶ 736	جنوري January.	۲۰ 20	و Fr.	۱۱۸ 118
۷۳۷ 737	جنوري January.	۸ 8	ج Tu.	۱۱۹ 119
	دسمبر December.	۲۹ 29	ا Su.	۱۲۰ 120
۷۳۸ 738	دسمبر December.	۱۸ 18	ه Th.	۱۲۱ 121
۷۳۹ 739	دسمبر December.	۷ 7	ب M.	۱۲۲ 122
۷۴۰ 740	نوامبر November.	۲۶ 26	ز S.	۱۲۳ 123
۷۴۱ 741	نوامبر November.	۱۵ 15	د W.	۱۲۴ 124
۷۴۲ 742	نوامبر November.	۴ 4	ا Su.	۱۲۵ 125
۷۴۳ 743	اکتوبر October.	۲۵ 25	و Fr.	۱۲۶ 126
۷۴۴ 744	اکتوبر October.	۱۳ 13	ج Tu.	۱۲۷ 127
۷۴۵ 745	اکتوبر October.	۳ 3	ا Su.	۱۲۸ 128
۷۴۶ 746	ستمبر September.	۱۲ 12	ه Th.	۱۲۹ 129
۷۴۷ 747	ستمبر September.	۱۱ 11	ب M.	۱۳۰ 130

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Era.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينة Month	تاريخ Date	دن Day	
۷۴۸ 748	اگست August.	۳۱ 31	ز S.	۱۳۱ 131
۷۴۹ 749	اگست August.	۲۰ 20	و Fr.	۱۳۲ 132
۷۵۰ 750	اگست August.	۹ 9	ا Su.	۱۳۳ 133
۷۵۱ 751	جولائي July.	۳۰ 30	و Fr.	۱۳۴ 134
۷۵۲ 752	جولائي July.	۱۸ 18	ج Tu.	۱۳۵ 135
۷۵۳ 753	جولائي July.	۷ 7	ز S.	۱۳۶ 336
۷۵۴ 754	جون June.	۲۷ 27	د Th.	۱۳۷ 137
۷۵۵ 755	جون June.	۱۶ 16	ب M.	۱۳۸ 138
۷۵۶ 756	جون June.	۵ 5	ز S.	۱۳۹ 139
۷۵۷ 757	مئي May.	۲۵ 25	ه W.	۱۴۰ 140
۷۵۸ 758	مئي May.	۱۴ 14	ا Su.	۱۴۱ 141
۷۵۹ 759	مئي May.	۴ 4	و Fr.	۱۴۲ 142
۷۶۰ 760	اپريل April.	۲۲ 22	ج Th.	۱۴۳ 143

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينة Month	تاريخ Date	دن Day	
۷۶۱ 761	اپريل April.	۱۱ 11	ز S.	۱۴۴ 144
۷۶۲ 762	اپريل April.	۱ 1	د Th.	۱۴۵ 145
۷۶۳ 763	مارچ March.	۲۱ 21	ب M.	۱۴۶ 146
۷۶۴ 764	مارچ March.	۱۰ 10	ز S.	۱۴۷ 147
۷۶۵ 765	فبروري February.	۲۷ 27	ه W.	۱۴۸ 148
۷۶۶ 766	فبروري February.	۱۶ 16	ا Su.	۱۴۹ 149
۷۶۷ 767	فبروري February.	۶ 6	و Fr.	۱۵۰ 150
۷۶۸ 768	جنوري January.	۲۶ 26	ج Tu.	۱۵۱ 151
۷۶۹ 769	جنوري January.	۱۴ 14	ز S.	۱۵۲ 152
۷۷۰ 770	جنوري January.	۴ 4	د Th.	۱۵۳ 153
	دسمبر December.	۲۴ 24	ب M.	۱۵۴ 154
۷۷۱ 771	دسمبر December.	۱۳ 13	د Th.	۱۵۵ 155
۷۷۲ 772	دسمبر December.	۲ 2	ه W.	۱۵۶ 156

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
٧٧٣ 773	نوامبر November.	٢١ 21	ا Su.	١٥٧ 157
٧٧۴ 774	نوامبر November.	١١ 11	و Fr.	١٥٨ 158
٧٧٥ 775	اكتوبر October.	٢١ 21	ج Tu.	١٥٩ 159
٧٧۶ 776	اكتوبر October.	١٩ 19	ز S.	١۶٠ 160
٧٧٧ 777	اكتوبر October.	٩ 9	ه Th.	١۶١ 161
٧٧٨ 778	ستمبر September.	٢٨ 28	ب M.	١۶٢ 162
٧٧٩ 779	ستمبر September.	١٧ 17	و Fr.	١۶٣ 163
٧٨٠ 780	ستمبر September.	۶ 6	د W.	١۶۴ 164
٧٨١ 781	اگست August.	٢۶ 26	ا Su.	١۶٥ 165
٧٨٢ 782	اگست August.	١٥ 15	ه Th.	١۶۶ 166
٧٨٣ 783	اگست August.	٥ 5	ج Tu.	١۶٧ 167
٧٨۴ 784	جولائي July.	٢۴ 24	ز S.	١۶٨ 168
٨٨٥ 785	جولائي July.	١۴ 14	ه Th.	١۶٩ 169

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
٧٨۶ 786	جولائي July.	١٣ 13	ب M.	١٧٠ 170
٧٨٧ 787	جون June.	٢٢ 22	و Fr.	١٧١ 171
٧٨٨ 788	جون June.	١١ 11	د W.	١٧٢ 172
٧٨٩ 789	مئی May.	٣١ 31	ا Su.	١٧٣ 173
٧٩٠ 790	مئی May.	٢٠ 20	ه Th.	١٧۴ 174
٧٩١ 791	مئی May.	١٠ 10	ج Tu.	١٧٥ 175
٧٩٢ 792	اپريل April.	٢٨ 28	ز S.	١٧۶ 176
٧٩٣ 793	اپريل April.	١٨ 18	ه Th.	١٧٧ 177
٧٩۴ 794	اپريل April.	٧ 7	ب M.	١٧٨ 178
٧٩٥ 795	مارچ March.	٢٧ 27	و Fr.	١٧٩ 179
٧٩۶ 796	مارچ March.	١۶ 16	د W.	١٨٠ 180
٧٩٧ 797	مارچ March.	٥ 5	ا Su.	١٨١ 181
٧٩٨ 798	فبروري February.	٢٢ 22	ه Th.	١٨٢ 182

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian æras

عيسوي سنه Christian æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۷۹۹ 799	فبروري February.	۱۲ 12	ج Tu.	۱۸۳ 183
۸۰۰ 800	فبروري February.	۱ 1	ز S.	۱۸۴ 184
۸۰۱ 801	جنوري January.	۲۰ 20	د W.	۱۸۵ 185
۸۰۲ 202	جنوري January.	۱۰ 10	ب M.	۱۸۶ 186
	دسمبر December.	۳۰ 30	و Fr.	۱۸۷ 187
۸۰۳ 803	دسمبر December.	۲۰ 20	د W.	۱۸۸ 188
۸۰۴ 804	دسمبر December.	۸ 8	ا Su.	۱۸۹ 189
۸۰۵ 805	نوامبر November.	۲۷ 27	ه Th.	۱۹۰ 190
۸۰۶ 806	نوامبر November.	۱۷ 17	ج Tu.	۱۹۱ 191
۸۰۷ 807	نوامبر November.	۹ 9	ز S.	۱۹۲ 192
۸۰۸ 808	اكتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۱۹۳ 193
۸۰۹ 809	اكتوبر October.	۱۵ 15	ب M.	۱۹۴ 194
۸۱۰ 810	اكتوبر October.	۴ 4	و Fr.	۱۹۵ 195

عيسوي سنه Christian æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۸۱۱ 811	ستمبر September.	۲۳ 23	ج Tu.	۱۹۶ 196
۸۱۲ 812	ستمبر September.	۱۲ 12	ا Su.	۱۹۷ 197
۸۱۳ 813	ستمبر September.	۱ 1	ه Th.	۱۹۸ 198
۸۱۴ 814	اگست August.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۹۹ 199
۸۱۵ 815	اگست August.	۱۱ 11	ز S	۲۰۰ 200
۸۱۶ 816	جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۲۰۱ 201
۸۱۷ 817	جولائي July.	۲۰ 20	ب M.	۲۰۲ 202
۸۱۸ 818	جولائي July.	۹ 9	و Fr.	۲۰۳ 203
۸۱۹ 819	جون June.	۲۸ 28	ج Tu.	۲۰۴ 204
۸۲۰ 820	جون June.	۱۷ 17	ا Su.	۲۰۵ 205
۸۲۱ 821	جون June.	۶ 6	ه Th.	۲۰۶ 206
۸۲۲ 822	مئي May.	۲۷ 27	ج Tu.	۲۰۷ 207
۸۲۳ 823	مئي May.	۱۶ 16	S.	۲۰۸ 208

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۸۲۴ 824	مئي May.	۴ 4	د W.	۲۰۹ 209
۸۲۵ 825	اپريل April.	۲۴ 24	ب M.	۲۱۰ 210
۸۲۶ 826	اپريل April.	۱۳ 13	و Fr.	۲۱۱ 211
۸۲۷ 827	اپريل April.	۲ 2	ج Tu.	۲۱۲ 212
۸۲۸ 828	مارچ March.	۲۲ 22	ا Su.	۲۱۳ 213
۸۲۹ 829	مارچ March.	۱۱ 11	ه Th.	۲۱۴ 214
۸۳۰ 830	فبروري February.	۲۸ 28	ب M.	۲۱۵ 215
۸۳۱ 831	فبروري February.	۱۸ 18	ز S.	۲۱۶ 216
۸۳۲ 832	فبروري February.	۷ 7	د W.	۲۱۷ 217
۸۳۳ 833	جنوري January.	۲۷ 27	ب M.	۲۱۸ 218
۸۳۴ 834	جنوري January.	۱۶ 16	و Fr.	۲۱۹ 219
۸۳۵ 835	جنوري January.	۵ 5	ج Tu.	۲۲۰ 220
	دسمبر December.	۲۶ 26	ا Su.	۲۲۱ 221
۸۳۶ 836	دسمبر December.	۱۴ 14	ه Th.	۲۲۲ 222
۸۳۷ 837	دسمبر December.	۳ 3	ب M.	۲۲۳ 223
۸۳۸ 838	نوامبر November.	۲۳ 23	ز S.	۲۲۴ 224
۸۳۹ 839	نوامبر November.	۱۲ 12	د W.	۲۲۵ 225
۸۴۰ 840	اکتوبر October.	۲۲ 22	ا Su.	۲۲۶ 226
۸۴۱ 841	اکتوبر October.	۲۱ 21	و Fr.	۲۲۷ 227
۸۴۲ 842	اکتوبر October.	۱۰ 10	ج Tu.	۲۲۸ 228
۸۴۳ 843	ستمبر September.	۳۰ 30	ا Su.	۲۲۹ 229
۸۴۴ 844	ستمبر September.	۱۸ 18	ه Th.	۲۳۰ 230
۸۴۵ 845	ستمبر September.	۷ 7	ب M.	۲۳۱ 231
۸۴۶ 846	اگست August.	۲۸ 28	ز S.	۲۳۲ 232
۸۴۷ 847	اگست August.	۱۷ 17	د W.	۲۳۳ 233
۸۴۸ 848	اگست August.	۵ 5	ا Su.	۲۳۴ 234

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Era.

عیسوی سنہ Christian era.	انگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع پر تہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			ہجري سنہ Hijree era.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۸۴۹ 849	جولائي July.	۲۶ 26	و Fr.	۲۳۵ 235
۸۵۰ 850	جولائي July.	۱۵ 15	ج Tu.	۲۳۶ 236
۸۵۱ 851	جولائي July.	۵ 5	ا Su.	۲۳۷ 237
۸۵۲ 852	جون June.	۲۳ 23	ہ Th.	۲۳۸ 238
۸۵۳ 853	جون June.	۱۲ 12	ب M.	۲۳۹ 239
۸۵۴ 854	جون June.	۲ 2	ز S.	۲۴۰ 240
۸۵۵ 855	مئی May.	۲۲ 22	د W.	۲۴۱ 241
۸۵۶ 856	مئی May.	۱۰ 10	ا Su.	۲۴۲ 242
۸۵۷ 857	اپریل April.	۳۰ 30	و Fr.	۲۴۳ 243
۸۵۸ 858	اپریل April.	۱۹ 19	ج Tu.	۲۴۴ 244
۸۵۹ 859	اپریل April.	۸ 8	ز S.	۲۴۵ 245
۸۶۰ 860	مارچ March.	۲۸ 28	ہ Th.	۲۴۶ 246
۸۶۱ 861	مارچ March.	۱۷ 17	ب M.	۲۴۷ 247

عیسوی سنہ Christian era.	انگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع پر تہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			ہجري سنہ Hijree era.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۸۶۲ 862	مارچ March.	۷ 7	ز S.	۲۴۸ 248
۸۶۳ 863	فبروری February.	۲۴ 24	د W.	۲۴۹ 249
۸۶۴ 864	فبروری February.	۱۳ 13	ا Su.	۲۵۰ 250
۸۶۵ 865	فبروری February.	۲ 2	و Fr.	۲۵۱ 251
۸۶۶ 866	جنوری January.	۲۲ 22	ج Tu.	۲۵۲ 252
۸۶۷ 867	جنوری January.	۱۱ 11	ز S.	۲۵۳ 253
۸۶۸ 868	جنوری January.	۱ 1	ہ Th.	۲۵۴ 254
	دسمبر December.	۲۰ 20	ب M.	۲۵۵ 255
۸۶۹ 869	دسمبر December.	۱۰ 10	ز S.	۲۵۶ 256
۸۷۰ 870	نوامبر November.	۲۹ 29	د W.	۲۵۷ 257
۸۷۱ 871	نوامبر November.	۱۸ 18	ا Su.	۲۵۸ 258
۸۷۲ 872	نوامبر November.	۷ 7	و Fr.	۲۵۹ 259
۸۷۳ 873	اکتوبر October.	۲۷ 27	ج Tu.	۲۶۰ 260

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عیسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ہجري سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۸۷۴ 874	اکتوبر October.	۱۶ 16	ز S.	۲۶۱ 261
۸۷۵ 875	اکتوبر October.	۶ 6	ه Th.	۲۶۲ 262
۸۷۶ 876	ستمبر September.	۲۴ 24	ب M.	۲۶۳ 263
۸۷۷ 877	ستمبر September.	۱۳ 13	و Fr.	۲۶۴ 264
۸۷۸ 878	ستمبر September.	۳ 3	د W.	۲۶۵ 265
۸۷۹ 879	اگست August.	۲۳ 23	ا Su.	۲۶۶ 266
۸۸۰ 880	اگست August.	۱۲ 12	و Fr.	۲۶۷ 267
۸۸۱ 881	اگست August.	۱ 1	ج Tu.	۲۶۸ 268
۸۸۲ 882	جولائي July.	۲۱ 21	ز S.	۲۶۹ 269
۸۸۳ 883	جولائي July.	۱۱ 11	ه Th.	۲۷۰ 270
۸۸۴ 884	جون June.	۲۹ 29	ب M.	۲۷۱ 271
۸۸۵ 885	جون June.	۱۸ 18	و Fr.	۲۷۲ 272
۸۸۶ 886	جون June.	۸ 8	د W.	۲۷۳ 273
۸۸۷ 887	مئی May.	۲۸ 28	ا Su.	۲۷۴ 274
۸۸۸ 888	مئی May.	۱۶ 16	ه Th.	۲۷۵ 275
۸۸۹ 889	مئی May.	۶ 6	ج Tu.	۲۷۶ 276
۸۹۰ 890	اپریل April.	۲۵ 25	ز S.	۲۷۷ 277
۸۹۱ 891	اپریل April.	۱۵ 15	ه Th.	۲۷۸ 278
۸۹۲ 892	اپریل April.	۳ 3	ب M.	۲۷۹ 279
۸۹۳ 893	مارچ March.	۲۳ 23	و Fr.	۲۸۰ 280
۸۹۴ 894	مارچ March.	۱۳ 13	د W.	۲۸۱ 281
۸۹۵ 895	مارچ March.	۲ 2	ا Su.	۲۸۲ 282
۸۹۶ 896	فبروري February.	۱۹ 19	ه Th.	۲۸۳ 283
۸۹۷ 897	فبروري February.	۸ 8	ج Tu.	۲۸۴ 284
۸۹۸ 898	جنوري January.	۲۸ 28	ز S.	۲۸۵ 285
۸۹۹ 899	جنوري January.	۱۷ 17	د W.	۲۸۶ 286

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

سنه هجري Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	سنه عيسوي Christian æra.
٢٨٧ 287	ب M.	٧ 7	جنوري January.	٩٠٠ 900
٢٨٨ 288	و Fr.	٢٦ 26	دسمبر December.	[٩٠٠ 900]
٢٨٩ 289	د W.	١٦ 16	دسمبر December.	٩٠١ 901
٢٩٠ 290	ا Su.	٥ 5	دسمبر December.	٩٠٢ 902
٢٩١ 291	ه Th.	٢٤ 24	نوامبر November.	٩٠٣ 903
٢٩٢ 292	ج Tu.	١٣ 13	نوامبر November.	٩٠٤ 904
٢٩٣ 293	ز S.	٢ 2	نوامبر November.	٩٠٥ 905
٢٩٤ 294	د W.	٢٢ 22	اکتوبر October.	٩٠٦ 906
٢٩٥ 295	ب M.	١٢ 12	اکتوبر October.	٩٠٧ 907
٢٩٦ 296	و Fr.	٣٠ 30	ستمبر September.	٩٠٨ 908
٢٩٧ 297	د W.	٢٠ 20	ستمبر September.	٩٠٩ 909
٢٩٨ 298	ا Su.	٩ 9	ستمبر September.	٩١٠ 910
٢٩٩ 299	ه Th.	٢٩ 29	اگست August.	٩١١ 911
٣٠٠ 300	ج Tu.	١٨ 18	اگست August.	٩١٢ 912
٣٠١ 301	ج Tu.	٧ 7	اگست August.	٩١٣ 913
٣٠٢ 302	د W.	٢٧ 27	جولائي July.	٩١٤ 914
٣٠٣ 303	ب M.	١٧ 17	جولائي July.	٩١٥ 915
٣٠٤ 304	و Fr.	٥ 5	جولائي July.	٩١٦ 916
٣٠٥ 305	ج Tu.	٢٤ 24	جون June.	٩١٧ 917
٣٠٦ 306	ا Su.	١٣ 13	جون June.	٩١٨ 918
٣٠٧ 307	ه Th.	٣ 3	جون June.	٩١٩ 919
٣٠٨ 308	ج Tu.	٢٣ 23	مئي May.	٩٢٠ 920
٣٠٩ 309	ز S.	١٢ 12	مئي May.	٩٢١ 921
٣١٠ 310	د W.	١ 1	مئي May.	٩٢٢ 922
٣١١ 311	ب M.	٢١ 21	اپريل April.	٩٢٣ 923
٣١٢ 312	و Fr.	٩ 9	اپريل April.	٩٢٤ 924

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۹۲۵ 925	مارچ March.	۲۹ 29	ج Tu.	۳۱۳ 313
۹۲۶ 926	مارچ March.	۱۹ 19	ا Su.	۳۱۴ 314
۹۲۷ 927	مارچ March.	۸ 8	ه Th.	۳۱۵ 315
۹۲۸ 928	فبروري February.	۲۵ 25	ب M.	۳۱۶ 316
۹۲۹ 929	فبروري February.	۱۴ 14	ز S.	۳۱۷ 317
۹۳۰ 930	فبروري February.	۳ 3	د W.	۳۱۸ 318
۹۳۱ 931	جنوري January.	۲۴ 24	ب M.	۳۱۹ 319
۹۳۲ 932	جنوري January.	۱۳ 13	و Fr.	۳۲۰ 320
۹۳۳ 933	جنوري January.	۱ 1	ج Tu.	۳۲۱ 321
	دسمبر December.	۲۲ 22	ا Su.	۳۲۲ 322
۹۳۴ 934	دسمبر December.	۱۱ 11	ه Th.	۳۲۳ 323
۹۳۵ 935	نوامبر November.	۳۰ 30	ب M.	۳۲۴ 324
۹۳۶ 936	نوامبر November.	۱۹ 19	ز S.	۳۲۵ 325

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۹۳۷ 937	نوامبر November.	۸ 8	د W.	۳۲۶ 326
۹۳۸ 938	اكتوبر October.	۲۹ 29	ب M.	۳۲۷ 327
۹۳۹ 939	اكتوبر October.	۱۸ 18	و Fr.	۳۲۸ 328
۹۴۰ 940	اكتوبر October.	۶ 6	ج Tu.	۳۲۹ 329
۹۴۱ 941	ستمبر September.	۲۶ 26	ا Su.	۳۳۰ 330
۹۴۲ 942	ستمبر September.	۱۵ 15	ه Th.	۳۳۱ 331
۹۴۳ 943	ستمبر September.	۴ 4	ب M.	۳۳۲ 332
۹۴۴ 944	اگست August.	۲۳ 23	ز S.	۳۳۳ 333
۹۴۵ 945	اگست August.	۱۳ 13	د W.	۳۳۴ 334
۹۴۶ 946	اگست August.	۲ 2	ا Su.	۳۳۵ 335
۹۴۷ 947	جولائي July.	۲۲ 22	و Fr.	۳۳۶ 336
۹۴۸ 948	جولائي July.	۱۱ 11	ج Tu.	۳۳۷ 337
۹۴۹ 949	جولائي July.	۱ 1	ا Su.	۳۳۸ 338

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

سنہ ہجری Hijree era.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	سنہ عیسوی Christian era.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع ہو تہی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			
۳۳۹ 339	ہ Th.	۲۳ 23	جون June.	۹۵۰ 950
۳۴۰ 340	ب M.	۹ 9	جون June.	۹۵۱ 951
۳۴۱ 341	ز S.	۲۹ 29	مئی May.	۹۵۲ 952
۳۴۲ 342	د W.	۱۸ 18	مئی May.	۹۵۳ 953
۳۴۳ 343	ا Su.	۷ 7	مئی May.	۹۵۴ 954
۳۴۴ 344	و Fr.	۲۷ 27	اپریل April.	۹۵۵ 955
۳۴۵ 345	ج Tu.	۱۵ 15	اپریل April.	۹۵۶ 956
۳۴۶ 346	ز S.	۴ 4	اپریل April.	۹۵۷ 957
۳۴۷ 347	ہ Th.	۲۵ 25	مارچ March.	۹۵۸ 958
۳۴۸ 348	ب M.	۱۴ 14	مارچ March.	۹۵۹ 959
۳۴۹ 349	ز S.	۳ 3	مارچ March.	۹۶۰ 960
۳۵۰ 350	د W.	۲۰ 20	فبروری February.	۹۶۱ 961
۳۵۱ 351	ا Su.	۹ 9	فبروری February.	۹۶۲ 962

سنہ ہجری Hijree era.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	سنہ عیسوی Christian era.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع ہو تہی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			
۳۵۲ 352	و Fr.	۳۰ 30	جنوری January.	۹۶۳ 963
۳۵۳ 353	ج Tu.	۱۹ 19	جنوری January.	۹۶۴ 964
۳۵۴ 354	ز S.	۷ 7	جنوری January.	۹۶۵ 965
۳۵۵ 355	ہ Th.	۲۸ 28	دسمبر December.	
۳۵۶ 356	ب M.	۱۷ 17	دسمبر December.	۹۶۶ 966
۳۵۷ 357	ز S.	۷ 7	دسمبر December.	۹۶۷ 967
۳۵۸ 358	د W.	۲۵ 25	نوامبر November.	۹۶۸ 968
۳۵۹ 359	ا Su.	۱۴ 14	نوامبر November.	۹۶۹ 969
۳۶۰ 360	و Fr.	۴ 4	نوامبر November.	۹۷۰ 970
۳۶۱ 361	ج Tu.	۲۴ 24	اکتوبر October.	۹۷۱ 971
۳۶۲ 362	ز S.	۱۲ 12	اکتوبر October.	۹۷۲ 972
۳۶۳ 363	ہ Th.	۲ 2	اکتوبر October.	۹۷۳ 973
۳۶۴ 364	ب M.	۲۱ 21	ستمبر September.	۹۷۴ 974

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عیسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنه Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ھجري سنه Hijree æra.	عیسوي سنه Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ھجري سنه Hijree æra.
	مهینه Month	تاریخ Date	دن Day			مهینه Month	تاریخ Date	دن Day	
۹۸۸ 988	اپریل April.	۲۱ 21	ز S.	۳۷۸ 378	۹۷۵ 975	ستمبر September.	۱۰ 10	و Fr.	۳۶۵ 365
۹۸۹ 989	اپریل April	۱۱ 11	ﻫ Th.	۳۷۹ 379	۹۷۶ 976	اگست August.	۳۰ 30	د W.	۳۶۶ 366
۹۹۰ 990	مارچ March.	۳۱ 31	ب M.	۳۸۰ 380	۹۷۷ 977	اگست August.	۱۹ 19	ا Su.	۳۶۷ 367
۹۹۱ 991	مارچ March.	۲۰ 20	و Fr.	۳۸۱ 381	۹۷۸ 978	اگست August.	۹ 9	و Fr.	۳۶۸ 368
۹۹۲ 992	مارچ March.	۹ 9	د W.	۳۸۲ 382	۹۷۹ 979	جولائي July.	۲۹ 29	ج Tu.	۳۶۹ 369
۹۹۳ 993	فبروري February.	۲۶ 26	ا Su.	۳۸۳ 383	۹۸۰ 980	جولائي July.	۱۷ 17	ز S.	۳۷۰ 370
۹۹۴ 994	فبروري February.	۱۵ 15	ﻫ Th.	۳۸۴ 384	۹۸۱ 981	جولائي July.	۷ 7	ﻫ Th.	۳۷۱ 371
۹۹۵ 995	فبروري February.	۵ 5	ج Tu.	۳۸۵ 385	۹۸۲ 982	جون June.	۲۶ 26	ب M.	۳۷۲ 372
۹۹۶ 996	جنوري January.	۲۵ 25	ز S.	۳۸۶ 386	۹۸۳ 983	جون June.	۱۵ 15	و Fr.	۳۷۳ 373
۹۹۷ 997	جنوري January.	۱۴ 14	ﻫ Th.	۳۸۷ 387	۹۸۴ 984	جون June.	۴ 4	د W.	۳۷۴ 374
۹۹۸ 998	جنوري January.	۳ 3	ب M.	۳۸۸ 388	۹۸۵ 985	مئی May.	۲۴ 24	ا Su.	۳۷۵ 375
	دسمبر December.	۲۳ 23	و Fr.	۳۸۹ 389	۹۸۶ 986	مئی May.	۱۳ 13	ﻫ Th.	۳۷۶ 376
۹۹۹ 999	دسمبر December.	۱۳ 13	د W.	۳۹۰ 390	۹۸۷ 987	مئی May.	۳ 3	ج Tu.	۳۷۷ 377

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian dates.

هجري سنة Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			عيسوي سنة Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	
۳۹۱ 391	ا Su.	۱ 1	دسمبر December.	۱۰۰۰ 1000
۳۹۲ 392	ه Th.	۲۰ 20	نومبر November.	۱۰۰۱ 1001
۳۹۳ 393	ج Tu.	۱۰ 10	نومبر November.	۱۰۰۲ 1002
۳۹۴ 394	ز S.	۳۰ 30	اكتوبر October.	۱۰۰۳ 1003
۳۹۵ 395	د W.	۱۸ 18	اكتوبر October.	۱۰۰۴ 1004
۳۹۶ 396	ب M.	۸ 8	اكتوبر October.	۱۰۰۵ 1005
۳۹۷ 397	و Fr.	۲۷ 27	ستمبر September.	۱۰۰۶ 1006
۳۹۸ 398	د W.	۱۷ 17	ستمبر September.	۱۰۰۷ 1007
۳۹۹ 399	ا Su.	۵ 5	ستمبر September.	۱۰۰۸ 1008
۴۰۰ 400	ه Th.	۲۵ 25	اگست August.	۱۰۰۹ 1009
۴۰۱ 401	ج Tu.	۱۵ 15	اگست August.	۱۰۱۰ 1010
۴۰۲ 402	ز S.	۴ 4	اگست August.	۱۰۱۱ 1011
۴۰۳ 403	د W.	۲۳ 23	جولائي July.	۱۰۱۲ 1012
۴۰۴ 404	ب M.	۱۳ 13	جولائي July.	۱۰۱۳ 1013
۴۰۵ 405	و Fr.	۲ 2	جولائي July.	۱۰۱۴ 1014
۴۰۶ 406	ج Tu.	۲۱ 21	جون June.	۱۰۱۵ 1015
۴۰۷ 407	ا Su.	۱۰ 10	جون June.	۱۰۱۶ 1016
۴۰۸ 408	ه Th.	۳۰ 30	مئي May.	۱۰۱۷ 1017
۴۰۹ 409	ج Tu.	۲۰ 20	مئي May.	۱۰۱۸ 1018
۴۱۰ 410	ز S.	۹ 9	مئي May.	۱۰۱۹ 1019
۴۱۱ 411	د W.	۲۷ 27	اپريل April.	۱۰۲۰ 1020
۴۱۲ 412	ب M.	۱۷ 17	اپريل April.	۱۰۲۱ 1021
۴۱۳ 413	و Fr.	۶ 6	اپريل April.	۱۰۲۲ 1022
۴۱۴ 414	ج Tu.	۲۶ 26	مارچ March.	۱۰۲۳ 1023
۴۱۵ 415	ا Su.	۱۵ 15	مارچ March.	۱۰۲۴ 1024
۴۱۶ 416	ه Th.	۴ 4	مارچ March.	۱۰۲۵ 1025

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنة Hijree æra.
۱۰۲۶ 1026	فبروري February.	۲۲ 22	ج Tu.	۴۱۷ 417
۱۰۲۷ 1027	فبروري February.	۱۱ 11	ز S.	۴۱۸ 418
۱۰۲۸ 1028	جنوري January.	۳۱ 31	د W.	۴۱۹ 119
۱۰۲۹ 1029	جنوري January.	۲۰ 20	ب M.	۴۲۰ 420
۱۰۳۰ 1030	جنوري January.	۹ 9	و Fr.	۴۲۱ 421
	دسمبر December.	۲۹ 29	ج Tu.	۴۲۲ 422
۱۰۳۱ 1031	دسمبر December.	۱۹ 19	ا Su.	۴۲۳ 423
۱۰۳۲ 1032	دسمبر December.	۷ 7	ه Th.	۴۲۴ 424
۱۰۳۳ 1033	نوامبر November.	۲۶ 26	ب M.	۴۲۵ 425
۱۰۳۴ 1034	نوامبر November.	۱۶ 16	ز S.	۴۲۶ 426
۱۰۳۵ 1035	نوامبر November.	۵ 5	د W.	۴۲۷ 427
۱۰۳۶ 1036	اکتوبر October.	۲۵ 25	ب M.	۴۲۸ 428
۱۰۳۷ 1037	اکتوبر October.	۱۴ 14	و Fr.	۴۲۹ 429
۱۰۳۸ 1038	اکتوبر October.	۳ 3	ج Tu.	۴۳۰ 430
۱۰۳۹ 1039	ستمبر September.	۲۳ 23	ا Su.	۴۳۱ 431
۱۰۴۰ 1040	ستمبر September.	۱۱ 11	ه Th.	۴۳۲ 432
۱۰۴۱ 1041	اگست August.	۳۱ 31	ب M.	۴۳۳ 433
۱۰۴۲ 1042	اگست August.	۲۱ 21	ز S.	۴۳۴ 434
۱۰۴۳ 0143	اگست August.	۱۰ 10	د W.	۴۳۵ 435
۱۰۴۴ 1044	جولائي July.	۲۹ 29	ا Su.	۴۳۶ 436
۱۰۴۵ 1045	جولائي July.	۱۹ 19	و Fr.	۴۳۷ 437
۱۰۴۶ 1046	جولائي July.	۸ 8	ج Tu.	۴۳۸ 438
۱۰۴۷ 1047	جون June.	۲۸ 28	ا Su.	۴۳۹ 439
۱۰۴۸ 1048	جون June.	۱۶ 16	ه Th.	۴۴۰ 440
۱۰۴۹ 1049	جون June.	۵ 5	ب M.	۴۴۱ 441
۱۰۵۰ 1050	مئی May.	۲۶ 26	ز S.	۴۴۲ 442

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سنون سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.	عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
1063	دسمبر December.	۲۵ 25	ه Th.	۴۵۶ 456	۱۰۵۱ 1051	مئي May.	۱۵ 15	د W.	۴۴۳ 443
۱۰۶۴ 1064	دسمبر December.	۱۳ 13	ب M.	۴۵۷ 457	۱۰۵۲ 1052	مئي May.	۳ 3	ا Su.	۴۴۴ 444
۱۰۶۵ 1065	دسمبر December.	۳ 3	ز S.	۴۵۸ 458	۱۰۵۳ 1053	اپريل April.	۲۳ 23	و Fr.	۴۴۵ 445
۱۰۶۶ 1066	نوامبر November.	۲۲ 22	د W.	۴۵۹ 459	۱۰۵۴ 1054	اپريل April.	۱۲ 12	ج Tu.	۴۴۶ 446
۱۰۶۷ 1067	نوامبر November.	۱۱ 11	ا Su.	۴۶۰ 460	۱۰۵۵ 1055	اپريل April.	۲ 2	ا Su.	۴۴۷ 447
۱۰۶۸ 1068	اكتوبر October.	۳۱ 31	و Fr.	۴۶۱ 461	۱۰۵۶ 1056	مارچ March.	۲۱ 21	ه Th.	۴۴۸ 448
۱۰۶۹ 1069	اكتوبر October.	۲۰ 20	ج Tu.	۴۶۲ 462	۱۰۵۷ 1057	مارچ March.	۱۰ 10	ب M.	۴۴۹ 449
۱۰۷۰ 1070	اكتوبر October.	۹ 9	ز S.	۴۶۳ 463	۱۰۵۸ 1058	فبروري February.	۲۸ 28	ز S.	۴۵۰ 450
۱۰۷۱ 1071	ستمبر September.	۲۹ 29	ه Th.	۴۶۴ 464	۱۰۵۹ 1059	فبروري February.	۱۱ 11	د W.	۴۵۱ 451
۱۰۷۲ 1072	ستمبر September.	۱۷ 17	ب M.	۴۶۵ 465	۱۰۶۰ 1060	فبروري February.	۶ 6	ا Su.	۴۵۲ 452
۱۰۷۳ 1073	ستمبر September.	۶ 6	و Fr.	۴۶۶ 466	۱۰۶۱ 1061	جنوري January.	۲۶ 26	و Fr.	۴۵۳ 453
۱۰۷۴ 1074	اگست August.	۲۷ 27	د W.	۴۶۷ 467	۱۰۶۲ 1062	جنوري January.	۱۵ 15	ج Tu.	۴۵۴ 454
۱۰۷۵ 1075	اگست August.	۱۹ 19	ا Su.	۴۶۸ 468	۱۰۶۳	جنوري January.	۴ 4	ز S.	۴۵۵ 455

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

عيسوي سنه Christian era.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era. — مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree era.
١٠٧٦ 1076	اگست August.	٥ 5	و Fr.	٤٦٩ 469
١٠٧٧ 1077	جولائي July.	٢٥ 25	ج Tu.	٤٧٠ 470
١٠٧٨ 1078	جولائي July.	١٤ 14	ز S.	٤٧١ 471
١٠٧٩ 1079	جولائي July.	٤ 4	ه Th.	٤٧٢ 472
١٠٨٠ 1080	جون June.	٢٢ 22	ب M.	٤٧٣ 473
١٠٨١ 1081	جون June.	١١ 11	و Fr.	٤٧٤ 474
١٠٨٢ 1082	جون June.	١٠ 10	د W.	٤٧٥ 475
١٠٨٣ 1083	مئی May.	٢١ 21	ا Su.	٤٧٦ 476
١٠٨٤ 1084	مئی May.	١٠ 10	و Fr.	٤٧٧ 477
١٠٨٥ 1085	اپريل April.	٢٩ 29	ج Tu.	٤٧٨ 478
١٠٨٦ 1086	اپريل April	١٨ 18	ز S.	٤٧٩ 479
١٠٨٧ 1087	اپريل April.	٨ 8	ه Th.	٤٨٠ 480
١٠٨٨ 1088	مارچ March.	٢٧ 27	ب M.	٤٨١ 481
١٠٨٩ 1089	مارچ March.	١٦ 16	و Fr.	٤٨٢ 482
١٠٩٠ 1090	مارچ March.	٦ 6	د W.	٤٨٣ 483
١٠٩١ 1091	فبروري February.	٢٣ 23	ا Su.	٤٨٤ 484
١٠٩٢ 1092	فبروري February.	١٢ 12	ه Th.	٤٨٥ 485
١٠٩٣ 1093	فبروري February.	١ 1	ج Tu.	٤٨٦ 486
١٠٩٤ 1094	جنوري January.	٢١ 21	ز S.	٤٨٧ 487
١٠٩٥ 1095	جنوري January.	١١ 11	ه Th.	٤٨٨ 488
	دسمبر December.	٣١ 31	ب M.	٤٨٩ 489
١٠٩٦ 1096	دسمبر December.	١٩ 19	و Fr.	٤٩٠ 490
١٠٩٧ 1097	دسمبر December.	٩ 9	د W.	٤٩١ 491
١٠٩٨ 1098	نوامبر November.	٢٨ 28	ا Su.	٤٩٢ 492
١٠٩٩ 1099	نوامبر November.	١٧ 17	ه Th.	٤٩٣ 493
١١٠٠ 1100	نوامبر November.	٦ 6	ج Tu.	٤٩٤ 494

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table shewing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع ہوتي ہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.	عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع ہوتي ہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۱۱۴ 1114	جون June.	۷ 7	ا Su.	۵۰۸ 508	۱۱۰۱ 1101	اکتوبر October.	۲۶ 26	ز S.	۴۹۵ 495
۱۱۱۵ 1115	مئي May.	۲۷ 27	ه Th.	۵۰۹ 509	۱۱۰۲ 1102	اکتوبر October.	۱۵ 15	د W.	۴۹۶ 496
۱۱۱۶ 1116	مئي May.	۱۶ 16	ج Tu.	۵۱۰ 510	۱۱۰۳ 1103	اکتوبر October.	۵ 5	ب M.	۴۹۷ 497
۱۱۱۷ 1117	مئي May.	۵ 5	ز S.	۵۱۱ 511	۱۱۰۴ 1104	ستمبر September.	۲۳ 23	و Fr.	۴۹۸ 498
۱۱۱۸ 1118	اپريل April.	۲۴ 24	د W.	۵۱۲ 512	۱۱۰۵ 1105	ستمبر September.	۱۳ 13	د W.	۴۹۹ 499
۱۱۱۹ 1119	اپريل April.	۱۴ 14	ب M.	۵۱۳ 513	۱۱۰۶ 1106	ستمبر September.	۲ 2	ا Su.	۵۰۰ 500
۱۱۲۰ 1120	اپريل April.	۲ 2	و Fr.	۵۱۴ 514	۱۱۰۷ 1107	اگست August.	۲۲ 22	ه Th.	۵۰۱ 501
۱۱۲۱ 1121	مارچ March.	۲۲ 22	ج Tu.	۵۱۵ 515	۱۱۰۸ 1108	اگست August.	۱۱ 11	ج Tu.	۵۰۲ 502
۱۱۲۲ 1122	مارچ March.	۱۲ 12	ا Su.	۵۱۶ 516	۱۱۰۹ 1109	جولائي July.	۳۱ 31	ز S.	۵۰۳ 503
۱۱۲۳ 1123	مارچ March.	۱ 1	ه Th.	۵۱۷ 517	۱۱۱۰ 1110	جولائي July.	۲۰ 20	د W.	۵۰۴ 504
۱۱۲۴ 1124	فبروري February.	۱۹ 19	ج Tu.	۵۱۸ 518	۱۱۱۱ 1111	جولائي July.	۱۸ 18	ب M.	۵۰۵ 505
۱۱۲۵ 1125	فبروري February	۷ 7	ز S.	۵۱۹ 519	۱۱۱۲ 1112	جون June.	۲۸ 28	و Fr.	۵۰۶ 506
۱۱۲۶ 1126	جنوري January.	۲۷ 27	و Fr.	۵۲۰ 520	۱۱۱۳ 1113	جون June.	۱۸ 18	د W.	۵۰۷ 507

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنہ Hijree æra.
	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۱۲۷ 1127	جنوري January.	۱۷ 17	ب M.	۵۲۱ 521
۱۱۲۸ 1128	جنوري January.	۶ 6	و Fr.	۵۲۲ 522
	دسمبر December.	۲۳ 23	ج Tu.	۵۲۳ 523
۱۱۲۹ 1129	دسمبر December.	۱۵ 15	ا Su.	۵۲۴ 524
۱۱۳۰ 1130	دسمبر December.	۴ 4	ه Th.	۵۲۵ 525
۱۱۳۱ 1131	نوامبر November.	۲۳ 23	ب M.	۵۲۶ 526
۱۱۳۲ 1132	نوامبر November.	۱۲ 12	ز S.	۵۲۷ 527
۱۱۳۳ 1133	نوامبر November.	۱ 1	د W.	۵۲۸ 528
۱۱۳۴ 1134	اکتوبر October.	۲۲ 22	ب M.	۵۲۹ 529
۱۱۳۵ 1135	اکتوبر October.	۱۱ 11	و Fr.	۵۳۰ 530
۱۱۳۶ 1136	ستمبر September.	۲۹ 29	ج Tu.	۵۳۱ 531
۱۱۳۷ 1137	ستمبر September.	۱۹ 19	ا Su.	۵۳۲ 532
۱۱۳۸ 1138	ستمبر September.	۸ 8	ه Th.	۵۳۳ 533
۱۱۳۹ 1139	اگست August.	۲۸ 28	ب M.	۵۳۴ 534
۱۱۴۰ 1140	اگست August.	۱۷ 17	ز S.	۵۳۵ 535
۱۱۴۱ 1141	اگست August.	۶ 6	د W.	۵۳۶ 536
۱۱۴۲ 1142	جولائي July.	۲۷ 27	ب M.	۵۳۷ 537
۱۱۴۳ 1143	جولائي July.	۱۶ 16	و Fr.	۵۳۸ 538
۱۱۴۴ 1144	جولائي July.	۴ 4	ج Tu.	۵۳۹ 539
۱۱۴۵ 1145	جون June.	۲۴ 24	ا Su.	۵۴۰ 540
۱۱۴۶ 1146	جون June.	۱۳ 13	ه Th.	۵۴۱ 541
۱۱۴۷ 1147	جون June.	۲ 2	ب M.	۵۴۲ 542
۱۱۴۸ 1148	مئی May.	۲۲ 22	ز S.	۵۴۳ 543
۱۱۴۹ 1149	مئي May.	۱۱ 11	د W.	۵۴۴ 544
۱۱۵۰ 1150	اپريل April	۳۰ 30	ا Su.	۵۴۵ 545
۱۱۵۱ 1151	اپريل April.	۲۰ 20	و Fr.	۵۴۶ 546

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنہ Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			عيسوي سنہ Christian æra.
	دن Day	تاريخ Date	مهينہ Month	
٥٤٧ 547	ج Tu.	٨ 8	اپريل April.	١١٥٢ 1152
٥٤٨ 548	١ Su.	٢٩ 29	مارچ March.	١١٥٣ 1153
٥٤٩ 549	ه Th.	١٨ 18	مارچ March.	١١٥٤ 1154
٥٥٠ 550	ب M.	٧ 7	مارچ March.	١١٥٥ 1155
٥٥١ 551	ز S.	٢٥ 25	فبروري February.	١١٥٦ 1156
٥٥٢ 552	د W.	١٣ 13	فبروري February.	١١٥٧ 1157
٥٥٣ 553	١ Su.	٢ 2	فبروري February.	١١٥٨ 1158
٥٥٤ 554	و Fr.	٢٣ 23	جنوري January.	١١٥٩ 1159
٥٥٥ 555	ج Tu.	١٢ 12	جنوري January.	١١٦٠ 1160
٥٥٦ 556	ز S.	٣١ 31	دسمبر December.	
٥٥٧ 557	ه Th.	٢١ 21	دسمبر December.	١١٦١ 1161
٥٥٨ 558	ب M.	١٠ 10	دسمبر December.	١١٦٢ 1162
٥٥٩ 559	ز S.	٣٠ 30	نومبر November.	١١٦٣ 1163
٥٦٠ 560	د W.	١٨ 18	نوامبر November.	١١٦٤ 1164
٥٦١ 561	١ Su.	٧ 7	نوامبر November.	١١٦٥ 1165
٥٦٢ 562	و Fr.	٢٨ 28	اكتوبر October.	١١٦٦ 1166
٥٦٣ 563	ج Tu.	١٧ 17	اكتوبر October.	١١٦٧ 1167
٥٦٤ 564	ز S.	٥ 5	اكتوبر October.	١١٦٨ 1168
٥٦٥ 565	ه Th.	٢٥ 25	ستمبر September.	١١٦٩ 1169
٥٦٦ 566	ب M.	١٣ 13	ستمبر September.	١١٧٠ 1170
٥٦٧ 567	ز S.	٤ 4	ستمبر September.	١١٧١ 1171
٥٦٨ 568	د W.	٢٣ 23	اگست August.	١١٧٢ 1172
٥٦٩ 569	١ Su.	١٢ 12	اگست August.	١١٧٣ 1173
٥٧٠ 570	و Fr.	٢ 2	اگست August.	١١٧٤ 1174
٥٧١ 571	ج Tu.	٢٢ 22	جولائي July.	١١٧٥ 1175
٥٧٢ 572	ز S.	١٠ 10	جولائي July.	١١٧٦ 1176

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

ہجری سنہ Hijree æra.	دن Day	تاریخ Date	مہینہ Month	عیسوی سنہ Christian æra.
	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۵۷۳ 573	ه Th.	۳۰ 30	جون June.	۱۱۷۷ 1177
۵۷۴ 574	ب M.	۱۹ 19	جون June.	۱۱۷۸ 1178
۵۷۵ 575	و Fr.	۸ 8	جون June.	۱۱۷۹ 1179
۵۷۶ 576	د W.	۲۸ 28	مئی May.	۱۱۸۰ 1180
۵۷۷ 577	ا Su.	۱۷ 17	مئی May.	۱۱۸۱ 1181
۵۷۸ 578	و Fr.	۷ 7	مئی May.	۱۱۸۲ 1182
۵۷۹ 579	ج Tu.	۲۶ 26	اپریل April.	۱۱۸۳ 1183
۵۸۰ 580	ز S.	۱۳ 13	اپریل April	۱۱۸۴ 1184
۵۸۱ 581	ه Th.	۳ 3	اپریل April.	۱۱۸۵ 1185
۵۸۲ 582	ب M.	۲۴ 24	مارچ March.	۱۱۸۶ 1186
۵۸۳ 583	و Fr.	۱۳ 13	مارچ March.	۱۱۸۷ 1187
۵۸۴ 584	د W.	۲ 2	مارچ March.	۱۱۸۸ 1188
۵۸۵	ا	۱۹	فبروری	۱۱۸۹
۵۸۶ 586	ه Th.	۸ 8	فبروری February.	۱۱۹۰ 1190
۵۸۷ 587	ج Tu.	۲۹ 29	جنوری January.	۱۱۹۱ 1191
۵۸۸ 588	ز S.	۱۸ 18	جنوری January.	۱۱۹۲ 1192
۵۸۹ 589	ه Th.	۷ 7	جنوری January.	۱۱۹۳ 1193
۵۹۰ 590	ب M.	۲۷ 27	دسمبر December.	
۵۹۱ 591	و Fr.	۱۶ 16	دسمبر December.	۱۱۹۴ 1194
۵۹۲ 592	د W.	۶ 6	دسمبر December.	۱۱۹۵ 1195
۵۹۳ 593	ا Su.	۲۳ 23	نوامبر November.	۱۱۹۶ 1196
۵۹۴ 594	ه Th.	۱۳ 13	نوامبر November.	۱۱۹۷ 1197
۵۹۵ 595	ج Tu.	۳ 3	نوامبر November.	۱۱۹۸ 1198
۵۹۶ 596	ز S.	۲۲ 22	اکتوبر October.	۱۱۹۹ 1199
۵۹۷ 597	ه Th.	۱۲ 12	اکتوبر October.	۱۲۰۰ 1200
۵۹۸	ب	۱	اکتوبر	۱۲۰۱

جدول مطابقت هجري سنون كي عيسوي سنون سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

سنه هجري Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	سنه عيسوي Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
٥٩٩ 599	و Fr.	۲۰ 20	ستمبر September.	۱۲۰۲ 1202
۶۰۰ 600	د W.	۱۰ 10	ستمبر September.	۱۲۰۳ 1203
۶۰۱ 601	ا Su.	۲۹ 29	اگست August.	۱۲۰۴ 1204
۶۰۲ 602	ه Th.	۱۸ 18	اگست August.	۱۲۰٥ 1205
۶۰۳ 603	ج Tu.	۸ 8	اگست August.	۱۲۰۶ 1206
۶۰۴ 604	ز S.	۲۸ 28	جولائي July.	۱۲۰۷ 1207
۶۰٥ 605	د W.	۱۶ 16	جولائي July.	۱۲۰۸ 1208
۶۰۶ 606	ب M.	۶ 6	جولائي July.	۱۲۰۹ 1209
۶۰۷ 607	و Fr.	۲٥ 25	جون June.	۱۲۱۰ 1210
۶۰۸ 608	د W.	۱٥ 15	جون June.	۱۲۱۱ 1211
۶۰۹ 609	ا Su.	۳ 3	جون June.	۱۲۱۲ 1212
۶۱۰ 610	ه Th.	۲۳ 23	مئي May.	۱۲۱۳ 1213
۶۱۱ 611	ج Tu.	۱۳ 13	مئي May.	۱۲۱۴ 1214

سنه هجري Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	سنه عيسوي Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۶۱۲ 612	ز S.	۲ 2	مئي May.	۱۲۱٥ 1215
۶۱۳ 613	د W.	۲۰ 20	اپريل April.	۱۲۱۶ 1216
۶۱۴ 614	ب M.	۱۰ 10	اپريل April.	۱۲۱۷ 1217
۶۱٥ 615	و Fr.	۳۰ 30	مارچ March.	۱۲۱۸ 1218
۶۱۶ 616	ج Tu.	۱۹ 19	مارچ March.	۱۲۱۹ 1219
۶۱۷ 617	ا Su.	۸ 8	مارچ March.	۱۲۲۰ 1220
۶۱۸ 618	ه Th.	۲٥ 25	فبروري February.	۱۲۲۱ 1221
۶۱۹ 619	ج Tu.	۱٥ 15	فبروري February.	۱۲۲۲ 1222
۶۲۰ 620	ز S.	۳ 3	فبروري February.	۱۲۲۳ 1223
۶۲۱ 621	د W.	۲۴ 24	جنوري January.	۱۲۲۴ 1224
۶۲۲ 622	ب M.	۱۳ 13	جنوري January.	۱۲۲٥ 1225
۶۲۳ 623	و Fr.	۲ 2	جنوري January.	۱۲۲۶ 1226
۶۲۴ 624	ج Tu.	۲۲ 22	دسمبر December.	

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ہجری سنہ Hijree æra.	عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			ہجری سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day			مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۲۴۰ 1240	جولائی July.	۲۳ 23	ب M.	۶۳۸ 638	۱۲۲۷ 1227	دسمبر December.	۱۲ 12	ا Su.	۶۲۵ 625
۱۲۴۱ 1241	جولائی July.	۱۲ 12	و Fr.	۶۳۹ 639	۱۲۲۸ 1228	نوامبر November.	۳۰ 30	ه Th.	۶۲۶ 626
۱۲۴۲ 1242	جولائی July.	۱ 1	ج Tu.	۶۴۰ 640	۱۲۲۹ 1229	نوامبر November.	۲۰ 20	ج Tu.	۶۲۷ 627
۱۲۴۳ 1243	جون June.	۲۱ 21	ا Su.	۶۴۱ 641	۱۲۳۰ 1230	نوامبر November.	۹ 9	ز S.	۶۲۸ 628
۱۲۴۴ 1244	جون June.	۹ 9	ه Th.	۶۴۲ 642	۱۲۳۱ 1231	اکتوبر October.	۲۹ 29	د W.	۶۲۹ 629
۱۲۴۵ 1245	مئی May.	۲۹ 29	ب M.	۶۴۳ 643	۱۲۳۲ 1232	اکتوبر October.	۱۸ 18	ب M.	۶۳۰ 630
۱۲۴۶ 1246	مئی May.	۱۹ 19	ز S.	۶۴۴ 644	۱۲۳۳ 1233	اکتوبر October.	۷ 7	ا Su.	۶۳۱ 631
۱۲۴۷ 1247	مئی May.	۸ 8	د W.	۶۴۵ 645	۱۲۳۴ 1234	ستمبر September.	۲۶ 26	ج Tu.	۶۳۲ 632
۱۲۴۸ 1248	اپریل April	۲۶ 26	ا Su.	۶۴۶ 646	۱۲۳۵ 1235	ستمبر September.	۱۶ 16	ا Su.	۶۳۳ 633
۱۲۴۹ 1249	اپریل April.	۱۶ 16	و Fr.	۶۴۷ 647	۱۲۳۶ 1236	ستمبر September.	۳ 3	ه Th.	۶۳۴ 634
۱۲۵۰ 1250	اپریل April.	۵ 5	ج Tu.	۶۴۸ 648	۱۲۳۷ 1237	اگست August.	۲۴ 24	ب M.	۶۳۵ 635
۱۲۵۱ 1251	مارچ March.	۲۶ 26	ا Su.	۶۴۹ 649	۱۲۳۸ 1238	اگست August.	۱۴ 14	ز S.	۶۳۶ 636
۱۲۵۲ 1252	مارچ March.	۱۳ 13	ه Th.	۶۵۰ 650	۱۲۳۹ 1239	اگست August.	۳ 3	د W.	۶۳۷ 637

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra	انگریزی تاریخ جو هجری هر سال کے شروع پر تهی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra
	مهینه Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۲۵۳ 1253	مارچ March.	۳ 3	ب M.	۶۵۱ 651
۱۲۵۴ 1254	فبروری February.	۲۱ 21	ز S.	۶۵۲ 652
۱۲۵۵ 1255	فبروری February.	۱۰ 10	د W.	۶۵۳ 653
۱۲۵۶ 1256	جنوری January.	۳۰ 30	ا Su.	۶۵۴ 654
۱۲۵۷ 1257	جنوری January.	۱۹ 19	و Fr.	۶۵۵ 655
۱۲۵۸ 1258	جنوری January.	۸ 8	ج Tu.	۶۵۶ 656
	دسمبر December.	۲۹ 29	ا Su.	۶۵۷ 657
۱۲۵۹ 1259	دسمبر December.	۱۸ 18	ه Th.	۶۵۸ 658
۱۲۶۰ 1260	دسمبر December.	۶ 6	ب M.	۶۵۹ 659
۱۲۶۱ 1261	نومبر November.	۲۶ 26	ز S.	۶۶۰ 660
۱۲۶۲ 1262	نوامبر November.	۱۵ 15	د W.	۶۶۱ 661
۱۲۶۳ 1263	نوامبر November.	۳ 3	ا Su.	۶۶۲ 662
۱۲۶۴ 1264	اکتوبر October.	۲۴ 24	و Fr.	۶۶۳ 663
۱۲۶۵ 1265	اکتوبر October.	۱۳ 13	ج Tu.	۶۶۴ 664
۱۲۶۶ 1266	اکتوبر October.	۲ 2	ز S.	۶۶۵ 665
۱۲۶۷ 1267	ستمبر September.	۲۲ 22	ه Th.	۶۶۶ 666
۱۲۶۸ 1268	ستمبر September.	۱۰ 10	ب M.	۶۶۷ 667
۱۲۶۹ 1269	اگست August.	۳۱ 31	ز S.	۶۶۸ 668
۱۲۷۰ 1270	اگست August.	۲۰ 20	د W.	۶۶۹ 669
۱۲۷۱ 1271	اگست August.	۹ 9	ا Su.	۶۷۰ 670
۱۲۷۲ 1272	جولائی July.	۲۹ 29	و Fr.	۶۷۱ 671
۱۲۷۳ 1273	جولائی July.	۱۸ 18	ج Tu.	۶۷۲ 672
۱۲۷۴ 1274	جولائی July.	۷ 7	ز S.	۶۷۳ 673
۱۲۷۵ 1275	جون June.	۲۷ 27	ه Th.	۶۷۴ 674
۱۲۷۶ 1276	جون June.	۱۵ 15	ب M.	۶۷۵ 675
۱۲۷۷ 1277	جون June.	۴ 4	و Fr.	۶۷۶ 676

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

هجري سنهٔ Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنهٔ Christian æra.
۶۷۷ 677	د W.	۲۵ 25	مئی May.	۱۲۷۸ 1278
۶۷۸ 678	ا Su.	۱۳ 13	مئي May.	۱۲۷۹ 1279
۶۷۹ 679	و Fr.	۳ 3	مئی May.	۱۲۸۰ 1280
۶۸۰ 680	ج Tu.	۲۲ 22	اپريل April.	۱۲۸۱ 1281
۶۸۱ 681	ز S.	۱۱ 11	اپريل April	۱۲۸۲ 1282
۶۸۲ 682	ه Th.	۱ 1	اپريل April.	۱۲۸۳ 1283
۶۸۳ 683	ب M.	۲۰ 20	مارچ March.	۱۲۸۴ 1284
۶۸۴ 684	و Fr.	۱۹ 19	مارچ March.	۱۲۸۵ 1285
۶۸۵ 685	د W.	۲۷ 27	مارچ March.	۱۲۸۶ 1286
۶۸۶ 686	ا Su.	۱۶ 16	فبروري February.	۱۲۸۷ 1287
۶۸۷ 687	و Fr.	۶ 6	فبروري February.	۱۲۸۸ 1288
۶۸۸ 688	ج Tu.	۲۷ 27	فبروري February.	۱۲۸۹ 1289
۶۸۹ 689	ز S.	۱۳ 13	جنوري January.	۱۲۹۰ 1290

هجري سنهٔ Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنهٔ Christian æra.
۶۹۰ 690	ه Th.	۴ 4	جنوري January.	۱۲۹۱ 1291
۶۹۱ 691	ب M.	۲۴ 24	دسمبر December.	
۶۹۲ 692	و Fr.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۲۹۲ 1292
۶۹۳ 693	د W.	۲ 2	دسمبر December.	۱۲۹۳ 1293
۶۹۴ 694	ا Su.	۲۱ 21	نوامبر November.	۱۲۹۴ 1294
۶۹۵ 695	ه Th.	۱۰ 10	نوامبر November.	۱۲۹۵ 1295
۶۹۶ 696	ج Tu.	۳۰ 30	اکتوبر October.	۱۲۹۶ 1296
۶۹۷ 697	ز S.	۱۹ 19	اکتوبر October.	۱۲۹۷ 1297
۶۹۸ 698	ه Th.	۹ 9	اکتوبر October.	۱۲۹۸ 1298
۶۹۹ 699	ب M.	۲۸ 28	ستمبر September.	۱۲۹۹ 1299
۷۰۰ 700	و Fr.	۱۹ 19	ستمبر September.	۱۳۰۰ 1300
۷۰۱ 701	د W.	۶ 6	ستمبر September.	۱۳۰۱ 1301
۷۰۲ 702	ز S.	۲۶ 26	اگست August.	۱۳۰۲ 1302

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنهٔ هجري Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنهٔ Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۷۰۳ 703	Sa.	۱۵ 15	اگست August.	۱۳۰۳ 1303
۷۰۴ 704	ج Tu.	۴ 4	اگست August.	۱۳۰۴ 1304
۷۰۵ 705	ز S.	۲۴ 24	جولائي July.	۱۳۰۵ 1305
۷۰۶ 706	د W.	۱۳ 13	جولائي July.	۱۳۰۶ 1306
۷۰۷ 707	ب M.	۳ 3	جولائي July.	۱۳۰۷ 1307
۷۰۸ 708	و Fr.	۲۱ 21	جون June.	۱۳۰۸ 1308
۷۰۹ 709	د W.	۱۱ 11	جون June.	۱۳۰۹ 1309
۷۱۰ 710	ا Su.	۳۱ 31	مئي May.	۱۳۱۰ 1310
۷۱۱ 711	ه Th.	۲۰ 20	مئي May.	۱۳۱۱ 1311
۷۱۲ 712	ج Tu.	۹ 9	مئي May.	۱۳۱۲ 1312
۷۱۳ 713	ز S.	۲۸ 28	اپريل April.	۱۳۱۳ 1313
۷۱۴ 714	د W.	۱۸ 18	اپريل April.	۱۳۱۴ 1314
۷۱۵ 715	ب M.	۷ 7	اپريل April.	۱۳۱۵ 1315

سنهٔ هجري Hijree æra.	دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	عيسوي سنهٔ Christian æra.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			
۷۱۶ 716	و Fr.	۲۶ 26	مارچ March.	۱۳۱۶ 1316
۷۱۷ 717	د W.	۱۶ 16	مارچ March.	۱۳۱۷ 1317
۷۱۸ 718	ا Su.	۵ 5	مارچ March.	۱۳۱۸ 1318
۷۱۹ 719	ه Th.	۲۲ 22	فبروري February.	۱۳۱۹ 1319
۷۲۰ 720	ج Tu.	۱۲ 12	فبروري February.	۱۳۲۰ 1320
۷۲۱ 721	ز S.	۳۱ 31	جنوري January.	۱۳۲۱ 1321
۷۲۲ 722	د W.	۲۰ 20	جنوري January.	۱۳۲۲ 1322
۷۲۳ 723	ب M.	۱۰ 10	جنوري January.	۱۳۲۳ 1323
۷۲۴ 724	و Fr.	۳۰ 30	دسمبر December.	
۷۲۵ 725	ج Tu.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۳۲۴ 1324
۷۲۶ 726	ا Su.	۸ 8	دسمبر December.	۱۳۲۵ 1325
۷۲۷ 727	ه Th.	۲۷ 27	نوامبر November.	۱۳۲۶ 1326
۷۲۸ 728	ج Tu.	۱۷ 17	نوامبر November.	۱۳۲۷ 1327

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۳۲۸ 1328	نوامبر November.	۵ 5	ز S.	۷۲۹ 729
۱۳۲۹ 1329	اکتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۷۳۰ 730
۱۳۳۰ 1330	اکتوبر October.	۱۵ 15	ب M.	۷۳۱ 731
۱۳۳۱ 1331	اکتوبر October.	۴ 4	و Fr.	۷۳۲ 732
۱۳۳۲ 1332	ستمبر September.	۲۲ 22	ج Tu.	۷۳۳ 733
۱۳۳۳ 1333	ستمبر September.	۱۲ 12	ا Su.	۷۳۴ 734
۱۳۳۴ 1334	ستمبر September.	۱ 1	ه Th.	۷۳۵ 735
۱۳۳۵ 1335	اگست August.	۲۱ 21	ب M.	۷۳۶ 736
۱۳۳۶ 1336	اگست August.	۱۰ 10	ز S.	۷۳۷ 737
۱۳۳۷ 1337	جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۷۳۸ 738
۱۳۳۸ 1338	جولائي July.	۲۰ 20	ب M.	۷۳۹ 739
۱۳۳۹ 1339	جولائي July.	۹ 9	و Fr.	۷۴۰ 740
۱۳۴۰ 1340	جون June.	۲۷ 27	ج Tu.	۷۴۱ 741
۱۳۴۱ 1341	جون June.	۱۷ 17	ا Su.	۷۴۲ 742
۱۳۴۲ 1342	جون June.	۶ 6	ه Th.	۷۴۳ 743
۱۳۴۳ 1343	مئی May.	۲۵ 25	ب M.	۷۴۴ 744
۱۳۴۴ 1344	مئي May.	۱۵ 15	ز S.	۷۴۵ 745
۱۳۴۵ 1345	مئی May.	۴ 4	د W.	۷۴۶ 746
۱۳۴۶ 1346	اپریل April	۲۴ 24	ب M.	۷۴۷ 747
۱۳۴۷ 1347	اپریل April.	۱۳ 13	و Fr.	۷۴۸ 748
۱۳۴۸ 1348	اپریل April.	۱ 1	ج Tu.	۷۴۹ 749
۱۳۴۹ 1349	مارچ March.	۲۲ 22	ا Su.	۷۵۰ 750
۱۳۵۰ 1350	مارچ March.	۱۱ 11	ه Th.	۷۵۱ 751
۱۳۵۱ 1351	فبروری February.	۲۸ 28	ب M.	۷۵۲ 752
۱۳۵۲ 1352	فبروری February.	۱۸ 18	ز S.	۷۵۳ 753
۱۳۵۳ 1353	فبروری February.	۶ 6	د W.	۷۵۴ 754

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Era

عیسوی سنہ Christian era.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہر سال کے شروع ہونے کی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			ہجری سنہ Hijree era.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۳۵۴ 1354	جنوری January.	۲۵ 25	ا Su.	۷۵۵ 755
۱۳۵۵ 1355	جنوری January.	۱۶ 16	و Fr.	۷۵۶ 756
۱۳۵۶ 1356	جنوری January.	۵ 5	ج Tu.	۷۵۷ 757
	دسمبر December.	۲۵ 25	ا Su.	۷۵۸ 758
۱۳۵۷ 1357	دسمبر December.	۱۴ 14	ه Th.	۷۵۹ 759
۱۳۵۸ 1358	دسمبر December.	۳ 3	ب M.	۷۶۰ 760
۱۳۵۹ 1359	نوامبر November.	۲۳ 23	ز S.	۷۶۱ 761
۱۳۶۰ 1360	نوامبر November.	۱۱ 11	د W.	۷۶۲ 762
۱۳۶۱ 1361	اکتوبر October.	۳۱ 31	ا Su.	۷۶۳ 763
۱۳۶۲ 1362	اکتوبر October.	۲۱ 21	و Fr.	۷۶۴ 764
۱۳۶۳ 1363	اکتوبر October.	۱۰ 10	ج Tu.	۷۶۵ 765
۱۳۶۴ 1364	ستمبر September.	۲۸ 28	ز S.	۷۶۶ 766
۱۳۶۵ 1365	ستمبر September.	۱۸ 18	ه Th.	۷۶۷ 767

عیسوی سنہ Christian era.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہر سال کے شروع ہونے کی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			ہجری سنہ Hijree era.
	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۳۶۶ 1366	ستمبر September.	۷ 7	ب M.	۷۶۸ 768
۱۳۶۷ 1367	اگست August.	۲۸ 28	ز S.	۷۶۹ 769
۱۳۶۸ 1368	اگست August.	۱۶ 16	د W.	۷۷۰ 770
۱۳۶۹ 1369	اگست August.	۵ 5	ا Su.	۷۷۱ 771
۱۳۷۰ 1370	جولائی July.	۲۶ 26	و Fr.	۷۷۲ 772
۱۳۷۱ 1371	جولائی July.	۱۵ 15	ج Tu.	۷۷۳ 773
۱۳۷۲ 1372	جولائی July.	۳ 3	ز S.	۷۷۴ 774
۱۳۷۳ 1373	جون June.	۲۴ 24	ه Th.	۷۷۵ 775
۱۳۷۴ 1374	جون June.	۱۲ 12	ب M.	۷۷۶ 776
۱۳۷۵ 1375	جون June.	۲ 2	ز S.	۷۷۷ 777
۱۳۷۶ 1376	مئی May.	۲۱ 21	د W.	۷۷۸ 778
۱۳۷۷ 1377	مئی May.	۱۰ 10	ا Su.	۷۷۹ 779
۱۳۷۸ 1378	اپریل April.	۳۰ 30	و Fr.	۷۸۰ 780

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سے ۔

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra	انگريزي تاريخ جو ھجري ھرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہينہ Month	تاريخ Date	دن Day	ھجري سنہ Hijree æra.
۱۳۷۹ 1379	اپريل April	۱۹ 19	ج Tu.	۷۸۱ 781
۱۳۸۰ 1380	اپريل April.	۷ 7	ز S.	۷۸۲ 782
۱۳۸۱ 1381	مارچ March.	۲۸ 28	ه Th.	۷۸۳ 783
۱۳۸۲ 1382	مارچ March.	۱۷ 17	ب M.	۷۸۴ 784
۱۳۸۳ 1383	مارچ March.	۶ 6	و Fr.	۷۸۵ 785
۱۳۸۴ 1384	فبروري February.	۲۴ 24	د W.	۷۸۶ 786
۱۳۸۵ 1285	فبروري February.	۱۲ 12	ا Su.	۷۸۷ 787
۱۳۸۶ 1386	فبروري February.	۲ 2	و Fr.	۷۸۸ 788
۱۳۸۷ 1387	جنوري January.	۲۲ 22	ج Tu.	۷۸۹ 789
۱۳۸۸ 1388	جنوري January.	۱۱ 11	ز S.	۷۹۰ 790
	دسمبر December.	۳۱ 31	ه Th.	۷۹۱ 791
۱۳۸۹ 1389	دسمبر December.	۲۰ 20	ب M.	۷۹۲ 792
۱۳۹۰ 1390	دسمبر December.	۹ 9	و Fr.	۷۹۳ 793
۱۳۹۱ 1391	نومبر November.	۲۹ 29	د W.	۷۹۴ 794
۱۳۹۲ 1392	نومبر November.	۱۷ 17	ا Su.	۷۹۵ 795
۱۳۹۳ 1393	نومبر November.	۶ 6	ه Th.	۷۹۶ 796
۱۳۹۴ 1394	اکتوبر October.	۲۷ 27	ج Tu.	۷۹۷ 797
۱۳۹۵ 1395	اکتوبر October.	۱۶ 16	ز S.	۷۹۸ 798
۱۳۹۶ 1396	اکتوبر October.	۵ 5	ه Th.	۷۹۹ 799
۱۳۹۷ 1397	ستمبر September.	۲۴ 24	ب M.	۸۰۰ 800
۱۳۹۸ 1398	ستمبر September.	۱۳ 13	و Fr.	۸۰۱ 801
۱۳۹۹ 1399	ستمبر September.	۳ 3	د W.	۸۰۲ 802
۱۴۰۰ 1400	اگست August.	۲۲ 22	ا Su.	۸۰۳ 803
۱۴۰۱ 1401	اگست August.	۱۱ 11	ه Th.	۸۰۴ 804
۱۴۰۲ 1402	اگست August.	۱ 1	ج Tu.	۸۰۵ 805
۱۴۰۳ 1403	جولائي July.	۲۱ 21	ز S.	۸۰۶ 806

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنہ عیسوي Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع ہوتي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
۱۴۰۴ 1404	جولائي July.	۱۰ 10	ه Th.	۸۰۷ 807
۱۴۰۵ 1405	جون June.	۲۹ 29	ب M.	۸۰۸ 808
۱۴۰۶ 1406	جون June	۱۸ 18	و Fr.	۸۰۹ 809
۱۴۰۷ 1407	جون June.	۸ 8	د W.	۸۱۰ 810
۱۴۰۸ 1408	مئي May.	۲۷ 27	ا Su.	۸۱۱ 811
۱۴۰۹ 1409	مئي May.	۱۶ 16	ه Th.	۸۱۲ 812
۱۴۱۰ 1410	مئي May.	۶ 6	ج Tu.	۸۱۳ 813
۱۴۱۱ 1411	اپريل April.	۲۵ 25	ز S.	۸۱۴ 814
۱۴۱۲ 1412	اپريل April.	۱۳ 13	د W.	۸۱۵ 815
۱۴۱۳ 1413	اپريل April.	۳ 3	ب M.	۸۱۶ 816
۱۴۱۴ 1414	مارچ March.	۲۳ 23	و Fr.	۸۱۷ 817
۱۴۱۵ 1415	مارچ March.	۱۳ 13	د W.	۸۱۸ 818
۱۴۱۶ 1416	مارچ March.	۱ 1	ا Su.	۸۱۹ 819

سنہ عیسوي Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع ہوتي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
۱۴۱۷ 1417	فبروري February.	۱۸ 18	ه Th.	۸۲۰ 820
۱۴۱۸ 1418	فبروري February.	۸ 8	ج Tu.	۸۲۱ 821
۱۴۱۹ 1419	جنوري January.	۲۸ 28	ز S.	۸۲۲ 822
۱۴۲۰ 1420	جنوري January.	۱۷ 17	د W.	۸۲۳ 823
۱۴۲۱ 1421	جنوري January.	۶ 6	ب M.	۸۲۴ 824
	دسمبر December.	۲۶ 26	و Fr.	۸۲۵ 825
۱۴۲۲ 1422	دسمبر December.	۱۵ 20	ج Tu.	۸۲۶ 826
۱۴۲۳ 1423	دسمبر December.	۵ 5	ا Su.	۸۲۷ 827
۱۴۲۴ 1424	نومبر November.	۲۳ 23	ه Th.	۸۲۸ 828
۱۴۲۵ 1425	نومبر November.	۱۳ 13	ج Tu.	۸۲۹ 829
۱۴۲۶ 1426	نومبر November.	۲ 2	ز S.	۸۳۰ 830
۱۴۲۷ 1427	اكتوبر October.	۲۲ 22	د W.	۸۳۱ 831
۱۴۲۸ 1428	اكتوبر October.	۱۱ 11	ب M.	۸۳۲ 832

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انکریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنہ Hijree æra.	عيسوي سنہ Christian æra.	انکریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنہ Hijree æra.
	مهينہ Month	تاریخ Date	دن Day			مهينہ Month	تاریخ Date	دن Day	
۱۴۴۲ 1442	مئي May.	۱۲ 12	ز S.	۸۴۶ 846	۱۴۲۹ 1429	ستمبر September.	۳۰ 30	و Fr.	۸۳۳ 833
۱۴۴۳ 1443	مئی May.	۱ 1	د W.	۸۴۷ 847	۱۴۳۰ 1430	ستمبر September.	۱۹ 19	ج Tu.	۸۳۴ 834
۱۴۴۴ 1444	اپریل April.	۲۰ 20	ب M.	۸۴۸ 848	۱۴۳۱ 1431	ستمبر September.	۹ 9	ا Su.	۸۳۵ 835
۱۴۴۵ 1445	اپریل April.	۹ 9	و Fr.	۸۴۹ 849	۱۴۳۲ 1432	اگست August.	۲۸ 28	ﻫ Th.	۸۳۶ 836
۱۴۴۶ 1446	مارچ March.	۲۹ 29	ج Tu.	۸۵۰ 850	۱۴۳۳ 1433	اگست August.	۱۸ 18	ج Tu.	۸۳۷ 837
۱۴۴۷ 1447	مارچ March.	۱۹ 19	ا Su.	۸۵۱ 851	۱۴۳۴ 1434	اگست August.	۷ 7	ز S.	۸۳۸ 838
۱۴۴۸ 1448	مارچ March.	۷ 7	ﻫ Th.	۸۵۲ 852	۱۴۳۵ 1435	جولائي July.	۲۷ 27	د W.	۸۳۹ 839
۱۴۴۹ 1449	فبروری February.	۲۴ 24	ب M.	۸۵۳ 853	۱۴۳۶ 1436	جولائي July.	۱۶ 16	ب M.	۸۴۰ 840
۱۴۵۰ 1450	فبروري February.	۱۴ 14	ز S.	۸۵۴ 854	۱۴۳۷ 1437	جولائي July.	۵ 5	و Fr.	۸۴۱ 841
۱۴۵۱ 1451	فبروری February.	۳ 3	د W.	۸۵۵ 855	۱۴۳۸ 1438	جون June.	۲۴ 24	ج Tu.	۸۴۲ 842
۱۴۵۲ 1452	جنوري January.	۲۳ 23	ا Su.	۸۵۶ 856	۱۴۳۹ 1439	جون June.	۱۴ 14	ا Su.	۸۴۳ 843
۱۴۵۳ 1453	جنوری January.	۱۲ 12	و Fr.	۸۵۷ 857	۱۴۴۰ 1440	جون June.	۲ 2	ﻫ Th.	۸۴۴ 844
۱۴۵۴	جنوری January.	۱ 1	ج Tu.	۸۵۸ 858	۱۴۴۱ 1441	مئی May.	۲۲ 22	ب M.	۸۴۵ 845

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
1454	دسمبر December.	۲۲ 22	ا Su.	۸۵۹ 859
۱۴۵۵ 1455	دسمبر December.	۱۱ 11	ه Th.	۸۶۰ 860
۱۴۵۶ 1456	نوامبر November.	۲۹ 29	ب M.	۸۶۱ 861
۱۴۵۷ 1457	نوامبر November.	۱۹ 19	ز S.	۸۶۲ 862
۱۴۵۸ 1458	نوامبر November.	۸ 8	د W.	۸۶۳ 863
۱۴۵۹ 1459	اکتوبر October.	۲۸ 28	ا Su.	۸۶۴ 864
۱۴۶۰ 1460	اکتوبر October.	۱۷ 17	و Fr.	۸۶۵ 865
۱۴۶۱ 1461	اکتوبر October.	۶ 6	ج Tu.	۸۶۶ 866
۱۴۶۲ 1462	ستمبر September.	۲۶ 26	ا Su.	۸۶۷ 867
۱۴۶۳ 1463	ستمبر September.	۱۵ 15	ه Th.	۸۶۸ 868
۱۴۶۴ 1464	ستمبر September.	۲ 2	ب M.	۸۶۹ 869
۱۴۶۵ 1465	اگست August.	۲۴ 24	ز S.	۸۷۰ 870
۱۴۶۶ 1466	اگست August.	۱۳ 13	د W.	۸۷۱ 871

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۴۶۷ 1467	اگست August.	۲ 2	ا Su.	۸۷۲ 872
۱۴۶۸ 1468	جولائی July.	۲۲ 22	و Fr.	۸۷۳ 873
۱۴۶۹ 1469	جولائی July.	۱۱ 11	ج Tu.	۸۷۴ 874
۱۴۷۰ 1470	جون June.	۳۰ 30	ز S.	۸۷۵ 875
۱۴۷۱ 1471	جون June.	۲۰ 20	ه Th.	۸۷۶ 876
۱۴۷۲ 1472	جون June.	۸ 8	ب M.	۸۷۷ 877
۱۴۷۳ 1473	مئی May.	۲۹ 29	ز S.	۸۷۸ 878
۱۴۷۴ 1474	مئی May.	۱۸ 18	د W.	۸۷۹ 879
۱۴۷۵ 1475	مئی May.	۷ 7	ا Su.	۸۸۰ 880
۱۴۷۶ 1476	اپریل April.	۲۶ 26	و Fr.	۸۸۱ 881
۱۴۷۷ 1477	اپریل April	۱۵ 15	ج Tu.	۸۸۲ 882
۱۴۷۸ 1478	اپریل April.	۴ 1	ز S.	۸۸۳ 883
۱۴۷۹ 1479	مارچ March.	۲۵ 25	ه Th.	۸۸۴ 884

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۴۸۰ 1480	مارچ March.	۱۳ 13	ب M.	۸۸۵ 885
۱۴۸۱ 1481	مارچ March.	۲ 2	و Fr.	۸۸۶ 886
۱۴۸۲ 1482	فبروري February.	۲۰ 20	د W.	۸۸۷ 887
۱۴۸۳ 1483	فبروري February.	۹ 9	ا Su.	۸۸۸ 888
۱۴۸۴ 1484	جنوري January.	۳۰ 30	و Fr.	۸۸۹ 889
۱۴۸۵ 1485	جنوري January.	۱۸ 18	ج Tu.	۸۹۰ 890
۱۴۸۶ 1486	جنوري January.	۷ 7	ز S.	۸۹۱ 891
	دسمبر December.	۲۸ 28	ه Th.	۸۹۲ 892
۱۴۸۷ 1487	دسمبر December.	۱۷ 17	ب M.	۸۹۳ 893
۱۴۸۸ 1488	دسمبر December.	۵ 5	و Fr.	۸۹۴ 894
۱۴۸۹ 1489	نوامبر November.	۲۵ 25	د W.	۸۹۵ 895
۱۴۹۰ 1490	نوامبر November.	۱۴ 14	ا Su.	۸۹۶ 896
۱۴۹۱ 1491	نوامبر November.	۴ 4	و Fr.	۸۹۷ 897

عيسوي سنة Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنة Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۴۹۲ 1492	اکتوبر October.	۲۳ 23	ج Tu.	۸۹۸ 898
۱۴۹۳ 1493	اکتوبر October.	۱۲ 12	ز S.	۸۹۹ 899
۱۴۹۴ 1494	اکتوبر October.	۲ 2	ه Th.	۹۰۰ 900
۱۴۹۵ 1495	ستمبر September.	۲۱ 21	ب M.	۹۰۱ 901
۱۴۹۶ 1496	ستمبر September.	۹ 9	و Fr.	۹۰۲ 902
۱۴۹۷ 1497	اگست August.	۳۰ 30	د W.	۹۰۳ 903
۱۴۹۸ 1498	اگست August.	۱۹ 19	ه Th.	۹۰۴ 904
۱۴۹۹ 1499	اگست August.	۸ 8	ب M.	۹۰۵ 005
۱۵۰۰ 1500	جولائي July.	۲۸ 28	ج Tu.	۹۰۶ 906
۱۵۰۱ 1501	جولائي July.	۱۷ 17	ز S.	۹۰۷ 907
۱۵۰۲ 1502	جولائي July.	۷ 7	ه Th.	۹۰۸ 908
۱۵۰۳ 1503	جون June.	۲۶ 26	ب M.	۹۰۹ 909
۱۵۰۴ 1504	جون June.	۱۴ 14	و Fr.	۹۱۰ 910

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنۂ هجري Hijree æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — دن Day	تاريخ Date	مهينه Month	سنۂ عيسوي Christian æra.
۹۱۱ 911	د W.	۴ 4	جون June.	۱۵۰۵ 1505
۹۱۲ 912	ا Su.	۲۴ 24	مئي May.	۱۵۰۶ 1506
۹۱۳ 913	ه Th.	۱۳ 13	مئي May.	۱۵۰۷ 1507
۹۱۴ 914	ج Tu.	۲ 2	مئي May.	۱۵۰۸ 1508
۹۱۵ 915	ز S.	۲۱ 21	اپريل April.	۱۵۰۹ 1509
۹۱۶ 916	د W.	۱۰ 10	اپريل April.	۱۵۱۰ 1510
۹۱۷ 917	ب M.	۳۱ 31	مارچ March.	۱۵۱۱ 1511
۹۱۸ 918	و Fr.	۱۹ 19	مارچ March.	۱۵۱۲ 1512
۹۱۹ 919	د W.	۹ 9	مارچ March.	۱۵۱۳ 1513
۹۲۰ 920	ا Su.	۲۶ 26	فبروري February.	۱۵۱۴ 1514
۹۲۱ 921	ه Th.	۱۵ 15	فبروري February.	۱۵۱۵ 1515
۹۲۲ 922	ج Tu.	۵ 5	فبروري February.	۱۵۱۶ 1516
۹۲۳ 923	ز S.	۲۴ 24	جنوري January.	۱۵۱۷ 1517
۹۲۴ 924	د W.	۱۳ 13	جنوري January.	۱۵۱۸ 1518
۹۲۵ 925	ب M.	۳ 3	جنوري January.	۱۵۱۹ 1519
۹۲۶ 926	و Fr.	۲۳ 23	دسمبر December.	
۹۲۷ 927	د W.	۱۲ 12	دسمبر December.	۱۵۲۰ 1520
۹۲۸ 928	ا Su.	۱ 1	دسمبر December.	۱۵۲۱ 1521
۹۲۹ 929	ه Th.	۲۰ 20	نوامبر November.	۱۵۲۲ 1522
۹۳۰ 930	ج Tu.	۱۰ 10	نوامبر November.	۱۵۲۳ 1523
۹۳۱ 931	ز S.	۲۹ 29	اکتوبر October.	۱۵۲۴ 1524
۹۳۲ 932	د W.	۱۸ 18	اکتوبر October.	۱۵۲۵ 1525
۹۳۳ 933	ب M.	۸ 8	اکتوبر October.	۱۵۲۶ 1526
۹۳۴ 934	و Fr.	۲۷ 27	ستمبر September.	۱۵۲۷ 1527
۹۳۵ 935	ج Tu.	۱۵ 15	ستمبر September.	۱۵۲۸ 1528
۹۳۶ 936	ا Su.	۵ 5	ستمبر September.	۱۵۲۹ 1529

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۵۳۰ 1530	اگست August.	۲۵ 25	ه Th.	۹۳۷ 937
۱۵۳۱ 1531	اگست August.	۱۵ 15	ج Tu.	۹۳۸ 938
۱۵۳۲ 1532	اگست August.	۳ 3	ز S.	۹۳۹ 939
۱۵۳۳ 1533	جولائي July.	۲۳ 23	د W.	۹۴۰ 940
۱۵۳۴ 1534	جولائي July.	۱۳ 13	ب M.	۹۴۱ 941
۱۵۳۵ 1535	جولائي July.	۲ 2	و Fr.	۹۴۲ 942
۱۵۳۶ 1536	جون June.	۲۰ 20	ج Tu.	۹۴۳ 943
۱۵۳۷ 1537	جون June.	۱۰ 10	ا Su.	۹۴۴ 944
۱۵۳۸ 1538	مئي May.	۳۰ 30	ه Th.	۹۴۵ 945
۱۵۳۹ 1539	مئي May.	۱۹ 19	ب M.	۹۴۶ 946
۱۵۴۰ 1540	مئي May.	۸ 8	ز S.	۹۴۷ 947
۱۵۴۱ 1541	اپريل April.	۲۷ 27	د W.	۹۴۸ 948
۱۵۴۲ 1542	اپريل April.	۱۷ 17	ب M.	۹۴۹ 949

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.			هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	
۱۵۴۳ 1543	اپريل April	۶ 6	و Fr.	۹۵۰ 950
۱۵۴۴ 1544	مارچ March.	۲۵ 25	ج Tu.	۹۵۱ 951
۱۵۴۵ 1545	مارچ March.	۱۵ 15	ا Su.	۹۵۲ 952
۱۵۴۶ 1546	مارچ March.	۴ 4	ه Th.	۹۵۳ 953
۱۵۴۷ 1547	فبروري February.	۲۱ 21	ب M.	۹۵۴ 954
۱۵۴۸ 1548	فبروري February.	۱۱ 11	ز S.	۹۵۵ 955
۱۵۴۹ 1549	جنوري January.	۳۰ 30	د W.	۹۵۶ 956
۱۵۵۰ 1550	جنوري January.	۲۰ 20	ب M.	۹۵۷ 957
۱۵۵۱ 1551	جنوري January.	۹ 9	و Fr.	۹۵۸ 958
	دسمبر December.	۲۹ 29	ج Tu.	۹۵۹ 959
۱۵۵۲ 1552	دسمبر December.	۱۸ 18	ا Su.	۹۶۰ 960
۱۵۵۳ 1553	دسمبر December.	۷ 7	Th.	۹۶۱ 961
۱۵۵۴ 1554	نوامبر November.	۲۶ 26	ب M.	۹۶۲ 962

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

سنہ هجري Hijree era.	دن Day	تاريخ Date	مهينہ Month	عيسوي سنہ Christian era.
	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era.			
۹۶۳ 963	ز S.	۱۶ 16	نوامبر November.	۱۵۵۵ 1555
۹۶۴ 964	د W.	۴ 4	نوامبر November.	۱۵۵۶ 1556
۹۶۵ 965	ا Su.	۲۴ 24	اكتوبر October.	۱۵۵۷ 1557
۹۶۶ 966	و Fr.	۱۴ 14	اكتوبر October.	۱۵۵۸ 1558
۹۶۷ 967	ج Tu.	۳ 3	اكتوبر October.	۱۵۵۹ 1559
۹۶۸ 968	ا Su.	۲۲ 22	ستمبر September.	۱۵۶۰ 1560
۹۶۹ 969	ه Th.	۱۱ 11	ستمبر September.	۱۵۶۱ 1561
۹۷۰ 970	ب M.	۳۱ 31	اگست August.	۱۵۶۲ 1562
۹۷۱ 971	ز S.	۲۱ 21	اگست August.	۱۵۶۳ 1563
۹۷۲ 972	د W.	۹ 9	اگست August.	۱۵۶۴ 1564
۹۷۳ [illegible]	ا Su.	۲۹ [illegible]	جولائي July.	۱۵۶۵ 1565
۹۷۴ 974	و Fr.	۱۹ 19	جولائی July.	۱۵۶۶ 1566
۹۷۵ 975	ج Tu	۸ 8	جولائی July.	۱۵۶۷ 1567
۹۷۶ 976	ز S.	۲۶ 26	جون June.	۱۵۶۸ 1568
۹۷۷ 977	ه Th.	۱۶ 16	جون June.	۱۵۶۹ 1569
۹۷۸ 978	ب M.	۵ 5	جون June.	۱۵۷۰ 1570
۹۷۹ 979	ز S.	۲۶ 26	مئي May.	۱۵۷۱ 1571
۹۸۰ 980	د W.	۱۴ 14	مئي May.	۱۵۷۲ 1572
۹۸۱ 981	ا Su.	۳ 3	مئي May.	۱۵۷۳ 1573
۹۸۲ 982	و Fr.	۲۳ 23	اپريل April.	۱۵۷۴ 1574
۹۸۳ 983	ج Tu.	۱۲ 12	اپريل April.	۱۵۷۵ 1575
۹۸۴ 984	ز S.	۳۱ 31	مارچ March.	۱۵۷۶ 1576
۹۸۵ 985	ه Th.	۲۱ 21	مارچ March.	۱۵۷۷ 1577
۹۸۶ 986	ب M.	۱۰ 10	مارچ March.	۱۵۷۸ 1578
۹۸۷ 987	ز S.	۲۸ 28	فبروري February.	۱۵۷۹ 1579
۹۸۸ 988	د W.	۱۷ 17	فبروری February.	۱۵۸۰ 1580
۹۸۹ 989	ا Su.	۵ 5	فبروری February.	۱۵۸۱ 1581
۹۹۰ 990	و Fr.	۲۶ 26	جنوري January.	۱۵۸۲ 1582

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation. مهينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation. سنہ عيسوي Æra.	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۵۸۳ 1583	جنوري January.	۲۵ 25			۱۵ 15	ج Tu.	۹۹۱ 991
۱۵۸۴ 1584	جنوري January.	۱۴ 14			۴ 4	ز S.	۹۹۲ 992
۱۵۸۵ 1585	جنوري January.	۳ 3	سنہ ۱۵۸۴ æra 1584	دسمبر December.	۲۴ 24	ه Th.	۹۹۳ 993
	دسمبر December.	۲۳ 23			۱۳ 13	ب M.	۹۹۴ 994
۱۵۸۶ 1586	دسمبر December.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۹۹۵ 995
۱۵۸۷ 1587	دسمبر December.	۲ 2		نوامبر November.	۲۲ 22	د W.	۹۹۶ 996
۱۵۸۸ 1588	نوامبر November.	۲۰ 20			۱۰ 10	ا Su.	۹۹۷ 997
۱۵۸۹ 1589	نوامبر November.	۱۰ 10		اكتوبر October.	۳۱ 31	و Fr.	۹۹۸ 998
۱۵۹۰ 1590	اكتوبر October.	۳۰ 30			۲۰ 20	ج Tu.	۹۹۹ 999
۵۹۱ 1591	اكتوبر October.	۱۹ 19			۹ 9	ز S.	۱۰۰۰ 1000
۱۵۹۲ 1592	اكتوبر October.	۸ 8		ستمبر September	۲۸ 28	ه Th.	۱۰۰۱ 1001
۱۵۹۳ 1593	ستمبر September	۲۷ 27			۱۷ 17	ب M.	۱۰۰۲ 1002
۱۵ ۴ 1594	ستمبر September.	۱۶ 16			۶ 6	و Fr.	۱۰۰۳ 1003

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hjree and Christian Æras.

سنہ عیسوی Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہر سال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	سنہ ہجری Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	سنہ عیسوي Æra	مہینہ Month	تاریخ Date		
۱۵۹۵ 1595	ستمبر September.	۶ 6		اگست August.	۲۷ 27	د W.	۱۰۰۴ 1004
۱۵۹۶ 1596	اگست August.	۲۵ 25			۱۵ 15	ا Su.	۱۰۰۵ 1005
۱۵۹۷ 1597	اگست August.	۱۴ 14			۳ 3	ه Th.	۱۰۰۶ 1006
۱۵۹۸ 1598	اگست August.	۴ 4		جولائي July.	۱۵ 15	ج Tu.	۱۰۰۷ 1007
۱۵۹۹ 1599	جولائي July.	۲۴ 24			۱۴ 14	ز S.	۱۰۰۸ 1008
۱۶۰۰ 1600	جولائی July.	۱۳ 13			۳ 3	ه Th.	۱۰۰۹ 1009
۱۶۰۱ 1601	جولائی July.	۲ 2		جون June.	۲۲ 22	ب M.	۱۰۱۰ 1010
۱۶۰۲ 1602	جون June.	۲ 2			۱۱ 11	و Fr.	۱۰۱۱ 1011
۱۶۰۳ 1603	جون June.	۱۱ 11			۱ 1	د W.	۱۰۱۲ 1012
۱۶۰۴ 1604	مئی May.	۳۰ 30			۲۰ 20	ا Su.	۱۰[illegible]۳ 101[illegible]
۱۶۰۵ 1605	مئی May.	۱۹ 19			۹ 9	ه Th.	۱۰۱۴ 1014
۱۶۰۶ 1606	مئی May.	۹ 9		اپریل April.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۰۱۵ 1015
۱۶۰۷ 1607	اپریل April.	۲۸ 28			۱۸ 18	ز S.	۱۰۱۶ 1016

جدول مطابقت ہجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال كے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation.			دن Day	ہجري سنہ Hijree æra.
	مہينہ Month	تاريخ Date	سنہ عيسوي Æra.	مہينہ Month	تاريخ Date		
۱۶۰۸ 1608	اپريل April.	۱۷ 17			۷ 7	ه Th.	۱۰۱۷ 1017
۱۶۰۹ 1609	اپريل April.	۶ 6		مارچ March.	۲۷ 27	ب M.	۱۰۱۸ 1018
۱۶۱۰ 1610	مارچ March.	۲۶ 26			۱۶ 16	و Fr.	۱۰۱۹ 1019
۱۶۱۱ 1611	مارچ March.	۱۶ 16			۶ 6	د W.	۱۰۲۰ 1020
۱۶۱۲ 1612	مارچ March.	۴ 4		فبروري February.	۲۳ 23	ا Su.	۱۰۲۱ 1021
۱۶۱۳ 1613	فبروري February.	۲۱ 21			۱۱ 11	ه Th.	۱۰۲۲ 1022
۱۶۱۴ 1614	فبروري February.	۱۱ 11			۱ 1	ج Tu.	۱۰۲۳ 1023
۱۶۱۵ 1615	جنوري January.	۳۱ 31			۲۱ 21	ز S.	۱۰۲۴ 1024
۱۶۱۶ 1616	جنوري January.	۲۰ 20			۱۰ 10	د W.	۱۰۲۵ 1025
۱۶۱۷ 1617	جنوري January.	۹ 9	سنہ ۱۶۱۶ æra 1616	دسمبر December.	۳۰ 30	ب M.	۱۰۲۶ 1026
	دسمبر December.	۲۹ 29			۱۹ 19	و Fr.	۱۰۲۷ 1027
۱۶۱۸ 1618	دسمبر December.	۱۹ 19			۹ 9	د W.	۱۰۲۸ 1028
۱۶۱۹ 1619	دسمبر December.	۸ 8		نوامبر November.	۲۸ 28	ا Su.	۱۰۲۹ 1029

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو ہجری ہرسال کے شروع پر تھی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	ہجری سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	سنہ عیسوی Æra	مہینہ Month	تاریخ Date		
۱۶۲۰ 1620	نوامبر November.	۲۶ 26			۱۶ 16	ہ Th.	۱۰۳۰ 1030
۱۶۲۱ 1621	نوامبر November.	۱۶ 16			۶ 6	ج Tu.	۱۰۳۱ 1031
۱۶۲۲ 1622	نوامبر November.	۵ 5		اکتوبر October.	۲۶ 26	ز S.	۱۰۳۲ 1032
۱۶۲۳ 1623	اکتوبر October.	۲۵ 25			۱۵ 15	د W.	۱۰۳۳ 1033
۱۶۲۴ 1624	اکتوبر October.	۲۴ 24			۴ 4	ب M.	۱۰۳۴ 1034
۱۶۲۵ 1625	اکتوبر October.	۳ 3		ستمبر September.	۲۳ 23	و Fr.	۱۰۳۵ 1035
۱۶۲۶ 1626	ستمبر September	۲۲ 22			۱۲ 12	ج Tu.	۱۰۳۶ 1036
۱۶۲۷ 1627	ستمبر September.	۱۲ 12			۲ 2	ا Su.	۱۰۳۷ 1037
۱۶۲۸ 1628	اگست August.	۳۱ 31			۲۱ 21	ہ Th.	۱۰۳۸ 1038
۱۶۲۹ 1629	اگست August.	۲۱ 21			۱۱ 11	ج Tu.	۱۰۳۹ 1039
۱۶۳۰ 1630	اگست August.	۱۰ 10		جولائی July.	۳۱ 31	ز S.	۱۰۴۰ 1040
۱۶۳۱ 1631	جولائی July.	۳۰ 30			۲۰ 20	د W.	۱۰۴۱ 1041
۱۶۳۲ 1632	جولائی July.	۱۹ 19			۹ 9	ب M.	۱۰۴۲ 1042

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر ہے The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	مهينه Month	تاريخ Date	عيسوي سنه Æra	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۶۳۳ 1633	جولائي July.	۸ 8		جون June.	۲۸ 28	و Fr.	۱۰۴۳ 1043
۱۶۳۴ 1634	جون June.	۲۷ 27			۱۷ 17	ج Tu.	۱۰۴۴ 1044
۱۶۳۵ 1635	جون June.	۱۷ 17			۷ 7	ا Su.	۱۰۴۵ 1045
۱۶۳۶ 1636	جون June.	۵ 5		مئي May.	۲۶ 26	ه Th.	۱۰۴۶ 1046
۱۶۳۷ 1637	مئي May.	۲۶ 26			۱۶ 16	ج Tu.	۱۰۴۷ 1047
۱۶۳۸ 1638	مئي May.	۱۵ 15			۵ 5	ز S.	۱۰۴۸ 1048
۱۶۳۹ 1639	مئي May.	۴ 4		اپريل April.	۲۴ 24	د W.	۱۰۴۹ 1049
۱۶۴۰ 1640	اپريل April.	۲۳ 23			۱۳ 13	ب M.	۱۰۵۰ 1050
۱۶۴۱ 1641	اپريل April.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۱۰۵۱ 1051
۱۶۴۲ 1642	اپريل April	۱ 1		مارچ March.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۰۵۲ 1052
۱۶۴۳ 1643	مارچ March.	۲۲ 22			۱۲ 12	ا Su.	۱۰۵۳ 1053
۱۶۴۴ 1644	مارچ March.	۱۰ 10		فبروري February.	۲۹ 29	ه Th.	۱۰۵۴ 1054
۱۶۴۵ 1645	فبروري February.	۲۷ 27			۱۷ 17	ب M.	۱۰۵۵ 1055

حدول مطابقت هجري سنوں ني عيسوي سنوں ت
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Eras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو هجري هرسال کے شروع پرتي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مہینہ Month	تاریخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of caculation. — عيسوي سنہ Era.	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۶۴۶ 1646	فبروری February	۱۷ 17			۷ 7	ز S.	۱۰۵۶ 1056
۱۶۴۷ 1647	فبروری February.	۱۹ 19		جنوری January.	۲۷ 27	د W.	۱۰۵۷ 1057
۱۶۴۸ 1648	جنوري January.	۲۷ 27			۱۷ 17	ب M.	۱۰۵۸ 1058
۱۶۴۹ 1649	جنوری January.	۱۵ 15			۵ 5	و Fr.	۱۰۵۹ 1059
۱۶۵۰ 1650	جنوری January.	۴ 4	۱۶۴۹ 1649	دسمبر December.	۲۵ 25	ج Tu.	۱۰۶۰ 1060
	دسمبر December.	۲۵ 25			۱۵ 15	ا Su.	۱۰۶۱ 1061
۱۶۵۱ 1651	دسمبر December	۱۴ 14			۴ 4	ه Th.	۱۰۶۲ 1062
۱۶۵۲ 1652	دسمبر December.	۲ 2		نوامبر November.	۲۲ 22	ب M.	۱۰۶۳ 1063
۱۶۵۳ 1653	نوامبر November	۲۲ 22			۱۲ 12	ز S.	۱۰۶۴ 1064
۱۶۵۴ 1654	نوامبر November	۱۱ 11			۱ 1	د W.	۱۰۶۵ 1065
۱۶۵۵ 1655	اکتوبر October.	۳۱ 31			۲۱ 21	ا Su.	۱۰۶۶ 1066
۱۶۵۶ 1656	اکتوبر October.	۲۰ 20			۱۰ 10	و Fr.	۱۰۶۷ 1067
۱۶۵۷ 1657	اکتوبر October.	۹ 9		ستمبر September.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۰۶۸ 1068

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مهينه Month	تاريخ Date	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۶۵۸ 1658	ستمبر September	۲۹ 29			۱۹ 19	ا Su.	۱۰۶۹ 1069
۱۶۵۹ 1659	ستمبر September.	۱۸ 18			۸ 8	ه Th.	۱۰۷۰ 1070
۱۶۶۰ 1660	ستمبر September.	۶ 6		اگست August.	۲۷ 27	ب M.	۱۰۷۱ 1071
۱۶۶۱ 1661	اگست August.	۲۷ 27			۱۷ 17	ز S.	۱۰۷۲ 1072
۱۶۶۲ 1662	اگست August.	۱۶ 16			۶ 6	د W.	۱۰۷۳ 1073
۱۶۶۳ 1663	اگست August.	۵ 5		جولائي July.	۲۶ 26	ا Su.	۱۰۷۴ 1074
۱۶۶۴ 1664	جولائي July.	۲۵ 25			۱۵ 15	و Fr.	۱۰۷۵ 1075
۱۶۶۵ 1665	جولائي July.	۱۴ 14			۴ 4	ج Tu.	۱۰۷۶ 1076
۱۶۶۶ 1666	جولائي July.	۴ 4		جون June.	۲۴ 24	ا Su.	۱۰۷۷ 1077
۱۶۶۷ 1667	جون June.	۲۳ 23			۱۳ 13	ه Th.	۱۰۷۸ 1078
۱۶۶۸ 1668	جون June.	۱۱ 11			۱ 1	ب M.	۱۰۷۹ 1079
۱۶۶۹ 1669	جون June.	۱ 1		مئي May.	۲۲ 22	ز S.	۱۰۸۰ 1080
۱۶۷۰ 1670	مئي May.	۲۱ 21			۱۱ 11	د W.	۱۰۸۱ 1081

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنہ عيسوي Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال کے شروع ہو تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	سنہ ہجري Hijree æra.
	مہينہ Month	تاريخ Date	سنہ عيسوي Æra	مہينہ Month	تاريخ Date		
١٦٧١ 1671	مئي May.	١٠ 10		اپريل April.	٣٠ 30	ا Su.	١٠٨٢ 1082
١٦٧٢ 1672	اپريل April.	٢٩ 29			١٩ 19	و Fr.	١٠٨٣ 1083
١٦٧٣ 1673	اپريل April.	١٨ 18			٨ 8	ج Tu.	١٠٨٤ 1084
١٦٧٤ 1674	اپريل April	٧ 7		مارچ March.	٢٨ 28	ز S.	١٠٨٥ 1085
١٦٧٥ 1675	مارچ March.	٢٨ 28			١٨ 18	ه Th.	١٠٨٦ 1086
١٦٧٦ 1676	مارچ March.	١٦ 16			٦ 6	ب M.	١٠٨٧ 1087
١٦٧٧ 1677	مارچ March.	٦ 6		فبروري February.	٢٣ 23	ز S.	١٠٨٨ 1088
١٦٧٨ 1678	فبروري February.	٢٣ 23			١٣ 13	د W.	١٠٨٩ 1089
١٦٧٩ 1679	فبروري February.	١٢ 12			٢ 2	ا Su.	١٠٩٠ 1090
١٦٨٠ 1680	فبروري February.	٢ 2		جنوري January.	٢٣ 23	و Fr.	١٠٩١ 1091
١٦٨١ 1681	جنوري January.	٢١ 21			١١ 11	ج Tu.	١٠٩٢ 1092
١٦٨٢ 1682	جنوري January.	١٠ 10	سنہ ١٦٨١ æra 1681	دسمبر December.	٣١ 31	ز S.	١٠٩٣ 1093
	دسمبر December.	٣١ 31			٢١ 21	ه Th.	١٠٩٤ 1094

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پر ہوئی The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مہینہ Month	تاریخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عیسوی سنہ Æra	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	ھجري سنہ Hijree æra.
۱۶۸۳ 1683	دسمبر December.	۲۰ 20			۱۰ 10	ب M.	۱۰۹۵ 1095
۱۶۸۴ 1684	دسمبر December.	۸ 8		نومبر November.	۲۸ 28	و Fr.	۱۰۹۶ 1096
۱۶۸۵ 1685	نوامبر November	۲۸ 28			۱۸ 18	د W.	۱۰۹۷ 1097
۱۶۸۶ 1686	نوامبر November	۱۷ 17			۷ 7	ا Su.	۱۰۹۸ 1098
۱۶۸۷ 1687	نوامبر November	۷ 7		اکتوبر October.	۲۸ 28	و Fr.	۱۰۹۹ 1099
۱۶۸۸ 1688	اکتوبر October.	۲۶ 26			۱۶ 16	ج Tu.	۱۱۰۰ 1100
۱۶۸۹ 1689	اکتوبر October.	۱۵ 15			۵ 5	ز S.	۱۱۰۱ 1101
۱۶۹۰ 1690	اکتوبر October.	۵ 5		ستمبر September.	۲۵ 25	ہ Th.	۱۱۰۲ 1102
۱۶۹۱ 1691	ستمبر September.	۲۴ 24			۱۴ 14	ب M.	۱۱۰۳ 1103
۱۶۹۲ 1692	ستمبر September.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۱۱۰۴ 1104
۱۶۹۳ 1693	ستمبر September.	۲ 2		اگست August.	۲۳ 23	د W.	۱۱۰۵ 1105
۱۶۹۴ 1694	اگست August.	۲۲ 22			۱۲ 12	ا Su.	۱۱۰۶ 1106
۱۶۹۵ 1695	اگست August.	۱۲ 12			۲ 2	و Fr.	۱۱۰۷ 1107

جدول مطابقت ہجری سنوں کی عیسوی سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوی سنہ Christian æra.	عیسوی تاریخ جو ہجری برس کے شروع پر ہے The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	ہجری سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	عیسوی سنہ Æra.	مہینہ Month	تاریخ Date		
۱۶۹۶ 1696	جولائی July.	۳۱ 31			۲۱ 21	ج Tu.	۱۱۰۸ 1108
۱۶۹۷ 1697	جولائی July.	۲۰ 20			۱۰ 10	ز S.	۱۱۰۹ 1109
۱۶۹۸ 1698	جولائی July.	۱۰ 10		جون June.	۳۰ 30	۵ Th.	۱۱۱۰ 1110
۱۶۹۹ 1699	جون June.	۲۹ 29			۱۹ 19	ب M.	۱۱۱۱ 1111
۱۷۰۰ 1700	جون June.	۱۸ 18			۷ 7	و Fr.	۱۱۱۲ 1112
۱۷۰۱ 1701	جون June.	۸ 8		مئی May.	۲۸ 28	د W.	۱۱۱۳ 1113
۱۷۰۲ 1702	مئی May.	۲۸ 28			۱۷ 17	ا Su.	۱۱۱۴ 1114
۱۷۰۳ 1703	مئی May.	۱۷ 17			۶ 6	۵ Th.	۱۱۱۵ 1115
۱۷۰۴ 1704	مئی May.	۶ 6		اپریل April.	۲۵ 25	ج Tu.	۱۱۱۶ 1116
۱۷۰۵ 1705	اپریل April.	۲۵ 25			۱۴ 14	ز S.	۱۱۱۷ 1117
۱۷۰۶ 1706	اپریل April.	۱۵ 15			۴ 4	د Th.	۱۱۱۸ 1118
۱۷۰۷ 1707	اپریل April.	۴ 4		مارچ March.	۲۴ 24	ب M.	۱۱۱۹ 1119
۱۷۰۸ 1708	مارچ March.	۲۳ 23			۱۲ 12	و Fr.	۱۱۲۰ 1120

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عیسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عیسوي سنہ Christian æra.	انگریزي تاریخ جو ھجري ھرسال کے شروع پرتھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	ھجري سنہ Hijree æra.
	مہینہ Month	تاریخ Date	سنہ عیسوي Æra.	مہینہ Month	تاریخ Date		
۱۷۰۹ 1709	مارچ March.	۱۳ 13			۲ 2	د W.	۱۱۲۱ 1121
۱۷۱۰ 1710	مارچ March.	۲ 2		فبروري February.	۱۹ 19	ا Su.	۱۱۲۲ 1122
۱۷۱۱ 1711	فبروري February.	۱۹ 19			۸ 8	ﻫ Th.	۱۱۲۳ 1123
۱۷۱۲ 1712	فبروري February.	۹ 9		جنوري January.	۲۹ 29	ج Tu.	۱۱۲۴ 1124
۱۷۱۳ 1713	جنوري January.	۲۸ 28			۱۷ 17	ز S.	۱۱۲۵ 1125
۱۷۱۴ 1714	جنوري January.	۱۷ 17			۶ 6	د W.	۱۱۲۶ 1126
۱۷۱۵ 1715	جنوري January.	۷ 7	سنہ ۱۷۱۴ æra 1714	دسمبر December.	۲۷ 27	ب M.	۱۱۲۷ 1127
	دسمبر December.	۲۷ 27			۱۶ 16	و Fr.	۱۱۲۸ 1128
۱۷۱۶ 1716	دسمبر December.	۱۶ 16			۵ 5	د W.	۱۱۲۹ 1129
۱۷۱۷ 1717	دسمبر December.	۵ 5		نومبر November.	۲۴ 24	ا Su.	۱۱۳۰ 1130
۱۷۱۸ 1718	نوامبر November.	۲۴ 25			۱۳ 13	ﻫ Th.	۱۱۳۱ 1131
۱۷۱۹ 1719	نوامبر November.	۱۴ 14			۳ 3	ج Tu.	۱۱۳۲ 1132
۱۷۲۰ 1720	نوامبر November.	۲ 2		اکتوبر October.	۲۲ 22	ز S.	۱۱۳۳ 1133

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عیسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Era.

سنہ عیسوي Christian era	نگریزي تاریخ جو ہجري ہرسال کے شروع پر تھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree era. بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation. مہینہ Month	تاریخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. سنہ عیسوي Era	مہینہ Month	تاریخ Date	دن Day	سنہ ہجري Hijree era.
١٧٢١ 1721	اکتوبر October.	٢٢ 22			١١ 11	د W.	١١٣٤ 1134
١٧٢٢ 1722	اکتوبر October.	١٢ 12			١ 1	ب M.	١١٣٥ 1135
١٧٢٣ 1723	اکتوبر October.	١ 1		ستمبر September.	٢٠ 20	و Fr.	١١٣٦ 1136
١٧٢٤ 1724	ستمبر September.	٢٠ 20			٩ 9	د W.	١١٣٧ 1137
١٧٢٥ 1725	ستمبر September.	٩ 9		اگست August.	٢٩ 29	ا Su.	١١٣٨ 1138
١٧٢٦ 1726	اگست August.	٢٩ 29			١٨ 18	ه Th.	١١٣٩ 1139
١٧٢٧ 1727	اگست August.	١٩ 19			٨ 8	ج Tu.	١١٤٠ 1140
١٧٢٨ 1728	اگست August.	٧ 7		جولائي July.	٢٧ 27	ز S.	١١٤١ 1141
١٧٢٩ 1729	جولائي July.	٢٧ 27			١٦ 16	د W.	١١٤٢ 1142
١٧٣٠ 1730	جولائي July.	١٧ 17			٦ 6	ب M.	١١٤٣ 1143
١٧٣١ 1731	جولائي July.	٦ 6		جون June.	٢٥ 25	و Fr.	١١٤٤ 1144
١٧٣٢ 1732	جون June.	٢٤ 24			١٣ 13	ج Tu.	١١٤٥ 1145
١٧٣٣ 1733	جون June.	١٤ 14			٣ 3	ا Su.	١١٤٦ 1146

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنۂ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر دهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. عيسوي سنۂ Æra	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنۂ Hijree æra.
۱۷۳۴ 1734	جون June.	۳ 3		مئی May.	۲۳ 23	ه Th.	۱۱۴۷ 1147
۱۷۳۵ 1735	مئي May.	۲۴ 24			۱۳ 13	ج Tu.	۱۱۴۸ 1148
۱۷۳۶ 1736	مئی May.	۱۲ 12			۱ 1	ز S.	۱۱۴۹ 1149
۱۷۳۷ 1737	مئي May.	۱ 1		اپريل April.	۲۰ 20	د W.	۱۱۵۰ 1150
۱۷۳۸ 1738	اپريل April.	۲۱ 21			۱۰ 10	ب M.	۱۱۵۱ 1151
۱۷۳۹ 1739	اپريل April.	۱۰ 10		مارچ March.	۳۰ 30	و Fr.	۱۱۵۲ 1152
۱۷۴۰ 1740	مارچ March.	۲۹ 29			۱۸ 18	ج Tu.	۱۱۵۳ 1153
۱۷۴۱ 1741	مارچ March.	۱۹ 19			۸ 8	ا Su.	۱۱۵۴ 1154
۱۷۴۲ 1742	مارچ March.	۸ 8		فبروري February.	۲۵ 25	ه Th.	۱۱۵۵ 1155
۱۷۴۳ 1743	فبروري February.	۲۵ 25			۱۳ 13	ب M.	۱۱۵۶ 1156
۱۷۴۴ 1744	فبروري February.	۱۵ 15			۴ 4	ز S.	۱۱۵۷ 1157
۱۷۴۵ 1745	فبروري February.	۳ 3		جنوري January.	۲۳ 23	د W.	۱۱۵۸ 1158
۱۷۴۶ 1746	جنوري January.	۲۴ 24			۱۳ 13	ب M.	۱۱۵۹ 1159

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزی تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوي سنہ Æra.	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
١٧٤٧ 1747	جنوري January.	١٣ 13			٢ 2	و Fr.	١١٦٠ 1160
١٧٤٨ 1748	جنوري January.	٢ 2	سنہ ١٧٤٧ æra 1747	دسمبر December.	٢٢ 22	ج Tu.	١١٦١ 1161
	دسمبر December.	٢٢ 22			١١ 11	ا Su.	١١٦٢ 1162
١٧٤٩ 1749	دسمبر December.	١١ 11		نوامبر November.	٣٠ 30	ه Th.	١١٦٣ 1163
١٧٥٠ 1750	نوامبر November.	٣٠ 30			١٩ 19	ب M.	١١٦٤ 1164
١٧٥١ 1751	نوامبر November.	٢٠ 20			٩ 9	ز S.	١١٦٥ 1165
١٧٥٢ 1752	نوامبر November.	٨ 8		اکتوبر October.	٢٨ 28	د W.	١١٦٦ 1166
١٧٥٣ 1753	اکتوبر October.	٢٩ 29			١٨ 18	ب M.	١١٦٧ 1167
١٧٥٤ 1754	اکتوبر October.	١٨ 18			٧ 7	و Fr.	١١٦٨ 1168
١٧٥٥ 1755	اکتوبر October.	٧ 7		ستمبر September.	٢٦ 26	ج Tu.	١١٦٩ 1169
١٧٥٦ 1756	ستمبر September.	١٦ 16			١٥ 15	ا Su.	١١٧٠ 1170
١٧٥٧ 1757	ستمبر September.	١٥ 15			٤ 4	ه Th.	١١٧١ 1171
١٧٥٨ 1758	ستمبر September.	٤ 4		اگست August.	٢٤ 24	ب M.	١١٧٢ 1172

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۷۵۹ 1759	اگست August.	۲۵ 25			۱۴ 14	ز S.	۱۱۷۳ 1173
۱۷۶۰ 1760	اگست August.	۱۳ 13			۲ 2	د W.	۱۱۷۴ 1174
۱۷۶۱ 1761	اگست August.	۲ 2		جولائي July.	۲۲ 22	ا Su.	۱۱۷۵ 1175
۱۷۶۲ 1762	جولائي July.	۲۳ 23			۱۲ 12	و Fr.	۱۱۷۶ 1176
۱۷۶۳ 1763	جولائي July.	۱۲ 12			۱ 1	ج Tu.	۱۱۷۷ 1177
۱۷۶۴ 1764	جولائي July.	۱ 1		جون June.	۲۰ 20	ا Su.	۱۱۷۸ 1178
۱۷۶۵ 1765	جون June.	۲۰ 20			۹ 9	ه Th.	۱۱۷۹ 1179
۱۷۶۶ 1766	جون June.	۹ 9		مئي May.	۲۹ 29	ب M.	۱۱۸۰ 1180
۱۷۶۷ 1767	مئي May.	۳۰ 30			۱۹ 19	ز S.	۱۱۸۱ 1181
۱۷۶۸ 1768	مئي May.	۱۸ 18			۷ 7	د W.	۱۱۸۲ 1182
۱۷۶۹ 1769	مئي May.	۷ 7		اپريل April.	۲۶ 26	ا Su.	۱۱۸۳ 1183
۱۷۷۰ 1770	اپريل April.	۲۷ 27			۱۶ 16	و Fr.	۱۱۸۴ 1184
۱۷۷۱ 1771	اپريل April.	۱۶ 16			۵ 5	ج Tu.	۱۱۸۵ 1185

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع ہو نہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
	مهينہ Month	تاريخ Date	سنہ عيسوي Æra	مهينہ Month	تاريخ Date		
۱۷۷۲ 1772	اپريل April.	۴ 4		مارچ March.	۲۴ 24	ز S.	۱۱۸۶ 1186
۱۷۷۳ 1773	مارچ March.	۲۵ 25			۱۴ 14	ه Th.	۱۱۸۷ 1187
۱۷۷۴ 1774	مارچ March.	۱۴ 14			۳ 3	ب M.	۱۱۸۸ 1188
۱۷۷۵ 1775	مارچ March.	۴ 4		فبروري February.	۲۱ 21	ز S.	۱۱۸۹ 1189
۱۷۷۶ 1776	فبروري February.	۲۱ 21			۱۰ 10	د W.	۱۱۹۰ 1190
۱۷۷۷ 1777	فبروري February.	۹ 9		جنوري January.	۲۹ 29	ا Su.	۱۱۹۱ 1191
۱۷۷۸ 1778	جنوري January.	۳۰ 30			۱۹ 19	و Fr.	۱۱۹۲ 1192
۱۷۷۹ 1779	جنوري January.	۱۹ 19			۸ 8	ج Tu.	۱۱۹۳ 1193
۱۷۸۰ 1780	جنوري January.	۸ 8	سنہ ۱۷۷۹ æra 1779	دسمبر December.	۲۸ 28	ز S.	۱۱۹۴ 1194
	دسمبر December.	۲۸ 28			۱۷ 17	ه Th.	۱۱۹۵ 1195
۱۷۸۱ 1781	دسمبر December.	۱۷ 17			۶ 6	ب M.	۱۱۹۶ 1196
۱۷۸۲ 1782	دسمبر December.	۷ 7		نوامبر November.	۲۶ 26	ز S.	۱۱۹۷ 1197
۱۷۸۳ 1783	نوامبر November.	۲۶ 26			۱۵ 15	د W.	۱۱۹۸ 1198

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال کےشروع پر ہے The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	ہجري سنه Hijree æra.
	بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.				
	مہينه Month	تاريخ Date	عيسوي سنه Æra	مہينه Month	تاريخ Date		
۱۷۸۴ 1784	نوامبر November	۱۴ 14			۳ 3	ا Su.	۱۱۹۹ 1199
۱۷۸۵ 1785	نوامبر November.	۴ 4		اکتوبر October.	۲۴ 24	و Fr.	۱۲۰۰ 1200
۱۷۸۶ 1786	اکتوبر October.	۲۴ 24			۱۳ 13	ج Tu.	۱۲۰۱ 1201
۱۷۸۷ 1787	اکتوبر October.	۱۳ 13			۲ 2	ز S.	۱۲۰۲ 1202
۱۷۸۸ 1788	اکتوبر October.	۲ 2		ستمبر September.	۲۱ 21	ه Th.	۱۲۰۳ 1203
۱۷۸۹ 1789	ستمبر September.	۲۱ 21			۱۰ 10	ب M.	۱۲۰۴ 1204
۱۷۹۰ 1790	ستمبر September.	۱۰ 10		اگست August.	۲۰ 20	و Fr.	۱۲۰۵ 1205
۱۷۹۱ 1791	اگست August.	۳۱ 31			۲۰ 20	د W.	۱۲۰۶ 1206
۱۷۹۲ 1792	اگست August.	۱۹ 19			۸ 8	ا Su.	۱۲۰۷ 1207
۱۷۹۳ 1793	اگست August.	۹ 9		جولائی July.	۲۹ 29	و Fr.	۱۲۰۸ 1208
۱۷۹۴ 1794	جولائي July.	۲۹ 29			۱۸ 18	ج Tu.	۱۲۰۹ 1209
۱۷۹۵ 1795	جولائی July.	۱۸ 18			۷ 7	ز S.	۱۲۱۰ 1210
۱۷۹۶ 1796	جولائی July	۷ 7		جون June.	۲۶ 26	ه Th.	۱۲۱۱ 1211

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزی تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پرتهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. عيسوي سنه Æra.	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنه Hijree æra.
۱۷۹۷ 1797	جون June.	۲۶ 26			۱۵ 15	ب M.	۱۲۱۲ 1212
۱۷۹۸ 1798	جون June.	۱۵ 15			۴ 4	و Fr.	۱۲۱۳ 1213
۱۷۹۹ 1799	جون June.	۵ 5		مئي May.	۲۵ 25	د W.	۱۲۱۴ 1214
۱۸۰۰ 1800	مئي May.	۲۵ 25			۱۳ 13	ا Su.	۱۲۱۵ 1215
۱۸۰۱ 1801	مئي May.	۱۴ 14			۲ 2	ه Th.	۱۲۱۶ 1216
۱۸۰۲ 1802	مئي May.	۴ 4		اپريل April.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۲۱۷ 1217
۱۸۰۳ 1803	اپريل April.	۲۳ 23			۱۱ 11	ز S.	۱۲۱۸ 1218
۱۸۰۴ 1804	اپريل April.	۱۲ 12			۳۱ 31	ه Th.	۱۲۱۹ 1219
۱۸۰۵ 1805	اپريل April.	۱ 1		مارچ March.	۲۰ 20	ب M.	۱۲۲۰ 1220
۱۸۰۶ 1806	مارچ March.	۲۱ 21			۹ 9	و Fr.	۱۲۲۱ 1221
۱۸۰۷ 1807	مارچ March.	۱۱ 11		فبروري February.	۲۷ 27	د W.	۱۲۲۲ 1222
۱۸۰۸ 1808	فبروري February.	۲۸ 28			۱۶ 16	ا Su.	۱۲۲۳ 1223
۱۸۰۹ 1809	فبروري February.	۱۶ 16			۴ 4	ه Th.	۱۲۲۴ 1224

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنه Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هر سال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.					دن Day	هجري سنه Hijree æra.
	بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.				
	مهينه Month	تاريخ Date	سنه عيسوي Æra.	مهينه Month	تاريخ Date		
۱۸۱۰ 1810	فبروري February.	۶ 6		جنوري January.	۲۵ 25	ج Tu.	۱۲۲۵ 1225
۱۸۱۱ 1811	جنوري January.	۲۶ 26			۱۴ 14	ز S.	۱۲۲۶ 1226
۱۸۱۲ 1812	جنوري January.	۱۶ 16			۴ 4	ه Th.	۱۲۲۷ 1227
۱۸۱۳ 1813	جنوري January.	۴ 4	سنه ۱۸۱۲ æra 1812	دسمبر December.	۲۳ 23	ب M.	۱۲۲۸ 1228
	دسمبر December.	۲۴ 24			۱۲ 12	و Fr.	۱۲۲۹ 1229
۱۸۱۴ 1814	دسمبر December.	۱۴ 14			۲ 2	د W.	۱۲۳۰ 1230
۱۸۱۵ 1815	دسمبر December.	۳ 3		نوامبر November.	۲۱ 21	ا Su.	۱۲۳۱ 1231
۱۸۱۶ 1816	نوامبر November.	۲۱ 21			۹ 9	ه Th.	۱۲۳۲ 1232
۱۸۱۷ 1817	نوامبر November.	۱۱ 11		اکتوبر October.	۳۰ 30	ج Tu.	۱۲۳۳ 1233
۱۸۱۸ 1818	اکتوبر October.	۳۱ 31			۱۹ 19	ز S.	۱۲۳۴ 1234
۱۸۱۹ 1819	اکتوبر October.	۲۰ 20			۸ 8	د W.	۱۲۳۵ 1235
۱۸۲۰ 1820	اکتوبر October.	۹ 9		ستمبر September.	۲۷ 27	ب M.	۱۲۳۶ 1236
۱۸۲۱ 1821	ستمبر September	۲۸ 28			۱۶ 16	و Fr.	۱۲۳۷ 1237

جدول مطابقت هجري سنوں كي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

سنهٔ عيسوي Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال كے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب كے According to the ancient method of calculation. — مهينه Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب كے According to the modern method of calculation. — سنهٔ عيسوي Æra	مهينه Month	تاريخ Date	دن Day	سنهٔ هجري Hijree æra.
۱۸۲۲ 1822	ستمبر September.	۱۸ 18			۶ 6	د W.	۱۲۳۸ 1238
۱۸۲۳ 1823	ستمبر September.	۷ 7		اگست August.	۲۶ 26	ا Su.	۱۲۳۹ 1239
۱۸۲۴ 1824	اگست August.	۲۶ 26			۱۴ 14	ه Th.	۱۲۴۰ 1240
۱۸۲۵ 1825	اگست August.	۱۶ 16			۴ 4	ج Tu.	۱۲۴۱ 1241
۱۸۲۶ 1826	اگست August.	۵ 5		جولائی July.	۲۴ 24	ز S.	۱۲۴۲ 1242
۱۸۲۷ 1827	جولائي July.	۲۵ 25			۱۳ 13	د W.	۱۲۴۳ 1243
۱۸۲۸ 1828	جولائی July.	۱۴ 14			۲ 2	ب M.	۱۲۴۴ 1244
۱۸۲۹ 1829	جولائی July.	۳ 3		جون June.	۲۱ 21	و Fr.	۱۲۴۵ 1245
۱۸۳۰ 1830	جون June.	۲۲ 22			۱۰ 10	ج Tu.	۱۲۴۶ 1246
۱۸۳۱ 1831	جون June.	۱۲ 12		مئي May.	۱۳ 13	ا Su.	۱۲۴۷ 1247
۱۸۳۲ 1832	مئي May.	۳۱ 31			۱۹ 19	ه Th.	۱۲۴۸ 1248
۱۸۳۳ 1833	مئي May.	۲۱ 21			۹ 9	ج Tu.	۱۲۴۹ 1249
۱۸۳۴ 1834	مئي May.	۱۰ 10		اپريل April.	۲۸ 28	ز S.	۱۲۵۰ 1250

جدول مطابقت ھجري سنوں کي عيسوي سنوں سے Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.							
عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ھجري ، ھر سال کے شروع پر ھي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra.						ھجري سنہ Hijree æra.
	بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	
	مہينہ Month	تاريخ Date	عيسوي سنہ Æra	مہينہ Month	تاريخ Date		
١٨٣٥ 1835	اپريل April.	٢٩ 29			١٧ 17	د W.	١٢٥١ 1251
١٨٣٦ 1836	اپريل April.	١٨ 18			٦ 6	ب M.	١٢٥٢ 1252
١٨٣٧ 1837	اپريل April.	٧ 7		مارچ March.	٢٦ 26	و Fr.	١٢٥٣ 1253
١٨٣٨ 1838	مارچ March.	٢٧ 27			١٥ 15	ج Tu.	١٢٥٤ 1254
١٨٣٩ 1839	مارچ March.	١٧ 17			٥ 5	ا Su.	١٢٥٥ 1255
١٨٤٠ 1840	مارچ March.	٥ 5		فبروري February.	٢٢ 22	ﮦ Th.	١٢٥٦ 1256
١٨٤١ 1841	فبروري February.	٢٣ 23			١٧ 17	ج Tu.	١٢٥٧ 1257
١٨٤٢ 1842	فبروري February.	١٢ 12			٣١ 31	ز S.	١٢٥٨ 1258
١٨٤٣ 1843	فبروري February.	١ 1		جنوري January.	٢٠ 20	د W.	١٢٥٩ 1259
١٨٤٤ 1844	جنوري January.	٢٢ 22			١٠ 10	ب M.	١٢٦٠ 1260
١٨٤٥ 1845	جنوري January.	١٠ 10	سنہ ١٨٤٤ æra 1844	دسمبر Dec3mber	٢٩ 29	و Fr.	١٢٦١ 1261
	دسمبر December.	٣٠ 30			١٨ 18	ج Tu.	١٢٦٢ 1262
١٨٤٦ 1846	دسمبر December.	٢٠ 20			٨ 8	ا Su.	١٢٦٣ 1263

جدول مطابقت هجري سنوں کي عيسوي سنوں سے
Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æra.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو هجري هرسال کے شروع پر ہے The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. — بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. — مهينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. — عيسوي سنہ Æra.	مهينہ Month	تاريخ Date	دن Day	هجري سنہ Hijree æra.
۱۸۴۷ 1847	دسمبر December.	۹ 9		نوامبر November.	۲۷ 27	ه Th.	۱۲۶۴ 1264
۱۸۴۸ 1848	نوامبر November.	۲۷ 27			۱۵ 15	ب M.	۱۲۶۵ 1265
۱۸۴۹ 1849	نوامبر November.	۱۷ 17			۵ 5	ز S.	۱۲۶۶ 1266
۱۸۵۰ 1850	نوامبر November.	۶ 6		اکتوبر October.	۲۵ 25	د W.	۱۲۶۷ 1267
۱۸۵۱ 1851	اکتوبر October.	۲۷ 27			۱۵ 15	ب M.	۱۲۶۸ 1268
۱۸۵۲ 1852	اکتوبر October.	۱۵ 15			۳ 3	و Fr.	۱۲۶۹ 1269
۱۸۵۳ 1853	اکتوبر October.	۴ 4		ستمبر September.	۲۲ 22	ج Tu.	۱۲۷۰ 1270
۱۸۵۴ 1854	ستمبر September	۲۴ 24			۱۲ 12	ا Su.	۱۲۷۱ 1271
۱۸۵۵ 1855	ستمبر September	۱۳ 13			۲ 2	ه Th.	۱۲۷۲ 1272
۱۸۵۶ 1856	ستمبر September.	۱ 1		اگست August.	۲۰ 20	ب M.	۱۲۷۳ [illegible]
۱۸۵۷ 1857	اگست August	۲۲ 22			۱۰ 10	S.	۱۲۷۴ [illegible]
۱۸۵۸ 1858	اگست August.	۱۱ 11		جولائي July.	۳۰ 30	د W.	۱۲۷۵ [illegible]
۱۸۵۹ 1859	جولائي July.	۲۱ 21			۱۹ 19	ا Su.	[illegible]

جدول مطابقت ہجري سنوں کي عيسوي سنوں سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگريزي تاريخ جو ہجري ہرسال کے شروع پرتہي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra. بموجب قديم حساب کے According to the ancient method of calculation. مہينہ Month	تاريخ Date	بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation. سنہ عيسوي Æra.	مہينہ Month	تاريخ Date	دن Day	ہجري سنہ Hijree æra.
۱۸۶۰ 1860	جولائي July.	۲۰ 20			۸ 8	و Fr.	۱۲۷۷ 1277
۱۸۶۱ 1861	جولائي July.	۹ 9		جون June.	۲۷ 27	ج Tu.	۱۲۷۸ 1278
۱۸۶۲ 1862	جون June.	۲۹ 29			۱۷ 17	ا Su.	۱۲۷۹ 1279
۱۸۶۳ 1863	جون June.	۱۸ 18			۶ 6	ہ Th.	۱۲۸۰ 1280
۱۸۶۴ 1864	جون June.	۱۶ 16		مئي May.	۲۵ 25	ب M.	۱۲۸۱ 1281
۱۸۶۵ 1865	مئي May.	۲۷ 27			۲۵ 25	ز S.	۱۲۸۲ 1282
۱۸۶۶ 1866	مئي May.	۱۶ 16			۴ 4	د W.	۱۲۸۳ 1283
۱۸۶۷ 1867	مئي May.	۵ 5		اپريل April.	۲۳ 23	ا Su.	۱۲۸۴ 1284
۱۸۶۸ 1868	اپريل April.	۲۴ 24			۱۲ 12	و Fr.	۱۲۸۵ 1285
۱۸۶۹ 1869	اپريل April.	۱۳ 13			۱ 1	ج Tu.	۱۲۸۶ 1286
۱۸۷۰ 1870	اپريل April.	۳ 3		مارچ March.	۲۲ 22	ا Su.	۱۲۸۷ 1287
۱۸۷۱ 1871	مارچ March.	۲۳ 23			۱۱ 11	ہ Th.	۱۲۸۸ 1288
۱۸۷۲ 1872	مارچ March.	۱۱ 11			۲۸ 28	ب M.	۱۲۸۹ 1289

جدول مطابقت هجري سنون کي عيسوي سنون سے

Table showing the correspondence between the Hijree and Christian Æras.

عيسوي سنہ Christian æra.	انگریزی تاریخ جو هجري هر سال کے شروع پر تهي The Christian date of the beginning of every new year of the Hijree æra — بموجب قدیم حساب کے According to the ancient method of calculation.		بموجب نئے حساب کے According to the modern method of calculation.			دن Day	سنہ هجري Hijree æra.
	مهينہ Month	تاريخ Date	عيسوي سنہ Æra.	مهينہ Month	تاريخ Date		
۱۸۷۳ 1873	مارچ March.	۱ 1		فبروري February.	۱۷ 17	ز S.	۱۲۹۰ 1290
۱۸۷۴ 1874	فبروري February.	۱۸ 18			۶ 6	د W.	۱۲۹۱ 1291
۱۸۷۵ 1875	فبروري February.	۷ 7		جنوري January.	۲۶ 26	ا Su.	۱۲۹۲ 1292
۱۸۷۶ 1876	جنوري January.	۲۸ 28			۱۶ 16	و Fr.	۱۲۹۳ 1293
۱۸۷۷ 1877	جنوري January.	۱۶ 16			۴ 4	ج Tu.	۱۲۹۴ 1294
۱۸۷۸ 1878	جنوري January.	۵ 5	سنہ ۱۸۷۷ æra 1877	دسمبر December.	۲۴ 24	ز S.	۱۲۹۵ 1295
	دسمبر December.	۲۶ 26			۱۴ 14	ه Th.	۱۲۹۶ 1296
۱۸۷۹ 1879	دسمبر December.	۱۵ 15			۳ 3	ب M.	۱۲۹۷ 1297
۱۸۸۰ 1880	دسمبر December.	۴ 4		نوامبر November.	۲۲ 22	ز S.	۱۲۹۸ 1298
۱۸۸۱ 1881	نوامبر November.	۲۳ 23			۱۱ 11	د W.	۱۲۹۹ 1299
۱۸۸۲ 1882	نوامبر November.	۱۲ 12		اکتوبر October.	۳۱ 31	ا Su.	۱۳۰۰ 1300

(پہلا حصہ تمام ہوا)